اس کتاب کے تمام حق حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۴ عہ کی رو سے ملک چنن الدین کے نام محفوظ ہیں

سلسلہ تصوف نمبر ۱۷

اردو ترجمہ کتاب

ذخیرہ محمد اقبال مجددی لاہور
9 JUN 1968
تاریخ داخلہ کتب خانہ

مجالسۃ النبی

تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان غوثیہ
و فخر عاشقان آستانہ قادریہ عالیہ عالیجناب حضرت سلطان باہو قدس سرہ

مترجمہ

جناب مولنا مولوی محمد عبد الستار صاحب ٹونکی سلمہ ربہ

جسے

مالک
اللہ والے کی قومی دکان

ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی نقشبندی مجددی تاجر کتب قومی

منزل نقشبندیہ

کوچہ ککے زئیاں ——— بازار کشمیری

لاہور نے

منصور پریس لاہور میں باہتمام لال شاہ کے چھپی

بار سوم

(۲)

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

137076

تصوف کی سراپا رحمت بےنظیر قابل دید کتابوں کا سلسلہ

عین الفقر

یہ کتاب پر اسرار الٰہی عاشقوں کی جان صادقوں کا ایمان حضرت سلطان باھو قادری قدس سرّہ العزیز کی اعلےٰ تصنیفات سے ہے۔ اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت شرح و بسط کیساتھ مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے۔ جو صاحب علم تصوف کے شائق ہوں۔ ان کا فرض ہے کہ اس دُر بیبہا کو خرید فرما ویں۔ یہ کتاب نہایت عمدہ خوشخط اُردو میں ترجمہ ہو کر چھپ گئی ہے۔ قیمت . . . . ۴ عہ

گنج الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سُلطان باھو قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے اور طالبان مولا کی خاطر اس کا ترجمہ بھی فارسی سے اردو میں کیا گیا ہے بس قابل دید و نایاب کتاب ہے۔ قیمت ۲ر

حجت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سُلطان باھو قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کا نہایت عمدہ اُردو ترجمہ کیا گیا ہے اس میں بھی حضرت نے طالبان مولا پر ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔ قیمت ۳ر

کلید التوحید

یہ رسالہ سراپا برکت از تصنیف لطیف حضرت سلطان باھو قدس سرہ سے ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس رسالہ کی نسبت دیباچہ میں دعویٰ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سراپا رحمت رسالہ کو بغور پڑھے اور اس پر عمل کرے اگر بے علم ہو تو عالم یا مفسر ہو۔ اگر ناقص ہو تو پیر طریقت بنے۔ اگر فقیر ہو تو غنی بنے مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ گنجینہ اسرار الٰہی بحکم خدا (الہام) اور منظوریئے جناب سرور کائنات لکھا گیا ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام کلید التوحید رکھا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

اردو ترجمہ کتاب مکتوبات میر سید علی ہمدانی علیہ الرحمۃ

حضرت میر سید علی ہمدانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ طالبان راہ طریقت کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے قیمت ۱۲ر

Marfat.com

مجالسۃ النبیؐ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

(اللہ روشنی ہے آسمانوں کی اور زمین کی، اُس کی روشنی کی مثال جیسے ایک طاق میں چراغ ہو اور چراغ قندیل میں اور قندیل بھی گویا چمکتا تارا ہو اور چراغ جلایا جاتا ہو برکت والے درخت زیتون کے تیل سے، جو نہ مشرق میں ہوتا ہے اور نہ مغرب میں (بلکہ خاص عرب میں)، اور جس کا تیل اپنی صفائی کے سبب گویا روشن ہوا جاتا ہو، بتی دینے سے پہلے ہی اور اب روشن ہونے کے بعد گویا روشنی پر روشنی ہے۔ خدا

Marfat.com

اپنی اس روشنی کی طرف لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور لوگوں کو وہ مثالیں دے کر سمجھاتا ہے کیونکہ اُسے ہر چیز کا علم ہے) اُسی کے نور سے کُل مخلوقات کا ظہور ہے وہی پاک پروردگار سب کا خالق و رازق ہے جیساکہ اُس نے فرمایا ہے۔ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا (کوئی جان دار زمین پر ایسا نہیں جس کی روزی کا ذمہ دار خدا نہ ہو) ؛

نعت

اور ہزاروں بلکہ بے شمار درود اور سلام اُس سیّد السادات رسُولِ ربّ العالمین خاتم المرسلین پر جس کی نسبت خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ (خدا نے اپنے رسُول کو بھیجا ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ دین حق کو کُل اَدیان پر غلبہ دے گو مُشرک لوگ اُسے پسند نہ کریں) اور آپ کے آل و اصحاب پر جو دین حق کے مددگار اور اُس کے سچّے حامی تھے۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ؛

کتاب لکھنے کی وجہ اور اُس کی منفعت

حمد و نعت کے بعد فقیر باھُوؒ ولد بایزید عرف اعوان ساکن قلعہ شور کوٹ جمیع ارباب ہمّت کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ بندے نے یہ چند کلمے تصورِ برزخ اسم اللہ ذات و مشاہدۂ انوار الٰہی اور حضور مجلس محمدی سے متعلق موافق قرآن و حدیث کے بحکم الٰہی و باجازت جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

ایک رسالہ کی صورت میں لکھے جس کا نام بندے نے مجالستہ النبی رکھا۔ اور لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ اُسے خطاب دیا (فقرا کی زبان خدا کی تلوار ہے) فقیر کی زبان کو یہ مرتبہ اُس وقت حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ وہ ہمیشہ تلاوتِ قرآن مجید کرتا رہے اور حدیث و تفسیر و فقہ کے مطالعہ میں رہا کرے۔

اِس رسالہ کے پڑھنے والے کو اِس سے نفع پہنچنا

جو شخص کہ اس رسالہ کو پڑھا کریگا مشاہدہ انوار الٰہی اور معرفتِ اسرار نامتناہی اس کی طرف رُخ کریگا۔ بلکہ جو شخص کہ ہمیشہ اس کو اپنے مطالعہ میں رکھیگا۔ شب و روز اس کو پڑھا کریگا اُسے مرشد ظاہری کی ضرورت نہ رہیگی کیونکہ جو شخص کہ صاحب تاثیر کی تصنیف و تالیف کو پڑھتا ہے۔ ہر وقت اُسے اپنے مطالعہ میں رکھتا ہے روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور باطن میں جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ سے منظور نظر ہو جاتا ہے۔ اور مجلس محمدی میں پہنچ کر آپ سے تعلیم و تلقین اور فخر بیعت حاصل کرتا ہے۔ پھر جب وہ آپ کی تعلیم و تلقین حاصل کر لیتا ہے تو صاحب کشف اسرار ہو جاتا ہے۔ کُل منازل و مقام اور طبقات کے حالات اُس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور درمیان میں اب کوئی پردہ باقی نہیں رہتا۔

اس کتاب میں جو کچھ ہے وہ کلام الٰہی اور حدیث نبوی اور علم لدنی و الہام سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے علم باطنی اور فیض رحمانی حاصل ہوگا۔ یہ وہ رسالہ ہے جس کے پڑھنے اور اسے اپنے مطالعہ میں رکھنے سے فتوائے فنائے نفس اور معرفت الٰہی اور ذکر اللہ اور فرحتِ روح اور زندہ دلی حاصل ہوگی۔ وہ اِس کے پڑھنے سے ہمیشہ ذکر و افکار و تسبیح

Marfat.com

میں رہا کریگا اور اب نہ اس کی ہوس باقی رہیگی۔ اور طالبانِ صادق کی امداد کرنے اور اُنہیں راہ پر لانے اور موافق قرآن وحدیث کے اُنہیں تعلیم و تلقین کرنے کے لئے اُس کے مطالعہ سے مقام کشف القلوب حاصل ہوگا۔ اور ظاہری باطنی دلجمعی، حال و احوال کیفیت برزخ اسم اللہ ذات وحضوری مجلس محمدی وحال و احوال معرفت ابتدا و انتہا معلوم ہوکر معبود حقیقی کہ مقصود جاودانی ہے حاصل ہوگا۔ بیت

معرفت سرّیست ز اسرارِ خدا
عارفاں را شد نصیب از مُصطفےٰ

عارف دو حال سے خالی نہیں ہوتا اگر وہ بیدار رہتا ہے تو عبادت و بندگی میں ہوشیار و چالاک رہتا ہے اور اگر خواب میں ہوتا ہے تو مشاہدہ میں غرق ہوکر با ادب رہتا ہے۔ یہ مرتبہ ظاہر و باطن میں شریعت محمدی کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے۔ جو انسان کو منصف مزاج حق شناس و عادل بنادیتی ہے اور ادائے حق اللہ اور ادائے حق خلق اللہ کی طرف مائل کردیتی ہے اور اب فقیر اپنی جان و مال کو راہِ خدا میں فدا کرنے لگتا ہے۔

ابیات

روز و شب در طلبِ نبوی باحضور
مردِ مرشد میرساند خاص نور

ہر کہ منکر میشود زیں خاص راہ
عاقبت کافر شود بارو سیاہ

مرشدِ کامل بود صاحب قلب
مرشدِ ناقص بود ہمچوں کلب

مرشدِ کامل کند از دل خروش
مرشدِ ناقص بود از خود فروش

در فنائے نفس باھو ہر زماں
ذکر و فکر و غرق فی اللہ دلاں

Marfat.com

عارف کسے کہتے ہیں

متقی و عارف باللہ اُسے کہتے ہیں کہ اوّل نفس بُت پرست کی گردن میں طاعت و عبادت کی زنجیر ڈالے اور ہمیشہ اُسے فنا فی اللہ کے قیدخانہ میں رکھے بلکہ تصوّر برزخ اسم اللہ ذات کی سوزش سے اُسے ہلاک کر دے۔ اس کے بعد فقیر مشعل نورِ ایمان و یقین سے روشن ضمیر ہو کر نفس پر قادر ہو جاتا ہے۔ اور اس پر پانچ مقام کشادہ ہوتے ہیں۔ اوّل مقام نفی۔ دوم مقام اثبات۔ سوم مقام تصوّر اسم اللہ ذات۔ چہارم مقام تلاوتِ قرآن پنجم مقام ورد دعائے سیفی بلارجعت ٭ بلکہ یہ مقام حضور ہے اس مقام پر طالب منظور نظر مجلسِ محمدی ہو جاتا ہے اور اُس کا باطن معمور ہو جاتا ہے۔ عالم۔ فاضل۔ عاقل و دانشمند کو چاہیئے کہ نفس کو درست کرے اور ہر ایک مصیبت و بلا میں اس کا امتحان کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْبَلَاءِ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّھَبُ الْفِضَّۃَ بِالنَّارِ

(اللہ تعالے مسلمانوں کو مصیبت اور بلاؤں سے اِس طرح آزماتا ہے۔ جس طرح سونا چاندی آگ پر رکھ کر پہچانا جاتا ہے) مگر فقیر کے لئے نفس سے بڑھ کر کوئی مصیبت اور بلا نہیں۔ نفس کے تابع کرنے کے لئے۔ بڑی جوانمردی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ نفس شکم سیری کے وقت فرعون بے سامان اور بھوک کے وقت دیوانہ کُتّا ہو جاتا ہے اور شہوت و خواہشِ نفسانی کے وقت بے عقل و بے شعور ہو جاتا ہے جس طرح سے کہ اور جانوروں کا حال ہے۔ اور سخاوت کے وقت قارون بن جاتا ہے ٭ بیت

Marfat.com

تراباً نفس کافر چیست کارے
بدام آور کہ ایں طرفہ شکارے
اگر مارے سیاہ در آستین است
بہ از نفسے کہ با تو ہمنشین است

تزکیہ نفس و مقام قلب و روح وغیرہ کا بیان

تاثیر تصوّر اسم اللہ سے نفس کا تزکیہ ہوتا ہے اور نفس کے تزکیہ سے تصفیہ قلب حاصل ہوتا ہے اور تصفیہ قلب سے تجلیہ روح اور تجلیہ روح سے تجلیہ سرّ حاصل ہوتا ہے جب یہ چاروں متفق ہو جاتے ہیں اُس وقت صاحب نفس، نفس پر قادر ہو جاتا ہے۔ اور نفس اس کا تابعدار بن جاتا ہے۔ مگر خلاف نفس بجز توجہ مرشد کامل کے ممکن نہیں ہے۔ نفس پر قابو پانا اُسے قید کرنا نہایت دشوار امر ہے۔ اگر کوئی تمام عمر ریاضت کرتا رہے مشقتیں محنتیں اُٹھاتا رہے، کچھ نفع نہیں ہوتا۔ کیونکہ نفس بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور شیطان گویا اس کا وزیر اعظم ہے۔ جب وجود میں نفس بادشاہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ صاحب نفس کا معبود بن جاتا ہے جیسا کہ خداوند کریم نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰاهُ اے پیغمبر تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے، مرشد کامل ان دونوں دیو کو پہچانتا ہے اور طالب کے وجود سے ان دونوں کو جُدا کرتا ہے۔ بلکہ ان دونوں کافروں کو مار ڈالنا بدون توفیق الٰہی کے ممکن نہیں جس وقت طالب ظاہری باطنی طاعت وعبادت بجا لانے لگے اُس وقت جاننا چاہیے کہ نفس و شیطان اس کے وجود سے جُدا ہو گئے۔ مگر وہ اس پر کہیں نازاں نہ ہو جائے بلکہ چاہیے کہ شب و روز پڑھتا رہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (میں کچھ بھی نہیں کر سکتا مگر صرف توفیق الٰہی کی مدد سے)، خلاف نفس کی

Marfat.com

شناخت یہ ہے۔ کہ طالب کی نظر موت اور عذاب قبر اور میدان حشر اور حساب وکتاب پر ہو۔ جو کوئی نفس پر قادر اور اُس کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو قید ہوا و ہوس سے نکال لیتا ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کو پہچان جاتا ہے۔ وہ معرفت الٰہی میں غرق ہو جاتا ہے ؎ بیت

ہیچ علمے بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

معرفت الٰہی کا علم سے حاصل ہونا اور علم ظاہر و علم باطن کی تمثیل

علم بمنزلہ دُودھ کے ہے اور معرفت بمنزلہ مسکہ کے ہے یعنی جس طرح کہ مسکہ دودھ سے نکالا جا سکتا ہے اسی طرح علم سے معرفت الٰہی حاصل ہو سکتی ہے ؎

علم باطن ہمچوں مسکہ علم ظاہر ہمچوں شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

مراقبہ کا تفصیلی بیان

مراقبہ کی شرح اور اُس کی تحقیقات کہ اُس میں خطرات نفسانی اور توہمات شیطانی اور خیالاتِ دُنیا و جاہ پیدا نہ ہوں۔ بلکہ ہمیشہ صاحب مراقبہ ذکر و فکر اور تسبیح میں رہا کرے۔ اس طرح سے ہے کہ جب طالب اللہ باطن کی طرف توجہ کرے تو اُس کو چاہیئے کہ شغل و اشغال باطنی شروع کرنے سے پہلے تین دفعہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور تین دفعہ دُرود شریف

Marfat.com

اور تین دفعہ آیۃ الکرسی اور تین دفعہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ
اور تین دفعہ چاروں قُل اور تین دفعہ سورہ فاتحہ اور تین دفعہ کلمہ تمجید اور تین دفعہ
کلمہ طیبّہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور کلمہ طیبّہ
پڑھتے وقت اسم اللہ اور اسم محمدؐ پر نظر رکھے اور آنکھیں بند کرکے مُلاقات
انبیا و اولیا اور معرفت الّا اللہ کی نیّت کرے۔ بے شک مرشد کامل حضور
میں پہنچا ویگا اور حضور مجلس انبیا و اولیا اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی
اور مطالعہ حدیث نبوی اس کی باطنی قوت کے موافق ہوگا۔ پھر چند روز
کے بعد جب توفیق الٰہی سے وہ انبیا و اولیا کی ارواح سے مانوس
ہوجائیگا۔ تو ظاہری باطنی حصار کی احتیاج نہ رہیگی۔ کیونکہ طالب حق،
حق کو پالیگا یا یہ کہ طالب اللہ کے دِل پر تصوّر اسم اللہ و اسم لہ و اسم ھُو
اور اسم محمدؐ کا تصوّر جم جاویگا اور کلمہ طیبّہ کے حروف اُس کے دل پر
نقش ہوجائینگے۔ جب وہ اپنے دل کی طرف توجّہ کریگا تو اسما و حروف
کو نہایت خوشخط اپنے دل پر لکھا دیکھیگا۔ اور جب کوئی تصوّر تصرف
میں مشغول ہوتا ہے تجلیّات الٰہی اس پر ظاہر ہوتی ہیں اور جو کچھ چاہتا
ہے۔ لوح ضمیر سے اُسے حاصل ہوتا ہے اور علم ظاہری و باطنی الہام
اور علم لدُنیّ بھی لوح ضمیر سے کشادہ ہوتا ہے۔ یہ مراتب عارف بلندی
کے ہیں؛

بڑا افسوس اور تعجب ہے اُن لوگوں پر جو مقام فنافی الشیخ کا دعوےٰ
کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت مقام فنافی الشیطان میں ہوتے ہیں۔ یا مقام
فنافی الرّسول کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ مردے ہوتے ہیں۔
مقام فنافی الرّسول زندہ دل کا مقام ہے۔ مردہ دل اس مقام کو نہیں پاسکتا

Marfat.com

اسی طرح اُن لوگوں پر بھی افسوس و تعجب ہے جو مقام فنا فی اللہ کا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن درحقیقت مقام فتنہ و فساد میں پڑے رہتے ہیں ۞

مقام فنا فی الشیخ و مقام فنا فی الرّسول کی شناخت و پہچان

جاننا چاہیئے کہ مقام فنا فی الشیخ و مقام فنا فی الرّسُول و مقام فی اللہ کی کیا شناخت ہے اور ان مقامات کو کس طرح پہچاننا چاہیئے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ مقام فنا فی الشیخ یہ ہے کہ جب طالب اللہ صورت شیخ کا تصوّر کرے۔ صورت شیخ حاضر ہو کر طالب کو جس مقام پر چاہے پہنچاوے۔ درحقیقت مقام فنا فی الشیخ اُسے کہتے ہیں، ورنہ صرف صورت شیخ کا تصوّر کرنا بت پرستی میں داخل ہے۔ اور مقام فنا فی الرسُول یہ ہے کہ جب طالب اسم محمدؐ کا تصوّر کرے فوراً مجلس محمدّی میں حاضر ہو جائے اور جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ملازمت سے مشرف ہو اور اُس کے اخلاق و عادات میں خُلق محمدی کی خُوبُو پیدا ہو جائے۔ اور اُس کا نفس باطل سے بالکل جدا ہو جائے۔ اور مقام فنا فی اللہ یہ ہے کہ طالب اللہ جب اسم اللہ کا تصوّر کرے تو اسم اللہ اس کے وجود میں ایسا اثر کرے کہ اس کا وجود سر سے پیر تک معرفت الٰہی سے پُر ہو جائے اور اس میں وحدت مطلق جلوہ گر ہو، اور اگر معرفت کے دریا میں غوطہ لگائے تو ازل سے ابد تک مدہوش رہے، یہ بھی عطائے مرشد کامل سے ہے۔ جو شخص

Marfat.com

کہ اِس راہ باطن میں شک کرے راندۂ درگاہ ہو، نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنہُ
جو شخص کہ اس طریقہ سے راہِ باطن نہ جانے وہ ناحق اور باطل پر ہے۔
اور یاد رکھو کہ علم پڑھنے اور عبادت و ریاضت ظاہری اُٹھانے میں نفس بہت محظوظ ہوتا اور حلاوت پاتا ہے۔ ناموری اور رجوعات خلق سے خوش ہو کر فربہ ہو جاتا ہے اور تصورِ اسم اللہ اور ذکر و فکر، غرق استغراق اور مراقبہ سے بھاگتا ہے اور حضورِ مجلس محمدیؐ اور راہ باطنی نہیں اختیار کرتا۔ راہ باطنی اس کے حق میں سُم قاتل کا حکم رکھتی ہے تصورِ اسم اللہ اور معرفت الا اللہ اور حضورِ مجلس محمدیؐ سے فقیر کے وجود میں نورِ توحید اور رازِ الٰہی پیدا ہوتا ہے۔ جس سے معرفتِ الٰہی و مرتبہ الہام و حضورِ مطلق مقامِ ربوبیّت حاصل ہوتا ہے۔ حضورِ مقام فنافی اللہ اور قربِ الٰہی سے نفس مقہور ہوتا ہے ادب اور حیا و حلم و صفائی باطن و خلوص و اخلاص مجلس محمدیؐ نفس کو قید اور محاسبہ میں ڈالتی ہے۔ عدل و انصاف حقیقی وہی ہے جو تقوٰے و پرہیزگاری سے حاصل ہو عارفوں کا نفس شکم سیری کے وقت شکر و ثنائے الٰہی میں رہتا ہے اور بھوک کے وقت صبر اور ذکر و فکر سے غنی و بے پرواہ رہتا ہے اور حضورِ مجلس محمدیؐ میں مشاہدۂ انوارِ الٰہی سے غرق معرفت الٰہی ہو کر جمعیّت کُلّی حاصل کرتا ہے۔ بدون غرق و استغراق کے اُسے قرار نہیں ہوتا جس طرح سے کہ مچھلی دریا میں آرام پاتی ہے اور خشکی میں ہلاک ہو جاتی ہے۔ اور سخاوت میں اُن کا نفس اولوالعزمی اور ہمت و کرامت سے کام لیتا ہے۔ خلق اللہ پر مادر و پدر سے زیادہ شفیق رہتا ہے۔ شہوت و خواہش نفسانی کے وقت اہلِ شعور رہتا ہے۔ مقام فنافی اللہ اور مقام حضور کو مدنظر رکھتا ہے اسی لئے منظورِ نظر اور صاحب حیا ہونے کی وجہ سے شہوت و خواہش نفسانی

Marfat.com

سے دور رہتا ہے۔ اور محض لوجہ اللہ اور خوفِ خُدا کے سبب سے
ہوا و ہوس کے پاس نہیں جاتا جیسا کہ خداوند کریم نے اپنے کلام پاک
میں فرمایا ہے۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَھَی النَّفْسَ
عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاوٰی (لیکن جس شخص نے کہ مقام
رُبُوبیّت سے خوف کھا کر اپنے نفس کو خواہشوں سے روکا اُس کی جگہ
جنّت ہے) عارفوں کو خُدائے تعالےٰ اس قدر قوّت اور توفیق عطا کرتا ہے
کہ وہ مقام طریقت کو تحقیق کر کے ذوق و شوق و محبّت میں رہ کر روشن ضمیری
حاصل کرتے ہیں ؏

انسان کے وجُود میں مقاماتِ نفس و قلب وغیرہ

انسان کے وجود میں چار چیزیں ہیں نفسؔ۔ قلبؔ۔ روحؔ۔ سرّ باری تعالےٰ
نفس اور اہل نفس۔ دُنیا اور ذکرِ دُنیا سے پہچانے جاتے ہیں۔ اور قلب و
اہل قلب ذکر الٰہی اور صفائی باطنی اور غرق و استغراق سے پہچانے جاتے
ہیں۔ اور رُوح و صاحب رُوح تلاوت قرآن و ذکر احادیث و مسائل فقہ
سے۔ اور سرّ و صاحب سرّ مشاہدۂ معرفت الٰہی سے۔ نفس پر وہی غالب
آسکتا ہے جو کہ عدل و انصاف سے موصوف ہو اور اپنے نفس پر محاسبہ
کرتا رہے۔ اور عدل بھی دو قسم پر ہے۔ ایکؔ عدل ظاہری جیسا کہ عدل
قاضی و حاکم شرع کا۔ چنانچہ عادل و منصف بادشاہ کے لئے جناب
سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ
ظِلُّ اللّٰہِ (بادشاہ عادل خدا تعالےٰ کا سایہ ہے) دُومؔ عدل باطنی۔ عدل باطنی
سے محاسبۂ نفس مراد ہے اسی کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ

Marfat.com

خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ (ایک گھڑی کی فکر جن وانس کی عبادت سے بہتر ہے) صد آفریں ہو اُس شخص پر کہ دن کو خلق اللہ کے ساتھ عدل و انصاف کرکے ظلّ اللہ اور شب کو اپنے نفس کا محاسبہ کرکے ولی اللہ بنتا ہو۔ وَجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ جَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا (ہم نے شب کو تمہارے لئے پردہ اور دن کو حصول معاش کا ذریعہ بنایا ہے) معیشت جنگ و حرب سے تعلق رکھتی ہے اور جنگ و حرب سے ہماری یہ مراد ہے۔ رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ (ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے) شیطان ایک کتا ہے کہ خدائے تعالےٰ نے انسان پر اُسے مُسلّط کیا ہے پس اگر کوئی نفس و شیطان کو چھوڑ کر کسی اور سے جنگ و محاربہ کرے تو اپنا وقت ضائع کرتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ سب سے مُنہ پھیر کر نفس و شیطان سے جنگ و محاربہ کرے۔ انسان سے انسان کیا جنگ کرے خصوصاً اپنے مسلمان بھائیوں سے کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ کل مُسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں)۔

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
که در آفرینش زیک جوہر اند

بلکہ انہیں نفع پہنچا کر اس حدیث شریف کا مصداق بننا چاہیئے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ (آدمیوں میں افضل وہی ہے جو انہیں نفع پہنچائے)، اس سے دین کا ایک حصّہ حاصل ہوتا ہے۔ اور دین کا دوسرا حصّہ سنّت نبوی پر عمل کرنا ہے جس سے انسان ظلّ اللہ بھی اور اہل اللہ بھی بنتا ہے۔ مگر سُنّت نبوی پر کاربند ہونا ہر ایک کا کام نہیں بلکہ یہ صرف جوانمردوں کا کام ہے۔ بیت

Marfat.com

نہ ہر سر بود لائقِ بادشاہی
نہ ہر دل تواں گفت گنجِ الٰہی

فقیری بدون علم کے مذموم ہے

گنجینۂ دل علم کا نتیجہ ہے اول طالب کو چاہیئے کہ علم حاصل کرے اس کے بعد فقر کا ارادہ کرے ورنہ جہالت سے وہ اس راہ میں گمراہ ہو جاویگا چنانچہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ (علم سیکھنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے)، بیت

علم را آموز اول بعد ازاں اینجا بیا
جاہلاں را پیش حضرت حق تعالےٰ نیست جا

جس راہ کو شریعت نے رد کر دیا وہ راہ کفر ہے شریعت کی اصل قرآن و حدیث ہے اور قرآن و حدیث کی اصل اسم اللہ و ذکر اللہ ہے۔ جیسا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (لا الہ الا اللہ تمام اذکار سے افضل ہے) جس کے وجود میں کلمہ طیبہ کا ذکر اپنا اثر کرتا ہے وہ اپنی خودی سے گم ہو جاتا ہے۔ کلمہ طیبہ وسیلہ اور پیشوا و رہبر اور رفیق راہ ہے ۔ بے شک وہ طالب کو مقام حضور اور مجلس محمدی میں لیجا کر مشاہدات انوار سے شرف حاصل کراتا ہے۔ ذاکر و شاغل ہونا کوئی آسان کام نہیں ۔گو اسم اعظم میں سراسر مشاہدہ انوار پروردگار ہے۔ اور یاد رہے کہ ہر ایک مقام ذات وصفات سے اتباع شریعت سے کشادہ ہوتا ہے۔ کوئی مرتبہ اور مقام بدون قرآن و حدیث اور تصور

Marfat.com

برزخ اسم اللہ کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو شخص کہ اسم اعظم اور اسم ذات سے محروم ہو جاتا ہے۔ وہ معرفت الٰہی میں پہنچ جاتا ہے اور جو شخص کہ شریعت غرّا اور کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے منکر ہوتا ہے معرفت الٰہی اور فیض رحمانی سے محروم رہتا ہے۔ بے اعتقادی کے ساتھ اگر تمام عمر پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہیں۔ علم ہمیشہ عمل کے ساتھ ہی مفید ہوا کرتا ہے۔ فقیر کو چاہیئے کہ جو کچھ طلب کرے اللہ سے طلب کرے کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ پر عمل کرنے کی برکت سے اُسے سب کچھ حاصل ہو گا تمام خزانوں اور مقاصد کی کنجیاں خدائے تعالےٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں جیسا کہ اُس نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (خُدا ہی کے نزدیک غیب کی کنجیئیں ہیں جسے اُس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ کہ خشکی اور تری میں ہے اُسے معلوم ہے کوئی پتّا ایسا نہیں کہ درخت سے ٹپکے اور اُسے اُس کا علم نہ ہو اور نہیں ہے کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی رطب و یابس بات، مگر یہ کہ وہ سب لوح محفوظ میں درج ہے) اور یاد رہے کہ قلب مقام گنجینۂ اسرار و مشاہدۂ انوار الٰہی ہے کہ ذکر و فکر و معرفت سے وہ زندہ ہو جاتا ہے اور تجلّیات الٰہی اس پر ظاہر ہوتے ہیں اور حواس خمسہ[1] باطنی کشادہ اور حواس خمسہ[2] ظاہری (جو نفسانیت سے تعلق رکھتے ہیں) بند ہو جاتے

---

[1] حواس خمسہ باطنی یہ ہیں (۱) خیال (۲) حافظہ (۳) متصرفہ (۴) حس مشترکہ (۵) وہم۔
[2] حواس خمسہ ظاہری یہ ہیں (۱) سامعہ (۲) باصرہ (۳) شامہ (۴) ذائقہ (۵) لامسہ۔

Marfat.com

ہیں ٭

تصورِ اسم اللہ کی تاثیر

تاثیر تصور اسم اللہ سے چشم باطن روشن ہو جاتی ہے اس کی نسبت جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اِنَّ عَیْنَایَ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا) دل کے سونے سے اُس کی غفلت اور اُس کے جاگنے سے اُس کی بیداری اور یاد الٰہی کرنا مراد ہے اسی طرح فقیر کا حال ہے کہ جب اُسے ذکر قلبی حاصل ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ خواہ سوتا ہو۔ یا جاگتا ہو ہر وقت یاد مولا میں رہتا ہے ٭ بیت

چرا در زندگی اے دل نکوشی چرا زیں شربت شیریں ننوشی
چو دل زندہ شود ہرگز نمیرد چو دل بیدار شد خوابش نگیرد

قلب سے خود بخود ذکر کا جاری ہونا

جب قلب اِس طرح خواب میں بھی بیدار رہتا ہے اُسے جنبش ہو کر ذکر اللہ سے اُس کی زبان کھل جاتی ہے اور صاف کہنے لگتا ہے۔ یا اللہ یا اللہ اسی صاحب قلب کی نسبت خدائے تعالےٰ اپنے لطف و کرم سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو میرے اس بندے کو دیکھو کہ مخلوق کے ساتھ تو خواب غفلت میں ہے اور ہمارے ساتھ ذکر و مشاہدہ میں ہے ہمیں وہ کسی حال میں نہیں بھولتا اور ہر وقت ہماری یاد میں مشغول رہتا ہے اسی لئے جب بندے کا دل اللہ کہتا ہے

Marfat.com

تو خدائے تعالےٰ اُسے جواب دیتا ہے۔ لَبَّیْكَ عَبْدِیْ (ہاں میرے بندے کیا ہے) مجھ سے مانگ کیا مانگتا ہے میں تجھے عطا کرونگا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا)۔

ذکرِ قلبی کی شناخت

ذکر قلبی کی شناخت یہ ہے کہ جب صاحبِ ذکر قلبی سوتا ہے اُس کا قلب غرق وحدانیت ہو کر مجلس محمدی میں پہنچتا اور منظورِ نظر ہوتا ہے۔ جو شخص کہ یہ مراتب نہ رکھے اُسے ذکر قلبی حاصل نہیں ہے زندہ دل کا نفس مرجاتا ہے۔ یُحْیِ الْقَلْبُ وَتَمُوْتُ النَّفْسُ (دل زندہ ہو جاتا ہے۔ اور نفس مر جاتا ہے) اُس کا نفس مر کر اربعہ عناصر میں مل جاتا ہے اور اُس کا وجود ذکر اللہ سے پُر نور ہوتا ہے۔ بیت

چار بودم سہ شدم اکنوں دوام
وز دوئی چوں بگذرم یکتا شدم

انسان کے وجود میں اربعہ عناصر کی تمثیل

انسان کے وجود میں اربعہ عناصر کی تمثیل اس طرح سے سمجھو کہ وہ گویا چار پرندے ہیں کہ ذکر قلبی سے مرجاتے ہیں اور وہ چار پرندے یہ ہیں۔ مُرغِ شہوت (آگ) کبوترِ ہوا (ہوا)، طاؤسِ زینت (پانی) زاغِ حرص (خاک) ذکر اللہ سے یہ چاروں ذبح ہو کر فنا ہو جاتے ہیں اور اربعہ عناصر کا اس کے وجود میں کوئی اثر باقی نہیں رہتا اور اس کا وجود سراسر نور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

یہی چاروں پرندے حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے قصے میں مذکور ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۠ (جب ابراہیمؑ نے کہا۔ کہ اے پروردگار تو مردے کو کیونکر زندہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے براہیمؑ کیا ابھی تم ایمان نہیں لائے، کہنے لگے اے پروردگار کیوں نہیں میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے اطمینان کا درجہ حاصل ہو فرمایا اچھّا تم چار پرندے پکڑ کر انہیں اپنے ساتھ ہلالو۔ اور پھر انہیں ریزہ ریزہ کر کے چار پہاڑوں پر رکھ دو۔ اور پھر اُنہیں بلاؤ۔ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئینگے اور جان لو کہ خدا غالب اور حکمت والا ہے، راہ حق اور شریعت محمدی علےٰ صاحبہ الصّلوٰۃ والسّلام یہ ہے۔ جو شخص ان مراتب کو پہنچتا ہے راہ حق میں سرِ تسلیم ہوتا ہے ایسے ہی لوگوں کی نسبت خدا تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (اے پیغمبر اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ روکے رہو۔ جو اپنے پروردگار کو صبح وشام یاد کرتے ہیں تاکہ اُس کی رضامندی حاصل کریں تم زینت دنیا کے پیچھے بچا کر اُن کی پیروی نہ کرو جن کے دلوں کو ہم نے غافل بنایا ہے اور جنہوں نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور حد سے بڑھ گئے)۔

Marfat.com

معلوم ہو کہ مقام علم الیقین مقام دانش و شعور ہے۔ علما کا یقین علم پر ہوتا ہے اور فقرا کا یقین مشاہدہ پر ہوتا ہے۔ اسی لئے عین الیقین کا درجہ اُس سے آگے ہے۔ جیسا کہ مجذوب وحدت الٰہی میں غرق ہوتا ہے اور تجلّیات انوار الٰہی کے مشاہدے میں ہمیشہ مسرور رہتا ہے۔ بظاہر خانہ ویران اور در حقیقت معمور و آباد ہوتا ہے۔ تیسرا درجہ حق الیقین کا ہے۔ جو شخص کہ حق کو پاتا ہے۔ باطل کو وہ خود بخود چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ شخص صاحب مقام محبوبیت ہوتا ہے۔ ظاہر با خلق و باطن بخالق اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ (جب فقر تمام ہوتا ہے وصال حق حاصل ہوتا ہے) حلال کھاتا اور حرام سے بچتا ہے۔ شب و روز نفس کے محاسبہ میں رہتا ہے کفر سے بیزار اسلام سے خلوص و اخلاص رکھتا ہے۔ چہارم مقام نور العین ہے جو مقام فنا فی اللہ بقا باللہ ہے۔ اگر طالب کو اس مقام میں ہجر ہو۔ تو غرق ہونے تک آتش ہجر سے سوختہ ہو جائے۔ پھر اگر وصال ہو تو حوصلہ وسیع نہ ہو۔ بلکہ پریشاں اور غمگین ہو۔ اور وصال میں غم کھانا کفر و شرک ہے۔ جیسا کہ حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تعالٰی (جس نے وصال کے بعد عبادت کا ارادہ کیا خدائے تعالٰی کے ساتھ اُس نے کفر و شرک کیا) جو شخص مولا سے رُوگردانی کرے وہ ابلیس علیہ اللعنۃ کے مرتبے کو پہنچتا ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شرک سے بیزاری ظاہر کی ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی نے اُن کا قول بیان فرمایا ہے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ط

Marfat.com

زمیں نے صرف اُسی ذات کی طرف رجوع کیا جس نے کہ آسمان و زمین پیدا کئے اور میں شرک نہیں، بلکہ طلب وصال بھی شرک ہے۔

بیت

طالب وصال شدن غائت کوتہ نظر لیست
دوست در دل مقیم است چہ ہجراں چہ وصال

کیونکہ اس دعوے میں خود پرستی ہوتی ہے جو شخص ان مراتب کو پہنچتا ہے صاحب مقامات ہے جس شخص پر کہ مقامات باطنی منکشف ہوتے ہیں از راہ مجلس محمدی ذکر اسم اللہ ذات اور ذکر نفی لا الٰہ اور ذکر اثبات الا اللہ کے سبب ایک ہی مرتبہ طالب اللہ پر مقامات کا غلبہ ہوتا ہے مگر اس کے وجود میں حوصلہ وسیع ہونا چاہیے۔ کیونکہ مقام تجلّی رحمانی یعنی تجلّی صرف ذاتِ توحید و مقام تجلّی، مجلس محمدی روحانی و مقام تجلّی ذکر قلبی و مقام تجلّی ذکر روحی و مقام ملٰئکہ و مقام تجلّی جنّ و مقام تجلّی نفسانی و مقام تجلّی شیطانی وغیرہ کل یکبارگی طالب اللہ پر صادر ہوتے ہیں۔ اور تجلّی دو قسم پر ہے :-

اوّل تجلّی نوری۔ جو کہ نور الٰہی سے یا نور محمدی ﷺ یا نور قلب یا نور روح یا نور ملٰئکہ یا نور خاکی اہل اسلام سے ظاہر ہوتی ہے۔ جب طالب اللہ کے وجود میں یہ کل تجلّیات ظاہر و باطن مجتمع ہوتی ہیں۔ تو اب اُسے دلجمعی، ترک دُنیا، توکّل، صبر و شکر، ذوق و شوق، قناعت توفیق الٰہی، طاعت و عبادت، ذکر و فکر، عشق و محبت، فنا و بقا عرفان و استغراق، معرفت الٰہی و علم شریعت ظاہری و باطنی وغیرہ حاصل ہوتے ہیں ؛

Marfat.com

دوم تجلّی ناری کہ اِس سے نارِ نفس یعنی غصّہ غضب و عداوت و کینہ و نارِ شیطانی حرص و طمع و طلبِ دُنیا و معصیت و گناہ و نارِ جنونیّت جس سے طلب رجُوعات خلق و حرص۔ ترقی درجات دُنیا و پیروی۔ اہلِ دُنیا و اہلِ شرب پیدا ہوتی ہے۔ آخر کو اس مرتبہ والا اہل بدعت و استدراج و تارک الصّلوٰۃ و مانع زکوٰۃ و حج ہو جاتا ہے۔ کفّار و فجّار اور اہل بدعت استدراج سے خلوص رکھتا ہے۔ کیونکہ مقام انا و فرعونیّت اس کی طرف رُخ کرتا ہے۔ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ نیکی و بدی میں تمیز نہیں کر سکتا۔ یہ سب تجلیات ناری سے ہیں۔ اس تجلّی میں جو کچھ معلوم ہو۔ اس پر اعتبار اور بھروسہ نہ کرے۔ کیونکہ ہر ایک خلاف شرع بات مردود ہے۔ اور یاد رکھّو کہ کُل مقامات عرش سے فرش تک سب طالب کے امتحان کے لئے ہیں۔ اُن میں جو مقام بھی خالق سے روک دے وہی شیطان ہے۔ دیکھو مقام ملٰئکہ مقام کمال انسانیّت سے کم ہے۔ اسی لئے کہ خدائے تعالےٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ط (ہم نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا۔ مگر اسی لئے کہ وہ ہماری عبادت کریں) یہ تجلّیات ناری و نوری سے دس لاکھ ستّر ہزار مقامات ہیں اور سب مقام طریقت میں ہوتے ہیں اور مقام حقیقت سے جُدا ہیں۔ جو شخص کہ ان مقامات کو طے کرتا ہے۔ والی ولایت کُبرےٰ ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی شان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (اللہ تعالےٰ دوست ہے اُن کا جو ایمان لائے اُنہیں کفر کے اندھیروں سے نکال کر اپنے نور کی طرف لاتا ہے) وہ نور ایک سرد آگ ہے۔

Marfat.com

سُرخ رنگ جو زیادتی پانی (رحمتِ الٰہی) سے انسان کے وجود میں پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح کہ عرق گلاب، گلاب کے پھول میں ہوتا ہے۔ اور دل کے قندیل میں رہتا ہے۔ اور درخت زیتون (محبتِ الٰہی) کے تیل (معرفت) اور ایمان و یقین کی بتی سے روشن ہوتا ہے۔ اس نور کی روشنی مشاہدۂ الٰہی میں لے جاتی ہے اور یاد رہے کہ طریقت میں ہزاروں طالب گمراہ ہوگئے ہیں اور رجعت میں آکر پریشان اور خراب ہوگئے ہیں۔ ہزاروں میں سے اکثر بیخود اور مجنوں ہوکر مر گئے ہیں اور وہ لوگ بہت کم ہیں جو سلامتی کے ساتھ حقیقت کو پہنچ کر اپنے مقصود میں کامیاب ہوئے ہیں ۔

پس مرشد کامل کو چاہیئے کہ اوّل طالب کو مقامات کی طرف نہ لائے۔ اور اگر مقامات کی طرف لائے تو ایک شبانہ روز میں کل مقامات طریقت سے نکال کر اُسے مقام حقیقت میں پہنچا دے۔ ورنہ طالب اکتالیس سال تک مقام طریقت میں سیر کرتے کرتے حیرت سے سوختہ ہوکر خراب اور پریشان ہو جائیگا۔ اگر طالب اکتالیس سال میں مقام طریقت سے نکل آیا۔ تو مقام محبوبیت میں پہنچا۔ ورنہ محض دیوانگی اور جنون میں رہا۔ کیونکہ یہ راہ مشکل ہے اس راہ میں مرشدِ کامل مشکلکشا ہونا چاہیئے۔ صاحب مجاہدہ کو چاہیئے کہ آنکھوں سے خواب و غفلت نکال کر بیدار رہے تا کہ حق کا مشاہدہ کرسکے بیت

دو چشمِ خویش را بر بند چوں باز
درونت تا دہد گم گشتہ آواز

شیطان جب دیکھتا ہے کہ طالب قرب میں پہنچنے کو ہے۔ اور عنقریب مقام طریقت کو طے کرکے مقام حقیقت و معرفت میں پہنچ جائیگا۔ تو وہ دونوں مقامات کے درمیان اپنی کل ذریت جمع کرکے عرش و کرسی۔ لوح و قلم۔ زمین و آسمان۔ بہشت و دوزخ

Marfat.com

حور و قصور وغیرہ صورت دکھاتا ہے۔ اور خود زریں تخت پر بیٹھ کر فرعونی دعوائے کرتا ہے۔ اور خدا بن کر طالب سے کہتا ہے کہ تو نے جو کچھ عبادت کی ہے ہماری درگاہ میں قبول ہوئی اور پیشاب کا پیالہ بھر کر اُسے دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اِسے پیو یہ شراب طہور کا پیالہ ہے۔ اگر اُس نے یہ پی لیا تو وہ پیشاب مقام نار میں آتا ہے۔ اور شیطان اس سے کہتا ہے کہ تو نے جو کچھ میری عبادت کی۔ سب میں نے تیری عبادت تجھے بخش دی۔ تجھے میرا و ہمارا بس ہے۔ کیونکہ تو میرے نور سے ہے اور میں تیرے نور سے ہوں۔ جو کچھ تیری زبان پر آئے کہ ڈال اور جو کچھ سامنے آئے کھالے۔ قلندر اہل بدعت ہو جا۔ یہ راز شر سے ہے جو شخص کہ خواب سے بیدار ہوتا ہے استدراج ابلیس کو معلوم نہیں کر سکتا۔ نہ راہ علم سے نہ راہ جہل سے۔ اسی لئے ناقص اور بے باطن لوگ طالبوں کو گمراہ کرتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یَا بَنِیۡٓ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۙ (اے بنی آدم شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا دشمن ہے کھلا)۔

نفس کہاں سے پیدا ہوتا ہے

اے دوستو! تمہیں نہیں معلوم کہ نفس کیا چیز ہے اور وہ کس مقام سے پیدا ہوتا ہے۔ دیکھو! حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے علم کی تلقین کی اور اُنہیں کل چیزوں کے نام سکھا دئے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا (سکھائے اللہ نے آدمؑ کو نام کُل چیزوں کے)، تو اب پہلے پہل اُن کی نظر عرش پر پڑی دیکھا کہ عرش پر کلمہ طیبہ لکھا

137076

Marfat.com

ہُوا ہے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھ کر کلمۂ طیبہ پڑھا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ محمد رسول اللہ کس کا نام ہے۔ اے آدمؑ تمہارے فرزندوں میں ایک رسول آخر الزمان ہوگا جس پر نبوت ختم ہو جائیگی۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کا نام ہے قیامت کے روز وہ تمہاری شفاعت کریگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں غیرت پیدا ہوئی کہ بیٹا باپ کا شفیع کس طرح سے بنیگا۔ اس غیرت سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں نفس پیدا ہوا جس سے انہوں نے گندم کا دانہ کھا لیا۔ اور بہشت سے نکالے گئے اور حسد سے حرص پیدا ہوئی کہ ہابیل نے قابیل کو مار ڈالا اور کافر ہوگیا۔ اور حسد ہی سے کبر و انا و غرور پیدا ہوا جو شیطان علیہ اللعنۃ کا لباس ہے۔ اور کبر و انا سے منی جاری ہوئی اور آب منی سے دُنیا ے رہزن پیدا ہوئی۔ اور دُنیاے راہزن سے چار پسر خناس۔ خرطوم۔ وسوسہ۔ خطرات پیدا ہوئے۔ جو شخص قبائل مندرجہ بالا شیطانی کو منقطع نہ کریگا وہ معرفت مولا کو نہیں پہنچ سکتا اور ہوا و ہوس اور نفسانیت سے بھی نہیں نکل سکتا۔ جیسا کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ (وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہے جو اپنے مولا کی تکلیف پر صبر نہ کرسکے) جواب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَتَلَذَّذْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ (وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہے جو تکلیف مولا میں لذت نہیں پاتا جواب حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَشْکُرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ
وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں جو اپنے مولا کی تکلیف پر شکر گذاری
نہ کرے، جواب حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ
مَنْ لَّمْ یُضْرَبْ فِیْ مُشَاھَدَۃِ مَوْلَاہُ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق
نہیں جو اپنے مولا کے مشاہدے میں اس کی تکلیف کو بھول نہ جائے، جو شخص
اس مقام پر پہنچتا ہے۔ روشن ضمیر ہو جاتا ہے مشاہدہ الٰہی اور مقام حقیقت
میں پہنچ کر صاحب وصال ہوتا ہے شب و روز حق تعالےٰ سے راز و نیاز
میں مشغول رہتا ہے۔

انسان کے وجود میں مقاماتِ نفس اور اُس کے اقسام

انسان کے وجود میں نفس چار ہیں۔ لیکن انبیاء و اولیاء کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے
اس کا یہ کام ہے کہ معرفت حاصل کر کے اسرار حق تعالےٰ کو دریافت کرے
اور اُس کا حق ادا کرے۔ نفس مطمئنہ ہمیشہ رضائے الٰہی کا جویاں اور ہر ایک
مصیبت اور تکلیف پر صابر رہتا ہے اور مومنوں کا نفس لوّامہ ہوتا ہے
اس کا کام عبادت الٰہی کرنا۔ ہر ایک نیک کام بتانا اور بُرائی سے بچانا
خدائے تعالےٰ کا ذکر کرنا۔ قرآن مجید پڑھنا۔ ہمیشہ محبت الٰہی میں رہنا
اور ہر وقت حق تعالےٰ سے ڈرتے رہنا ہے۔ اور صدیقوں کا نفس ملہمہ
ہوتا ہے۔ نفس ملہمہ کا کام صدق دلی اور سچائی اور راست روی ہے وہ لوگوں
کی عیب پوشی کرتا ہے اور اپنے نفس امارہ کو ذلیل کرتا ہے اور کافروں کا نفس امّارہ
ہوتا ہے۔ حرص و حسد غضب و کینہ و عداوت اس کا خاصہ ہے۔ جھوٹ بولنا۔
کشت و خون کرنا۔ حلال و حرام میں تمیز نہ کرنا۔ ہر ایک چھوٹے بڑے گناہ سے

Marfat.com

سے اجتناب نہ کرنا۔ ہمیشہ کفر و شرک میں رہنا۔ اس کا کام ہے نفس امّارہ موت کے بعد اپنے ہر ایک گناہ سے منکر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جو کچھ گناہ ہے وہ سب رُوح کے ذمّہ ہے اور انسان کی زندگی اسی کے متعلق ہے ؎

رُوح پاک و رُوح ناپاک

مگر رُوح دو قسم کی ہوتی ہے۔ رُوح پلید و رُوح پاک۔ کافروں اور منافقوں کی رُوح پلید ہوتی ہے اسی لئے وہ خود بھی پلید ہوتے ہیں اور صحبت کی تاثیر سے اُن کے رُوح و جسم کا ایک ہی حال ہوتا ہے۔ آں راکہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔ چونکہ اُن کی رُوح پاک نہیں ہوتی اس لئے محاسبہ سے خوف کرتی ہے۔ اور مومنوں کی رُوح پاک ہوتی ہے۔ اسی لئے بہت سے لوگ بے حساب و کتاب جنّت میں داخل ہونگے ؎

شرح پیر و مرشد

واضح ہو کہ مرشد کامل اور مرشد ناقص اور طالب صادق اور طالب کاذب میں کیا فرق ہے اور مرشد کامل اور طالب صادق کس کو کہتے ہیں۔ مرشد کامل وہ ہے کہ اس کی توجہ سے طالب کے وجود میں محبّتِ الٰہی پیدا ہو۔ نورِ الٰہی اس کی توجہ سے طالب کے دل پر جلوہ گر ہو۔ اس کی توجہ سے وہ یکبارگی ماسوے اللہ سے نکل آوے اور راہ باطن اختیار کرے۔ مشاہدہ حقیقی اور لذتِ تحقیقی اُسے

Marfat.com

حاصل ہو درمیان میں کوئی حجاب نہ رہے ہمیشہ غرق واستغراق میں بسر کرے اور جو مرشد کہ طالب دُنیا ہے مردار ہوگا۔ اس کے طالب (مرید) اہل دنیا و اہل بدعت ہونگے۔ مرشد کامل مرید کو مردار و حرام کھانے نہیں دیتا اور ہر ایک پہلو سے اُسے بچاتا مرشد کامل کو چاہیئے کہ اپنی قوتِ مقراض سے مرید کے وجود سے سات بال تراش ڈالے۔ تاکہ اُس کے وجود سے ان کی تاثیریں زائل ہو جائیں۔

اوّل۔ موئے حرص۔

دوم۔ موئے حسد۔

سوم۔ موئے کبر و اَنا۔

چہارم۔ موئے نفس تاکہ نفس مردہ ہو جاوے۔

پنجم۔ موئے خواب و غفلت تاکہ اُسے روشن ضمیری حاصل ہو۔

ششم۔ موئے معصیت و گناہ۔ تاکہ وہ شب خیز (تہجد گزار) ہو کر ہر وقت عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے اور خواب و غفلت کو اپنے وجود سے دور کرے۔

ہفتم۔ موئے جہالت۔ تاکہ زمین و آسمان کے چودہ طبق کی سیر کرے اور عرش و کرسی لوح محفوظ کے مطالعہ میں رہے۔

جو شخص کہ مرید کے یہ ساتوں بال تراش کر مقاماتِ بالا اور مناصب عُلیا میں پہنچاوے وہ مرشد کامل ہے ورنہ حجّام ہے۔ کیونکہ وہ مرشد ناقص مقام ناسوت سے اُسے مقام لاہوت کی کچھ خبر نہیں۔ مریدوں سے صرف نذر و نیاز لینا۔ اس کا کام ہے۔ مرشد کامل پر یہ مطلق حرام ہے۔ مرشد کامل مقام لاہوت سے ہوتا ہے۔ مقام ناسوت سے اُسے

Marfat.com

تعلق نہیں ہوتا۔ مرشد ایسا ہونا چاہیے جیسا کہ مرشد فقیر اور مرشد ہر خاص و عام حضرت شاہ محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ ہیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس ہ

رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

مَرْحَبَا مَرْحَبَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

الحمد للہ کہ رسالہ متبرکہ موسوم بہ مجالستہ النبی

تصنیف لطیف عمدۃ السالکین افضل الفقراء والمساکین حضرت سلطان باھُوؒ ساکن قلعہ شور کوٹ

کا

اردو ترجمہ تمام ہوا۔

تمت

Marfat.com

هوالکریم

اے زبدۂ آل عبا

وی نقیب نسب حسن

حاجات ما روا کن

یا غوث اعظم الغیاث

سنہ ۱۳۴۳ھ

Marfat.com

شمس العارفین

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ کی تصنیف لطیف سے ہے جن لوگوں نے حضرت کی تصنیفات میں سے کلید التوحید۔ گنج الاسرار۔ مجالستہ النبی۔ محبت الاسرار۔ عین الفقر دیکھیں ہیں۔ وہ تو دل سے اس کے خواہشمند ہونگے۔ اس کتاب میں حضرت نے ۷ باب مقرر کئے ہیں۔ اور ہر ایک باب میں ایک ایک مضمون پر دلچسپ بحث کی ہے۔ مسائل تصوف کو نہایت تفصیل سے حل کیا ہے۔ علاوہ اس کے بعض نقش آپ نے اس کتاب میں درج کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے اہل قبور کی ملاقات اور زیارت جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بآسانی ہو سکتی ہے۔ کتاب نہایت صحت کے ساتھ بہ ہزار محنت فارسی سے اردو ترجمہ کرا کر شائع کی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی قابل تعریف ہے۔ قیمت .. ۔ ۔ ۔ ۱۲ ر

محکم الفقراء

یہ رسالہ فیض مقالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ العزیز کی اعلیٰ تصنیفات میں سے ہے اس کی خوبی اور بےنظیر ہونے میں بس اتنا لکھنا ہی کافی ہے کہ یہ بھی سلطان صاحب کی اعلےٰ تصنیف کا نمونہ ہے۔ قیمت .. ۳ ر

محبت الاسرار

یہ رسالہ سراپا رحمت اور برکت حضرت سلطان باھُو کی تصنیف لطیف سے اپنی آپ ہی نظیر ہے طالبان مولا اور عاشقان رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیر دستگیر ہے قیمت .. .. ۳ ر

نور الہدیٰ

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہٗ کی اعلیٰ تصنیف میں سے ہے۔ طالبان مولے کے لئے پیر و مرشد کا کام دیتا ہے۔ خوشخط۔ قیمت .. ۔ ۔ .. ۴ ر

تیغ برھنہ

اس کتاب میں حضرت سلطان باھُو نے وہ وہ بھید کی باتیں لکھی ہیں۔ جو بڑی بڑی کتابوں میں بھی تلاش سے نہیں مل سکتیں۔ اس کتاب میں تصورات اور مراقبہ و عملیات کے علاوہ اہم جوہر تصوف کو بہ تفصیل بیان فرمایا ہے دعوات قبور اور نقش بھی درج فرمائے ہیں۔ کتاب درحقیقت راز الٰہی کی ننگی تلوار ہے۔ قیمت .. .. .. ۲ ر

Marfat.com

اردو ترجمہ مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مع مفصل سوانح عمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ آپ کا مجموعہ مکتوبات ہے۔ جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر دستگیر حضرت باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت اقدس میں اور نیز دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے۔ اور جن کی تلاش و جستجو میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے طالبان مولا عموماً اور حلقہ بگوشان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران اور سرگردان پھرتے تھے چونکہ یہ گنجینہ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنے و اعلیٰ کی فہم سے باہر تھا۔ لہذا ہم خادمان فقراء نے بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ و حلقہ بگوشان خاندان عالیہ نقشبندیہ کے لئے بصرف زر کثیر اردو ترجمہ کرا کر نہایت خوشخط اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے گئے ہیں۔ جن کو خرید کر ہر ایک طالب مولے بیساختہ یہ شعر اپنی زبان سے ورد کریگا ؎

جہاد چند دادم جاں خریدم

بنام ایزد عجب ارزاں خریدم

قیمت دفتر اول ۔ صہ | قیمت دفتر دوم عا | قیمت سوم عا

سوانح عمری مجدد علیحدہ بھی ملسکتی ہے قیمت .. ۱۲

المشتہر

اللہ والے کی قومی دکان مالک ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی

نقشبندی مجددی تاجر کتب قومی منزل نقشبندیہ کوچہ ککے زئیاں

بازار کشمیری۔ لاہور

Marfat.com

جناب

ذخیرہ کتب محمد اقبال مجددی

9 JUN 1968

ہفت مکتوب

یعنی

مکتوبات ملک المشائخ سلطان السالکین منہاج المتقین قطب الاولیا
شمس الفقرا ختم المہتدین ولی الہند حضور غریب النواز حضرت خواجہ
معین الملت والدین حسن سنجری چشتی ثم الاجمیری رحمۃ اللہ علیہ

جسکو

ملک فضل الدین چنن الدین تاج الدین کشمیری تاجران کتب قومی

منزل نقشبندیہ

[illegible] ——— بازار کشمیری

لاہور

نے بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کراکر

[illegible] کے اہتمام سے طبع کرایا

Marfat.com

تصوف کی بیش بہا رحمت اور بینظیر کتابوں کا اجوبہ

137076

اردو ترجمہ کتاب مرصاد العباد

یہ کتاب علم تصوف میں بینظیر ہے جو حضرت نجم الدین رازیؒ کی تصنیف لطیف ہے
مسائل تصوف کو نہائت عمدہ طریق سے بیان فرما کر طالبانِ مولےٰ کے لئے احسان عظیم فرمایا
ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ــــــــ عہ/

اردو ترجمہ کتاب انیس الارواح

اس کتاب میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات ہیں مرتبہ خواجہ
معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ۔ قیمت ــــــــ عہ/

اردو ترجمہ مقامات احمدیہ و ملفوظات معصومیہ

حضرت خواجہ محمد امین نقشبندیؒ نے حضرت مجدد صاحبؒ اور نیز آپ کے صاحبزادگان
کے حالات قلمبند فرمائے ہیں۔ اس کتاب میں ۱۲ باب ہیں۔ ہر ایک نقشبندی مجددی کا فرض
ہے کہ اس کتاب کو خرید کر ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت ــــــــ ۱۲/

اردو ترجمہ کتاب فوائد السالکین

اس کتاب میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے ملفوظات ہیں۔ مرتبہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر
رحمۃ اللہ علیہ۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ــــــــ ۲/

اردو ترجمہ کتاب فوائد الفوائد

یعنی ملفوظات حضرت محبوب الٰہی حضرت نظام الدین بدایونی مرتبہ حضرت خواجہ حسنؒ
دہلوی۔ کتاب کیا ہے گویا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت ــــــــ عہ/

Marfat.com

ہفت مکتوبات

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

قدس سرہ

اسرارِ اوّل

مکتوب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے دلی محب میرے قلبی دوست میرے بھائی خواجہ قطب الدین دہلوی اللہ تعالٰے آپ کو دونوں جہان کی سعادت عطا فرمائے ٭

بندہ مسکین معین الدین کی طرف سے سلام مسنونہ کے بعد واضح ولائح ہو اسرارِ الٰہی کے چند ایک نکات میں لکھتا ہوں۔ یہ اپنے سچے مریدوں اور حق کے طالبوں کو سکھا دینا۔ تاکہ وہ غلطی میں نہ پڑیں ٭

عزیز من! جس نے اللہ تعالٰے کو پہچان لیا ہے۔ وہ کبھی سوال یا خواہش نہیں کرتا جس نے ابھی تک نہیں پہچانا وہ اُن کی بات کو نہیں سمجھ سکتا۔ ضروری ہے کہ حرص و ہوا کو ترک کرو۔ جس نے حرص و ہوا کو ترک کیا۔ اُس نے مقصود حاصل کر لیا ٭

چنانچہ ایسے شخص کے بارے میں اللہ تعالٰے جل شانہ نے فرمایا ہے وَنَهَى النَّفْسَ

Marfat.com

عَنِ الْهَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ هِیَ الْمَاْوٰی ○ جس شخص نے اپنے نفس کو خواہشات سے روک رکھا۔ اُس کا ٹھکانا بہشت ہے ✣ پ ۳۰ ع ۴

جس دل کو اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے پھیر دیا ہے۔ اُسے کثرت شہوات کے کفن میں لپیٹ کر زمین ندامت میں دفن کر دیا ہے ✣

ایک روز سلطان العارفین خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ میں نے ایک رات اللہ تعالےٰ کو خواب میں دیکھا۔ جس نے مجھ سے پوچھا۔ بایزید! کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا جو تو چاہتا ہے۔ خطاب ہوا۔ کہ اچھا جس طرح تو میرا ہے اُسی طرح میں تیرا ہوں ؎

ہر کہ گردن نھد رضا او را مر مرا حق نگاہباں باشد

پس اگر تصوف کی ماہیت سے واقف ہونا چاہتے ہو۔ تو اپنے پر آسائش کا دروازہ بند کر دو۔ پھر زانوے محبت کے بل بیٹھ جاؤ۔ اگر تم نے یہ کام کر لیا۔ تو سمجھو کہ بس تصوف کے عالم ہو گئے۔ طالب حق کو یہ بات جان و دل سے بجا لانی چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایسا کرنے سے وہ شر شیطانی سے نجات پائیگا اور دو نو جہان کی مرادیں حاصل کرے گا ✣

ایک روز میرے شیخ صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا معین الدین! کیا تجھے معلوم ہے کہ صاحب حضور کسے کہتے ہیں۔ دیکھو۔ صاحب حضور وہ ہے کہ ہر وقت مقامِ عبودیت میں ہو۔ اور ہر ایک واقع کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے خیال کرے۔ و جانے۔ اور اُس پر راضی رہے۔ بلکہ اُسے رحمت ہی خیال کرے۔ اور تمام عبادتوں کا مقصد یہی ہے۔ جسے یہ حاصل ہے وہ جہان کا بادشاہ ہے۔ بلکہ جہان کا بادشاہ اُس کا محتاج ہے ✣

ایک روز میرے شیخ نے مجھے خطاب کر کے فرمایا کہ بعض درویش جو کہتے

Marfat.com

یہاں کہ جب طالب کمال حاصل کر لیتا ہے۔ تو اسے گھبراہٹ نہیں رہتی۔ یہ غلط ہے۔
دوسرے یہ کہ جو کہتے ہیں کہ عبادت کرنا بھی اس کے لئے ضروری نہیں ہوتا
یہ بھی غلط ہے۔
کیونکہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عبادت بندگی
اور عبودیت میں سربسجود رہے۔ باوجود کمال بندگی کے آخر یہ فرمایا کرتے تھے۔
مَاعَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ (ہم نے تیری ایسی عبادت نہیں کی جیسا کہ حق تھا)۔
یعنی کما حقہ تیری عبادت نہیں کر سکتے۔ اور نہایت عاجزی سے ورد زبان تھا
اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔" میں اس بات
کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اُس کا بندہ
اور بھیجا ہوا ہے۔
پس یقین جانو کہ جب عارف کمالیت کا درجہ حاصل کرتا ہے تو اُس وقت وہ
کمال درجہ کی ریاضت جس سے مراد نماز ہے۔ نہایت صدق دل سے کرتا ہے۔ اسی سے
حضوری آگاہی زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ اخص الخاص معراج یہی نماز ہے جب
کوئی شخص معلوم کر کے صدق سے کام لیتا ہے۔ تو اُسے ایسی پیاس محسوس ہوتی
ہے۔ گویا اُس نے آگ کے کئی پیالے پی رکھے ہیں۔ جوں جوں ایسے پیالے
پئے گا۔ پیاس غلبہ کرتی ہے اس واسطے کہ جمال نامتناہی کی انتہا نہیں۔ اس
وقت اس کا سکون بے سکونی اور آرام بے آرامی ہو جاتی ہے تا وقتیکہ
لقائے الٰہی سے مشرف نہ ہو جائے۔ والسلام۔

Marfat.com

اسرار دوم

مکتوب ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دردمند طالب شوق دیدار الٰہی کے اشتیاق کے آرزومند درویش جفاکیش میرے بھائی خواجہ قطب الدین دہلوی۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں آپ کو سعادت نصیب کرے۔

سلام مسنونہ کے بعد مقصود یہ ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں خواجہ نجم الدین صاحب صغریٰ خواجہ محمد ترک اور یہ خاکسار حاضر تھے۔ کہ اتنے میں ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر خواجہ صاحب سے پوچھا کہ یہ کیونکر معلوم ہو کہ کسی شخص کو قرب الٰہی حاصل ہوا ہے؟ خواجہ صاحب نے فرمایا نیک عملوں کی توفیق بڑی اچھی شناخت ہے یقین جانو۔ جس شخص کو نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہے اس کے لئے قرب کا دروازہ کھل گیا ہے۔

پھر آب دیدہ ہو کر فرمایا کہ ایک شخص کے ہاں ایک صاحب وقت لونڈی تھی۔ جو آدھی رات کے وقت اُٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتی اور شکر حق بجالاتی۔ اور ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتی کہ "پروردگار! میں تیرا قرب حاصل کر چکی ہوں مجھے اب اپنے سے دور نہ رکھنا"۔ اُس لونڈی کے آقا نے یہ ماجرا سُن کر اُس سے پوچھا۔ تمہیں کیونکر معلوم ہے کہ تمہیں قرب الٰہی حاصل ہے؟ کہا۔ صاحب! مجھے یوں معلوم ہے۔ کہ مجھے آدھی رات کے جاگ کر دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق دے رکھی ہے۔ اس واسطے میں جانتی ہوں کہ مجھے قرب حاصل ہے آقا نے کہا۔ لونڈی! جاؤ میں نے تمہیں للہ آزاد کیا۔

Marfat.com

پس اہل معرفت عبادتِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیئے۔ تاکہ اُس کا نام نیک لوگوں کے دفتر میں درج ہو جاوے۔ اور نفس و شیطان کی قید سے بچ جاوے۔ والسلام +

اسرار سوم

مکتوب ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ الصَّمَدُ کے اسرار سے واقف۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کے انوار کے ماہر میرے بھائی خواجہ قطب الدین دہلوی اللہ تعالےٰ آپکے مدارج زیادہ کرے :-

فقیر پرتقصیر معین الدین سنجری کی طرف سے خوشی و خورمی آمیز اور اُنس و محبت بھرا سلام ہو۔ مقصود یہ کہ تادم تحریر صحت ظاہری کے سبب مشکور ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت دارین عطا فرمائے +

بھائی جان! میرے شیخ خواجہ عثمان ہارونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ سوائے اہل معرفت کے اور کسی کو عشق کے رموزات سے واقف نہیں کرنا چاہیئے۔ جب خواجہ شیخ سعدیؒ لنگوہی نے آنجناب سے پوچھا کہ اہل معرفت کو کیونکر پہچان سکتے ہیں تو خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ اہل معرفت کی علامت ترک ہے۔ جس میں ترک ہوگی یقین جانو وہ اہل معرفت ہے۔ اور اُسے خداشناسی حاصل ہے۔ اور جس میں ترک نہیں اُس میں معرفت حق کی بُو بھی نہیں۔ یہ اچھی طرح یقین کر لو۔ کہ کلمہ شہادت نفی اثبات حق تعالےٰ کی معرفت ہے۔ مال و مرتبہ بڑے بھاری بُت ہیں۔ جنہوں نے بہت لوگوں کو سیدھی راہ سے گمراہ کیا۔ اور کر رہے ہیں۔ یہ معبود

Marfat.com

خلائق بن رہے ہیں۔ بہت لوگ جاہ و مال کی پرستش کرتے ہیں +

پس جس نے مال و جاہ کی محبت کو دل سے نکال دیا۔ اُس نے گویا پوری نفی کر دی! اور جسے حق تعالےٰ کی معرفت حاصل ہو گئی اُس نے پورا پورا اثبات کر لیا اور یہ بات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کہنے اور اُس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے پس جس نے کلمہ شہادت نہیں پڑھا۔ اُسے خداشناسی حاصل نہیں ہوئی۔ والسّلام +

اسرار چہارم

مکتوب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقائق و معارف سے واقف ربّ العارفین کے عاشق میرے بھائی خواجہ قطب الدّین دہلوی :-

واضح رہے کہ انسانوں میں سب سے دانا وہ فقرا ہیں جنہوں نے درویشی اور نامرادی کو اختیار کر رکھا ہے۔ کیونکہ ہر ایک مراد میں نامرادی ہے اور نامرادی میں مراد ہے۔ برخلاف اس کے اہل غفلت نے صحت کو زحمت اور زحمت کو صحت خیال کر رکھا ہے۔ پس دانا وہی ہے۔ کہ جب کسی دنیاوی مراد کا اسے خیال آئے اُسے فوراً ترک کر کے نامرادی اور فقر کو اختیار کرے۔ اپنی مراد کو چھوڑ کر نامرادی سے موافقت کرے ع

نامرادی تا نہ گردی بامرادی کے رسی

پس مرد کو حق تعالےٰ سے لبستگی لازم ہے۔ جو ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہیگا اگر اللہ تعالےٰ آنکھ دے تو ہر راہ میں سوائے اُس کے چہرے کے اور کچھ نہ دیکھے اور دو نو جہان میں جس کی طرف نگاہ کرے اُس میں اُسی کی حقیقت دیکھے

Marfat.com

ہماری اور تمہاری [illegible] اگر غور سے دیکھو تو خاک کا ہر ایک ذرہ جام جہاں نما [illegible] ظاہری ملاپ کے شوق سے اور کیا لکھوں۔ والسلام ؞

اسرار انجم

مکتوب ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واصلوں کے برگزیدہ۔ رب العالمین کے عاشق۔ میرے بھائی خواجہ قطب الدین دہلوی (معبود حقیقی کی پناہ میں ہو کر شاد کام رہیں) :-

ایک روز یہ دعاگو خواجہ عثمان ہارونیؒ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا۔ شیخ صاحب! میں نے مختلف علوم حاصل کئے بہت زہد کیا۔ لیکن مقصد نہیں پایا۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا تمہیں صرف ایک بات پر عمل کرنا چاہئے۔ عالم بھی ہو جاؤ گے اور زاہد بھی۔ وہ یہ کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:-

ترک الدنیا راس کل عبادۃ وحب الدنیا راس کل خطیئۃ

دنیا کا ترک کرنا تمام عبادتوں کا سر ہے۔ اور دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے ؞

اگر تم اس حدیث پر عمل کرو۔ تو پھر تمہیں کسی اور علم کی ضرورت نہ رہے۔ یعنی العلم نکتۃ گو علم ایک ہی نکتہ ہے۔ لیکن اس کا کہ لینا آسان ہے مگر اس پر عمل کرنا مشکل ہے ؞

پس یقین جانو کہ ترک اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک محبت

Marfat.com

بدرجہ کمال نہ ہو۔ اور محبت اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہدایت کرے۔ حق تعالیٰ کی ہدایت بغیر مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پا سکتا ہے۔

پس انسان کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کا لحاظ کر کے اپنے وقت عزیز و شریف کو دنیاوی خواہشات کے پورا کرنے میں ضائع نہ کرے۔ بلکہ وقت کو غنیمت سمجھ کر فقر و فاقہ میں عمر بسر کرے۔ عجز و زاری سے پیش آئے گناہوں کی شرمندگی کے مارے سر اٹھائے۔ ہر حالت میں عاجزی اور تضرع سے پیش آئے۔ کیونکہ اُنس، بندگی اور عبادت اور سب سے اچھا کام یہی عجز و نیاز ہے

بعد ازاں اس موقع کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور مرید تھے۔ ایک روز شیخ صاحب نے پوچھا۔ کتنے عرصے سے تم میری محبت و خدمت میں سرگرم ہو۔ اور میری باتیں سنتے آئے ہو؟ عرض کیا تیس سال سے۔ پوچھا۔ پھر اس عرصے میں کیا کچھ حاصل کیا۔ اور کیا کچھ فائدہ اٹھایا؟ عرض کیا آٹھ فائدے حاصل کئے پوچھا کیا اس سے پہلے یہ فائدے حاصل نہ تھے؟ عرض کیا شیخ صاحب اگر آپ سچ پوچھتے ہیں۔ تو ان سے زیادہ کی اب مجھے ضرورت بھی نہیں۔ فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ حاتم! میں نے ساری عمر تیرے کام میں صرف کر دی۔ میں بھی نہیں چاہتا کہ تو اس سے زیادہ حاصل کرے۔ عرض کیا میرے لئے اتنا ہی علم کافی ہے۔ کیونکہ دونوں جہان کی نجات ان آٹھ فائدوں میں آ جاتی ہے۔ فرمایا۔ اچھا انہیں بیان کرو؟ عرض کیا۔ استاد صاحب:۔

پہلا یہ ہے کہ جب میں نے خلقت کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ

Marfat.com

[illegible] اپنا محبوب و معشوق قرار دے رکھا ہے۔ وہ محبوب و معشوق [illegible] بعض مرضِ موت تک اُس کے ساتھ رہتے ہیں۔ بعض مرنے تک بعض لبِ گور تک۔ اُس کے بعد کوئی بھی ساتھ نہیں جاتا۔ کوئی ایسا نہیں کہ انسان کے ساتھ قبر میں جا کر اُس کا غمخوار اور اُس کی قبر کا چراغ ہو سکے۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے دل میں سوچا۔ کہ محبوب وہی اچھا ہے جو انسان کے ساتھ قبر میں جاوے۔ اور وہاں اُس کا غمخوار اور چراغ ہو۔ قیامت کی منزلیں طے کرائے۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ ان صفات سے متصف محبوب صرف اعمالِ صالحہ ہیں۔ سو میں نے انہیں اپنا محبوب بنایا اور انہیں اپنے لئے حجت اختیار کیا۔ تاکہ قبر میں بھی میری غمخواری کریں میرے لئے چراغ ہوں۔ اور ہر ایک منزل میں میرے ساتھ رہیں۔ اور مجھے چھوڑ نہ جائیں۔ خواجہ شقیق ؒ نے فرمایا۔ حاتم! تو نے بہت اچھا کیا +

دوسرا یہ کہ جب میں نے لوگوں کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ سب کے سب حرص ہوا کے پیرو بنے ہوئے ہیں۔ اور نفس کے کہنے پر چلتے ہیں۔ پھر میں نے اس آیت پر غور کیا۔ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى "جس نے اللہ تعالےٰ سے ڈر کر نفس کو خواہشات سے روکا اُس کا ٹھکانا بہشت ہے"۔ تو یقین ہو گیا کہ قرآن شریف سچا ہے۔ اِس لئے میں نفس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گیا۔ اور اسے مجاہدہ کی کٹھالی میں رکھ دیا۔ اس کی ایک آرزو بھی پوری نہ کی۔ صرف اللہ تعالےٰ کی طاعت سے مجھے آرام حاصل ہوتا رہا۔ خواجہ شقیق ؒ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تجھے اس میں برکت دے۔ تو نے خوب کہا۔ اور اچھا کیا +

تیسرا فائدہ یہ کہ جب میں نے لوگوں کے حالات کا مشاہدہ غور سے

کیا۔ تو دیکھا کہ ہر شخص دنیا کے لئے کوشش کرتا ہے۔ رنج و مصیبت برداشت کرتا ہے
تب کہیں دنیاوی حکام سے کچھ حاصل کرتا ہے۔ اور پھر اُس پر بڑا خوش و خورم
رہتا ہے۔ بعد ازاں مَیں نے اِس آیت پر غور کیا۔ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔ "جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جانے والا ہے۔ اور (۱۶ / ۹۶
جو اللہ تعالےٰ کے ہاں ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔" تو جو کچھ مَیں نے جمع کیا
تھا۔ سب راہِ خدا میں صرف کر دیا۔ اور اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد
کر دیا۔ تاکہ بارگاہ الٰہی میں باقی رہے۔ اور آخرت میں میرا توشہ اور بدرقہ بنے
خواجہ شقیقؒ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تجھے برکت دے تو نے بہت اچھا کیا +

چوتھا یہ کہ جب مَیں نے خلقت کے حالات کو غور سے دیکھا۔ تو
معلوم ہوا۔ کہ بعض لوگوں نے آدمی کا عزّ و شرف اور اُس کی بزرگی کثرت
اقوام کو سمجھ رکھا ہے۔ اور اس پر وہ فخر کرتے ہیں۔ بعض نے سمجھ رکھا ہے کہ
مال و اولاد پر عزّت کا انحصار ہے۔ اور اُس کو مایۂ فخر خیال کرتے ہیں بعد ازاں
مَیں نے اس آیۂ کریمہ پر خیال کیا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
تم میں سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بڑھکر وہی معزز سمجھا جائیگا
جو سب سے زیادہ متقی ہوگا۔" تو معلوم ہوا کہ بس یہی ٹھیک اور حق ہے اور
جو کچھ لوگوں نے خیال کر رکھا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔ سو مَیں نے تقوےٰ
اختیار کیا۔ تاکہ مَیں بھی بارگاہ الٰہی کا مکرّم بن جاؤں۔ خواجہ شقیق علیہ الرحمۃ
نے فرمایا۔ تو نے بہت اچھا کیا +

پانچواں یہ کہ مَیں نے جب لوگوں کے حالات کو غور سے دیکھا۔ تو
معلوم ہوا۔ کہ ایک دوسرے کو محض حسد کی وجہ سے برائی سے یاد کرتے ہیں۔
اور حسد بھی مال، مرتبے، اور علم کا کرتے ہیں۔ پھر مَیں نے اس آیت پر غور کیا

Marfat.com

پ۲۵ ع۹ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ "ہم نے ان میں دنیاوی زندگی کے لئے روزی وغیرہ تقسیم کی"۔ کہ جب ازل میں ان کے حصے یہ چیز آچکی ہے اور کسی کا اس میں اختیار نہیں تو پھر حسد بے فائدہ ہے۔ تب سے میں نے حسد کرنا چھوڑ دیا۔ اور ہر ایک سے صلح اختیار کی خواجہ شقیق علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ تو نے بہت اچھا کیا ❖

چھٹا یہ کہ جب دنیا کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ بعض آپس میں دشمنی رکھتے ہیں اور کسی خاص کام کے لئے ایک دوسرے سے لاگ بازی کرتے ہیں
پ۸ ع۹ پھر میں نے اس آیت کو غور سے دیکھا۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ "شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے"۔ تو مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا کلام بالکل سچا ہے۔ واقعی ہمارا دشمن تو شیطان ہے۔ شیطان کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ تب سے میں صرف شیطان کو اپنا دشمن جانتا ہوں۔ نہ اُس کی پیروی کرتا ہوں نہ فرماں برداری بلکہ اللہ تعالےٰ کے احکام بجا لاتا ہوں۔ اس کی بزرگی کرتا ہوں۔ اور ٹھیک بھی یہی ہے۔ چنانچہ
پ۲۳ ع۳ خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ "اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا کہ تم شیطان کی پیروی و پرستش نہ کرنا۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ اگر تم میری پرستش کرو۔ تو یہ سیدھی راہ ہے"۔ خواجہ شقیق علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ بہت خوب کیا ❖

ساتواں یہ کہ جب میں نے خلقت کو غور سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ہر شخص اپنی روزی و معاش کے لئے سر توڑ کوشش کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے

Marfat.com

حرام و شبہ میں پڑتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے۔ پھر میں نے اس
آیت کو غور سے دیکھا۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ہود ۱
روئے زمین پر کوئی ایسا حیوان نہیں جس کا رزق اللہ تعالےٰ کے ذمے نہ ہو۔
تو سمجھ گیا کہ اس کا فرمان حق ہے۔ میں بھی ایک حیوان ہوں۔ تب سے میں اللہ تعالےٰ
کی خدمت میں مشغول ہو گیا! اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ میری روزی وہ بالضرور
پہنچائیگا۔ کیونکہ وہ خود اس بات کا ضامن ہے۔ خواجہ شقیق علیہ الرحمۃ
نے فرمایا۔ تو نے بہت اچھا کیا! اب آٹھواں فائدہ بیان کر۔ عرض کیا :۔

آٹھواں یہ ہے کہ جب میں نے خلق خدا کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا
کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی چیز پر بھروسہ ہے بعض کو سونے چاندی پر بعض کو ملک
و مال پر۔ پھر میں نے اس آیت کو غور سے دیکھا۔ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ "جو شخص اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ طلاق ۱
اس کے لئے کافی ہوتا ہے"۔ تب سے میں نے اللہ تعالےٰ پر توکل کیا وہ مجھے
کافی ہے! اور میرا عمدہ وکیل ہے ❖

خواجہ شقیق علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ حاتم! اللہ تعالےٰ تمہیں ان
باتوں کی توفیق دے۔ میں نے توریت، انجیل، زبور اور فرقان کو
غور سے مطالعہ کیا۔ تو ان چاروں کتابوں سے یہی آٹھ باتیں حاصل
ہوئیں۔ جو ان پر عمل کرتا ہے۔ گویا وہ ان چاروں کتابوں پر عمل کرتا ہے
اس حکایت سے تجھے معلوم ہو گیا۔ کہ زیادہ علم کی ضرورت نہیں
عمل کی ضرورت ہے ❖ والسلام۔

Marfat.com

اسرار ششم

مکتوب ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عنوانِ اسرار یزدانی معدنِ فیوضاتِ سبحانی میرے بھائی خواجہ قطب الدین دہلوی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

ایک وزیر نے شیخ صاحب نے نفی و اثبات کے کلمے کی بابت کیا ہی اچھا فرمایا۔ کہ نفی اپنے آپ کو نہ دیکھنا! اور اثبات اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کو دیکھنا ہے۔ کیونکہ کوئی خود بین خدا بین نہیں ہو سکتا۔ پس نفی کی نفی کرنے والا ہوتا ہے۔ ورنہ نفی کا کچھ فائدہ نہیں۔ اگر یہ خیال کریں کہ ہستی صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔ تو مطلب حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ کلمہ شہادت، نماز، روزہ وغیرہ کی صورت بھی ہے حقیقت بھی۔ اُن کے حقائق کو چھوڑ کر صرف ظاہری صورتوں پر قناعت کر لینا ہے وہ شخص بڑا ہی احمق ہے۔ جو اُن کے حقائق تک نہیں پہنچتا۔ ... کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تھا۔ اور ہمیشہ رہیگا۔ سالک ابتدا میں نابینا ہے۔ جب حق کی طرف سے اُسے بینائی حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اُس سے دیکھتا اور سُنتا ہے! اپنے آپ کو فراموش کر دیتا ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے۔ تو واصل اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔

زیادہ والسلام

Marfat.com

مفہوم اسرار مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عارف معارف، حق آگاہ، عاشق اللہ میرے بھائی خواجہ قطب الدین اوشی اللہ تعالیٰ آپ کے فقر کو زیادہ کرے دعاگو کی طرف سے اُنس آمیز سلام کے بعد مکشوف رائے معرفت پیرائے ہو:۔

عزیز من! اپنے مریدوں کو ضرور بتا دینا۔ کہ فقیر و مرشد کامل سے کیا مُراد ہے۔ اور اُس کی علامت کیا ہے اور یہ کیونکر پہچانا جاتا ہے ✦

مشائخ طریقت قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے "الفقیر لا یحتاج الی کل شی"۔ فقیر اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام ضروریات سے فارغ ہو۔ اور اس کے باقی رہنے والے چہرہ کے اور کسی چیز کا طالب نہ ہو چونکہ تمام موجودات اُس کے باقی رہنے والے چہرے کا آئینہ اور مظہر ہے۔ اس واسطے وہ ان سب سے اپنا مقصود دیکھتا ہے ✦

بعض بزرگوں نے اِس کی تشریح یوں فرمائی ہے۔ کہ کامل فقیر اُسے کہتے ہیں۔ کہ جس کے دل سے سوائے حق کے سب کچھ دور ہو۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی اُس کا مقصود یا مطلوب نہ ہو۔ جب ماسوے اللہ دل سے دور ہو جاتا ہے۔ مقصد حاصل ہو جاتا ہے ✦

پس طالب کو ہمیشہ مطلوب و مقصود کے درپے رہنا چاہئے اب یہ معلوم کر لینا چاہیئے کہ مطلوب و مقصود کیا ہے ✦

Marfat.com

سو واضح رہے کہ مقصود یہی درد و سوز ہے۔ خواہ حقیقی ہو خواہ مجازی
یہاں سوزِ مجازی سے ابتدائے شریعت کے احکام ہیں ۔ والسلام

رُباعی

من عمر تباہ کردم ببازی بازی ۔ صد گونہ گناہ کردم ببازی بازی
ہم موئے سفید کرد آسان آسان ۔ ہم نامِ سیاہ کردم ببازی بازی

امروز کہ روزِ عمر برجاست ۔ می باید کرد کار خود راست
فردا چو اجل عنان بگیرد ۔ عذرِ من و تو کجا پذیرد

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب
ہادئ شیخ و شاب منبع فیوض و برکات
یعنی ہفت مکتوبات حضرت
خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ
بتوفیق سعید باتمام
رسید ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین سنجری علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطبِ دورِ زماں معین الدینؒ | شاہِ اقلیم جاں معین الدینؒ
حکم مولائے کل سے خواجہ ہوئے | خواجۂ خواجگاں معین الدینؒ
بخشی مولا نے جب ولایت ہند | آئے ہندوستاں معین الدینؒ
شب کو جا کرتے وہاں طوافِ حرم | صبح آ جاتے یاں معین الدینؒ
توڑا سب کفر و کافری کا ہجوم | جب ہوئے حکمراں معین الدینؒ
ہو کے مغلوب بول اُٹھے کفار | الاماں الاماں معین الدینؒ
جن بھی فرمان اُن کا مان گئے | تھے شہِ انس و جاں معین الدینؒ
کھولے کیا کیا حقائق و اسرار | محرم کن فکاں معین الدینؒ
شانِ حق کے نشاں دئے کیا کیا | لا بیاں کا بیاں معین الدینؒ
چشتیان بہشت مسکن میں | رونق خانداں معین الدینؒ
میرا منہ کیا جو اُن کی مدح کروں | مَیں کہاں اور کہاں معین الدینؒ

سب الم دور ہو گئے بیدل کے
گر ہوئے مہرباں معین الدینؒ

تمام شد

Marfat.com

...یدعلی ہمدانیؒ

...ی ہمدانیؒ کے ... ترجمہ طالبانِ راہِ حقیقت کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ... ذات باریتعالےٰ کی محبت کو اس طریق سے ... پڑھنے وقت طبیعت متاثر ہو جاتی ہے - قیمت ۔۔۔۔۔۔ ۶ر

اردو ترجمہ کتاب دلیل العارفین

ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ - مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری قیمت ۸ر

اردو ترجمہ ہشت بہشت

...مکمل مجموعہ ملفوظات حضرات خواجگان چشت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین - اس میں آٹھ ...حضرات چشت کے ملفوظات درج ہیں - اور ان کے پڑھنے سے برکات الٰہی نازل ہوتی ہیں ...بڑی کتاب ہے - ضخامت ۵۹۷ صفحہ - قیمت ۔۔۔۔۔۔ عہ/۸ر

اردو ترجمہ چہل مکتوب حضرت خواجہ عثمان جالندھری نقشبندیؒ

چالیس مکتوبات میں حضرت نے مسائل توحید کو حسن خوش اسلوبی سے بیان فرمایا ہے - وہ ...یں کا حصہ تھا - قابل دید ہے - قیمت ۔۔۔۔۔۔ علہ ر

اردو ترجمہ کتاب جواہر فریدی

...جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع جملہ صحابہ کبار اور حالات زندگی و کرامات عالیہ مع مفصل ...اولاد پاک حضرت بابا فریدالدین گنج شکر چشتی درج ہے - قیمت ۔۔۔۔۔۔ عہ/۱۲ر

حیات باقیہ

...شبندیہ کے آفتاب یعنی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ...قابل دید ہے قیمت ۔۔۔۔۔۔ ۸ر

Marfat.com

مکتوبات [illegible]

امام [illegible]

مع [illegible]

یہ وہ مکتوبات شریف ہیں جنکی تلاش [illegible]

سرکار عالیہ نقشبندیہ حیران [illegible] مگر [illegible]

زبان میں تھا اور ہر کوئی اسکے معانی اور رموزات [illegible]

ہر چہار سلاسل عالیہ عموماً اور خلقہ بگوشان [illegible] عالیہ [illegible]

کرا کر نہایت خوشخط اعلے درجے کا [illegible]

پڑھ دیگا ۵

[illegible] دوم [illegible]

بنام [illegible]

سوانح عمری [illegible]

[illegible]

دفتر اول

[illegible]

المشتہر

فضل الدین [illegible]

Marfat.com

سلسلۂ تصوف نمبر ۱۹

اردو ترجمہ مکتوب حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ

مشتمل بر تیج بنائے اسلام معروف بہ

اسرارِ حقیقی

ذخیرہ محمد اقبال مجددی
9 JUN 1968
تاریخ داخل کتب خانہ

جو

حضرت سلطان الہند قطب الاولیاء حضور غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے نام صادر فرمایا

جسے

اللہ والے کی قومی دکان
تاج الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی تاجر کتب قومی
منزل نقشبندیہ
کوچہ ککے زیاں — بازار کشمیری
لاہور

بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت کے ساتھ
افادۂ عام کے لئے
...لاہور میں باہتمام شیخ ... چھپوایا

قیمت ۲ر

Marfat.com

تصنیفات خواجگان چشت اہل بہشت [illegible]

اردو ترجمہ کتاب انیس الارواح

یعنی ملفوظات حضرت خواجہ خواجگان خواجہ عثمان ہارونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ جن کو [illegible]
خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی ثم الاجمیری علیہ الرحمۃ اللہ نے جمع فرمایا ہے۔ قیمت ۴۴

اردو ترجمہ کتاب دلیل العارفین

یعنی ملفوظات ملک المشائخ سلطان المساکین منہاج المتقین قطب الاولیا شمس الفقرا حضرت خواجہ
معین الملت والدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہٗ جس کو حضرت مقتدا العارفین مرشد المومنین
قطب الاقطاب والمسلمین جناب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرما کر طالبان حق [illegible]
پر احسان فرمایا ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible]

اردو ترجمہ کتاب فوائد السالکین

یعنی ملفوظات حضرت مقتدا المتقین مرشد المومنین قطب الاقطاب المسلمین حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ان ملفوظات عالیمقام کو اپنے پیشوا کی یادگار میں
حضرت زہد الانبیا سراج الاولیا بابا فرید الدین گنج شکر مسعود اجودھنی چشتی علیہ الرحمۃ
نے اپنے پیر روشن ضمیر کے مجالس میں جیسے کلمات طیبات سنے افادہ حاضرین و متاخرین
کے لئے ذخیرہ خیر و برکت جمع کیا۔ جو نہایت عمدہ خوش قلم تیار ہیں۔ قیمت [illegible]

اردو ترجمہ کتاب اسرار الاولیا

یعنی ملفوظات صاحب المکارم سلطان الاولیا قطب العالم وارث الانبیا تاج الاصفیا حضرت
خواجہ بابا فرید الدین شکر گنج اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ جن کو حضرت خواجہ بدر [illegible]
نے جمع فرمایا۔ حضرت بدر اسحاق ہر وقت ہر آن بطریق نسبت حضرت بابا صاحب کے ہمراہ
رہے ہیں۔ جو جو واقعات سفر و حضر میں پیش آئے قلمبند فرمائے ہیں۔ قیمت [illegible]

Marfat.com

...ان الہند

یعنی

...الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

...اللہ الرحمٰن الرحیم

...حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نسب نامہ

...بر کتاب جواہر فریدی و ریاض الفردوس حسب

...حضرت خواجہ سید معین الدین بن خواجہ
بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن سید
امام تقی بن امام علی بن موسیٰ رضا بن
امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام
...سیدنا حضرت علی المرتضیٰ

Marfat.com

کرم اللہ وجہہ ؕ

آپ شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی [illegible]
اور حضرت محبوب سبحانی سید شیخ عبدالقادر جیلانی [illegible]
و شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ سعدی مصنف گلستان [illegible]
کے ہمعصر و ہم زمان تھے ؕ

ہندوستان میں دین اسلام کی اشاعت سب سے پہلے آپ [illegible]
وجود مسعود کی بدولت ہوئی۔ ورنہ آپ کی تشریف آوری سے پہلے ہندوستان
سارے کا سارا کفر بت پرستی کا آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ آپ کئی مرتبہ دہلی [illegible]
تشریف لاتے رہے۔ لیکن اقامت دارالخیر اجمیر شریف میں ہی فرمائی۔ آپ کی
برکت سے ہزارہا مشرکین و کفار مشرف باسلام ہوئے۔ اور بے شمار مخلوق
آپ کے چشمہ فیض سے سیراب ہوئے۔ اور آپ کے سلسلہ میں بہت سے
شہرۂ آفاق اولیائے کرام ہو گزرے ہیں۔ مثلاً حضرت خواجہ قطب الدین بختیار [illegible]
حضرت خواجہ فریدالدین گنجشکر پاک پٹنی ؒ۔ حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی
وغیرہ۔ آپ مورخہ ۶۔ رجب المرجب ۶۳۳ سنہ ہجری بروز جمعۃ المبارک اس
دار فانی سے دارالبقا کی طرف رحلت فرما گئے۔ اجمیر شریف میں ہی وصل حق ہوئے
اور وہیں آپ کا مزار مقدس ہے۔ جو آج تک مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

قطعہ تاریخ وصال

روز جمعه و ششم رجب بوده — که جهان خواجه [illegible]
نود و هفت سال عمرش بود — کان زمان نقل [illegible]
رونق خاندان چشت از دست — [illegible]
سال نقلش بعزت و تمکیں — گو سراج جهان [illegible]
روضه پاک [illegible] اجمیر
زائر جن [illegible]

موسیٰ ہے سمرقند

ے جن کا نام فرغانہ ہے۔ اس میں

کے آپ باشندے تھے۔ کاکی کے

ے کہ ایک بقال آپ کا ہمسایہ تھا آپ

ے بقال سے آپ نے یہ فرمایا ہوا تھا۔ کہ جب

م کو قرض نہ دینا۔ جب آپ کو کہیں سے کچھ ملتا

ض ادا کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مصمم ارادہ

کل نہیں لینگے۔ چنانچہ آپ کے توکل کا یہ نتیجہ ہوا

کے مصلے کے نیچے سے برآمد ہوتی تھی۔ وہ

ی ہوتی تھی۔ بقال سمجھا کہ شاید آپ مجھ پر ناراض

لئے اس نے اپنی بیوی کو حضرت خواجہ رح کی خدمت

صاحب! آپ مجھ سے قرض کیوں نہیں لیتے۔

روٹی کا سارا حال بقال کی بیوی سے کہہ دیا۔

(کعکی روٹی) نکلنا بند ہو گیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

ح وصال یہ ہے:۔

قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین

آپ قطب دین فرمود

Marfat.com

مکتوبِ حضرت خواجہ [illegible]

جو کہ حضور علیہ الرحمۃ نے اپنے خلیفہ ارشد حضرت خواجہ قطب الدین [illegible]
کی جانب ارقام فرمایا حسب ذیل ہے

محبّت ہمراز اہلِ یقین برادرم خواجہ قطب الدین [illegible]
تمہاری رہنمائی فرمائے۔ از جانب فقیر معین الدین چشتی۔

کلمہ طیّبہ کی حقیقت

واضح ہو۔ کہ توحید کے چند نکتے اور ہدایت کے چند [illegible]
رسالتمآب حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے [illegible]
کو بطور فیض روحانی حاصل ہوئے ہیں۔ جن پر میرا کلی اعتماد اور [illegible]
اعتقاد ہے۔ انہیں گوش ہوش سے سنو:۔

ایک روز کا واقعہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت [illegible]
عثمان حضرت علی۔ امام حسن امام حسین۔ ابوہریرہ۔ انس۔ [illegible]
خالد۔ بلال و دیگر اصحاب کبار رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین [illegible]
فرما کر رموز و اسرار حقیقت اور حقائق و دقائق معرفت بیان [illegible]
لیکن امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مجلس شریف میں [illegible]
ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت و معرفت کے اسرار [illegible]
فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مجلس [illegible]
ہوئے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبان [illegible]
کرکے فرمایا۔ کہ اے زبان! اب [illegible]

Marfat.com

قدس میں

حقائق ومعارف الٰہی

لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

ہیں

علیہ وسلم نے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم

رموز و اسرار باطنی کو چھپایا نہیں ہے

اگر مرغن حلوا اور گوشت وغیرہ ثقیل غذا

ہے۔ لیکن جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے۔

نقصان نہیں پہنچاتی ۞

علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

موافق اُن سے دیگر اسرار و معرفت بیان

جبروت ولاہوت کے حقائق و دقائق حضرت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمرؓ!

وَمَنْ یَقُوْلُ اَللّٰہُ مَا عَرَفَ اللّٰہُ

حاصل ہو جاتی ہے اُس کو منہ سے اللہ اللہ

اور جو منہ سے اللہ اللہ کہتا ہے تو یہ سمجھ لو

نہیں ہوئی ۞

عرض کیا کہ حضرت! یہ کیسی معرفت ہے کہ

اس کی یاد کو ترک کر بیٹھے۔ سرکار

جواب دیا۔ کہ ارشاد خداوندی ہے۔ وَ

خدا تعالیٰ تمہارے

Marfat.com

ہمراہ ہے - پس اے عمر! جو شخص [illegible]
نہ ہو اُس کا یاد کرنا کیونکہ ضروری ہے؟
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ [illegible]
ہے؟
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ [illegible]
میں ؛

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بندے کا دل کہاں ہے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قالب انسان میں [illegible] کہ دل دو قسم کا ہوتا ہے - ایک دل مجازی دوسرا دل حقیقی - اے عمر [illegible] دل وہ دل ہے - جو نہ داہنی جانب ہے نہ بائیں جانب - نہ اوپر کی طرف ہے نہ نیچے کی طرف نہ دور ہے نہ نزدیک - لیکن اس حقیقی دل کی [illegible] کوئی آسان کام نہیں ہے - یہ محض اُن مقربانِ الٰہی کا حصہ ہے جو [illegible] میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں - کیونکہ مومن کامل کا دل در حقیقت عرش [illegible] ہوتا ہے - قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ تَعَالٰی ؎

حدیثِ دل اگر گویم بصد دفتر نمے گنجد — کمالِ وصفِ دل ہرگز بہ تحریر [illegible]
بیا اے طالبِ صادق بحالِ خویش خوش بنگر — کہ او در عالمے آمد کہ پائے [illegible]

صاحبِ دل کا یہ مرتبہ ہے ؎

دل چو جنبید مے جنباند عرش را — عرش را دل [illegible]
تو نمیدانی کہ صاحب دل عظیم — عرش را عزت [illegible]

اور یہ قرب و حضوری بجز صحبت مرشد کامل کے حاصل نہیں [illegible] اور طالبانِ صادق سوال و جواب نہیں کیا کرتے - بلکہ وہ [illegible] رہتے ہیں ۔

چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

Marfat.com

... ودا کی حاصل

... عارف ... ہیں لئے وہ حقیقت

... ول نباید گفت کہ مشتے گل است

... نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ مومن اور مسلم

... نے جواب دیا کہ مومن عارف الٰہی ہوتا ہے۔ اور

... کہ وہ خاموشی اور غمگینی کی حالت میں رہتا ہے۔

... ے

... سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

... ن فی المساجد ویقولون لا اِلٰہَ اِلّا اللہ مومن

... ہوتے ہیں اور زبانی طور پر لا الہ الا اللہ کہتے ہیں

... حقیقت سے بے بہرہ اور بے خبر ہیں۔ یہ مومن نہیں

... زبان سے کلمہ لا اِلٰہَ اِلّا اللہ کا اقرار کرتے ہیں

... یا واقف ہیں۔ انہیں خاک بھی پتہ نہیں ہے

... کیا چیز ہے۔ یعنی لا اِلٰہَ اِلّا اللہ تو کہ لیتے ہیں

... سے کیا مراد ہے اور بہت سے کیا۔ ایسا

... شرک و شک عین کفر ہے۔ ایسے کلمہ گو

... معلوم کہ کلمہ میں کس کی نفی مراد ہے۔

... ض کی کہ پھر کلمہ طیبہ کا اصل مقصد کیا ہے۔

... ہیں کہ سوائے

Marfat.com

ذات وحدہٗ لاشریک کے دنیا میں ...
پس طالب الٰہی کو چاہیے کہ اپنے دل میں ...
اور ذاتِ خداوندی کو ہی ہر جگہ موجود سمجھے۔ چنانچہ ...
تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر دیکھو خداوند تعالےٰ کا ...

تجلّے تیری ذات کا سُو بسُو ہے
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تُو ہی تو ہے

اے عمر! جب سالک اپنی تمام صفات کو معدوم سمجھے اور ... ہی موجود سمجھے اس وقت وہ سالک مرتبۂ کمال کو پہنچ جاتا ہے ... میں سالک کی حالت حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ... اَرْجُلُهٗ کا صحیح مصداق بن جاتی ہے۔ یعنی جس شخص کو اپنے رب کی معرفت حاصل ہو گئی وہ گونگا اور لنگڑا ہو گیا ہے

اسم اللہ ذوق بخشد با وصال بے زباں گوید سخن بس قیل و قال

(مطلب یہ ہے کہ عارف کامل پر سکوت و سکون کی حالت طاری ... ہے۔ کیونکہ آہ وزاری اور حرکاتِ اضطرابی اسی وقت تک ... تک کہ مطلوب کا وصال حاصل نہیں ہوتا۔ جب طالب کو مطلوب مل جاتا ہے ... امر ہے کہ جو آہ و فغاں اور جو حرکات مضطربانہ طلب کی حالت میں ... رہتے تھے ان سب کا سلسلہ ختم ہو کر اُس کی حالت دگرگوں ہو ... آہ و بکا اور قلق و اضطراب کے اُسے نہایت دلجمعی اور سکوت ... ہو جائے۔ جبھی تو عارف کامل صحیح معنوں میں شہنشاہ ... بجز ذات خداوندی کے نہ کسی سے اُمید ہوتی ہے نہ کسی کا ڈر ... کے حق میں ارشاد باری ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ ... یعنی اولیاء اللہ کو نہ کسی کا خوف ہوتا ہے نہ کسی کا غم ...

عارف کامل کی حالت یادِ الٰہی سے ...

Marfat.com

لوح مزار پر مری چھاتی پہ سنگ ہے
خطرہ جو ہے سو آئینۂ دل پہ زنگ ہے

...پہنچے اس وقت تک طالب سچا موحد نہیں
...حدیث میں سراسر جھوٹا ہے ۔ مترجم) ۔

...ز کی حقیقت

...حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اے
...یعنی نماز حقیقی سے مومن کامل (عارف الٰہی)

...سلام نے فرمایا ۔ کہ نماز دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک
...عشک کی ۔ جو صرف قول اور فعل تک محدود
...حاصل نہیں ہوتا ۔ یہی وجہ ہے کہ اسکی
...تک محدود رہتی ہے ۔ دوسری نماز انبیا
...کی جاتی ہے ۔ اس کا ثمرہ وصال الٰہی ہے
...ہوتی ہے ۔

...رحمانی نماز ہے ۔ نہ وہ نماز جو عوام الناس
...نہیں ہے ۔

Marfat.com

نبی رحمت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ...

فِی الْمَسْجِدِ وَزَیَّنَ الْبَدَنَ بِالْعِمَامَةِ ... وَمَا ...

قَلْبِهٖ مِنْ عُجْبٍ فَهُوَ مَحْجُوبٌ وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ ...

یہ ہے کہ علماء ظاہر پرست اور صوفیان ریاکار ... ظاہری شان و شوکت اور ٹھاٹھ بنا کر محض ریاکاری کی نماز ... اُن کے نفس مغروری اور خود پسندی کی قعر ہلاکت میں گرے ... ہیں۔ اُن کی نماز کیا حقیقت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ نفس ... ہیں۔ اور نفسانی آدمی دراصل شیطان بقالب انسان ہوتا ہے ... بالاتفاق کافر اور گمراہ ہے۔ پس نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ ایسے لوگ ... اور کافر ہیں (انہیں چاہیئے کہ کسی مرشد کامل کی صحبت میں رہ کر اپنے دل کو غرور و نفسانیت کے خس و خاشاک سے پاک صاف کریں اور معرفت الٰہی سے اُسے معمور و آباد بنا دیں تاکہ وہ صحیح معنوں میں انسان بن جائیں ... گمراہی سے نکل کر راہ راست پر آجائیں تبھی اُن کی نماز حقیقی نماز ... اور یہی نماز بارگاہ الٰہی میں قبولیت کے قابل ہوگی۔ اگر خوش قسمتی سے حقیقی نمازی ہزاروں لاکھوں میں ایک آدھ بھی مل جائے تو اُس کی خدمت و صحبت اکسیر احمر سے بدرجہا بہتر ہے۔ مترجم)

یہ گمراہ دراصل بت پرست ہیں اور پھر تعجب ہے کہ ... پر نازاں بھی ہیں۔ اور وہ لوگ بھی عجیب کور باطن اور نادان ... ریاکاروں کو نمازی شمار کرتے ہیں۔ ایسی بے حقیقت نماز ...

حدیث قدسی۔ اَلْاَنْبِیَاءُ وَالْاَوْلِیَاءُ ... قُلُوْبِهِمْ دَائِمُوْنَ۔ یعنی انبیا اور اولیا ... ہیں (یعنی حقیقی نماز)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ...

Marfat.com

ان کے

اور ان کے ... سانس یادِ الٰہی

... اس کا خیال و شمار رکھتے ہیں۔ کہ

... در حقیقت نمازی ہیں ٭

... ہے۔ اسی نماز سے پروردگارِ عالم کا وصال

... ذکرِ خفی میں رہتے ہیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

... ذکر اللسان لقلقۃٌ وَذِکرُ القلبِ وَسوسۃٌ

... مشاهدۃٌ وذِکرُ الخفِی دَائماً۔ یعنی زبانی ذکر گویا

... دل کا ذکر ایک قسم کا وسوسہ ہے اور روحانی ذکر مشاہدہ الٰہی کا

... ہوا کرتا ہے ٭

... نماز حقیقی ترکِ وجود ہے عابدوں کی نماز سجدہ

... نمازِ عاشقاں ترکِ وجود است

... کو موجود نہ سمجھنا۔ غیر اللہ کا وجود دل سے بالکل

... ہے چکا لطف و کرم سے اپنے

... ال ان پر ہوا اپنے ہی شعور

... ل و زر بسیار رکھ سکتے ہیں وہ

... ان کے واسطے اے خوش ادا

... جو دنیا میں بالکل غرق ہے

... سوز و گداز

بے دلی سے گر کرے طاعت ...
اس کا دین بھی محو دنیا ہو گیا
اہل دیں کا کار دنیا بھی بجا ہیں — وہ کریں کے ...
اس کی کیا ہے انتہائے آرزو — یعنی دنیا حاصل ہو ...
ان کا کیا مقصود ہے کیا منتہا — یعنی حاصل ہو لقائے ...
مال ہو اولاد ہو اسباب ہو — سونے چاندی بی بی سے دل ...
پر ہو دل میں ہر گھڑی حب خدا
جام دل ہو نور وحدت سے بھرا

روزہ کی حقیقت

اے عمر! روزہ حقیقی کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو تمام دینی و دنیوی خواہشات سے بند رکھے۔ کیونکہ خواہشات دینی (مثلاً خواہش بہشت و حور وغیرہ) عبد اور معبود کے درمیان حجاب (رکاوٹ) ہیں لہٰذا ان کے ہوتے ہوئے بندہ اپنے معبود حقیقی کا وصال حاصل نہیں کر سکتا۔ اور خواہشات دنیوی (مثلاً خواہش جاہ و مال خواہش نفسانی وغیرہ) تو سراسر شرک ہیں۔ غیر اللہ کی طرف فکر و خیال کرنا۔ قیامت کا خوف۔ بہشت اور آخرت کا فکر یہ سب روزہ حقیقی کو توڑنے والی چیزیں ہیں۔ ... تب درست رہ سکتا ہے۔ جب کہ انسان خدا کے سوا ہر چیز کو فراموش کر دے۔ یعنی غیر اللہ کا اسے مطلق علم نہ رہے اور ہر طرح کا خوف اپنے دل سے نکال ڈالے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کا دیدار ...

Marfat.com

... افطروا

... ہے اور انتہا

... انتہا بخوبی ذہن نشین کر لینی چاہئے یعنی

... سے رکھا جاتا ہے۔ اور کس چیز پر افطار

... حقیقی کی ابتدا یہ ہے کہ انسان بتدریج معرفت الٰہی

... انتہا یعنی افطار یہ ہے کہ قیامت میں اسے دیدار الٰہی

... صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ

... فطاره وفرحة عند لقاء ربه۔ یعنی روزہ دار کیلئے

... افطار کے وقت دوسری دیدار الٰہی کے وقت ؏

... کے روزے میں پہلے روزہ ہے اور آخر میں افطار۔

... میں اول افطار ہے اور آخر میں روزہ ہے دیکھو مجذوب

... ہیں۔ وہ ہمیشہ صائم (روزہ دار) رہتے ہیں کسی وقت

... کیونکہ روزہ حقیقی کے لئے افطار شرط نہیں لیکن

... ہے۔ یعنی واصلان الٰہی کے لئے یہ شرط نہیں۔ کہ

... کریں۔ وہ ہمیشہ ہی روزہ دار رہتے ہیں ؏

... روزہ رکھتے ہیں جس میں کھانے پینے اور جماع

... حقیقی روزہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ روزہ مجازی ہے

... کو حاصل نہیں ہوتے وہ زینت ظاہری

... ہے۔ لیکن اس مجازی روزے میں غیر اللہ

... میں حائل ہوتے رہتے

Marfat.com

ہیں۔ ایسے روزہ داروں کے قول و فعل [illegible]
ہرگز ہرگز حقیقی اور رحمانی روزہ نہیں ہو سکتا [illegible]
بجز اس کے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے کہ انسان روزہ [illegible]
مفلسوں کی بھوک اور پیاس کا احساس کر سکے۔ اور غریبوں اور [illegible]
امداد کر سکے۔ اس کے سوائے اس ظاہری روزے سے اور کیا فائدہ
ہو سکتا ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد فیض بنیاد ہے کہ مَنْ لَا شَیْخَ
لَہٗ لَا دِیْنَ لَہٗ، وَمَنْ لَّا دِیْنَ لَہٗ لَا عِرْفَانَ لَہٗ، وَمَنْ لَا عِرْفَانَ لَہٗ
لَا حِزْبَ لَہٗ، وَمَنْ لَّا حِزْبَ لَہٗ لَا اُنْسَ لَہٗ، وَمَنْ لَا اُنْسَ لَہٗ لَا
مَوْلٰی لَہٗ۔ یعنی بے مرشد بے دین ہوتا ہے اور بے دین معرفت الٰہی سے
بے بہرہ ہوتا ہے۔ اور جو معرفت الٰہی سے کورا ہو اُس کا کسی صحیح جماعت سے
تعلق نہیں ہوتا۔ اور جس کا کسی صحیح جماعت سے تعلق نہ ہو اُس کا کوئی
مُونس و غمخوار نہیں ہوتا۔ اور جس کا کوئی مونس و غمخوار نہ ہو اُس کا کوئی دوست
یار نہیں ہوتا۔

(حدیث) اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ
یعنی میرے اولیا میری قبا کے نیچے ہیں۔ اُن کے مرتبے کو میں ہی جانتا ہوں
اور کوئی نہیں جان سکتا۔

اے عمر! سالکانِ غیر مجذوب بجز صحبت کامل مرشد کے معرفت الٰہی
حاصل نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اصلاح باطنی کے بغیر عالم جبروت تک
رسائی ہو سکتی ہے۔ وہ عالم ناسوت و ملکوت میں ہی [illegible]
یہ لوگ شہوت پرست اور طالب شہرت ہیں۔

اے عمر! جو علماء فقہا اور سالکانِ غیر مجذوب [illegible]
کامل کے فیض صحبت سے مستفیض نہیں ہوتے [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہوتے

[illegible] کے نمایاں ہیں

[illegible] ہوتی ہے۔ کہ وہ [illegible] گزشانہ ہوتے ہیں۔ اُن کا مقصود [illegible] نہیں ہوتا بلکہ وہ سراسر طالبِ جاہ و مال ہونے [illegible] رکھتا ہے ؎

[illegible] کے زمرے میں داخل ہو جاوے۔ اور [illegible] تک پہنچ جائے۔ اس پر فرض اور لازم ہو جاتا [illegible] اور اپنی خودی کو یکسر مٹا دے ؎

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر تو مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

[illegible] کو نہیں مٹاتے۔ خواہ وہ صوفیانہ جامہ میں ملبوس ہوں۔ [illegible] میدان میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ انسان معرفت الٰہی کی [illegible] وقت پہنچ سکتا ہے۔ جب کہ وہ اپنی ہستی اور خودی یکسر [illegible] دے۔ اور محض ذاتِ الٰہی اُس کا ہر دم مطلوب ہو ؎

[illegible] انی اور ہے — علم اسرار نہانی اور ہے
[illegible] لمانی اور ہے — حال و قال صوفیانی اور ہے
[illegible] دانی اور ہے — عاشقوں کی لن ترانی اور ہے
[illegible] ن میں — اپنی اپنی آن بانی اور ہے
[illegible] — سیر ملک لا مکانی اور ہے
[illegible] — اپنی عمر جاودانی اور ہے
[illegible] — اپنا وہ دل [illegible] اور ہے
[illegible] — منظر ابرو کشانی اور ہے

Marfat.com

پیر کامل کی محبت خوب ہے
فکر میں خاموش کی ہے ...
گفتگو اب یہ زبانی اور ہے

زکوٰۃ کی حقیقت

اے عمرؔ! شنو۔ ازروئے شریعت دو سو دینار میں سے پانچ دینار زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ اور اہل طریقت کے نزدیک دو سو دینار میں سے پانچ دینار اپنے پاس رکھنے چاہئیں۔ باقی سب کے سب بطور زکوٰۃ ادا کر دینے لازم ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ زکوٰۃ آزاد پر فرض ہے۔ غلام پر فرض نہیں ہے۔ جب تک بندہ بندگیٔ نفس سے نجات نہ پائے اس وقت تک آزادوں کے زمرے داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جب آزاد ہی نہ ہوا تو اُس پر زکوٰۃ کیونکر فرض ہو سکتی ہے۔

بندۂ نفس کو سب سے پہلے بندگیٔ نفس سے آزادی حاصل کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ زکوٰۃ حقیقی ادا کرنے کے قابل بن جائے۔

نیز زکوٰۃ عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ دیوانہ و نابالغ پر فرض نہیں۔ پس جس شخص پر غفلت و نفسانیت کا دیو سوار ہو۔ اور وہ ہمہ تن نفس کے پنجہ میں گرفتار ہو۔ عارفانِ الٰہی کے نزدیک وہ عاقل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ ایک نابالغ شیرخوار بچے کی مانند ہے۔ اور ان کے نزدیک وہ کالعدم سمجھا جاتا ہے۔ اس پر زکوٰۃ حقیقی فرض نہیں ہو سکتی ہے۔ پس سب سے پہلے یہ لازم ہے کہ بندہ غفلت و بے شعوری سے نجات حاصل کرے۔ تاکہ وہ معرفت عقل سے سرفراز ہو کر حقیقی زکوٰۃ ادا کرنے ...

Marfat.com

...ں کی ہر دلعزیزی

...کیں

...الٰہی ہے کسی کو خبر نہیں ہے۔ گنج
...عارفین کے دل اس سترِ ربوبیت کے
...ن ہے کہ وہ اپنے گنجینۂ حقیقی میں سے
...داروں کو عطا فرماویں۔ اور گم گشتگان
...کمال فرماویں۔ کیونکہ مستحق کو اُس کا دینا عین زکوٰۃ

...کام ہمارا — آغاز ہمارا ہے نہ انجام ہمارا
...انجام ہمارا — تکلیف ہماری بھی ہے آرام ہمارا
...ہے — خود آپ خدا کرتا ہے بس کام ہمارا
...شیخ برہمن — کیا تم سے کہیں کفر ہے اسلام ہمارا
...ہم کہاں — گلشن میں ہو جب کر گلفام ہمارا
...روز ازل سے — کیا کر سکے اب گردشِ ایام ہمارا

...قوی ہو گا اسی وقت میں خاموش
...کرین جائے گا دل رام ہمارا

...کی حقیقت

...کعبہ انسان کا دل ہے۔ چنانچہ ارشاد
...قلب الانسان بیت الرحمٰن" یعنی انسان
...صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کہ

Marfat.com

قلبُ المؤمن عرش اللہ تعالیٰ

کعبۂ دل کا حج کرنا چاہیے

طواف کعبۂ دل کن اگر دلے داری ... دلے ...

زعرش و کرسی لوح و قلم فزوں باشد ... دلے خراب ...

ہے

قلب از نور وحدت گشت پیدا ... نہ از مادر پدر پیدا شد

نہ از باد و نہ آتش آب و خاکی ... قلب نور است قدرت خدا

لہٰذا دل کعبہ سے افضل ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است

از ہزار کعبہ یک دل بہتر است

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ...
کعبۂ دل کا حج کس طرح کرنا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ...
کہ انسان کا وجود جو بمنزلہ ایک چار دیواری کے ہے۔ اگر اس چار دیواری
میں سے شک و وہم غیر اللہ کا پردہ دور کر دیا جائے تو دل کے صحن ...
خدا کی ذات کا جلوہ نظر آئے گا۔ حج خانہ کعبہ کا یہی مقصد ہے

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بتاں

بیت المقدس است مکن جائے دیگراں

نیز ایسا حقیقی حج کرنے سے یہ بھی مقصود ہے۔ کہ انسان اپنی ...
اس طرح مٹا دے کہ ہستی کا ذرہ بھر بھی باقی نہ رہے ...
یکساں پاکیزہ ہو جائے۔ اور دل صفات الٰہی سے ...

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ حضور ...
حاصل ہو سکتی ہے؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

دل کو مانے خدا

سلم نے جواب دیا کہ ارشاد باری ہے۔
نی خدا تعالے فرماتا ہے کہ لوگو! میں تمہارے
میں دیکھتے ؛

کو گھر کہتے ہیں چونکہ خدائے تعالے دل میں
اور عرش الہی قرار دیا ؛

نے سوال کیا۔ کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
والا۔ سننے والا۔ جاننے والا اور دیکھنے والا

السلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہی (خدا) بولنے والا
اور وہی دیکھنے والا ہے ؛
نے پوچھا۔ کہ حضرت! کعبۂ دل کا حج کون ادا

وسلم) نے فرمایا۔ کہ خود ذاتِ خداوندی۔ یعنی جب
ہے۔ اور عبد و معبود کے درمیان کوئی
صفات الہی سے متصف ہو جاتا ہے۔ اور
ہو جاتی ہے۔ خدا تعالے کا بندے
حج حقیقی) ہے ؛
سوال کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)
کس کو اور کیونکر

Marfat.com

ہے ؟

حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... اپنی ہی رہنمائی کرتا ہے ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا - کہ حضور ! پھر ... کیوں ہیں ؟

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا - کہ رہنما کی مثال سوداگر کی ... کہ جس چیز کا کوئی گاہک ہو - سوداگر اس کو وہی چیز دیتا ہے ... خریدار کو جَو ہرگز نہیں دئے جاتے - اور نہ ہی جَو کے خریدار کو گیہوں ... جاتے ہیں ۔

اے عمر ! پیغمبروں کی مثال ایسی ہے - جیسے اطباء یعنی جس طرح طبیب مریض کی طبیعت اور مرض کے موافق دوا دیتا ہے - اور اسی موافق ... دوا کے اس مریض کو شفا حاصل ہوتی ہے - اسی طرح پیغمبر بھی ... بیماروں کو ان کی باطنی استعداد اور روحانی مرض کے موافق ... عطا فرماتے ہیں - جس کی بدولت مریض روحانی شفا ... بن جاتا ہے ۔

اے عمر ! سالکانِ راہ طریقت چار گروہوں میں منقسم ہیں - ... ان چار گروہوں میں بلحاظ مراتب و استعدادِ باطنی زمین و آسمان ... فرق ہے ۔

پہلا گروہ عوام العالم میں عام مسلمانوں کا ہے - یہ لوگ ... کہلاتے ہیں - اور راہ شریعت پر چلنے والے ہیں عشق ... سیڑھیوں میں سے پہلی سیڑھی پر اہل شرع گامزن ہوتے ... اسی سیڑھی پر رہیں - معرفت الٰہی کی اگلی سیڑھیوں ... حتیٰ کہ ان کی عمر ختم ہو جائے - تو ...

Marfat.com

ان لوگوں میں دو نو پہلو پائے جاتے

یہ گروہ روحانیت کی طرف متوجہ تو ہوتا

بے بہرہ ہوتے ہیں ۔ کبھی دنیا کے طالب

لہٰذا ان کی باطنی آنکھیں نور باطنی سے

... اس گروہ کو اہل طریقت کہتے ہیں ۔

... کا ہے ۔ یہ اہل حقیقت کہلاتا ہے ۔

خاص الخاص کا ہے ۔ انہیں اہل معرفت بولتے ہیں ۔

... رہنمائی طالب کی استعداد اور جنس کے موافق

... الٰہی کی نعمت عظمٰی نا اہل عوام الناس کو نہیں دی

... نعمت دے دینا اس نعمت کی ناقدر شناسی ہے ۔

... کے متحمل نہیں ہو سکتے ۔ لہٰذا اُن کے گمراہ ہونے

... اللہ عنہ نے سوال کیا ۔ کہ ذاتِ رحمان کیا ہے

... صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ۔ کہ تمام اشیاء

... ایک ہی ہیں ۔ ظہور کی صفات مختلف ہیں

... اس کو مختلف عبارتوں سے ادا کیا

... ایک ہی ہے ۔ لیکن اُس کے مظاہر

... محیط ۔ یعنی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر احاطہ ...
شرف و بزرگی حاصل ہے۔ ان اللہ ...
خدا تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کہ حضرت ...
جب انسان اشرف المخلوقات ٹھیرا۔ تو پھر اس میں خاص ...
مسلمان ہونے کا کیا باعث؟

فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ ...
یعنی ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

نیز ارشاد ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنی ...
موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ موت در اصل اس حدیث کی ...
چاہیے۔ کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوصِلُ الْحَبِيبَ اِلَى الْحَبِيبِ ...
ایک پل ہے جس کو طالب مولیٰ عبور کر کے واصل الٰہی ہو جاتا ہے۔

اے عمر! پنج بنائے اسلام کی حقیقت جو مومنیت کا درجہ ہے ...
کر دیا ہے۔ فی الحال تمہارے لئے کافی۔ جب تو اس سے آگے انتہائے کمال کی ...
بڑھنا چاہیگا۔ تو جمیع صفات و اسرار خود تمہارے اندر موجود ہیں۔ کیونکہ ...
نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا۔ اس نے ...
پہچانا۔

اے میرے ہمراز قطب الدین۔ یہ نکات پوشیدہ و در از مخفی ...
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے خلیفہ ہم اسرار حضرت عمر رضی اللہ عنہ ...
تم کو لکھ دئے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ تم ان نکات پر اعتبار ...
ہمیں کج فہم یعنی علمائے ظاہری سے کچھ سروکار نہیں ...
ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی ...
ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ۔ اللہ تعالیٰ ...

Marfat.com

وآله

وأزواجه وذريته

برحمتك يا أرحم الراحمين

آمين

Marfat.com

التجا

بدرگاہِ حضرت خواجہ معین الدین چشتی

رحمتہُ اللہِ علیہ

کیا امید نے دل سے کنارا — تباہی ہر طرف ہے آشکارا
کہاں اب صبر و خاموشی کا یارا — نظر آتا نہیں کوئی سہارا

بگردابِ بلا افتادہ گشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

ستم گر آسماں نے مجھ کو تاکا — ہدف ٹھہرا ہوں میں تیرِ قضا کا
بہت ہے شورِ طوفانِ بلا کا — خدا حافظ ہو غافل نا خدا کا

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

اندھیری رات ہے اور دُور ساحل — نا اہل کار ہے ساتھی ہیں غافل
نہیں ہوتا ہے کچھ کوشش سے حاصل — بہت مغموم اور بے چین ہے دل

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

حوادث کا وہ طوفاں اُٹھ رہا ہے — کہ جس کی موج [illegible]
نہ مونس ہے نہ کوئی آشنا ہے — مرے لب پر [illegible]

بگردابِ بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

Marfat.com

... ابن ... ؒ

... بن قطب الوقت مجمع الاسناد والارشاد حجۃ اللہ
... قول علم الاصول والفروع نظام الحق والشرع
... ا ہر سلین حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ از
... قیمت ۱۲ر

اردو ترجمہ کتاب فوائد الفواید

... رحمت اللعالمین ملک الفقرا والمساکین حضرت محبوب الٰہی
... الدین حضرت محمد نظام الدین بدایونی خلیفہ اعلیٰ حضرت بابا
... رحمۃ اللہ علیہ۔ ان ملفوظات کو ملک الکلام مقبول بارگاہ خلاق حضرت
... المعروف بہ حسن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف فرمایا۔ حضرت مؤلف نے
... منضبط کئے جو حضرت محبوب الٰہی کے زبان ودہان سے نکلے ہیں کتاب
... ہے۔ قیمت ... ... عہ

... مکتوب حضرت خواجہ معین الدین چشتی ؒ

... المشائخ سلطان المساکین منہاج المتقین قطب الاولیا شمس الفقرا ولی الہند
... حضرت خواجہ معین الملت والدین حسن سنجری چشتی ثم الاجمیری رحمۃ اللہ علیہ
... القاب کے ساتھ جیسے ایک سچا اور صاف مسلمان ایک
... ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔ قابل دید ہ قیمت ۲ر

اردو ترجمہ کتاب مفتاح العاشقین

... الاخیار ملک المساکین برہان العاشقین ختم المشائخ نصیر الحق
... دہلوی خلیفہ اعظم حضرت محبوب الٰہی قدس سرہٗ۔ ان ملفوظات
... رحمۃ اللہ علیہ نے تالیف فرمایا ہ قیمت ۲ر

Marfat.com

ارشاد فریدی یعنی اشلوک فریدی

اس کتاب میں حضرت بابا گورو نانک صاحب کا ندی پر برائے غسل جانا اور تین شب و روز کرامت سے ندی میں غائب رہنا دیوان جے رام و نواب دولت خاں صاحبان حاکمان وقت کا آپ کی جستجو میں دریا کے پانی کا چھنوا ڈالنا۔ مگر گرو صاحب کا نشان تک نہ پانا۔ ادھر گورو صاحب کا درگاہ خضریہ عالیہ میں جس کو ورن دیوتا کہتے ہیں جانا اور وہاں سے آپ کو اس گورمنتر کا بھی اپدیش ہونا۔ جو آپ نے گرنتھ صاحب کے شروع میں درج کیا ہے۔ جس کے پہلے الفاظ۔ ایک انکار ست نام۔ ہے۔ اور بروقت ملاقات حضرت خضر نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کوئی تمہارا پیرو اس گورمنتر کو پڑھے گا اسی کو نجات ملیگی۔ نیز اس چھوٹی سی کتاب میں شلوکہائے گرنتھ صاحب و باباصاحب گنجشکر و بعض بزرگان دین موحد ہند درج ہیں۔ نیز گورو صاحب کے صوف اور حضرت شاہ بہرام سجادہ نشین حضرت باباصاحب گنجشکر کی باہمی ملاقات و سوال و جواب۔ اور خدا اور رام و برہم کے وجود و بقا باللہ و پد نرباں کے حصول کا طریقہ۔ مذہب و دھرم کی اصلیت کو بالتشریح مع مطالب عجیبہ بانداز صوفیانہ سلیس اردو میں عام فہم حضرت محبوب الٰہی رح نے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب ہر خاص و عام کے لئے بلا قید مذہب و ملت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور ہر شخص کا فرض ہے کہ اس کتاب کو ضرور اپنے مکان میں بطور تبرک رکھے ۔ قیمت ۸؍

اردو ترجمہ کتاب مونس الارواح

اس بابرکت کتاب میں حضرت خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی نائب رسول فی الہند اور خواجہ نظام الحق والدین حضرت نظام الدین اولیا کے حالات نہایت تفصیل سے قلمبند کئے گئے ہیں مصنفہ ملکہ حضرت بیگم صاحبہ عقیدت کیش بنت شاہجہان بادشاہ۔ جو نہایت ادب و احترام سے نوافل پڑھتی ہوئی روضۂ جناب پر حاضر ہوئی جس سے شاہی آن درویشی شان میں جذب ہو گئی۔ بخدا پڑھ کر آنکھوں میں آنسو ٹپک پڑتے ہیں ۔ قیمت ۴؍

الـمشتہر اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین گگے زئی تاجر کتب قومی بازار کشمیری لاہور

Marfat.com

... ملک چنن الدین کے نام محفوظ ہیں

کتاب نمبر ۱۶۱

اردو ترجمہ کتاب

ذخیرۂ محمد اقبال ... لاہور

9 JUN 1968

تاریخ داخل کتب خانہ

حجت الاسرار

تصنیف لطیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان غوثیہ
وفخر عاشقان آستانہ عالیہ قادریہ عالیجناب حضرت سلطان باہو قدس سرہ

مترجمہ

جناب مولانا مولوی محمد عبد الستار صاحب ٹونکی سلمہ ربہ

اور اللہ والے کی قومی دکان منیجر

ملک چنن الدین خلف الرشید ملک فضل الدین ککے زئی نقشبندی مجددی

... تاجر کتب منزل نقشبندیہ بازار کشمیری

لاہور نے

نہایت صحت و صفائی کے ساتھ بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر فائدہ عام کیلئے
... پریکٹیکل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگس لاہور میں
باہتمام شیخ ... الدین صاحب منیجر چھپی

تین آنہ

قیمت فی جلد ۳ ؍

Marfat.com

تصوف کی سراپا رحمت بےنظیر قابل دید کتابوں کا سلسلہ

اُردو ترجمہ کتاب حسنات العارفین

تصنیف لطیف شہزادہ محمد داراشکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں شہزادہ موصوف نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر جتنے بزرگان دین اور اولیاء اللہ گذرے ہیں سب کے ارشادات میں سے ایک ایک بات جمع کر کے اس عجیب و غریب طریق سے بیان فرمائی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نیز یہ بوضاحت معلوم ہو جاتا ہے بزرگان بلند پایہ نے توحید کے متعلق کیا کیا ارشاد قلمبند فرمائے ہیں۔ دیکھنے کے لائق ہے۔ قیمت ... ۶

اُردو ترجمہ کتاب آداب الطالبین

یہ کتاب حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ چشتی مصنف رسالہ چہل و دو نبیرۂ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کی تصنیفات میں سے ہے اس رسالہ میں حضرت نے طالب ہونے کے لئے نہایت عمدگی سے دستور العمل ترتیب دیا ہے اس راستہ میں چلنے والے کو جو جو ہدایات حضرت نے تلقین فرمائی ہیں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ قیمت ۸

اُردو ترجمہ کتاب انتباہ المریدین

یہ کتاب بھی حضرت شیخ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ مصنف رسالہ چہل و دو کی تصنیفات میں سے ہے کتاب میں حضرت موصوف نے طالب ہونے کو جن جن باتوں کا پرہیز لازم ہے نہایت محبت اور شفقت کے پیرایہ میں بیان فرمائی ہیں۔ نہایت سلیس با محاورہ اُردو ترجمہ ہے۔ قیمت ... ۲

اُردو ترجمہ کتاب مجالس الحسنہ

از ارشادات و حالات خاندان حضرت خواجہ کمال الدین علامہ چشتی رضی اللہ تعالے عنہ و ملفوظات خواجہ حسن محمد چشتی رضی اللہ عنہ جمع کردہ حضرت مظہر اللہ الشاہ الصمد حضرت خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ چشتی مصنف رسالہ چہل و دو رسائل نبیرۂ حضرت نصیر الدین محمود چراغ چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ قیمت ...

اُردو ترجمہ کتاب نفحات الانس

یہ بےنظیر کتاب حضرت مولنا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی اعلےٰ تصنیفات میں سے ہے حضرت ممدوح کی تصنیف کسی تعریف کی محتاج نہیں۔ اس کتاب میں حضرت نے تمام اولیاء اللہ کے حالات مع ان کی کرامات کے قلمبند کئے ہیں۔ اور جس طریقہ سے بیان ہوئے ہیں وہ عجیب و غریب ہے۔ کتاب میں علاوہ مردان خدا کے علاوہ جو خدا رسیدہ با صفا اولیاء اللہ گذری ہیں ان کے حالات بھی حضرت نے نہایت تحقیق سے لکھے ہیں اور سب سے اول تصوف پر ایک زبردست بحث کی ہے۔ نہایت سلیس با محاورہ اُردو ترجمہ۔ قیمت ...

اُردو ترجمہ کتاب جواہر فریدی

اس کتاب میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر مع جملہ اصحاب کبار اور حالات زندگی و کرامات خلیفہ چہار اولاد حضرت بابا فرید گنج شکر چشتی رحمۃ اللہ علیہ تفصیل درج ہے کتاب کیا ہے خاندان چشتیہ کی تو گویا جان ہے زیادہ تعریف نہیں صرف حضرت کا نام ہی اس کتاب کی عظمت و بزرگی کیواسطے کافی ہے نہایت سلیس با محاورہ اُردو ترجمہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت

... اللہ تعالیٰ وَجَلَّ جلالُہٗ وَعَمَّ نوالُہٗ ونعت پاک
... النبی الامی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ و علی آلہ
... علےٰ من اتبع الھدےٰ +

انسان کامل کا بیان

... واضح ہو کہ انسان کامل علے الاطلاق جناب سرور کائنات
... کی تعلیم و تربیت کافۂ انام کی ہدائیت کیلئے خود پروردگار عالم
اور کریم نے آپ کو سراپا فیض و کرم درمجمع برکات و حسنات
اور جمیع صفات برزخ بنا کر خاتم النبیین سید المرسلین کا خطاب عطا
... خلق الانسان من علق مازنواپنے رب کا نام
... گوشت کے لوتھڑے کو انسانیت کا جامہ پہنایا
... انسانیت اور الانسان سری وانا سرہٗ۔
... الافلاک تھے۔

Marfat.com

خداوند کریم نے بہت ... ہمارا ظہور ہے ۔ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ ... ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں ...

معرفت الٰہی کا ذکر اور اس کے ...

مگر شرط یہ ہے کہ انسان قیل وقال اور نفسانیت کو چھوڑ کر ... و ربوبیت ہو کر عرفان الٰہی حاصل کرے ۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ ... رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ وَمَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ (جس نے خدا تعالیٰ ... پہچانا اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور وہ اپنی زبان کو بند کر لیتا ہے یا گونگا ہو جاتا ہے) مگر جان لینا چاہئے کہ جب کہ خدائے تعالیٰ غیر مخلوق ہے تو اسے غیر مخلوق ہو کر پانا چاہئے ۔ مقام قلب اور مقام روح مخلوق ہیں ۔ ان سب مقامات سے گذر کر مقام ... پہنچنا چاہئے ۔ جو مقام غیر مخلوق ہے ، جہاں بندے کو اپنے پروردگار سے راز و نیاز حاصل ہوتا ہے بندہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور پروردگار اپنے بندے کو ۔ جیسا کہ اس نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا ۔ تمہیں چاہئے کہ میری شکر گذاری کرو نہ کہ کفران ...) اسی لئے فرمایا گیا ہے ۔ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰہِ یَقْبَلُ اللّٰہُ فَارِقَ النَّفْسِ (... تم خدا کی طرف آؤ ۔ خدا نفسانیت چھوڑنے والے کو اپنے پاس جگہ دیتا ہے ... اور آرام طلبی کے پیچھے خدا کے حقوق کا خون نہ کرے ۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اَلْفَرْضُ الَّتِیْ اِثْمٌ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ فَرْضَ اَلْوَقْتِ (جو کوئی ... مقررہ فرض کو ادا نہ کرے خدائے تعالیٰ اس کی نفل ...

Marfat.com

... ن لگانے

... ی برزخ اسم اللہ

... ے مقام فنا فی اللہ میں غرق ہونا

کہ ذکرِ واصلاں آں ورد پیر داست

... کے ہر سانس مُردہ ہوتی ہے

... سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

... ذکر اللہ فَهُوَ مَيِّتٌ۔ بدون ذکر اللہ کے جو سانس نکلے وہ مردہ

... نفس ذکر کے سبب سے دل ہو جاتا ہے اور دل روح اور روح

... ہے اور اسم اللہ توحید ہے اور توحید غیر مخلوق ہے۔ موحد

... اسی کو صاحب سِرّ کہتے ہیں۔ ع

... خویشتن را　　کہ نفسے گشتہ باید راہزن را

... تعالیٰ کا بندے سے نزدیک ہونا

... سے بہت ہی نزدیک ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے

... یدِ ہم بندے سے اُس کی گردن کی رگ سے بھی زیادہ

... فی انفسکم افلا تبصرون وہ تمہارے وجود میں

... طرح نفس و شیطان انسان کے وجود سے نزدیک

... فرق ہی فرق ہے کہ فقیر راز

قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ مدعا ہے ...
کرنے میں تحقیق کرتا ہے کیونکہ انسان کے وجود ...
پیروی کرنے سے بمنزلہ خدا کے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ...
بندے سے نفس و شیطان سے زیادہ نزدیک ہے اور جسے چاہتا ہے ...
اور اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے +

اسی لئے فقیر صرف تحقیق کر کے نہ صرف قولاً بلکہ عملاً دونوں نفس و شیطان کی
نفی کرتا اور خدائے وحدہ لا شریک لہ کا اثبات کرتا ہے اور اب وَ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ
(خدا ہی ایک معبود حقیقی ہے) پڑھکر سچا مسلمان بنتا ہے جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام (آپ کا پورا قصہ قرآن مجید میں مذکور ہے) تمام بتوں کو چھوڑ کر سچے
مسلمان ہو گئے اور خدائے تعالیٰ کے ایک اولوالعزم نبی بنے +

اسی لئے حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ
وَمَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ (جس نے اپنے نفس کی حقیقت جانی اس نے
اپنے رب کو پہچانا جس نے (نفس) کے فنا ہونے کا یقین کیا اس نے اپنے پروردگار کی بقا
کا اعتراف کیا) ایسے ذاکروں کی نسبت فرمایا گیا ہے جو نفس و شیطان کو کیا بلکہ تمام جہان کو
بھول کر صرف خدا کی یاد میں ہی مصروف رہتے ہیں لَا یَشْغَلُہُمْ شَیْءٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (ذاکر
(انہیں چشم زدن بھی ذکر اللہ کے سوا کسی شے کی طرف توجہ نہیں ہوتی) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ (لوگو خدا کی طرف آؤ) مگر وہ سمجھے کیا ہیں نَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ (خدا کی طرف ...
جیسے کہ شیطان خدا کے نام سے بھاگتا ہے یہی حال اُن لوگوں کا ہے جو خدا کا ...
گھبراتے اور بھاگتے ہیں اور یہ نہیں جانتے مَا یَشْغَلُکَ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ...
چیز تمہیں خدا کے ذکر سے بھگاوے وہی تمہارا بت ہے) افسوس ...
نفس و شیطان نہ ذکر یار راہ زن ...

Marfat.com

ہر کے طے نہیں
گمراہ ہو جاتا ہے اور جو کسی کے ہمراہ ہوتا ہے
مرشد کے ذریعہ اپنے مقامات طے کرتا ہے +
فانی الشیخ اور دوسرا فنا فی الرسول اور تیسرا
اور اب وہ مقام وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (ذکر
ہی) میں ہر وقت بیدار رہتا ہے اور کسی وقت اس سے
تعالےٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (تم بھلائی
تا وقتیکہ تم اپنی پسندیدہ سے پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کردو) مگر لوگو
تم بدوں اپنا جان و مال خرچ کئے مراتب و مناصب حاصل کرینگے +
فرماتا ہے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ
کھاؤ اور پیو اور بیجا صرف نہ کرو) مگر نفس و شیطان کیا کہتا ہے
اور خدا کی راہ میں کچھ بھی نہ دو۔ یہ نہیں جانتے ایک روز ہمیں مرنا
ہے اُسے کیا جواب دینگے۔ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ
ایک طبیب ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے) اور كُلُّ
ہر ایک جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے) بالکل فروگذاشت
پی کر مست ہو رہے ہیں۔ مخلوق کے حق سے
ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ
(جو دُنیا میں خدا سے غافل رہا وہ آخرت میں بھی

Marfat.com

خدا تعالیٰ کی معصیت ...

حالانکہ جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام ...
فِی مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ (خدا کی نافرمانی میں مخلوق کی تابعداری نہیں) ...
مخلوق کا یہ حال ہوگا کہ وہ اپنے سے بھاگیگی ہر شخص نفسی نفسی پکاریگا ...
نہ دیگا۔ مگر جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمتی اُمتی پکاریں گے ...
سب کی شفاعت کریں گے یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ
وَبَنِیْہِ (اُس دن ہر آدمی اپنے بھائی سے۔ اپنی ماں سے۔ اپنے ...
بیوی سے۔ بیٹے سے سب سے بھاگیگا) پھر انسان مخلوق کے پیچھے ...
خالق کو بھول جائے +

اہلِ علم اور اہلِ فقر کا بیان

اہلِ علم کیا ہیں اہلِ روائیت اور اہلِ فقر کیا ہیں اہلِ ہدائیت روائیت ...
ہے نہ کہ طلب نہ رومال کے لئے۔ حُبِّ دنیا و درم گمراہی اور بدعت ہے جس کے ...
جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اَلْبِدْعَۃُ ضَلَالَۃٌ ...
ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ (بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں پہنچاتی ...
شیطان صبح کے وقت طبلہ بجاتا اور دنیا کو زیب و زینت ...
اُس کے طالبوں کے سامنے لاتا ہے۔ اہلِ ہوا و ہوس اس سے ...
بانہیں کرتے ہیں اور شب و روز اسی کا ذکر و تذکرہ کرتے ...
ہے۔ کیونکہ دنیا اس کی متاع ہے اور اہلِ دنیا اُس کی ذُریت ...
اس کے تابعدار بنتے ہیں اسی لئے فرمایا ہے ...

Marfat.com

ے ... اور ... ابی ہے

... ہے ... ہے

... و دنیا ... قبول

... ناقبول

... علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ حُبُّ الدُّنیا
... والنار فی اناءٍ واحدٍ دین و دنیا دونوں
... نہیں رہ سکتی۔ جس طرح آگ و پانی ایک برتن میں نہیں

... ناقص میں تمیز کرنی چاہیئے

... اپنے آپ کو بزرگ اور مقدس بتاتے ہیں۔ اور درحقیقت
... دنیا بھری ہوتی ہے۔ لیکن بظاہر حب دُنیا کے دعویدار بنتے
... فریب دیتے ہیں۔ گو اہل حضور ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔
... دور ہوتے ہیں۔ ہے

... ہست پس ہر یک کس نباید داد دست

... اختیار کرتے ہیں۔ مگر وہ اس مقام سے بیخبر ہوتے ہیں
... اہل شریعت خواب میں زمین پر مجلس محمدی سے
... مراقبہ ہیں۔ اور اہل حقیقت مکاشفہ میں اور
... محمدی سے سرفراز ہوتے ہیں چشم دن میں
... ہیں۔ کیونکہ فقیر ... پانے پیدا ...

Marfat.com

ہے۔ یہ مقام سدرۃ المنتہٰے روح الامین

پہنچکر وہاں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ عشق و محبت ہے کہ

میں جس کی بحث نہیں۔ بلکہ وہ فیض رب الارباب ہے۔ جو شوق

سے حاصل ہوتا ہے۔ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت

سے معراج کے روز واپس آئے۔ تو عاشقانِ خدا نے پوچھا۔ یا رسول اللہ آپ نے

پروردگار کو دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا ہاں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا مَن رَآنِی

رَاَی الحَقَّ (جس نے مجھے دیکھا گویا اُس نے خدا کو دیکھا) علما نے آپ سے

کہ یا رسول اللہ آپ نے خدا کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا (وَمَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی

(ہمارا پیغمبر کچھ اپنے جی سے نہیں کہتا) +

خدائے تعالیٰ کی نشانیوں میں غور کرو اور اس کی ذات میں غور نہ کرو

پھر آپ نے فرمایا تفکروا فی ایاتہٖ ولا تفکروا فی ذاتہٖ (تم اُس کی

نشانیوں میں غور کرو اُس کی ذات پاک میں غور نہ کرو) دیدار الٰہی سے کوئی

کوئی لذّت، شوق و اشتیاق، عیش و راحت بہتر نہیں ہے۔ دونوں

اُسی کا مبتلا و مشتاق ہے۔ جسے خبر ہوئی وہی گم ہو گیا اور پھر کسی

دیکھا وہ گویا ایک راز تھا کہ چھپ گیا ؎

این مدعیاں در طلبش بیخبر انند

کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

مگر جو شخص فی بشعور ہوتا ہے تحقیق کرتا ہے کیونکہ پوچھنا دیکھنا نعمت عشق خدائی

اور خدائے تعالیٰ کو محدود و معین کرنا کسی کی صورت میں بتانا کفر و شرک

بیچگونہ بے شبہ و بے نمونہ نور و انوار تجلیات

Marfat.com

... بارجانی

... ہے وہ اس کو جواب دیتا ہے

... ے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ
... فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (اے ہمارے نبی جب
... ے ... حال پوچھیں تو تم اُن سے کہہ دو کہ میں اُن سے بہت ہی نزدیک ہوں
... ا ہے تو میں اُسے جواب دیتا ہوں۔ سو اُنہیں چاہیئے کہ وہ میری پیروی
... تاکہ انہیں سعادت ابدی حاصل ہو) +

... مر جاتا ہے اور قبر میں دفن کرنے کے بعد منکر نکیر اُس کے پاس آتے ہیں اور
... ے کے لیے اُٹھاتے ہیں تو اُس پر تصور برزخ اسم اللہ اور مقام فنافی اللہ
... ودی ہے۔ یہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے کہ دست راست پر اسم اللہ
... اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم لکھا ہوتا ہے فرشتے اُس کا یہ حال دیکھ کر خوفناک
... ہیں یا عَبْدَ اَصَالِحًا اُنْمُ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ جَزَاكَ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا
... الے نیک بندے آرام سے سو جا تجھے خدائے تعالےٰ دونوں جہان میں
... ہ تو کسی کا خوف کھا اور نہ غمگین ہو) جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
... لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (جان لو کہ اولیاء اللہ کو

... الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب
... کو پہنچا دو۔ اور تیس ہزار باتیں محفوظ رکھو کہ وہ ہمارا
... علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ برزخ

Marfat.com

فنافی اللہ کے مشاہدہ ہیں۔ ...
لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (...
کا ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ اُس مقام میں نہ کسی مقرب فرشتے کی ...
کسی نبی ورسول کی) ہے

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق کا شاغل
خواص اُس برزخ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا

بفحوائے تخلقوا باخلاق اللہ (رنگ جاؤ دیں اور اخلاق الٰہی حاصل کرو) اس رسالے ...
حصولِ غرق و استغراق توحید وحضور ملازمت مجلس محمدی فقیر کا اصل مقصود ہے
رسالہ طالب کے لئے بمنزلہ راہبر کے ہے۔ مرشد کامل و فقیر واصل وہی ہے کہ بے ذکر و
فکر، بے ریاضت بے محنت براہ تصور برزخ اسم اللہ مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام
میں لیجائے جس کسی کو اس میں شک ہو وہ اہل یقین میں سے نہیں +

شیطان آنجناب کی صورت نہیں بن سکتا

جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الشَّیطَانَ
لَا یَتَمَثَّلُ بِی (شیطان میری صورت نہیں بن سکتا) جو مرشد کہ صاحب حضور ...
اُس کے نزدیک طالبوں کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچانا، صاحب حضور
کرنا کچھ مشکل اور دشوار نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ مرشد ایک اعلےٰ درجہ کا متشرع اور
راہ ظاہری و باطنی میں راسخ القدم (کامل) اور ہر حال میں قرآن و حدیث کے
موافق اپنی زندگی بسر کرتا ہو۔ بدعت و استدراج میں نہ ...
مُخَالِفُ الظَّاهِرِ بَاطِلٌ وَجَهْلٌ (ہر ایک باطن کہ ظاہر کے ...
اور نادانی ہے) کسی کو اپنے علم و فضل پر نازاں ہو۔ کیا ...

Marfat.com

... کا محتاج نہیں ہوتا

... ہے اُسے کافیہ اور شرح مُلّا کی ضرورت نہیں۔ جسے ... ہے، وہ ہدایہ اور کنز الدقایق کا محتاج نہیں۔ جو شخص ... ہے، اُس کے نزدیک تحصیل علم صرف و نحو و اصول و ... علم عین ثواب ہے۔ لیکن دوزخ سے نجات اور بہشت کا ... درکار ہے۔ اور نفس سے محاسبہ کرنا اور اس کی یاد میں دل ... کا کام ہے۔ اُنہیں نہ عذاب و ثواب سے کچھ بحث اور نہ دوزخ ... درکار۔ اللہ بس ماسوے اللہ ہوس ؎

... کوُے دلداریم — رُخ بدنیا و دیں نمے آریم

... قضا و قدر — اوفتادہ جدا از گلزاریم

... یاد داشت اور شمار و حساب ہے اور فقیری ذکر و فکر عشق و محبت ... ہے۔

... و طالب زر و مال کا بیان

... اہل علم طالب زر و مال و روزی معاش ہیں۔ لذّت نفس و ... لذّت یاد الٰہی سے بیگانہ ہیں ...

خدا تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو)

فقرا اور علما میں کیا فرق ہے

ہیں اور علما تحقیق مسئلہ مسائل اور بحث و مباحثہ
قبر سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اور یادِ الٰہی ہمیشہ کیلئے فقیر کے ہمراہ ہوتی
بھی اُس کا رفیق بنتی ہے کبھی اُس سے جدا نہیں ہوتی۔ فقرا
اہل توفیق ہوتے ہیں۔ علما و فقہا سلاطین و امرا کے ہمنشین ہوتے ہیں فقرا
کے ہمنشین ہوتے ہیں۔ حدیث شریف اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (جو کوئی مجھ کو یاد کرے
میں اس کا ہم جلیس ہوں) علما و فقہا کو انبیا علیہم السلام سے فخر ہے

فقر جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر تھا

اور انبیا کو فقر سے فخر ہے۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ (فقر میرا فخر ہے اور وہ
میری سنت ہے) علما کی دلیل شرع سے ہے اور فقرا کی توحید و معرفت سے۔ علما
اگرچہ صاحب علوم ہیں۔ لیکن راہ حقیقت و معرفت سے دُور ہیں۔ جو لوگ کہ فقرا
ہیں اُن کا نفس مردہ ہو جاتا ہے اور نفس کو مار کر مقام فنا میں پہنچنا ان کا اصل مقصود
اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ (موت ایک پل ہے جو دوست
کو دوست سے ملاتا ہے) فَہِمَ مَنْ فَہِمَ (سمجھ لیا جس نے سمجھ لیا) جو فقیر کہ کامل
اور واصل الی اللہ ہوتا ہے۔ ممکن نہیں کہ وہ خلاف شرع کام کرے
بھی شرع سے قدم باہر نکالے اگرچہ بظاہر خلاف ہو لیکن در حقیقت خلاف

حضرت خضر و حضرت موسٰے علیہ السلام کا

دیکھو حضرت موسٰے اور حضرت خضر علیہما السلام

Marfat.com

... علیہ السلام نے

... کام ... ثواب تھے +

... تعالیٰ کو پا سکتا تو ابوجہل خانہ کعبہ کے

... ہے مَن تزھد بغیرِ علمٍ جنّ فی آخرِ عمرہٖ

... کے ... آخر کو وہ مجنون ہو جائیگا یا اُس کی موت کفر پر

... عشق و محبت حقیقی ہیں ہے۔ دیکھو ایک کُتے نے

... ہو کر انسانیت کا مرتبہ پایا ہے

... اصحاب کہف روزے چند   پے نیکاں گرفت مردم شد

... نے سب کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے

... تعالیٰ فرماتا ہے وما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون (ہم نے

... ن کو صرف اسی لئے پیدا کیا کہ وہ ہماری عبادت کریں) +

... ہیں اور اہل معرفت منتہی ہیں۔ جو شخص کہ صرف علوم ظاہری

... استغراق معرفت و انوار تجلیات باطنی سے محروم ہوتا

... وسیلہ کے مفید ہے۔ بدون وسیلہ کے فضیلت کسی کام کی

... قضا پر پہنچاتی ہے اور وسیلہ مقامات فقر اور رضائے الٰہی

... امام اعظم علیہ الرحمۃ نے منصب قضا کو باوجود تشدد دنیاوی کے

... اپنی جان قربان کر دی۔ فقرا جو کام کرتے ہیں ظاہرا اُسے علما

... عبادت ... ہے اسی طرح علما بعض کام کو عبادت جانکر

Marfat.com

کرتے ہیں مگر فقیر کے نزدیک وہ ...

اہل علم اور اہل فقر کی مثال

کیونکہ علمائے ظاہر بمنزلہ حضرت موسےٰ علےٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام ... بمنزلہ حضرت خضر علےٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام کے ہیں۔ حضرت موسےٰ و حضرت خضر علیہما السّلام کا قصہ سورۂ کہف میں مذکور ہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام جس کشتی میں کہ وہ خود ہی سوار تھے اس کا تختہ توڑ ڈالا اور ایک لڑکے کو مار ڈالا اور دو یتیم بچوں کی دیوار توڑ کر از سرِ نو مفت مضبوط بنا دی حالانکہ خود فاقے سے تھے اور اس بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی بھی نہیں کی تھی حضرت موسےٰ علیہ السّلام نے ان تینوں پر اعتراض کیے جس کے جوابات انہیں حضرت خضر علیہ السّلام نے بتائے اگر کوئی فقیر طالب کتنی ہی ریاضت اور محنت و مشقت اٹھاتا۔ زہد و تقویٰ کرتا رہتا ہو مگر ابھی توحید مقام فنا فی اللہ میں نہیں پہنچا ہے۔ جان لے کہ وہ ابھی گمراہی کے میدان میں پڑا ہوا ہے اُسے وسیلہ ڈھونڈنا چاہیئے ۔

وسیلہ کا فضیلت سے افضل ہونا

کیونکہ وسیلہ فضیلت سے بہتر ہے۔ گناہ کے وقت نفس کو قرآن و حدیث پڑھ کر سناؤ، دوزخ سے ڈراؤ، جنّت کی لذتیں یاد دلاؤ، خدا و رسول کا ... قیامت کی ہولناک حالت پلصراط و میزان وغیرہ اور دیگر مصائب اسے یاد دلاؤ ... سے باز نہیں رہ سکتا۔ اور گناہ کے وقت شیخ کا نام لو یا برزخ اسم اللہ ... محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تصور کرو تو نفس ... چنانچہ حضرت زلیخا کے معاملہ میں ...

Marfat.com

وَہَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ

...لیے ارادہ کر ہی لیا تھا مگر یوسف
...دیکھ لی ہوتی تو وہ بھی ارادہ کر ہی لیتے اور یوسف علیہ
...علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدی کا خیال تک نہیں
...اوند کریم نے انہیں اپنی نشانی بتائی کہ وہ اس مکان سے
...انہیں گھیر لیتا) نکل بھاگے۔ پس اسی طرح سے فقیر کامل کی ایک
...اور تمام عمر کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے) +

...کی صرف زبان پر ہے۔ اور علم توحید و معرفت سینے میں جگہ کرتا اور
...اسرار الٰہی پیدا کرتا ہے۔ علما ظاہر علم مردہ دلوں سے حاصل کرتے ہیں اور
...ل اور فقرائے کامل علم لدنی خدائے حی و قیوم سے حاصل کرتے ہیں علما طالب
...البِ دنیائے مردار اور فقرا طالب دیدار ہیں۔ علما صرف دوزخ۔ اور فقرا
...جنت دونوں حرام ہیں۔ جس شخص کی نظر کہ دنیا نے دن پر ہے وہ طالب
...دونوں جہان میں خراب و پریشان رہتا ہے +

...سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا مَلْعُوْنٌ
...اللہ (خود دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا) +
...فرمایا ہے اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ (ایمان خوف و امید کے
...ع طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی
...مخنث اور طالب عقبیٰ مؤنث ہے اور طالب مولیٰ مذکر ہے) فقرا دنیا
...نہیں لگتے ہیں۔ جیسا کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
...سوائے ذکر اللہ کے کسی چیز کی طرف بھی دل نہیں لگایا۔

Marfat.com

چنانچہ پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے [illegible]
کسی چیز پر) فقیر کو دو صفتوں سے موصوف ہونا ہے [illegible]
حضور (۲) مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) یہی [illegible]
فنا فی اللہ چودہ طبق میں نہیں سماتا ہے کیونکہ وہ مقام لامکان ہے [illegible]
بمنزلہ پایہ کے پردوں کے ہیں۔ اور مقام فقر معرفت اور توحید کا ایک وسیع [illegible]
میدان ہے۔ اہل مقامات اہل پردہ اور امیدوار فرداِ روزِ قیامت) ہیں اور فقیر [illegible]
عشق و نور ہے کہ شب و روز اس میں غرق رہتا ہے اہل مقامات ظلمت تاریکی میں [illegible]
خدائے تعالےٰ سے دُور رہتے ہیں اور فقیر اہل بصیرت ہوتے اور ہمیشہ قرب حضور میں
ہیں نہ خُدا نہ خُدا سے جُدا تَفَكَّرُوْا فِيْ اٰيَاتِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ (خدائے تعالےٰ کی
نشانیوں میں غور کرو اور اُس کی ذات میں غور نہ کرو)

خدائے تعالےٰ کی ذات پاک بیچون و بیچگون اور بے شبہ اور بے نمونہ ہے
خدائے تعالےٰ مکان و جہالت سے مبرّا و منزہ ہے اور اپنے علم و قدرت سے ہر جگہ حاضر
ناظر ہے سمیع و بصیر ہے۔ اس کے کُل صفات علم و حلم وغیرہ سب قدیم ہیں۔ فقیر [illegible]
ثواب حساب و کتاب کچھ نہیں ہے نہ مرتے وقت نہ قبر میں نہ قیامت کے میدان [illegible]
نہ پلصراط پر اور نہ دوزخ میں نہ منکر و نکیر کا ڈر اور نہ اعمالنامہ کا خوف نہ انہیں حلال [illegible]
اور نہ حرام کی طلب وہ تو صرف طالب مولا ہیں اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔ مَنْ [illegible]
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا (جو کوئی نیکی کرے سو اُن کیلئے ہے اور جو [illegible]
برائی بھی اُسی پر ہے) فقیر مفلس ہوتا ہے اُسے کسی چیز کی خواہش نہیں ہوتی [illegible]
فِی اللّٰهِ (مفلس خدائے تعالےٰ کی امن میں رہتا ہے) فقیر مفلس ہے [illegible]
ہے وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہوا [illegible]
بہشت میں دیدار کا حکم ہوگا۔ صرف ایک نظر [illegible]

Marfat.com

... بہرہ ور ہونگے۔

... ہو گا کہ تمام نعمتوں اور لذتوں کا اس پر

... کے برابر نہ ہو گی۔ فقیر کا ایمان خوف و رجا

... کی امید نہیں کرتا اور ما سوائے اللہ سے خوف

... لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (ایک ذرہ

... نہیں ہل سکتا)۔ اسی لئے وہ قضا و قدر پر اپنا ایمان رکھتا

... عیان رہتا ہے ؎

... ما را علم ظاہر　　　　وے از علم باطن گشتہ ظاہر

... کا کوئی خلاف شرع کام کرنا

... خلاف شرع کام نہیں کر سکتا اور نہ کسی سنت نبوی کو ترک کر سکتا ہے

... علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اِذَا رَاَيْتَ رَجُلًا يَّطِيْرُ فِي الْهَوَاءِ

... عَلَى الْمَاءِ وَتَرَكَ سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ فَاضْرِبْهُ بِالنَّعْلَيْنِ (جب

... کہ وہ ہوا میں اڑتا ہے آگ کھا لیتا اور دریا پر چلتا ہے باوجود اس کے

... ترک کر دی تو اسے تم جوتی سے مارو۔

... ان اور مومن کی فراست کا ذکر

... قلبی کا یہ نشان ہے کہ صاحب ذکر قلبی کا دل آئینہ کی طرح

... ہوتا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مِرْاٰةُ الرَّحْمٰنِ

Marfat.com

(مومن کا دل آئینہ الٰہی ہے) صاحب [illegible]
رہتی نہ اُس کے دل پر کسی قسم کے خطرات اور وسوسے [illegible]
سے خرطوم خناس وغیرہ سب اُٹھ جاتے ہیں یُحْیِی الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ [illegible]
زندہ کرنا اور نفس کو مارنا) اس کی صفت ہوتی ہے کیونکہ صاحب [illegible]
اور بیگانہ از ماسوے اللہ ہوتا ہے زندہ دل کی کوئی شب خالی نہیں جاتی [illegible]
انبیا و فقرا و مجلس محمدی کے گذارتا ہو اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَاءِ [illegible]
اللہ کے قلوب پر سکون حرام ہے) +

جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل اللہ کے دل کو قلزم [illegible]
دریا کا پانی اور دریا کے پانی کا حال ظاہر ہے ۔ اسے قرار نہیں ہوتا وہ ہر دم [illegible]
ہے شب و روز میں کسی وقت ساکن نہیں رہتا اور اس دریائے دل کی ابتدا [illegible]
اور انتہا ابد تک ہے ۔ دل کا دریا جس سے مراد ذکر اللہ ہے ہمیشہ جاری [illegible]
کسی وقت ساکن نہیں ہوتا +

صاحب ذکر قلبی اس طرح ذکر اللہ میں مشغول ہوتا ہے کہ اُسے نفس و شیطان کی
خبر رہتی ہے ورنہ زر و مال دنیائے فانی کی کچھ یاد ہوتی ہے ۔ اہل قلب ہمیشہ مقام
مجلس محمدی میں رہتے ہیں ۔ اہل قلب اہل اللہ ہیں اور اہل اللہ و اولیا و اللہ [illegible]
اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ یَحْتَاجُ اِلَیْہِ (فقیر سوائے خدا کے [illegible]
محتاج نہیں ہوتا اور کل شے اس کی محتاج ہوتی ہے) جو شخص کہ اپنے [illegible]
کہتا ہو اور بادشاہوں امراؤں سے مدد معاش زر و مال طلب [illegible]
نہیں دروغ گو اہل سلب ہے وہ اہل قلب نہیں بلکہ اہل [illegible]

اہل اللہ و اولیاء اللہ اہل قبا ہوتے ہیں زقبا سے [illegible]
حدیث قدسی میں آیا ہے اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ [illegible]

Marfat.com

وجود میں جاری ہونا

[illegible] اس طرح جاری ہوتا ہے کہ جو کرے اس کا وجود ہمہ اوست [illegible] جان میں خون میں رگ و ریشہ میں، تمام تن میں ذکر اللہ جاری ہو جاتا [illegible] اسم اللہ و ذکر اللہ ہو جاتا ہے اگر اس کے جسم سے خون کا ایک قطرہ بھی [illegible] زمین پر اسم اللہ لکھا ہوا نظر آئیگا۔ اس کا وجود اسم اللہ اور ذکر اللہ سے [illegible] نہ خناس نہ خرطوم شیطان اس کے وجود میں باقی رہتے ہیں اور نہ خطرات [illegible] ہیں۔ ان کا وجود قدرت الٰہی کا نمونہ ہوتا ہے وہ جو کچھ کہدیں خدا تعالیٰ [illegible] گویا ان کا کہا ہوا خدا کا کہا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جو سنتے ہیں اسم اللہ سنتے [illegible] ہیں اسم اللہ دیکھتے ہیں انہیں کی شان میں خداوند کریم نے فرمایا ہے [illegible] وَجْهُ اللّٰهِ (تم جدھر نظر اُٹھاؤ وہیں ذات پاک الٰہی موجود ہے) ہمہ اوست کے یہی معنی ہیں)۔

[illegible] کو چاہئے کہ ہوشیار و خبردار اور شریعت نبوی علٰی صاحبہا [illegible] متابعت قدم رہے۔ ہرگز ہرگز شریعت سے پیر نہ پھسلجائے ورنہ گو [illegible] راہ میں گر جائے۔ فقیر خدائے تعالیٰ کا دوست اور دنیا و اہل دنیا [illegible] سے بجز خدائے تعالیٰ کے کسی پر اعتنا اور بھروسا نہ کرنا چاہئے۔ [illegible] امرا و اراکین اور محبت الٰہی میں ہمیشہ مشغول رہنا [illegible]

[illegible] وہ فقیر اس کیلئے [illegible]

Marfat.com

بلکہ مقام خلوت ہو کہ سمائی میں ہے
ذکرنی (یعنی اس کا جو مجھے ذکر کرے ہے) ... اِنَّ
اَوْلِیَاءَ اللہِ لَایَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ
بلکہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان چلے جاتے ہیں) +

ذکرِ روحی کا بیان اور اُس کی تمثیل

اسی طرح ذکر روحی کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان جیسی ہے
جس کے سامنے دریاؤں کی بھی کوئی حقیقت نہیں +

صاحب ذکر روحی کے شوق و اشتیاق کی بھی یہی کیفیت ہے کہ اُس کی کوئی انتہا
ہی نہیں اور صاحب فکر سری صاحب سر و اسرار و صاحب ادنیٰ ہوتا ہے
اُسے قرار نہیں ہوتا۔ ماسوے اللہ سے وہ سخت بیزار ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسوے اللہ ہوس
اور اُس کا انجام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللہُ (جب فقر تمام ہوتا ہے اُس وقت وصال
حاصل ہوتا ہے) یہ مقام فقیر کو اُس وقت حاصل ہوتا ہے کہ وہ تمام اٹھارہ ہزار عالم سے
گذر کر مقام لاہوت میں پہنچتا ہے جہاں اُس کا سینہ اسرار الٰہی کے خزینوں سے
ہوتا ہے۔ اس کی خواب و بیداری اور مستی، ہوشیاری ہو جاتی ہے
زمین و آسمان کی کل مصیبتیں اُس کے سر پر آ پڑیں تب بھی یہ رضائے الٰہی سے
نہیں موڑتا۔ راہ فقر وِرد وظائف اور تسبیحیں پڑھنے اور ... میں
میں نہیں ہے +

فقیر کا ہمہ تن شریعت پر ثابت رہنا

راہ فقر صرف اسی میں ہے کہ فقیر شریعت ...

Marfat.com

... کے حال سے لیا

... ہے کہ یہ فقیر کہ خدا تعالیٰ نے اس فقیر پر اپنا فضل و کرم
... علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس نے بیعت حاصل کی! اور آنجناب
... اس فقیر کی بیعت لی جس سے اس فقیر کا ظاہر باطن ایک ہوگیا۔
... سے ... اور اسم ذات اللہ سے خبردار ہو کر کشف و کرامات
... کشف و کرامات بس ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
... ازل سے ابد تک خبردار اور ہوشیار ہے! اور بیداری اور ہوشیاری
... ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اِنَّ
... وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا) مردہ دل اہل ناسوت
... غفلت ہوتی ہے۔ اور اہل قلب کی خواب و بیداری برابر
... کا مقام علیین ہے۔ اور مردہ دل کا سجین اور اسفل السافلین

... کے اقسام اور اس کی تفصیل

... نفس چار طرح پر ہے جس کی عادت کفار کی عادت ہو اُسے
... سے محبت ہو گی یہ نفس امارہ اور راہ فقر کا راہزن ہے اور
... منافقوں سے خلوص و اخلاص ہو گا۔ یہ نفس لوامہ ہے
... حسرت اور ظلم و ستم کی عادت ہے نفس ملہمہ ہے اور
... سے محبت رکھتا ہو خدا ترس اور خدا پرست ہو

Marfat.com

غرق واستغراق میں مست رہتا ہے ...
نفس مطمئنہ ہے۔ چنانچہ انبیا واولیا کا نفس مطمئنہ ہے ...
اس نفس کو خداوند کریم کی طرف سے خطاب ہوتا ہے یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ
اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (...
رب کی طرف آ۔ وہ تجھ سے اور تو اُس سے خوش ہے اُن کے خاص بندوں میں شامل
ہو اور اس کی جنت میں آکر رہ)۔

علما اہل ظن ہیں۔ ظن کی نسبت فرمایا گیا ہے ظَنُّ الْمَرْءِ عَدُوُّهٗ (انسان کا گمان
اس کا دشمن ہے) اور فقرا اہل وطن ہیں اور وطن کی نسبت فرمایا گیا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ
الْاِیْمَانِ (محبت وطن ایمان کی نشانی ہے) وطن مقام ازل سے ہے علما قبل ...
بہشت کے امیدوار ہیں اور فقرا پرمنزل ومقام ہیں۔ انہوں نے دیدار حق کے لئے
حج کامل ادا کرنے کی غرض سے جنت کی کل نعمتوں اور لذتوں کا ازل سے ...
باندھا ہے مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْكُلُّ (جس کیلئے مولا ہے اُس کیلئے کل چیزیں ہیں)
فقرا کل کے شغل میں ہیں۔

علما اہل کتاب ہیں اور فقرا قطب الاقطاب۔ علما کو عقل وشعور علم وفضل ...
فقرا کی تحصیل توحید ووصل سے ہے۔ علما سطر وحروف واوراق کتب کے مطالعہ میں رہتے
ہیں اور فقرا توحید وعشق ومحبت حقیقی ومقام فنا فی اللہ میں غرق رہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اعمال کو نہیں

حدیث قدسی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَ
اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَنِیَّاتِكُمْ
نہ تو تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ ...

Marfat.com

… نفسک مع الذین
… یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنہم ترید
… اغفلنا قلبہ واتبع ہواہ وکان امرہ فرطا
… لوگوں کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو جو لوگ کہ شب و روز اپنے
… تے ہیں اور رضائے الہی کے سوا وہ اور کچھ نہیں چاہتے اور
… ے لگ کہ جن کا دل ہماری یاد سے غافل ہے جنہوں نے اپنی
… ی کی اور اپنی حد سے بڑھ گئے) جو شخص کہ فقرا کا دشمن ہو۔ وہ دنیا
… ست ہوگا۔ اور اہل دنیا کا دوست ریاکار ہوتا ہے +
… جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے الریاء اشد
… من النار (ریا کفر سے بھی بری ہے اور کفر دوزخ میں لیجائیگا) +
… اور جو فقرا سے باز رہو ورنہ وہ تمہیں اسفل السافلین میں پہنچا کر دوزخ تمہارا

… ال نے خالی نہیں یا اسم اللہ واسم محمد کو نہیں پہچانا یہ کلاس کا
… شریعت محمدی علے صاحبہا الصلوۃ والسلام سے پھر گیا ہوگا نعوذ باللہ
… علیہ الصلوۃ والسلام تو فقر کو اپنا فخر جان کر فرمایا کرتے تھے۔
… احینی مسکینا واحشرنا فی زمرۃ المساکین (اے پروردگار
… مسکینوں جیسی کر اور ہم سب کا حشر بھی مسکینوں کے ساتھ کر)
… یا ہے افضل من جمیع اعمال الجن والانس نزد
… دنیا … کرنے کے لئے

Marfat.com

نہیں بلکہ نیکیاں کمانے کے لئے [illegible]
ہے آخرت کے لئے گویا کاشتکاری ہے

پس فقیر کو چاہیئے کہ جو دن کو ملے اُسے شب کے [illegible]
کے لئے جمع نہ کرے۔ بلکہ شب و روز کی کل آمدنی خدائے تعالے کی راہ میں [illegible]
جمع کرنا ابوجہل اور یزید کا کام تھا۔ نہ کہ حضرت رابعہؓ اور حضرت بایزید [illegible]

جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ابوجہل نے [illegible]
بلکہ درم و دینار دنیا نے کی۔ اگر ابوجہل کے پاس مال و دولت یا اُسے [illegible]
ہوتی۔ تو وہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو جاتا۔ اور [illegible]
مخالفت نہ کرتا +

اسی طرح سے یزید کے پاس اگر سلطنت اور بادشاہت نہ ہوتی تو حضرت امام
حسنؓ و حضرت امام حسینؓ کے تابع ہو جاتا اور اُن سے مخالفت اور جنگ نہ کرتا

مُفلس ان تمام جھگڑوں سے پاک رہتا ہے اسی لئے فرمایا گیا المفلس فی امان اللہ
(مفلس خدائے تعالے کے امن میں رہتا ہے) دنیا حاصل کرنے میں سو مکر و فریب کرنے پڑتے
ہیں۔ چنانچہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّنیا زُورٌ لا یحصل
اِلّا بالزُّورِ (دنیا سراسر دروغ ہے بغیر دروغ گوئی کے وہ حاصل ہی نہیں ہوتی) [illegible]
کا خدائے تعالے سے کیا کام۔ دنیا اور اہل دنیا سے وہ نزدیک اور خدائے تعالے [illegible]
ہوتا ہے۔ حالانکہ دنیا چند روزہ ہے اَلدُّنیا یومٌ ولنا فیہ صومٌ (دنیا ایک دن [illegible]
اور ہمارے لئے وہ روزے کا دن ہے) علما اگرچہ فرشتہ صفت کیوں نہ ہوں لیکن [illegible]
ہوں۔ تو اُن کے نزدیک بھی نہ ہو کیونکہ اہل دنیا سے ہی کا نفع

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لی مع اللہ

Marfat.com

[illegible] طالب بیائے درن اور نہ طالب بہشت

[illegible] کہ طالب پر ریاضت کا دروازہ کھولدے تو چالیس چلوں [illegible] چلوں میں یا پانچ چلوں میں یا دو چلوں میں یا ایک چلہ میں [illegible] روز میں یا پانچ روز میں یا دو روز میں یا ایک روز میں بلکہ چشم زدن [illegible] ابتدا سے انتہا تک طے کرا دے اور مجلس محمدی میں پہنچا دے ؛

[illegible] طالب کو معراج حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدعت و استدراج۔ اور ذکر [illegible] اگر یہ موکل ہو جائے اور ہمیشہ جاری ہو۔ اسی طرح سے فکر بھی اس پر موکل [illegible] عشق توحید اور شوق و اشتیاق بھی اس پر موکل ہو جاتا ہے۔ بجز ذات [illegible] خیال نہیں رہتا۔ خواب اور بیداری برابر ہو جاتی ہے ؛

[illegible] کیلئے ایک حرف ہی بس ہے

[illegible] حقیقی ایک حرف ہے طالب صادق کو وہی کافی ہے۔ اور وہ حقیقی علم یہ ہے بجز ذات الٰہی کے ماسوائے اللہ مطلق حرام ہے اسی لئے کہا گیا ہے اَلْعِلْمُ [illegible] الجہال (علم حقیقی ایک راز ہے باقی علوم جہال کیلئے ہیں) علم [illegible] [illegible] ہوتا ہے ورنہ محض وبال جان ہوتا ہے علم با عمل [illegible] [illegible] صاحب علم بدخصال ہوتا ہے ؎

[illegible] و نحو خوانی یا علم فقہ و اصول

[illegible] [illegible] جہول

Marfat.com

علم لدنی کی اصلیت والہامی

فقیر کو علم حق تعالےٰ سے حاصل ہوتا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ (خدا نے سکھا دیئے نام کل چیزوں کے) جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھلایا اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ (میری تربیت میرے پروردگار نے کی) طالب کو چاہیے کہ مزاج رہنے تکالیف و مصائب یا کسی کے کچھ کہنے سننے سے بے راہ نہ ہو جائے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ (ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی ہے) اس بزرگی کو قائم رکھے اور لوگوں کے آزار دینے سے پریشان ہو جائے۔ توحید پر ثابت قدم رہے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ (خدا شہادت دیتا ہے کہ اس کی ذات ایک ہے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی انصاف پر ہو کر) شہادت دی کہ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔

اہل علم کی نظر سبب پر اور اہل فقر کی نظر مُسبّب پر ہوتی ہے

اہل علم کی نظر سبب پر ہوتی ہے اور فقرا کی نظر مسبب پر (اسباب کا پیدا کرنے والا) خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (جو خدا پر بھروسا کرے تو وہ اس کے لئے کافی ہے) جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ هُوَ لِيْ لِيْ (دنیا بھی تمہارے لئے ہے اور عقبیٰ بھی) ہے مجھے مولا بس ہے) علما کہتے ہیں کہ فقرا کیا بیوقوف و دیوانے ہوتے ہیں معلوم کہ صرف اسم اللہ سے لو لگا کر سب کو بھول جاتے ہیں یہاں

Marfat.com

... وہ مقام

... وَقَدْ كَفَرُوا أَشْرَكَ

... ان نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک

... رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (خدا کی عبادت

... پہنچ جائے) بلکہ حضوری بھی ایک حجاب ہے۔ اور قرب ایک

... جب تک مقام فنافی الفنا اور توحید مطلق میں غرق نہ ہو جائے پھر اس

... اور مجاہدہ مشاہدہ ہو جاتا ہے +

مراقبہ کا بیان

... کہتے ہیں کہ جب آنکھیں بند کرے مراقبہ میں ہو کر جہاں چاہے وہاں

... ظاہری و باطنی آنکھیں یا حال و احوال نہیں رکھتی ہیں۔ یوں ویسے آنکھیں بند کرنیکا

... ہے۔ اس طرح آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہنا تو بلی کا مراقبہ ہے وہ چوہوں

... کے چپ اور خاموش بیٹھی رہتی ہے اس مراقبے والے اس آیت کے

... وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (انہوں نے خدا سے دھوکا

... نے اُن سے دھوکا کیا اور خدا کا مکر ان کے مکر سے بڑھکر ہے) +

... کہتے ہیں کہ مرشد طالب اللہ کو مقام حضور اور مجلس محمدی میں پہنچا کر

... حاضری کرتے ہیں

... رفتہ از دل ۔۔۔ چوں بنشیں وحدت آمد راہ مشکل

... لامکانی ۔۔۔ کہ نظر شش بر کنم از جا و دانی

... ۔۔۔ ترا وافعت کنم از حق و ہم آگاہی

... ۔۔۔ کسے تم مونش بر مصطفا ہست

Marfat.com

بشرطیکہ طالب صادق ہو۔ مَنْ طَلَبَ [illegible]
فَهُوَ طَالِبُ الْعُقْبٰی وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَهُوَ طَالِبُ الْمَوْلٰی [illegible]
کرے وہ دنیا کا طالب اور جو عقبیٰ طلب کرے وہ عقبیٰ کا طالب [illegible]
کرے وہ مولیٰ کا طالب ہے)۔

باھُوؔ فقیر کیا ہے؟ وہ ایک صورت زیبا و ملیح ہے۔ وہ ایک نسخہ صحیح ہے [illegible]
سے پاک ہے۔ دونوں جہان اُس کے دیدار کے مشتاق ہیں جس نے [illegible]
وہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک پہنچ گیا۔ سرِّ فقر سرِّ خدا ہے۔ فقیر کا کان کلام اللہ سننے [illegible]
ہے اور اس کی زبان اُس کے پڑھنے کے لئے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ
یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (کہدو اے ہمارے حبیب کہ خدا ایک ہے
وہ کھانے پینے اور ہر عیب و نقصان سے پاک ہے۔ نہ وہ کسی کی اور نہ کوئی اُس
کی اولاد ہے وہ اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے) فقیر کا دشمن دونوں جہان
میں روسیاہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافروں کے سروں پر مٹی ڈالی اور اُنہوں نے آپ کو نہ دیکھا

جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفاروں کے سروں پر [illegible]
اندھے ہو گئے اور آپ کو نہ دیکھ سکے۔ یہ آپ کو مار ڈالنے کی غرض سے آپ کے
کھڑے تھے۔ آپ اندر سے نکلے اور سب کے سروں پر خاک ڈالتے چلے گئے۔ [illegible]
فرمایا ہے۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی (اے حبیب [illegible]
بلکہ خدا نے اُن پر خاک ڈالی) فقیر کی آنکھ عین الیقین [illegible]

Marfat.com

ان کیلئے بس ہے) +

[illegible] تنہا ہے وہ دنیا ومافیہا کو فانی اور

[illegible] دونوں جہان سے ہاتھ دھوتا ہے۔ اُسے

[illegible] اگرچہ ظاہراً گدا ہے مگر درحقیقت غنی وبے پرواہ ہے۔ مگر

[illegible] کے لیئے وہ گداگری کرتے ہیں۔ اُن کا سوال سوال نہیں۔

[illegible] کی شان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

[illegible] فلا تنہر (سائل کو سختی سے جواب نہ دو) یہ آیت فقرا کے باب

[illegible] اما بنعمۃ ربک فحدث (اور اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار

[illegible] علما کے حق میں ہے +

علم ظاہری اور اسم اعظم کا بیان

[illegible] ظاہری سر بسر سردردی اور محض قیل وقال ہے اکثر علما اسم اعظم کو نہیں جانتے

[illegible] اس لیئے کہ ان کا وجود اسم اعظم کی عظمت سے خالی ہے۔ اسم اعظم وجود

[illegible] میں اثر نہیں کرتا۔ اگرچہ اسے کوئی جان لے اور پڑھا بھی کرے ۔ اسی طرح

[illegible] اسم اللہ وجود پلید میں تاثیر نہیں کرتا۔ اگرچہ کسی کامل ومکمل نے اس کو

اور وہ اس کی اجازت سے اسم اللہ کا ذکر کرتا ہو۔ مگر چونکہ اُس کے دل

[illegible] اس لیئے اس کا اثر نہیں ہوتا +

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، جو شخص دنیاوی حاجت کیلئے

[illegible] اس کے دین کا ⅔ حصہ جاتا رہتا ہے۔ اہل دنیا نے ہی فقیر

[illegible] ہی فقیر ہوگا جو کہ خدا ے تعالیٰ

Marfat.com

سے دُور ہو گا۔ فقیر جو کچھ مانگتا ہے اپنے [illegible]
تعالیٰ کے اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اَلْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ [illegible]
مُحْتَاجُ اِلَیْہِ (فقیر بجز اللہ کے اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اور [illegible]
اُس کی محتاج ہوتی ہے۔

فقیر کامل دُنیا اور اہل دُنیا کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ مگر اُس وقت [illegible]
درگاہ الٰہی سے دور ہو اور شیطان اس کا پیشوا ہو۔

فقیر مادر زاد کی حکایت

کہتے ہیں ایک روز جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبریل کوئی فقیر مادر زاد بھی ہے۔ جبریل علیہ السلام عرض کی یا رسول اللہ ایک شخص ہے کہ جس روز سے شکم مادر سے پیدا ہوا ہے بجز اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا ہمیشہ غرق و استغراق۔ سکر و مستی میں خاموش لب دائم السکوت رہتا ہے۔ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اے جبریل اُسے ہمارے پاس لاؤ۔ جبریل اُس درویش کو جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضور میں لائے۔ آنجناب نے اس درویش پر توجہ فرما کر التفات کی اور فرمایا کہ اے درویش! تم نے کبھی کھانا بھی کھایا ہے۔ درویش نے عرض کی یا رسول اللہ! کھانے پینے کی مجھے خبر نہیں۔ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مٹھی گندم لیکر زمین پر ڈال دیئے وہ اسی وقت سرسبز ہو گئے اور اُن میں خوشے لگ گئے اور خشک ہو کر ان سے غلہ تیار ہو گیا۔ آپ نے اس کے نان تیار کرائے اور اس درویش کے سامنے رکھکر آپ نے [illegible] کھاؤ۔ وہ درویش ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بجا لایا۔

Marfat.com

ی درویش

کی نظر والیں تا کہ میں

ں - ورنہ میں کھانے پینے میں

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس درویش پر رحمت

حدت میں غرق ہو گیا +

ے ایسے بعض اصحاب کا یہ حال تھا کہ آٹے کو پانی میں گھول کر پی لیتے

ں حرج واقع نہ ہو۔ انہیں اس بات کا خوف ہوتا تھا کہ مبادا

مشغول ہوں اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہو اور پھر ہم ذکر اللہ میں مشغول نہ

م یا قدم اسی کو کہتے ہیں +

پہلی نشانی یہ ہے کہ اس کا دل ماسوائے اللہ سے پاک و صاف ہو جائے
لک صدرک (اے پیغمبر کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا) جب
ں رہتا ہے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
فنا ہونے والی ہیں صرف تیرے رب کی ذات پاک باقی رہیگی - جو
ت وعظمت ہے) اس کی طرف رخ کرتا ہے - اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
حد القهار (آج کس کی سلطنت ہے صرف اللہ واحد کی جو سب سے
ت والا ہے) اس پر ظاہر ہوتا ہے - اسی راہ انسان کی گذر ہے نہ گدھے
قر لدے ہوں - گو بظاہر انسان ہی کیوں نہ ہو - کیونکہ نفس بمنزلہ کافر کے
کی ہمنشینی میں کوئی تقویٰ اور پرہیزگاری اور ریاضت و مشقت کرنا
ہوگا - اور اگر کوئی کافر کے نزدیک کلمہ طیبہ پڑھے - ذکر جہری
اور اس کی ہمنشینی چھوڑ دے گا +

Marfat.com

نفس امارہ کی [illegible]

جن اہل علم کا نفس سے خلاف نہیں ہے بلکہ [illegible]
آیت کے مصداق ہیں اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ [illegible]
الْکِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (تم لوگوں کو نیکی بتاتے ہو اور خود اپنے آپ [illegible]
ہوئے ہو۔ حالانکہ تم خدا کی کتاب بھی پڑھتے رہتے ہو کیا تمہیں اتنی بھی [illegible]
طالب اللہ کا مقام حیرت توحید ہے۔ مگر مقام حیرت غیرت و مقام [illegible]
و مقام حیرت حرص و مقام حیرت ہوا اور مقام حیرت فنا و حیرت شرک [illegible]
اور لقمہ حرام کھانے پینے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور کامل نفس کشی ذکر سے [illegible]
لاحول اور درود شریف کثرت سے پڑھنی چاہیئے۔ اور حیرت توحید اشتیاق
دیدار و غلبہ عشق و محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور حیرت غیرت حسد کی وجہ سے
مقام انا میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے رفع کے لئے توبہ و استغفار کثرت سے
پڑھنی چاہیئے۔ اور حیرت اُنس مقام محبوبیت محمدی ہے۔ اس کے رفع کے لئے
مراقبے زیادہ کرنے چاہئیں۔ تاکہ طالب کے وجود سے غفلت جاتی ہے۔ اور حیرت
حرص، مقام خنّاس خرطوم شیطان سے اہل اللہ کی مجلسوں میں بیٹھنا [illegible]
قبول کرنی چاہیئے تاکہ مومن کی عبرت اور اُس کے خوف سے دل کی بیماری [illegible]
اور مقام حیرت ہوا، نفس پرور اور اہل دُنیا کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے [illegible]
صحبت ترک کرے تاکہ آرام سے بسر کرے اور دل روشن ہو جائے [illegible]
فکر روز قیامت و تفکرات مقام حضور سے پیدا ہوتی ہے۔ [illegible]
تَفَکُّرُ سَاعَةٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ (ایک گھڑی کی فکر [illegible]
سے بہتر ہے) ✦

Marfat.com

ے مصداق ہو سکتے ہیں وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ
... میری آیتوں کے بدلے دنیاوی قلیل متاع
... کرو) چنانچہ فقرا ابع مرید بادشاہ اورنگ زیب +
... فساد۔ چنانچہ اہل بدعت و استدراج +
ے ... اہل جہاد۔ چنانچہ وہ فقرا کہ نفس کو مارتے اور اس سے جہاد
... +
... وہ فقرا کہ دونوں جہان میں خراب ہوتے ہیں۔ چنانچہ جوگیان

نہ علم نہ دانش نہ حقیقت نہ یقیں
چوں کافر درویش کہ دنیا و نہ دیں

... صاحب غرق و استغراق و شوق و اشتیاق اَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ
... منہ کرو وہیں ذات پاک خدا موجود ہے) جیسا کہ حضرت ابراہیم
... السلام نے فرمایا تھا اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
... مَآ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ (بتوں کو چھوڑ کر میں نے خدا کی طرف
... آسمان و زمین کو پیدا کیا، میں حق کا طالب ہوں۔ مشرک

... پانچ قسم کے ہیں +
... دنیا سے ... ل ہیں +

دوم صاحب تصرف ...

طوق اپنی گردن میں ڈالتے ہیں ۔

سوم صاحب تصرف حقیقت کہ حق تعالیٰ ... کرتے ہیں ۔

چہارم صاحب تصرف معرفت جو مرتے دم تک نفس کی ... خواہش پوری نہیں کرتے۔ ہمیشہ اسے دم دیتے اور انتظار میں ... یہی نفس کی موت ہے اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ (انتظار ... بھی سخت ہے) ۔

پنجم صاحب صراط مستقیم صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (... راہ چلا جن پر تو نے احسان کیا) یہ لوگ والئے ولایت۔ ہادی ہدایت صاحب خلق الٰہی اور اس آیہ کریمہ کے مصداق ہیں اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ ... عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (خدا کے دوستوں پر کوئی غم اور رنج نہیں) ... کی نسبت حدیث قدسی ہے اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ (... اولیا میری کبریائی میں پوشیدہ رہتے ہیں۔ میرے سوا ان کا مرتبہ کوئی ... جانتا) ۔

فقیر کو پانچ باتیں جمع کرنی چاہئیں :۔

(۱) علم (۲) عمل (۳) حلم (۴) شرع (۵) فقر ۔

جب یہ پانچوں جمع ہو جائیں گی تو فقیر کو دلجمعی حاصل ہوگی ... صفتیں نہ ہوں اسے فقیر نہ کہنا چاہئے ۔

اسی طرح فقیر کو پانچ چیزیں ترک کرنی چاہئیں :۔

(۱) جہل (۲) دنیا (۳) اہل دنیا (۴) ...

Marfat.com

... ان المفلس فی امان اللہ

... عارف باللہ (۵) محبت کلام اللہ و

... وسلم ؛

... کون ہوا ہے اور مرشد کیا ہے ؛ پیشوائے راہ ہے
... ہر دو جہان ۔ اور فقر کیا ہے ؛ سلطنت لازوال
... دل کو ماسوے اللہ سے کھینچ لے اور وحدت کے دریا میں
... دل کو محبت غیر اللہ سے پاک و صاف کرے جس طرح کہ
... دھو کر صاف کر لیتا ہے ۔ کیونکہ کسی انسان کے دو دل تو
ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ (خدا نے کسی کے
دل نہیں رکھے) ؛

... صاحب نعمت ہیں اور فقرا صاحب محاسبۂ نفس اور ظل اللہ و ماسوے اللہ
... اور صاحب ولایت ہیں ۔ خدا ان کا دوست اور یہ خدا کے دوست
الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور (خدا ان لوگوں
... جو ایمان لائے انہیں کفر و شرک کی ظلمت سے نکال کر
... روشنی میں لاتا ہے) ؛

... ہونی چاہئیں :۔
... کہ یہ عادت کفار سے ہے کہ وہ بتوں کے سامنے

... ہے ؛

Marfat.com

سوم ذائقہ نفس ...

چہارم نشے کی چیزیں کھانی پی ...

(تم نشے کی حالت میں نماز کے پاس بھی نہ جاؤ) +

پنجم بدعت کی باتیں، کیونکہ وہ قہر الٰہی اور جناب سرور ...

والسلام کی ناخوشی کا سبب ہیں +

باوجود ان تمام باتوں کے اگر پھر بھی کسی طالب پر راہ نہ کھلے

اُسے چاہیئے کہ یادِ الٰہی کی طرف رجوع کرے قرآن کریم کو اپنا پیشوا ...

اور کسی زندہ دل غوث و قطب کی قبر پر گھوڑے کی طرح سوار ہو کر ...

مجید یاد ہو پڑھے۔ وہ قبر براق کی طرح مجلس محمدی میں پہنچا کر توحید میں ...

اور منزلِ مقصود کو پہنچا دے گی۔ اور اب مجلس محمدی میں پہنچ کر جناب ...

علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض معروض کرے، وہاں سے جو کچھ حکم

ثابت قدم ہے اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

تم اپنے کاموں میں حیران و پریشان ہو جاؤ۔ تو اہلِ قبور سے مدد لو ...

ہے۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ ...

اَجْمَعِیْنَ +

تمام شد

یہ کتاب حسب فرمائش صاحبزادہ ... شد

Marfat.com

تاج الاصفیا

احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

علیہ الرحمۃ

اللہ بخش کرنی

ادارہ کشمیری

Marfat.com

تصوف کی سراپا رحمت اور بے نظیر کتابوں کا انتخاب

اردو ترجمہ کتاب عین الفقر

یہ کتاب پُر از اسرارِ الٰہی عاشقوں کی جان صادقوں کا ایمان حضرت سلطان باھُو قادری قدس اللہ سرہ کی اعلیٰ تصنیفات سے ہے۔ اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ مسائل تصوف بیان فرمایا ہے۔ جو صاحب علم تصوف کے شائق ہوں۔ اُن کا فرض ہے کہ اس دُرِ بے بہا کو خرید فرماویں یہ کتاب نہایت خوش خط اُردو میں ترجمہ ہو کر چھپ گئی ہے۔ قیمت فی جلد صرف

اردو ترجمہ کتاب محبت الاسرار النبی

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کا نہایت سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت علیہ الرحمۃ نے نہایت عمدگی سے بعض مسائل تصوف کو بیان فرما کر طالبانِ حق اور عاشقانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ خوشخط اعلیٰ کاغذ قیمت

اردو ترجمہ کتاب حجت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سُلطان باھُو قدس اللہ سرہٗ العزیز کی تصنیف سے ہے۔ جس کا نہایت عمدہ اردو ترجمہ فارسی سے طالبانِ مولا کی خاطر کیا گیا ہے۔ قابل دید و نایاب کتاب ہے۔ قیمت

اردو ترجمہ کتاب کلید التوحید

یہ سراپا برکت رسالہ بھی حضرت سُلطان باھُو قدس اللہ سرہٗ کی تصنیف سے ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کی نسبت دیباچہ میں دعوےٰ کیا ہے کہ کوئی شخص اس سراپا رحمت رسالہ کو پڑھے اور اس پر عمل کرے بے علم ہو تو عالم یا مفسر ہو مگر ناقص ہو تو رہبر طریقت بنے اگر فقیر ہو [illegible] یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ گنجینہ اسرارِ الٰہی بحکم خدا (الہام) اور منظوری جناب سرور کائنات [illegible] لکھا گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام کلید التوحید رکھا گیا ہے۔ قیمت [illegible]

Marfat.com

...لاولیاء

یعنی

...الاتقیاء سراج الاولیا حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر مسعود

اجودھنی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت خواجہ بدر اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

...قلوب العارفین بنور معرفتہ وفضل احوال المحبین علی العالمین بکمال فضلہ وحکمتہ

...اس خالق کو جس کے فضل کے فیض سے صاحب المکارم سلطان الاولیا قطب العالم ... الاصفیا شمس العارفین فریدالحق والشرع والدین ادام اللہ تقواہ کے الفاظ دربار ... سے لکھے اور اُن کا نام اسرار الاولیار کھا ۔

...درویشاں خادم الفقراء والمساکین بدر اسحاق جو ان معانی کا جمع کنندہ ہے ... کہ جناب بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ اسی وقت آنجناب نے فرمایا۔ اے ... اسرار کے لئے حوصلہ وسیع چاہیے۔ تاکہ دوست کے اسرار قرار پکڑیں۔ اور مقام ... ایک بھید بھی ظاہر کر دیا جائے۔ تو سر برباد ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ منصور حلاج ... کے بھید ہیں۔ پس جو سر انسان کو عالم انوار تجلے سے حاصل ہو ... عام طور پر مشہور ہے۔ کہ جو بادشاہوں کے بھید ظاہر کرے ... جاتا ہے

... مقام بہت عزیز ہیں۔ جو ہر روز اولیاء اللہ ... اسرار کا ڈھونڈھنے والا ...

Marfat.com

لیکن اے درویش! اسرارِ الٰہی کا پہلا مقام یہ ہے کہ جبکہ عاشق پر اسرار اور تجلی ہو جائے۔ اس میں سے ان کا ذرہ بھر بھی باہر نکلے تو تمام جہان مشہور ہو جائے۔ پس اس راہ میں صادق ہونا چاہئے۔ تاکہ دوست کے سارے اسرار سے واقف ہو جائے۔ اور ذرہ بھر بھی ظاہر نہ کرے۔ اگر پہلے ہی مقام میں بھید ظاہر کر دیگا۔ تو بہت ہی کم حوصلہ ہوگا۔ وہ اور سر کے لائق نہیں +

پھر فرمایا۔ اے درویش! مشائخ طبقات کے سلوک میں لکھا ہے کہ جب کسی آدمی کو سر کی اطلاع دی جائے۔ اور وہ اس کی طاقت نہ لا سکے۔ اور ظاہر کر دے۔ تو اس کی وہی سزا ہوتی ہے جو اس شخص کی ہوتی ہے کہ جو بادشاہوں کا بھید ظاہر کرتا ہے +

فہرستِ کتاب

فصلِ اول۔ سخن در ذکر اسرار عشق اولیاء
فصلِ دوم۔ سخن در احوال معبدان و درویشان
فصلِ سوم۔ سخن در علم لدنی
فصلِ چہارم۔ سخن در ذکر توبہ و جزء آں
فصلِ پنجم۔ در ذکر خدمت بزرگان
فصلِ ششم۔ سخن در ذکر توبہ خرقہ و تلاوتِ قرآن
فصلِ ہفتم۔ سخن در فضیلت سورۂ اخلاص۔
فصلِ ہشتم۔ سخن در ذکر خرقۂ فقر
فصلِ نہم۔ سخن در ذکر گلیم و صوف
فصلِ دہم۔ سخن در ذکر محبت و جزء آں
فصلِ یازدہم۔ سخن در ذکر خوف و توکل
فصلِ دوازدہم۔ سخن در ذکر طاقیہ
فصلِ سیزدہم۔ سخن در ذکر درویشی
فصلِ چہاردہم۔ سخن در ذکر محبت و عداوتِ دنیا
فصلِ پانزدہم۔ سخن در ذکر عقیدہ بزرگان۔
فصلِ شانزدہم۔ سخن در ذکر رسیدن دست بزرگان
فصلِ ہفدہم۔ سخن در ذکر ایں طائفہ کہ در ذکر حق مستغرق اند
فصلِ ہژدہم۔ سخن در ذکر علماء و مشائخ و جزء آں
فصلِ نوزدہم۔ سخن در امساک باراں
فصلِ بستم۔ سخن در کشف و کرامت
فصلِ بست و یکم۔ سخن در ذکر تعظیم پیر
فصلِ بست و دوم۔ سخن در ذکر رنج و مشقت۔

بعد ازاں بندۂ درویشاں خادم الفقراء والمساکین بدر اسحاق جو ان معانی کا جامع ہے عرض پرداز ہے۔ کہ جس وقت پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اسی وقت شرف بیعت سے مجھے مشرف فرمایا۔ اور چہار ترکی کلاہ جو کہ دین اور دنیا کی دولت ہے۔ بندے کو عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

فصلِ اول

۱

سخن در ذکر اسرار اولیاء

سوموار کے روز اٹھارہویں ماہ شعبان ۶۳۶ہجری کو پابوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ دعا گو

Marfat.com

[illegible] ہمشیرہ صاحبہ کی یہ عادت تھی کہ بغداد کے جنگل میں جاکر یادِ الٰہی میں مشغول ہو جاتیں۔ اور جب یہاں آتیں تو فرشتے کو حکم ہوتا۔ جو کہ اسرارِ الٰہی کے بہشتی شراب کا ایک پیالہ لاکر آپ کے ہاتھ پر رکھتا۔ اور آپ اسے پی لیتیں۔ واپس اپنے مکان میں آجاتیں۔ جب اس حال کی خبر خواجہ منصور کو ہوئی۔ تو آپ چھپ کر دیکھتے رہے۔ جب آپ باہر نکلیں اور حسبِ عادت روانہ ہوئیں۔ اور پیچھے پیچھے خواجہ منصورؒ بھی روانہ ہوئے۔ جب رات کے آخری حصے میں یادِ الٰہی سے فارغ ہوئیں۔ اور فرشتہ حسبِ معمول پانی کا پیالہ لایا۔ اور آپ پینے لگیں ابھی تھوڑا سا پیا تھا۔ اور کچھ باقی تھا کہ خواجہ منصور پکارتے ہوئے آئے۔ کہ بہن میرا حصہ رکھ لینا۔ آپ نے مڑ کر منصور کو دیکھا۔ تو بہت افسوس کیا۔ کہ میرا بھید ظاہر ہوگیا پھر منصورؒ کو کہا۔ اے منصور! تو پی جائیگا۔ لیکن اسے برداشت نہیں کرسکیگا۔ الغرض خواجہ منصور نے اسے پی لیا۔ جونہی ایک گھونٹ پیا از خود رفتہ ہوگئے۔ اور انا الحق پکار اُٹھے۔ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ رونے لگیں۔ اور کہا۔ اے منصور! تنگ حوصلہ تو نے اپنے تئیں بھی رسوا کیا۔ اور مجھے بھی۔

بعد ازاں جب خواجہ صاحب شہر میں آئے۔ اور انا الحق کہا۔ تو سُولی چڑھائے گئے اُس وقت آپ کی ہمشیرہ نے واپس جاکر کہا۔ اے منصور! کیا میں تجھے نہ کہتی تھی۔ تو اس کی برداشت نہ کرسکیگا چونکہ تو نے بھید ظاہر کردیا ہے اس لئے اب تو مارا جائیگا۔ الغرض خلقت نے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ منصور مرد تھا جس نے دوست کی راہ میں جان دیدی۔ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے سن کر فرمایا۔ اے غافلو! اگر میرا بھائی منصور مرد ہوتا۔ تو محبت کے شربت کا ذرہ بھر چکھ کر از خود رفتہ نہ ہو جاتا۔ وہ مرد ہی نہ تھا جو اس طرح بےہوش ہوگیا۔ پھر اپنی حکایت یوں بیان فرمائی۔ کہ فرمایا بیس سال سے ہر رات اسرارِ دوست کا ایک پیالہ مجھے ملتا ہے۔ جسے میں پی لیتی ہوں لیکن کبھی از خود رفتہ نہیں ہوئی۔ بلکہ ہر روز ہل من مزید پکارتی ہوں۔ اُس وقت شیخ الاسلام آبدیدہ ہو کر زار زار روئے اور بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے۔ تو فرمایا۔ کہ اے درویش! راہِ خدا میں ایسے مرد بھی ہیں۔ کہ ایک ساعت میں دوست کے اسرار کے لاکھ دریا پی جاتے ہیں لیکن ذرہ بھر اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! کہ جو شخص محبت میں ثابت قدم اور سچے دعوے والا نہیں جان لے۔ کہ وہ قیامت کے دن محبوں میں ضرور شرمندہ ہوگا۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تواریخ میں لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن محبوں کو حاضر کرنے کا حکم ہوگا۔ جب اسے لایا جائیگا۔ تو پھر تمام اولیاء کو بھی جمع ہونگے۔ اُس کے پاس لایا جائیگا۔ اور حکم ہوگا۔ کہ اگر تم محبت کا دعوے کرنے ہو تو

ایسا کرو۔ جیسا کہ مجنوں نے کیا۔ کہ جب تک وہ زندہ رہا لیلیٰ کی دوستی میں غرق رہا اور جب مرا تو لیلیٰ کی محبت میں غرق تھا۔ اور اب جب اس کا حشر ہوا ہے تو بھی اسی کی محبت میں مستغرق ہے۔

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اس قدر محبوں کے لئے ہے یعنی ان کے لئے جو محبت کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں ثابت قدم رہنا چاہئے۔ تاکہ ذرہ بھر بھی دوستی میں کمی نہ آئے۔ بلکہ ہر روز زیادہ ہوتی جائے۔

بعد ازاں فرمایا۔ اے درویش! شیخ ابو سعید گنجوی رح صاحب نعمت تھے۔ جو کچھ آپ نے سلوک کے بارے میں لکھا ہے کسی نے نہیں لکھا۔ میں ایک مرتبہ درویشوں کی مجلس میں حاضر تھا۔ سماع میں قوالوں نے یہ دو شعر گائے۔ جن کے سننے سے ہر بار ایسی حالت اور حیرت طاری ہوتی تھی اگر سو سال تک بھی ایسا وقت طلب کریں تو شاید نہ ہی ملے۔ وہ شعر یہ ہیں ؎

آں عشق کہ بود کم نگردد | تا باشد ازاں قدم نگردد
عشقے کہ نہ عشق جاودان است | بازیچۂ شہوتِ جوان است

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! فقراء اہلِ عشق ہیں اور علماء اہلِ عقل۔ اسی واسطے ان کے مابین تضاد رہتا ہے۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! کام سے واقف وہی لوگ ہیں۔ جن میں یہ دونوں باتیں یعنی عشق اور عقل پائی جاتی تھیں۔ راہِ سلوک میں درویش کا عشق اس کی عقل پر غالب رہے۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ ایک درویش تھا نام میر ادوست تھا۔ جو واصل بخدا اور صاحب درد تھا۔ جب وہ رستہ چلتا تو مستوں کی طرح جھوم جھوم کر چلتا۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک واصل جوانی کے دنوں میں ایک عورت پر عاشق تھا۔ ایک رات وہ اپنی معشوقہ کے مکان کی دیوار کے پاس کھڑکی کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اس معشوقہ نے کھڑکی سے سر نکالا۔ اور دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے شام سے لیکر صبح تک باتیں ہی کرتے رہے جب صبح کی اذاں ملی۔ تو انہوں نے سمجھا۔ کہ شائد ابھی عشاء کی اذان ہے۔ لیکن جب صبح طرح دیکھا۔ تو صبح کا وقت تھا۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی۔ کہ اے جوان! تو نے عورت کے عشق میں شام سے صبح کردی۔ کبھی یادِ حق کی طرف بھی ایسا کیا ہے جب اس جوان نے یہ آواز سنی۔ تو فوراً توبہ کی۔ اور یادِ حق میں مشغول ہوگیا۔ اس وقت شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ ان اسرار میں سے ایک یہ ہے۔ کہ وہ واصل ہو گیا پس اے درویش! جسے اس قسم کا ذوق حاصل ہو گیا۔ بھلا وہ کب غیر سے الفت کرتا ہے۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ ایک دفعہ مجنوں نے سنا۔ کہ لیلیٰ صدقہ دے رہی ہے۔ اٹھ کر لکڑی کا پیالہ ہاتھ میں لے لیلیٰ کے راہ ادھر ادھر پھرنے لگا لیلیٰ نے سب کو کچھ نہ کچھ دیا۔ لیکن مجنوں کو کچھ نہ دیا جب لیلیٰ گھر اندر چلی گئی۔ تو مجنوں مارے خوشی کے رقص کرنے لگا۔ لوگوں نے طعن کی۔ کہ کچھ ...

Marfat.com

[illegible] ہی تیری طرف توجہ کی مجنوں نے کہا۔ بیشک دیا۔ اس نے کچھ بھی [illegible] دیکھ لیا۔ کہ مجنوں ہے ۔

پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ اے درویش! اس بات کی قدر اس کو معلوم ہوتی ہے جو دنیائے محبت میں غرق ہو یا عالم غیب کے چشمہ رواں سے اسے روزی نصیب ہو ۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! جو شخص محبت اور عشق کا دعوےٰ کرتا ہے وہ معشوق کا دروازہ اس وقت تک کھٹکھٹاتا رہتا ہے۔ جب تک اس کے قالب میں جان ہے۔ اس واسطے کہ شاید کسی وقت کھل جائے۔ اور کسی مرتبے کو پہنچ جائے ۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! بنی اسرائیل میں ایک زاہد نے ستر سال اللہ تعالےٰ کی عبادت کی۔ آخر اس وقت کے پیغمبر کو حکم ہوا۔ کہ فلاں زاہد کو کہدو۔ کہ طاعت میں بیہودہ تکلیف نہ اٹھاؤ ہمیں تمہاری عبادت منظور نہیں۔ جب پیغمبر وقت نے یہ پیغام دیا تو زاہد رقص کرنے لگا۔ وجہ پوچھی تو کہا۔ گو میری طاعت قبول نہیں۔ مگر شمار میں تو ہوں اور مجھے یاد تو کیا ہے ۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! اس راہ میں صادق اور عاشق وہی ہے۔ کہ عالم اسرار سے جو مصیبت وغیرہ اس پر نازل ہو۔ اس پر صبر کرے اور راضی رہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے کلام مجید میں فرمایا ہے رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر یہ شعر پڑھے۔ جس سے خاص ہی حالت اور حیرت طاری ہوئی ؎

سریست مرا درون جاں در خلقت | گر سر رود اے دوست نگویم باکس

؎

سریست عاشقاں را در طاقت نہانی | پوشیدہ دار از خود تا آنکہ خجل نمانی

بعد ازاں فرمایا۔ اے درویش! صاحب سر میں ذاتی قوت اس قسم کی ہونی چاہیئے۔ کہ جو سر حق اس پر نازل ہو۔ اسے محفوظ رکھ سکے ۔

پھر فرمایا اے درویش! خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ کہ دوست کے اسرار خوبصورت ہیں۔ اور خوبصورت عاشق کے دل ہی میں قرار پکڑتے ہیں۔ اس واسطے کہ جب یحییٰ معاذ رازی قدس سرہ العزیز سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کو کبھی ہنستے یا بات کرتے نہیں دیکھا گیا۔ تو فرمایا۔ کہ کوئی گھڑی بھی نہیں گذرتی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی کے انوار اور اسرار میرے دل میں نہ ہوں۔ پس جس دل میں دوست کے اسرار اور انوار ہوں۔ اسے ہنسی اور باتوں سے کیا واسطہ پس اے درویش! اور بات جبھی اسی روز ہوتی ہے۔ جب یہ حکم ہوتا ہے۔ کہ وصل الحبیب الی الحبیب دوست سے جا ملا ۔

Marfat.com

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ امیر المؤمنین عمرؓ بن خطابؓ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیا بات دیکھی۔ جو خفتعالیٰ سے آشنائی کی۔ فرمایا۔ ایک روز میں بیٹھا تھا۔ کہ محبت کا آئینہ میرے ہاتھ میں دیا جس میں نے اس میں نگاہ کی۔ تو مجھے ایک صورت دکھائی دی جس پر میں شیفتہ ہو گیا۔ فریاد کر اٹھا۔ اور توبہ و استغفار کی اور کہا کہ یہ نعمت مجھے عطا ہو۔ حکم ہوا کہ یہ نعمت تجھے دیتے ہیں۔ لیکن کسی پر ہمارا یہ بھید ظاہر نہ کرنا۔ تاکہ اور بھید کے لائق ہو سکے۔

پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر یہ رباعی پڑھی۔ جو جناب قاضی حمید الدین ناگوری کی زبان مبارک سے ایک مجلس میں سنی تھی۔ رباعی

عشق تو مرا اسیر و حیراں کردہ است ۔۔۔ در کوئے خرابات پریشاں کردہ است

با ایں ہمہ رنج و محنت اے دوست ببیں ۔۔۔ اسرار تو در دلم کہ پنہاں کردہ است

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! خواجہ حسن ابو الخیر خرقانی رحمۃ اللہ علیہ استہ چل رہے تھے۔ آپ کی مونچھیں بڑھ گئی تھیں۔ ایک نائی نے آپ کو کہا۔ کہ لاؤ آپ کی حجامت بنا دوں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس پیسہ نہیں۔ نائی نے کہا پھر مجھے دینا۔ جب نائی نے حجامت بنائی۔ جس درخت تلے بیٹھے اوپر کی طرف دیکھ کر عرض کی۔ بار الٰہی میں کیا درخواست کروں۔ خواجہ صاحب نے ابھی یہ بات کی ہی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ درخت ہلا۔ اور زمین سرخ دیناروں سے پر ہو گئی۔ نائی حیران رہ گیا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ جتنا اٹھا سکتے ہو اٹھا لو۔ یہ کہہ کر وہاں سے چل دئے۔

پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ اے درویش! مردانِ خدا ایسا ہی کرتے ہیں ہر ایک درماندہ کو نعمت عطا کر کے وہاں سے چل دیتے ہیں۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک صاحبِ حال ہر روز صبح کو اٹھ کر فریاد کیا کرتا تھا۔ تاکہ دوست کا عشق آجائے اور ہستی کا نام و نشان مٹا دے۔ ایک روز وہ اپنے عشق کی آگ سے جل ہی گیا اور یگانہ ہو گیا۔ پس اے درویش! جہاں پر محبت آتی ہے۔ دوئی درمیان سے اٹھ جاتی ہے۔ محبت کے معاملہ میں یگانہ ہونا چاہئے۔ تاکہ محبت کے وصال خانہ میں دخل پا سکیں اگر ایسا نہ ہوگا۔ تو ہرگز ہرگز دخل نہیں پایا جائیگا۔

بعد ازاں شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر یہ مثنوی پڑھی اور فرمایا۔ کہ میں نے ایک مرتبہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ العزیز سے مجلس میں سنی تھی۔ اور اب تک اس مثنوی کے ذوق میں ہوں ؎

تا نفس من ز عشق دوست زدم ۔۔۔ خاست از ما بسے دوئی جز دوست

بعد ازاں غلبات شوق سے یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے

Marfat.com

نکاح کیا۔ اور زلیخا نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا دین قبول کیا۔ اور یادِ حق میں مشغول ہوئی۔ تو ایک روز حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کا پیچھا کرتے تھے۔ اور آپ پیچھا چھڑاتی تھیں۔ اس وقت یوسف علیہ السلام نے پوچھا۔ کہ ایک دن وہ تھا۔ کہ تو میرا پیچھا کرتی تھی۔ اور میں پیچھا چھڑاتا تھا اور آج میں پیچھا کرتا ہوں۔ اور تو چھڑاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہا اے یوسف! اس دن مجھے اللہ تعالے کی آشنائی حاصل نہ تھی۔ اور اُس کی پرستش سے دُور تھی۔ تیرے سوا کسی سے آشنائی نہ تھی میں سمجھتی تھی۔ کہ بس تو ہی تُو ہے۔ اس واسطے میں تیرا پیچھا کرتی تھی۔ لیکن اب میں نے اللہ تعالے کو پہچان لیا ہے۔ اور اُس کی پرستش میں مشغول ہوں۔ اور مجاہدہ سے مشاہدہ تک پہنچ گئی ہوں۔ اور اُس کی دوستی میرے دل میں قرار پکڑ گئی ہے۔ پس اے یوسف! اب تو تُو اور لاکھ تجھ سے بہتر میری نگاہ میں نہیں۔ جب مجھے اللہ تعالیٰ سے اُلفت ہو گئی ہے۔ اگر اب میں اس کے غیر سے اُلفت کروں۔ تو میں جھوٹی مدعی ہونگی۔ نہ کہ اس کی محبت میں صادق +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! جب موسیٰ علیہ السلام نے رویت کی درخواست کی۔ کہ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ؕ تو حکم ہوا۔ کہ اے موسیٰ! یہ کیا گستاخی ہے۔ جو تو نے ہماری بارگاہ میں کی ہے کیونکہ ہم نے وعدہ کرلیا ہے کہ جبتک محمد پیغمبر آخرالزمان اور اُس کی اُمتیں جو میری محب ہیں ہمارا دیدار نہ کرینگی۔ کوئی شخص ہمارا دیدار نہیں کرسکیگا۔ پس اے درویش! چونکہ مہتر موسیٰ علیہ السلام محبت حق کے شوق سے مالامال تھے اس بات کو نہ سُنا اور دوسری مرتبہ پھر وہی درخواست کی حکم ہوا۔ کہ اے موسیٰ! ہم تجلے تو کرینگے لیکن تو برداشت نہیں کرسکیگا۔ عرض کی۔ کرسکونگا۔ حکم ہوا۔ اچھا کوہ طور پر جاکر بندوں کی طرح دوگانہ ادا کرو۔ اور دوزانو ہوکر باادب بیٹھو۔ تاکہ ہم تجلے کریں۔ جب ایسا کیا۔ اور ذرہ بھر نور نے تجلی کی تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور آپ تین دن تک بیہوش پڑے رہے۔ پھر آواز آئی وخر موسی صعقا۔ اے موسیٰ کیا ہم نہیں کہتے تھے۔ کہ تو نور کی طاقت کی برداشت نہیں کرسکیگا۔ پھر یہ فرمان ہوا۔ اے موسیٰ! ہماری ذرہ بھر تجلے سے بیہوش ہو گیا۔ اور ہمارا بھید ظاہر کردیا۔ میرے ایسے بندے بھی ہونگے۔ جو آخرالزمان میں پیدا ہونگے! اور اُمت محمدی میں ہونگے۔ جن پر ہر روز ہزار مرتبہ تجلی کروں گا۔ پھر بھی وہ ذرہ بھر تجاوز نہیں کرینگے۔ بلکہ اَنَا مُشْتَاقٌ اِلَی الْحَبِیْبِ کی فریاد کرینگے +

پھر فرمایا۔ اے درویش! عشق کی آگ ایسی ہے۔ جو درویش کے دِل کے سوا اور کہیں قرار نہیں پکڑتی۔ اگر صاحب درد اپنے سینے سے ایک آہ نکالے۔ تو شرق سے غرب تک جو کچھ ہے سب کو جلاکر ملیامیٹ کردے +

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ اے درویش! جب مہتر موسیٰ علیہ السلام پر انوار کی تجلی ہوئی۔

Marfat.com

تو عشق سے مشرف ہوئے ۔

پھر فرمایا۔ جب نورِ عشق سے آپ جلنے لگے۔ تو سونے چاندی کی اوٹ لی۔ وہ بھی نہ رہی اور جل گئی۔ پھر حکم ہوا۔ کہ اے موسیٰ! اگر ایسے لاکھ پردے بھی کریگا تو بھی نہیں بچیگے۔ ہاں اگر بچنا ہے تو کسی گودڑی پوش کا خرقہ مانگ کر اس کا برقعہ بنا البتہ وہ نہیں جلیگا۔ جب آپ نے اسی طرح کیا۔ تو اس خرقہ کا ایک تار بھی نہ جلا ۔

بعدازاں شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ اے درویش! واضح ہے۔ کہ درویش اور جو کچھ اس کے وجود میں ہے وہ سب کچھ تجلے الٰہی کے نور سے پیدا کیا گیا ہے پس جو حقیقت ہے وہ کس طرح جل سکتی ہے۔ نیز فرمایا۔ کہ یہاں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ درویشوں کو عشق کی خاک اور انوارِ تجلی سے پیدا کیا گیا ہے پھر فرمایا۔ اے درویش! زاد المحبین میں لکھا دیکھا ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے علم و قدرت سے اہلِ عشق کو عالمِ موجودات میں پیدا کرنا چاہا۔ تو زمین کا ایک ایسا قطعہ تھا جسکی طرف شوق، اشتیاق، انوارِ تجلی اور اسرارِ عشق کی نگاہ سے دیکھا۔ وہ قطعہ ہلنے لگا۔ اور ابتداہی میں عالمِ سکر میں پڑ کر فریاد کرنے لگا۔ کہ اَنَا الْمُشْتَاقُ فِی لِقَاءِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" میں دونو جہان کے پروردگار کے دیدار کا مشتاق ہوں۔ پھر اس زمین سے اہلِ عشق پیدا کئے گئے۔ درویشوں کو جو ولولہ ابتدا سے لیکر انتہا تک رہتا ہے اور دریائے محبّت میں غرق رہتے ہیں ۔

بعدازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ ایک واصلِ حق مناجات میں کہا کرتا تھا۔ اے پروردگار۔ اگر تو قیامت کے دن مجھے جلائیگا یا دوزخ میں بھیجیگا۔ تو مجھے تیرے جلال و عزت کی قسم کہ دوزخ کے دروازے پر سینے سے ایک آہ ایسی نکالوں گا۔ جو دوزخ کی ساری آگ کو نگل جائیگی اور ناچیز کر دیگی اس سے پوچھا گیا۔ کہ اے خواجہ! یہ تو کیسی بات کہتا ہے دوزخ کی آگ کس طرح نگلی جا سکتی ہے۔ فرمایا۔ اس واسطے کہ اگر آتشِ محبت کے بالمقابل دوزخ کی سی لاکھوں آگیں جلائی جائیں۔ تو جب صاحبِ عشق اپنے سینے کی آہ نکالیگا سب کو نابود کر دیگا۔ اس واسطے محبت کی آگ سے بڑھ کر تیز آگ اور کوئی نہیں ۔

بعدازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! درویش کے سینے میں اس قسم کی آگ رکھی گئی ہے کہ خدانخواستہ اگر ایک شعلہ اس کا نکل آئے۔ تو عرش سے تحت الثریٰ تک سب کچھ جلا کر راکھ کر دے ۔

پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر یہ مصرعہ پڑھا مصرعہ ۔ در سینۂ عاشقاں ہمہ درد و غم اند
آپ بار بار اس مصرعہ کو پڑھتے اور بیہوش ہو جاتے۔ جب ہوش میں آتے تو فرماتے۔ کہ تین وقت میں رحمت نازل ہوتی ہے۔ اوّل سماع کے وقت اہلِ سماع پر رحمت نازل ہوتی ہے۔ دوسرے درویشوں کے ناچنے کے وقت۔ تیسرے جبکہ عاشق انوارِ تجلی کے عالم میں مستغرق ہوتے ہیں ۔

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ میں خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اور

Marfat.com

خواجہ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہم سماع کی ایک مجلس میں تھے ۔ وہ دونوں بزرگوار سماع میں تھے ایک رات دن رقص کرتے رہے ۔ لیکن نماز کے وقت نماز ادا کر لیتے ۔ اسی اثناء میں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اٹھانا شروع کیا ۔ وہاں بھی رقص ہی کرتے رہے جس قصیدے سے وجد ہوا وہ یہ ہے ۔ ابیات

من آں نیم کہ زعشق تو پائے پس آرم ‌ ‌ ‌ اگر بہ تیغ کشندم درِ تو نگذارم
مپرس از شبِ ہجراں چگونہ میگذرد ‌ ‌ ‌ مباد ایچ کسے را توی است شبہائم
من از جمالِ تو اے سروِ باغ نادیدم ‌ ‌ ‌ ہوس نشد کہ گہے دِل رود بگلزارم
اگر دہند بفردا بہشت باہمہ چیز ‌ ‌ ‌ بحبّہ نخرم من کہ مست دیدارم

بعدازاں فرمایا کہ اے درویش ! ایک مرتبہ میں ایک صاحب حالت درویش کے پاس گیا جو عالم شوق اور اشتیاق میں تھا ۔ درد اور حال کی وجہ سے ہر بار سجدے میں سر رکھتا اور پھر اُٹھ کھڑا ہوتا اور یہ شعر پڑھتا ؎

جاں دہم از برائے جانانِ من ‌ ‌ ‌ گر بود صد ہزار جاں در تن

میں گنتا گیا ۔ تقریباً ہزار مرتبہ اس نے ایسا کیا ۔ ہر مرتبہ بیہوش ہو جاتا تھا ۔ اور سر سجدے میں رکھتا تھا ۔ جب شیخ الاسلام نے یہ فوائد ختم کئے ۔ تو اندر چلے گئے ۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

فصل دوم

سخن در احوال متعبدان و درویشان صاحبِ حال اُفتادہ بود

جب قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا ۔ تو درویش کمال الدین حاکم اجودھن اور چند اور درویش حاضر خدمت تھے جو خانہ کعبہ کی زیارت سے آرہے تھے ۔ زبانِ مبارک سے فرمایا ۔ کہ متعبد ان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ جن کا ظاہر و باطن حق سے آراستہ ہو اور کسی قسم کا ریا ۔ حسد بغض اور کھوٹ ان کے ظاہر باطن میں نہ ہو ۔ جو طاعت کریں خالص اللہ تعالیٰ کی خاطر کریں ۔ نہ کہ خلقت کو دکھانے کے لئے ۔ کیونکہ جو متعبد ظاہر میں عبادت کرے اور باطن اُس کا خراب ہو ۔ اُس کی ہر ایک عبادت لپیٹ کر اُس کے منہ پر ماری جاتی ہے بلکہ راہِ سلوک میں تو اِس بات کا بھی ڈر ہے ۔ کہ کہیں اُس کے ایمان میں خلل نہ آ جائے نعوذ باللہ منہا

پھر فرمایا ۔ کہ اے درویش ! بعض متعبد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کا ظاہر آراستہ ہوتا ہے ۔ اور وہ خلقت کو دکھانے کے لئے بہت عبادت کرتے ہیں ۔ لیکن باطن میں اس بار کی طرف متوجہ نہیں رہتے ۔

بعدازاں فرمایا کہ اے درویش ! متعبدوں کی چار قسمیں ہیں ۔ اوّل وہ جن کا ظاہر طاعت سے

Marfat.com

آراستہ ہوتا ہے لیکن باطن خراب ہوتا ہے۔ دوسرے وہ جن کا ظاہر خراب لیکن باطن آراستہ ہوتا ہے۔ تیسرے وہ جن کا ظاہر و باطن دونو خراب۔ چوتھے وہ جن کا ظاہر و باطن دونو آراستہ ہوتے ہیں ؛

بعد ازاں فرمایا کہ اے درویش! سنو! جن کا ظاہر طاعت سے آراستہ ہے لیکن باطن خراب ہے۔ وہ ایسے لوگ ہیں۔ جو لوگوں کے دکھلاوے کی خاطر بہت عبادت کرتے ہیں۔ اور وہ نہیں عزیز جانتے ہیں۔ اور ان کا دل دنیا میں مشغول ہوتا ہے ؛

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں ایک زاہد نے پانسو سال اللہ تعالیٰ عبادت کی۔ جب وہ مر گیا۔ تو اسے خواب میں دیکھا۔ کہ آگ کے طوق اس کے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں۔ اور آگ کی بیڑیاں اُس کے پاؤں میں پہنائی ہوئی ہیں۔ اور اُس کے گرد اگرد تمام آگ ہی آگ جل رہی ہے۔ اور فرشتے گرزیں مارتے ہیں۔ اور وہ توبہ توبہ پکار رہا ہے۔ اُس سے پوچھا گیا تو تو زاہد مرد تھا۔ اور پانسو سال تو نے عبادت بھی کی۔ پھر تیری یہ حالت کیوں ہے۔ اس نے کہا اے مسلمانو! جو عبادت میں کرتا تھا سب دکھلاوے کی تھی محض خلقت کو دکھانے کی خاطر کیا کرتا تھا۔ باطن میں دنیا میں مشغول تھا۔ اس لئے وہ ساری طاعت میرے منہ پر ماری گئی۔ اور حکم ہوا۔ کہ زاہد سخت عذاب کے لائق ہے۔ اسے عذاب کرو ؛

شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اے درویش! دوسرا گروہ جن کا باطن آراستہ اور ظاہر خراب ہوتا ہے وہ مجانین یعنے دیوانے ہیں۔ جو باطن میں حق تعالےٰ میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور ظاہر میں ان کے پاس کوئی سرو سامان نہیں ہوتا ؛

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! کہ دیوانے لوگ حق تعالےٰ کی یاد میں اس طرح مشغول ہوتے ہیں۔ کہ کسی کو اُن کے حال کی خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کا ظاہر خراب رہتا ہے ؛

پھر فرمایا۔ اے درویش! ایک مرتبہ میں نے ایسے دیوانے کو دیکھا۔ جو ساٹھ سال سے جنون کی حالت میں تھا۔ اور اس طرح یادِ حق میں مشغول تھا کہ نور چمکتا تھا مگر اسے اس نور کی روشنی کی خبر نہ تھی چنانچہ ایک رات اسے میں نے خلوت میں تلاوت میں مشغول دیکھا۔ اس وقت اس سے ایسا نور نکل رہا تھا۔ جس کی روشنی عرش سے لیکر حجاب عظمت تک جاتی تھی۔ میں آگے بڑھا۔ تا کہ اس نعمت سے مجھے بھی کچھ ملجائے۔ جونہی میرے پاؤں کی آہٹ سنی مڑکر دیکھا اور کہا اے درویش! چونکہ تو نے ہمارا بھید لیا ہے۔ اب بہتر یہی ہے۔ کہ اسے فاش نہ کرے۔ یہ کہا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے پروردگار! چونکہ میرا بھید تو نے ظاہر کر دیا اور اپنا بھید ظاہر کر دیا ہے۔ اب میرے لئے یہاں رہنے کی جگہ نہیں۔ ابھی یہ بات پورے طور پر کہنے نہ پایا تھا۔ کہ جان خدا کے حوالے کی ؛

Marfat.com

بعد ازاں فرمایا۔ کہ دنیا میں جن لوگوں کا ظاہر و باطن خراب ہے۔ وہ عوام الناس ہیں جنہیں طاعت وغیرہ کی کچھ خبر نہیں۔ لیکن جن کا ظاہر و باطن آراستہ ہے وہ مشائخ ہیں۔ اگر اتفاقاً ان سے کچھ طاعت ریا کے طور پر ظاہر یا باطن میں ہو جائے۔ تو اپنے تئیں اس وقت تک مجاہدہ میں رکھتے ہیں جب تک کہ اس ریا سے بری نہ ہو جائیں ؂

پھر فرمایا۔ کہ مشائخ وہ لوگ ہیں۔ جن کو جس وقت حالت ہوتی ہے۔ اگر اس وقت تلوار کے لاکھو وار کئے جائیں یا ذرہ ذرہ کر دئے جائیں۔ تو انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی ؂

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ کوئی شخص کسی درویش کے پاس آیا۔ اور آداب بجا لاکر التماس کی۔ کہ جس وقت آپ کو حق تعالےٰ کی محبت میں حالت پیدا ہو۔ اُس وقت مجھے بھی یاد کرنا۔ درویش نے مسکرا کر کہا۔ صاحب! اس وقت اور اس حالت پر صد افسوس جبکہ میں حالت میں ہوں۔ اور تو مجھے یاد آئے۔ تاکہ میں خدا کو چھوڑ تیری یاد میں ہوں ؂

پھر فرمایا۔ کہ کلام اللہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ یعنی دنیا میں لوگ جو کچھ کرتے ہیں قیامت کے دن یہی اعضاء گواہی دینگے ؂

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! درویشوں نے دنیا ہی میں بحالتِ زندگی اپنے تئیں مُردہ بنالیا ہے اور اپنے تئیں تمام چیزوں سے باز رکھا ہے۔ ہاتھوں کو چھوٹا کر لیا ہے۔ تاکہ نہ لینے کے قابل جو چیز ہے۔ وہ نہ لیں۔ اور زبان کو گونگا بنا لیا ہے۔ تاکہ نہ کہنے والی بات نہ کہی جائے۔ اور پاؤں کو لنگڑا کر لیا ہے۔ تاکہ جہاں پر جانا مناسب نہیں وہاں نہ جائیں۔ پس جو لوگ اس قسم کے ہیں۔ وہ واقعی مقامِ قرب کو پہنچ چکے ہیں۔ اور انشاءاللہ قیامت کے عذاب سے نجات پائینگے ؂

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ بغداد میں ایک درویش کو دیکھا جو نہایت یادِ الٰہی میں مشغول اور صاحبِ نعمت تھا۔ ایک دفعہ وہ جمعہ کی نماز پڑھ کر جو باہر نکلا۔ تو اس کی نگاہ ایک عورت پر پڑی۔ فوراً دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔ اور یا غفور! یا غفور کہنے لگا۔ الغرض جب گھر آیا۔ تو دُعا کی۔ کہ پروردگار! جن آنکھوں نے تجھے دیکھا ہو۔ اُسے دوسرے کو نہ دیکھنے دے۔ ابھی یہ بات پورے طور پر کہنے بھی نہ پایا تھا۔ کہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا۔ اس بات کے شکرانے میں دو رکعت نماز ادا کر کے بیٹھ گیا۔ جب شیخ الاسلام اس بات پر پہنچے تو آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ دوست کے بغیر کسی اور کو دیکھنا سخت کوتاہ نظری ہے۔ بعد ازاں یہ شعر زبان مبارک سے پڑھا ؂

چشمے کہ در رخ تو ببیند وا ندار ۔۔۔ جز در جمالِ تو کہ دگر سو نظر کند

بعد ازاں چند روز گذرنے پائے تھے۔ کہ اچانک اس درویش نے ایسی بات سُنی۔ جو سُننے

Marfat.com

کے قابل نہ تھی۔ تو اس نے دونوں انگلیوں کو کانوں میں دیکر کہا۔ اے پروردگار! وہ کان جو تیرے نام کے سوا اور کچھ سُنے بہرا ہو جائے تو بہتر ہے۔ فوراً دونوں کانوں سے بہرا ہو گیا۔

بعد ازاں اُٹھ کر تازہ وضو کیا اور دوگانہ ادا کیا۔ اور فرمایا۔ کہ اب امید ہے۔ کہ میں دنیا سے ایمان سلامت لیجاؤں گا۔ کیونکہ مجھ سے یہ دو چیزیں مل گئی ہیں۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

گوشے کہ جز بنام تو اے دوست بشنود کر باد چوں بر سخنے گوش برکند

جب شیخ الاسلام نے یہ حکایت ختم کی۔ تو زار زار روئے اور یہ شعر زبان مبارک سے فرمایا ؎

چہ نیکو بود وقت مردن اگر سلامت بہم رخت ایماں بگور

آپ بار بار یہ شعر پڑھتے اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے۔ اے پروردگار! میری خواہش یہ ہے کہ جہان سے ایمان سلامت لیکر جاؤں۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! اگر لوگ ایمان سلامت لے جائیں۔ تو سمجھو کہ انہوں نے کچھ کام کیا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ امام احمد حنبل کو سوائے جان کنی کے وقت کبھی ہنستے نہ دیکھا۔ وہ بھی اس طرح کہ اس وقت ابلیس لعین آپ کے پاس کھڑا افسوس کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اے امام حنبل تو نے اپنا ایمان میرے ہاتھ سے بہت عمدہ طور سے بچا لیا۔ اس واسطے امام صاحب اس بات پر ہنسے اور فرمایا۔ کہ الحمد للہ ہائے ایمان تو سلامت لے چلا ہوں۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ میں اور میرے بھائی مولانا بہاؤ الدین زکریاؒ ایک ہی جگہ بیٹھے تھے۔ اور سلوک کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ تو کچھ دیر بعد میرے بھائی مولانا بہاؤ الدین زکریاؒ اُٹھ کر ہائے ہائے کر کے رونے لگے۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ میں نے پوچھا۔ کیا حالت ہے۔ فرمایا۔ اُٹھ کر دیکھو۔ جب میں نے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ بغداد کے دروازے سے شیخ سعد الدین حمویہؒ کا جنازہ نکال کر جامع مسجد کے پاس نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! ایک مرتبہ میں لاہور کی حد میں بطور مسافر وارد تھا۔ وہاں پر ایک درویش صاحب اسرار و کشف کھیتی باڑی پر اپنا گذارہ کیا کرتا تھا۔ اور کوئی کارکن اس سے زمین کا محصول وغیرہ کچھ نہ لیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہاں کا حاکم کوئی بے مہر شخص مقرر ہو کر آیا جس نے اس سے محصول مانگا۔ اور کہا کہ تو اتنے سال سے مفت پیداوار کھا رہا ہے یا محصول ادا کر یا کوئی کرامت دکھا۔ درویش نے کہا میں مسکین آدمی ہوں۔ مجھے کرامت سے کیا واسطہ۔ مگر اس حاکم نے ایک نہ مانی اور اسی بات پر اڑا رہا۔ آخر درویش نے تنگ آ کر تھوڑی دیر سوچکر کہا۔ اچھا تو کیا کرامت دیکھنا چاہتا ہے اُس نے کہا۔ اگر تجھ میں کرامت ہے تو پانی پر چل۔ درویش پانی پر پاؤں رکھ کر پار ہو گیا۔ جیسے کوئی

Marfat.com

[ن]ی پر چلتا ہے۔ پار جا کر کشتی مانگی تاکہ واپس آ جائے۔ لوگوں نے کہا۔ اسی طرح واپس کیوں نہیں آ جاتے۔ [ک]ہا اس واسطے کہ نفس میں غرور نہ آ جائے۔

بعد ازاں فرمایا کہ اے درویش! جس روز ملجم بدبخت نے امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کی ہلاکت کے ارادے سے آنجناب کا پیچھا کیا۔ تو آنجناب ایک گاؤں سے گذر کر پانی کے کنارے آئے اور گورستان کی طرف منہ کر کے جو وہاں سے قریب ہی تھا۔ ایک کے نام آواز دی کہ اے فلاں ابن فلاں۔ قبر سے آواز آئی، لبیک یا علی، پوچھا گھاٹ پایاب کس طرف ہے۔ کہا۔ جہاں آپ کھڑے ہیں۔ آپ قدم رکھ کر پار ہوئے۔ ملجم نے آ کر پوچھا۔ کہ آپ کو مردے کا نام اور اس کے باپ کا نام معلوم ہو گیا۔ لیکن یہ معلوم نہ ہوا۔ کہ پانی پایاب کہاں ہے۔ فرمایا۔ جانتا تو تھا۔ لیکن اس واسطے پوچھا۔ تاکہ نفس بے باک اور شوخ نہ ہو جائے۔

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اے درویش! جب دوست کے اسرار سے مالا مال ہوتا ہے اس وقت اگر اس کی زبان سے کوئی بات نکل جائے۔ تو کوئی عیب کی بات نہیں کیونکہ جب جگہ ہی نہ رہے۔ تو پھر وہ اسے کہاں رکھے۔ یہ تو کاملوں کی حالت ہے لیکن وہ شخص جو ابتدا ہی میں اپنا اسرار غلبات شوق کی وجہ سے ظاہر کرے۔ وہ البتہ خام کاری کرتا ہے۔ کیونکہ جہاں تک نگہداشت کی حد ہے۔ وہاں تک تو اسے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ لیکن ہاں جب زیادہ ہو جائیں اور کچھ ظاہر کر دے۔ تو بعض اہل سلوک اسے معاف کرتے ہیں۔ اگر کرے تو جائز ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ مومنوں کے دل پاکیزہ زمین کی طرح ہیں۔ اگر محبت کا بیج اس زمین میں [ڈ]ال جائے۔ تو اس سے طرح طرح کی نعمتیں پیدا ہونگی۔ پس اس سے تو اوروں کو بھی حصہ دے سکتا ہے۔ اور تیرے لئے بھی کافی ہوتا ہے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ جب تک تو سانپ کی طرح کینچلی نہ اتاریگا۔ کبھی محبت حق کا دعوے [ت]جھ سے صادق نہیں آئے گا۔

پھر فرمایا کہ کامل حال درویش وہ ہیں جنہیں کسی اور کی حاجت نہیں۔ بلکہ اسرار کی نعمت سے [ما]لا مال ہے سائلوں کو حصہ دیتے ہیں۔ اور ان کا مدعا پورا کر کے لوٹاتے ہیں۔ لیکن جب [در]ویشی کا دعوے کرے۔ اور بادشاہوں اور امراء کے پاس روپے پیسے کی خاطر آئے جائے [ضر]وریات جہیا کر سکے۔ تو سمجھ لو۔ کہ اسے نعمت حاصل نہیں۔ اگر اسے کچھ حاصل ہوتا۔ تو کبھی مخلوق [کے در]وازے پر نہ جاتا۔ اور کسی سے توقع نہ رکھتا۔ جہاں پر درویشی کا قدم آتا ہے۔ وہاں کسی کا گذر [نہیں]۔ اس واسطے کہ درویشوں پر خدائے نعمت کا دروازہ کھلا ہوتا ہے اور سلطنت کا خزانہ درویشوں [کا ہ]وتا ہے تاکہ جسے چاہیں درویشوں کی معاش کی خاطر خرچ کریں پس اپنی آئندہ رہنے کی

Marfat.com

احتیاج ہی کیا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ جب درویشوں کو حالت ہوتی ہے۔ تو عرش سے لیکر فرش کی تمام چیزیں انکی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہیں۔ اور ہر چیز جو حق سے نازل ہوتی ہے۔ اس میں وہ بھی پہنچے ہوئے ہیں۔ پھر فرمایا۔ کہ جس طرح اولیا میں احوال ہوتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء میں بھی تھے۔

پھر فرمایا۔ کہ قاضی حمید الدین ناگوری اپنی تواریخ میں لکھتے ہیں۔ کہ درویش کے احوال محبت حق کی زیادتی کے سبب شوق میں ہیں۔ جب درویشوں پر اللہ تعالےٰ کی محبت غالب ہوتی ہے تو تجلی دوست کے نور میں اس قدر محو ہوتے ہیں۔ کہ کسی مخلوق کو یاد نہیں کرتے۔ پھر یہ شعر پڑھ کر بیہوش ہو گئے ؎

ہر لحظہ کہ در شوق خیال تو شوم غرق   جز روئے تو در پیش نظر جلوہ گرے نیست

بعد ازاں زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ خواجہ امام محمد طاہر غزالی اپنی تواریخ میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حالت ہوئی۔ تو مدینے کے باہر ایک باغ میں تشریف لائے۔ جس میں ایک کنواں تھا اس میں اپنے پائے مبارک لٹکا کر بیٹھ گئے اور عالم احوال میں متحیر تھے۔ ابو موسیٰ اشعری آنحضرت صلعم کے ہمراہ تھے۔ انہیں فرمایا۔ کہ صحابہ میں سے اگر کوئی آئے تو بغیر میری اجازت اندر نہ آنے دینا۔ جب امیر المومنین ابو بکر صدیق اور امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہما آئے۔ تو ابو موسےٰ اشعری نے اطلاع کی۔ فرمایا۔ آنے دو جب اندر آئے۔ تو حکم ہوا۔ کہ میری دائیں طرف اسی طرح بیٹھ جاؤ۔ پھر امیر المومنین عثمانؓ اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ آئے۔ اطلاع ہونے پر اندر آنے کی اجازت ملی اور حکم ہوا۔ کہ بائیں طرف اسی طرح بیٹھ جاؤ۔ دیر تک بیٹھے رہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے احوال میں بیٹھے رہے۔ پھر فرمایا۔ کہ اے یارو! جس طرح زندگی میں ہم بیٹھے ہیں۔ اسی طرح وفات کے بعد بھی ایک ہی جگہ ہونگے۔ اور اسی طرح ہمارا حشر ہو گا۔ اور بہشت میں بھی ایک ہی جگہ ہونگے صحابہ کرام اٹھ کر آداب بجا لائے اور شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس وقت بہشت میری نظر میں ہے اس میں مجھے ایک محل دکھائی دے رہا ہے۔ جو یاقوت کے ایک ہی دانے سے اللہ تعالےٰ نے تیار کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ چار اور محل بھی ہیں۔ جب میں نے پوچھا۔ کہ یہ محل کس کے ہیں۔ تو کہا ایک آپ کے لئے اور چار آپ کے یاروں کے لئے۔ تو میں مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا اور پھر یہ بات تمہیں کہی۔ کہ ہم ہر وقت اکٹھے ہی رہینگے۔

بعد ازاں شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ احوال ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جبکہ کوئی صاحب کو

Marfat.com

میں محو ہوتا۔ تو اسی کی حالت میں مستغرق ہوتا ہے ۔

پھر فرمایا کہ جب میں اسرار دوست کے کسی سر یعنی احوال میں مستغرق ہوتا۔ تو اس وقت ضرور دوستی کی کوئی نہ کوئی بات مجھ پر کشف ہوتی۔ جب یہ بات میرے بھائی بہاؤالدین ذکریا نے سُنی۔ تو ناپسند فرمائی۔ فوراً میری طرف لکھا۔ کہ اے درویش! یہ کیا نادانی کر رہے ہو۔ کہ اسرار حق ظاہر کر رہے ہو۔ یہ بات اہل اسرار کے لیے ٹھیک نہیں۔ میں نے لکھا۔ کہ بھائی جان! کام گفتگو سے گذر گیا اور میرا سینہ اسرار دوست سے پُر ہو گیا تھا جس میں ذرہ بھر جگہ خالی نہیں رہی تھی۔ کہ اس میں سما سکے۔ اب چونکہ گنجائش نہیں رہی۔ اس لئے عالم انوار سے جو اسرار دوست متجلی ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بہتات کی وجہ سے گرے جاتے ہیں۔ پس اے بھائی! میں تو بہتیرا چاہتا ہوں کہ محفوظ رکھوں۔ اور ذرہ بھر بھی ظاہر نہ کروں۔ لیکن مجھ سے ہو نہیں سکتا۔ اب کہو کہ کس طرح کروں۔ جب یہ خط آپ کی خدمت میں پہنچا۔ تو سر جُھکا لیا اور فرمایا۔ کہ ہمارے یار نے اپنا کام انجام تک پہنچایا ہے یہ حکایت ختم کرتے ہی شیخ الاسلام نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے۔ دو دن رات یہی حالت رہی مصیبے پڑے رہے۔ اپنے آپ کی بالکل خبر نہ تھی۔ بعد ازاں جب ہوش میں آئے۔ تو کھڑے ہو کر آسمان کی طرف رُخ کیا۔ اور یہ شعر پڑھے۔ رباعی

آنانکہ در ہوائے تو شیدا نشستہ اند　　از جملہ کس بُریدہ و تنہا نشستہ اند
خود را فدائے نام تو اے دوست کردہ اند　　آں عاشقاں کہ بر تو شیدا نشستہ اند
در عالم تفکر بر دل نہادہ اند　　گہے فتادہ و گہ بر پا نشستہ اند

بعد ازاں اسی موقعہ پر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ کوئی شخص ملتان سے آیا اور اُس نے کہا کہ میں شیخ بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھا۔ ایک مرتبہ جب آپ کی حالت بدلی۔ تو اپنی خانقاہ سے نکل سوار ہو کر ملتان بھر میں پھرے اور ڈونڈی پٹوا دی۔ کہ جو شخص آج بہاؤالدین زکریا کا چہرہ دیکھ لیگا۔ میں ضامن ہوں کہ قیامت کے دن اسے دوزخ میں نہیں لیجایا جائیگا۔ فوج فوج مسلمان آکر آپ کا دیدار کرتے اور آپ قسم کھا کر فرماتے۔ کہ قیامت کے دن تم دوزخ میں نہیں جاؤ گے۔ کیونکہ مجھے کہا گیا ہے۔ کہ اے بہاؤالدین! جو آج تیرا دیدار کرے گا۔ قیامت کے دن ہم اسے دوزخ میں نہیں بھیجینگے۔ جونہی اس شخص نے یہ حکایت ختم کی۔ مجھ پر ذوق طاری ہوئی۔ اور کہا۔ کہ اے درویش! اگر بہاؤالدین نے یہ بات کہی ہے۔ کہ جو شخص آج میرا دیدار کریگا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں نہیں بھیجیگا۔ اب میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ دُنیا میں جس شخص نے میری بیعت کی ہوئی یا مجھ سے مصافحہ کیا ہو گا۔ یا میرے فرزندوں کا ہاتھ پکڑا ہو گا یا میرے مریدوں کی بیعت کی ہو گی یا مجھ سے مصافحہ کیا ہو گا۔ یا میرے خانوادہ میں

Marfat.com

بیعت کی ہوگی وہ ہرگز ہرگز دوزخ میں نہیں جائیگا۔

اس واسطے کہ میرے پیر قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ اے فرید! حق تعالیٰ نے تجھے یہ درجہ عطا فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تیرا یا تیرے فرزندوں یا تیرے مریدوں کا مرید ہوگا۔ وہ دوزخ میں نہیں جائیگا۔ وہ بالضرور بہشت میں جائیگا۔ نیز مجھے بھی ہزار مرتبہ یہ آواز آچکی ہے۔ کہ فرید اجودھنی نیک بخت بندہ ہے جب شیخ الاسلام نے یہ حکایت ختم کی۔ تو عالم تحیر میں کھڑے ہو گئے۔ میں پاس تھا سات دن رات تک اسی عالم تحیر میں مشغول رہے۔ کھانے پینے کی حاجت نہ ہوتی۔ جب عالم صحو میں آئے۔ تو طاعت میں مشغول ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فصل سوم

سخن در ذکر رزق وغیرہ اُفتادہ بود

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اُس وقت رزق کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش! شریعت اور طریقت میں صادق بندہ وہ ہے جو روزی سے دل نہ لگائے بلکہ فراغ دلی سے اپنے مولا کی طاعت میں مشغول رہے۔ اور درحقیقت جان لے۔ کہ جو کچھ تیرے مقدر میں ہے تجھے مل رہیگا۔ اس سے ذرہ بھر بھی کم نہ ہوگا۔ پس اے درویش! اگر سالہا سال تو مارا مارا پھرے تو جو رزق تیری قسمت میں لکھا جا چکا ہے۔ وہ بغیر تیری کوشش اور طلب کے تجھے مل جائیگا۔ اور اگر تو زیادہ چاہے۔ تو ایک ذرہ بھر بھی نہیں ملیگا۔ اے درویش! فقر کی راہ میں ثابت قدم وہ ہے جو روزی سے دل نہ لگائے۔ کہ آج تو میں نے کھا لیا ہے کل کیا کھاؤں گا ایسے شخصوں کو اصحاب طریقت بد دین اور بد دیانت کہتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ اہل سلوک لکھتے ہیں۔ کہ جس طرح موت انسان کو ڈھونڈھتی ہے اور اس کے کندھے پر لکھی ہے۔ اسی طرح رزق بھی لکھا ہوا ہے۔ اور وہ انسان کو ڈھونڈھتا ہے جہاں کہیں آدمی جاتا ہے۔ رزق اُس کے ہمراہ جاتا ہے۔ اگر بیٹھتا ہے تو رزق بھی اُس کے پاس ہی بیٹھتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! بے غم رہ کیونکہ تیرا رزق تیرے کندھے پر لکھا ہوا ہے۔ تو فراغ دلی سے اللہ تعالیٰ کے کام میں مشغول ہو۔ کیونکہ جو تیرا مقسوم ہے وہ ضرور بالضرور تجھے مل رہیگا۔

پھر فرمایا۔ کہ تو مولیٰ کا طالب بن تاکہ جو کچھ مولیٰ کے ملک میں ہے۔ وہ تیری طلب کرے اس واسطے کہ آثار اولیاء میں میں نے لکھا دیکھا ہے۔ کہ جب کوئی مسلمان دنیا طلب کرتا ہے۔ تو وہ ہرگز اُس کے پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ اور اس سے اس طرح بھاگتی ہے۔ جیسے مسلمان مُردار سے

Marfat.com

اور جو شخص مولا کی طلب میں ہوتا ہے اور دنیا کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ تو دنیا ہزار آرزو سے اس کے پیچھے پڑتی ہے۔ اور وہ اسے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ بلکہ اس سے اس طرح بھاگتا ہے جیسے مسلمان مردار سے ٭

پھر فرمایا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے۔ کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ تو اس سے یہ مطلب ہے۔ کہ اس میں صدقہ۔ خیرات اور سخاوت کرے۔ اور آئندہ کے لئے کچھ بوئے۔ تاکہ پھل اٹھا سکے۔ کیونکہ دنیا میں صدقے اور سخاوت سے بڑھ کر کوئی کام نہیں۔ جس نے اپنا کام نکالا ہے۔ سخاوت اور صدقے سے نکالا ہے ٭

پھر فرمایا۔ کہ جتنے متوکل ہیں۔ انہیں رزق وغیرہ کا نہ غم ہے نہ اندیشہ۔ اس واسطے کہ جو کچھ مقسوم میں ہے وہ مل ہی رہیگا۔ پھر اندیشہ کرنے کا فائدہ ہی کیا ٭

پھر فرمایا۔ کہ اہل سلوک میں جسے دیکھتے ہیں کہ رزق کے لئے اندوہگین ہے۔ درویشوں کو حکم کرتے ہیں۔ کہ اس کی گردن پکڑ کر خانقاہ سے نکال دو کیونکہ یہ بد اعتقاد درویش ہے۔ اور اسے صدق نہیں

پھر فرمایا۔ کہ میں نے ایک بزرگ کی زبانی سنا ہے۔ کہ یہ بھی ایک کبیرہ گناہ ہے کہ انسان رزق کے لئے غمگین ہو۔ کہ آج تو کھالیا ہے۔ کل شاید ملیگا یا نہیں ٭

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! اگر سو سال بھی تو مارا مارا پھرے اور مقسوم سے بڑھ کر رزق طلب کرے۔ تو مقدر سے زیادہ ذرہ بھر بھی تجھے نہیں ملیگا ٭

پھر فرمایا۔ کہ ایک شخص کئی سال تک روزگار کے لئے مارا مارا پھرا۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں جاتا اور ایک مقام سے دوسرے مقام میں۔ لیکن جو اس کی روزی تھی۔ اس سے ذرہ بھر بھی زیادہ نہ ہوئی۔ چنانچہ جب وہ شخص واپس آیا۔ تو پہلے کی نسبت بھی بری حالت میں تھا۔ لوگوں نے پوچھا کیا حالت ہے۔ کہا مسلمانو! میں تو اس واسطے گیا تھا۔ کہ رزق زیادہ ہو جائیگا لیکن جو کچھ میری قسمت میں لکھا ہے۔ اس سے ذرہ بھر بھی زیادہ نہیں ہوا۔ پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر یہ شعر زبان مبارک سے فرمایا ؎

گر کشی صد ہزار باری چست | نخوری بیش از آنکہ روزی تست

جب شیخ الاسلام نے یہ شعر پڑھا۔ ایک عزیز نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مجھے شعر یاد ہے عرض کروں فرمایا پڑھو۔ اس نے یہ شعر پڑھے ؎

بشغل جہاں رنج بردن چہ سود | کہ روزی بکوشش نباید فزود
بدنبال روزی چہ باید دوید | تو بنشیں کہ روزی خود آید پدید

پھر فرمایا کہ اے درویش! اگر رزق کی زیادتی کے لئے تو سو سال بھی کوشش کرتا ہے تو ذرہ بھر

Marfat.com

بھی زیادہ نہ ہوگا۔ پس ہر حال اور کام میں صادق ہونا چاہئیے بعض نادان جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اس شہر
سے باہر جاتے ہیں۔ شاید رزق زیادہ ہو جائے یہ بھی کبیرہ گناہ ہے اور اُن کی بے صدقی ہے۔ جو
اس قسم کا خیال کرتے ہیں۔ یہ بُرا خیال اُن کو پریشان رکھتا ہے۔ پس اے درویش! جہاں تو جائیگا۔
پروردگار تو وہی ہے وہ تو نہیں بدل جائیگا۔ جو کچھ اُس نے لکھ رکھا ہے وہ تجھے پہنچا دیگا ؎

پھر اسی موقعہ کے مناسب یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص نے روزگار سے
تنگ آکر شہر کو چھوڑنا چاہا۔ جب ایک بزرگ سے وداع ہونے گیا۔ تو اُس نے پوچھا۔ کہاں اور کیوں
جاتے ہو۔ کہا اس شہر کو چھوڑتا ہوں۔ شاید روزگار میں بہتری ہو جائے۔ اس بزرگ نے کہا۔ اچھا
اُس شہر کے خدا کو میرا سلام کہنا۔ وہ حیران رہ گیا اور پوچھا۔ کہ کیا وہاں کا خدا کوئی اور ہے؟ خدا
تو ایک ہی ہے۔ اس بزرگ نے کہا۔ اے نادان! جب تو اتنا جانتا ہے۔ کہ خدا ہر جگہ ایک
ہے۔ تو کیا اتنا بھی نہیں جانتا۔ کہ اس شہر میں اور اُس شہر میں تیرا مقدر بھی ایک ہی ہے۔ جا فراغ
دلی سے طاعت الٰہی میں مشغول ہو۔ پھر دیکھ۔ کہ تجھے کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں ؎

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ ایک واصل کے ہاں بارہ روز تک فاقہ رہا۔ آخر بچوں
نے تنگ آکر کہا۔ کہ یا تو ہمارے لئے خوراک لاؤ۔ یا ہمیں مار ہی ڈالو تاکہ عذاب سے جان چھوٹے۔
اُس نے کہا۔ اچھا آج صبر کرو۔ کل میں مزدوری کرنے جاؤنگا۔ چنانچہ دوسرے روز علی الصباح وضو
کرکے جنگل میں جاکر عبادت الٰہی میں مشغول ہوا۔ جب عصر کے وقت واپس آیا۔ اور بچوں نے آکر
دامن پکڑا۔ کہ کچھ لائے ہو۔ اُس نے پیچھا چھڑانے کی خاطر کہدیا۔ کہ جس شخص کے ہاں میں مزدوری
کرنے گیا تھا۔ اُس نے کہا ہے کہ کل دو دن کی اکٹھی مزدوری دونگا۔ بچوں نے واویلا مچایا۔ کہ او نا
مہربان باپ! ہم تو مارے بھوک کے مرے جاتے ہیں۔ اور تو ہمارے کھانے کا بندوبست
نہیں کرتا۔ درویش نے اس روز بھی وعدہ کیا اور جنگل میں جاکر نماز میں مشغول ہوگیا۔ جب عصر کا وقت
ہوا۔ تو فرشتوں کو حکم ہوا۔ کہ دو سیر آٹا۔ ایک برتن میں کچھ شہد اور دو ہزار اشرفیاں بہشت سے
لاکر اس درویش کے گھر پہنچا کر اُس کے بچوں کو کہدو۔ کہ جس کے ہاں دو روز تمہارا باپ مزدوری
کرتا رہا ہے۔ اُس نے دو روز کی مزدوری بھیجی ہے۔ اور یہ بھی کہلا بھیجا ہے کہ اگر تو ہماری خدمت میں
کوتاہی نہ کریگا۔ تو ہم بھی اس میں ذرا کمی نہ کرینگے۔ جب وہ درویش گھر آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔
کہ باورچیخانہ گرم ہے اور گھر میں خوشی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ بچے خوشی خوشی آکر لپٹ گئے۔
اور سارا حال عرض کیا۔ درویش نے نعرہ مار کر کہا۔ اللہ تعالےٰ سوگنا مہربانی کرتا ہے بشرطیکہ ہم
اس کے کام میں پکے ہوں ؎

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! جو شخص اللہ تعالےٰ کی عبادت فراغ دلی سے کرتا ہے۔ اور ...

Marfat.com

رزق کے لئے کسی قسم کا اندیشہ نہیں کرتا۔ تب سے اسی طرح رزق پہنچتا ہے جیسا اس بندہ گوار کو پہنچا ۔

بعد ازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ حقیقی عشق ایک ایسا موتی ہے ۔ جس کی قیمت کا اندازہ کوئی جوہری یا قدرشناس نہیں کرسکتا ۔

پھر فرمایا۔ کہ اس قسم کی بے بہا نعمت کسی مقرب فرشتے کو بھی نہیں ملی۔ یہ صرف آدمی کو ملی ہے جیسا کہ خود فرمایا ہے ۔ ولقد کرمنا بنی آدم ۔ جس وقت عشق پیدا کیا گیا۔ تو اسے حکم ہوا۔ کہ اے عشق! تو جا کر اندوہناک آدمیوں کے دل میں قرار پکڑ۔ کیونکہ وہی تیرے رہنے کے قابل ہے۔ بعد ازاں شیخ الاسلام نے غلبات شوق میں یہ رُباعی زبان مبارک سے فرمائی ۔ رباعی

گفتم صنما مگر تو جانانِ منی ۔۔۔ اکنوں کہ نگہ ہے کنم جانِ منی

مرتد گردم اگر زمن برگذری ۔۔۔ اے جان جہان تو کفر و ایمان منی

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! جس روز حقتعالےٰ نے عشق کو پیدا کیا۔ تو شوق کے لاکھوں سلسلے اور ریشے پیدا ہو گئے۔ پھر مومنوں کی روحوں کو بلایا گیا۔ اور فرشتوں کو حکم ہوا۔ کہ عشق کو ہزار ناز اور کرشمے سے اِن روحوں کے سامنے لاؤ۔ پھر جو روحیں عشق و محبت کے لائق تھیں۔ وہ آگے بڑھیں۔ اور اُنہوں نے محبت کے ریشے اور عشق کی زنجیر کو ہاتھ مارا۔ اور قبہ اوّل میں محبت کے دریا میں غرق ہوئیں۔ جن کا نام و نشان تک مٹ گیا ۔ وہ انبیاء اولیاء اور عاشقوں کی رُوحیں تھیں بعض روحیں دیکھ کر مستغرق ہوئیں۔ وہ اہل مجازی کی روحیں تھیں ۔ جو شخص پہلے عشق مجازی میں مبتلا ہوتا ہے۔ جب عشق حقیقی کی طرف آتا ہے۔ تو اسے حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر یہ رُباعی زبان مُبارک سے فرمائی ۔ رُباعی

چنداں ناز است زعشق تو بر سرمن ۔۔۔ یا در غلطم کہ عاشقے تو بر من

یا در سرایں نماط شود ایں سرمن ۔۔۔ یا خیمہ زند وصل تو اندر من

وہاں پر ایک عزیز حاضر خدمت تھا۔ اُس نے آداب بجا لا کر عرض کی۔ کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تواریخ کا ایک شعر مجھے یاد ہے۔ اگر حکم ہو تو عرض کروں۔ فرمایا۔ کہو۔ اس نے کہا ؎

اے دوست ترا بجو شتن بعست بدم ۔۔۔ از رشک تو باز دیدہ خود دوست ندام

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ عاشقوں کا ولولہ اور زمزمہ جو ابتدا سے انتہا تک ہے ۔ وہ اسی روز سے ہے جو عشق کی اس صورت پر مفتون ہوئے تھے ۔ پس اے درویش! تجھے قدر ہی معلوم نہیں کہ تیرے دل کے اندر کیسی خوبصورت نعمت مقام کئے ہوئے ہے ۔ اور رُوح کہ جو تمام اعضا کی بادشاہ ہے پیدائش میں اس دل کو دی گئی ہے ۔ پس یہی وجہ ہے ۔ کہ جہاں پر عشق ہے وہاں پر ہوتا ہے ۔ اس بات کی قدر وہی جانتا ہے۔ کہ جس کے دل میں اسرار دوست اور انوار عشق کا مقام

Marfat.com

ہو۔ اور اُس کے قرب میں عشق کی جگہ ہو ؎

پھر اسی موقعہ پر فرمایا۔ کہ مشائخ طبقات نے جو رزق کو چار قسم کا لکھا ہے۔ رزق مقسوم رزق مذموم۔ رزق مملوک اور رزق موعود۔ رزق مقسوم وہ ہے۔ جو قسمت کے اندر لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے۔ وہ ضرور بالضرور ملیگا۔ رزق مذموم وہ ہے۔ کہ جو کچھ کھانے پینے کی چیز ملے۔ اس پر صبر نہ کرے یعنی جبکہ خود اللہ تعالے رزق کا ضامن ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں وعدہ فرمایا ہے وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔ تو پھر صبر نہ کر سکے کیا معنے۔ رزق مملوک وہ ہے۔ جو نقدی اور اسباب وغیرہ جمع کیا جائے یا تجارت کی جائے۔ البتہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے قوت حاصل ہوتی ہے لیکن اے درویش! اس راہ کے سالکوں نے کہا ہے کہ تجارت وہ شخص کرتا ہے۔ جسے حقتعالے کے فضل و کرم کا انکار نہ ہو۔ مگر درویش کے لئے یہی مناسب ہے۔ کہ جو نقدی یا اسباب اسے ملے سب راہِ خدا میں صرف کرے اور ذرہ بھر بھی اپنے لئے محفوظ نہ رکھے ؎

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! موعود رزق وہ ہے۔ جس کا وعدہ اللہ تعالے نے نیک لوگوں اور عابدوں سے کیا ہے۔ اور خود کلام مجید میں فرماتا ہے۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ یعنی نیک لوگوں کو رزق کے اندیشے سے فارغ کر دیا ہے کیونکہ ان سے اللہ تعالے کا وعدہ ہے کہ بے مانگے ان کو رزق پہنچیگا۔ اور جو اُن کی ضروریات ہیں مہیا کی جائینگی ؎

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں سیوستان میں بطور مسافر وارد تھا۔ میرے ہمراہ چند اور درویش بھی تھے۔ اس شہر کے باہر غار میں ایک درویش از حد یاد الٰہی میں مشغول رہتا تھا۔ جب میں اُس کے پاس پہنچا۔ تو تلاوت سے فارغ ہو کر دیر تک یاد الٰہی میں مشغول رہا۔ اور پھر یہ حکایت شروع کی۔ کہ اے عزیزو! میں بیس سال تک سیر کرتا رہا۔ ایک مرتبہ ایک بزرگ کے پاس پہنچا جو پہاڑ میں جنگل کے اندر رہتا تھا۔ جہاں پرندہ کا بھی گذر نہ تھا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ یہ جنگل میں رہتا ہے۔ اسے خوراک کہاں سے ملتی ہوگی۔ جونہی میرے دل میں خیال گذرا۔ اس نے کہا۔ کہ اے درویش! کیا تو خوراک کے لئے تعجب کرتا ہے۔ شاید تو خدا کو رازق نہیں مانتا۔ جو فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ۔ یعنی اے میرے بندو! خواہ تم جنگل میں ہو یا آبادی میں جو تمہارے مقدر میں ہے وہ تمہیں ضرور ملیگا۔ پھر کہا کہ بیٹھ جا۔ اور قدرت کا تماشا دیکھ جب اس بزرگ نے یہ کہا۔ تو میں کانپ اٹھا۔ فرمایا۔ یہ پتھر جو میرے سامنے پڑا ہے اسے اُٹھا کر توڑ ڈال میں نے توڑا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ اس پتھر کے اندر ایک کیڑا ہے۔ جس کے منہ میں سبز

Marfat.com

پہنچاتا ہے ... [illegible]

پھر فرمایا کہ اے درویش! جو کیڑے کو پتھر میں روزی پہنچاتا ہے۔ کیا وہ میرا مقصد مجھے نہ دیگا۔ پھر وہ رات میں نے وہیں گذاری۔ افطار کے وقت ایک آدمی دو روٹیاں اور تھوڑا سا حلوہ لیکر آیا۔ اور آداب بجالا کر اس درویش کے سامنے رکھ کر واپس چلا گیا۔ جب وہ بزرگ تلاوت سے فارغ ہوا۔ تو مجھے بلایا۔ کہ آکر کھالو۔ اور کہا کہ تو تو کہتا تھا کہ تم کہاں سے کھاتے ہو۔ دیکھو اللہ تعالٰے اس طرح روزی پہنچاتا ہے۔ جب میں نے سنا تو میں آداب بجالا کر واپس چلا آیا پس اے درویش! جو بات اس بزرگ نے مجھے کہی۔ وہ میں نے بغور سُنی۔ اور اس مقام میں آکر ساکن ہوگیا۔ آج تیس سال کا عرصہ ہونے آیا ہے کہ مجھے عالم غیب سے روزی ملتی ہے۔ اور جو آتا ہے اسے بھی مل رہتا ہے ؂

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ جب شام کی نماز کا وقت ہوا۔ تو میں نے اور اور مسافروں نے اس کے ہمراہ نماز ادا کی۔ تھوڑی دیر بعد ایک شخص سر پر دستر خوان اُٹھائے آ پہنچا۔ اور اُس بزرگ کے آگے رکھدیا ہم نے کھانا سیر ہو کر کھایا۔ لیکن اس میں سے ذرہ بھر بھی کم نہ ہوا۔ پھر اُس بزرگ نے پاؤں زمین پر مارا۔ جس سے پانی کا چشمہ نمودار ہوا۔ جب پانی پی لیا۔ تو دستر خوان غائب ہوگیا۔ جب دن ہوا۔ تو وداع ہوتے وقت میں نے اس بزرگ سے مصافحہ کرنا چاہا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کا ہاتھ ہی کٹا ہوا ہے۔ مجھے تعجب پیدا ہوا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے۔ یہ خیال آتے ہی اس بزرگ نے کہا۔ کہ اے عزیز! میں ایک روز غار سے تازہ وضو کرنے کے لئے باہر نکلا۔ تو ایک دینار پڑا پایا۔ میرے نفس نے چاہا۔ کہ اُسے اُٹھا لے کیونکہ یہ بھی عالم غیب ہی سے پہنچا ہوا رزق ہے۔ جب اُٹھانا چاہا۔ تو غیب سے آواز آئی کہ اے جھوٹے مدعی! کیا توکل اور ہمارا عہد یہی تھا۔ جو تم نے ہم سے کیا تھا۔ کہ ایک پیسے کو دیکھ کر اُسے اٹھانا چاہا۔ شاید تو ہمیں درمیان سے بھول گیا۔ جونہی میں نے یہ آواز سُنی۔ کار دیا س تھی۔ اس ہاتھ کو کاٹ کر باہر پھینکدیا۔ پس اے درویش! جو ہاتھ اللہ تعالٰی کی رضا کے بغیر کوئی چیز پکڑے وہ کٹا ہوا ہی بہتر ہے۔ پس اے عزیز! بیس سال سے میں اس شرمندگی کے مارے آسمان کی طرف نگاہ نہیں کرتا۔ اور روتا ہی رہتا ہوں۔ کہ ہائے میں نے یہ کیا کیا ؂

بعد ازاں شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ مرد خدا وہی تھے۔ جو ذرہ بھر بھی راہِ خدا سے باہر نہیں ہوئے اور رزق کی خاطر کبھی مشوش نہیں ہوئے ؂

پھر یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ ایک مرتبہ چند فقیر خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے باہر نکلے اور دل کے طور پر کہا کہ ہم اپنا دلی راز کسی کو نہیں بتائینگے۔ اور نہ ہم کسی سے کچھ مانگینگے۔ الغرض جب ایک جگہ پہنچے جہاں پر آدم زاد کا پتہ تک نہ تھا۔ تو وہاں پر ایک چشمہ دیکھا۔ جہاں اُنہوں نے وضو کیا۔ اور اسی اثنا میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام جو کی چند روٹیاں لیکر تشریف لائے ہیں۔

Marfat.com

سب آپ کی طرف رجوع ہو گئے۔ اور خوشی کرنے لگے۔ کہ الحمد للہ ایک تو خضر علیہ السلام کی زیارت ہو گئی اور دوسرے ہم بھوکے تھے کھانے کو کچھ مل گیا ہے۔ جونہی یہ خیال اُن کے دل میں گذرا آواز آئی۔ کہ اے بدعہد مریدو! کیا تم نے ہم سے یہی عہد کیا تھا۔ اتنے میں آسمان سے ایک تلوار نمودار ہوئی جس سے سب کے سرتن سے جدا ہو گئے۔

شیخ الاسلام نے فرمایا کہ اے درویش! جو شخص عہد کو توڑتا ہے۔ اور توکل میں ثابت قدم نہیں رہتا اس کی یہی سزا ہوتی ہے پھر آبدیدہ ہو کر یہ شعر پڑھا۔ جو آپ نے حوض شمسی کے کنارے قاضی حمید الدین ناگوریؒ کی زبانی سنا تھا۔

ہر کہ با دوست عہد کرد وشکست عاقبت گشتہ شد چو بدعہداں

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! عشق کا آغاز آدم صفی اللہ علیہ السلام سے ہوا ہے۔ جب آپ کو دنیا میں پیدا کیا گیا۔ تو آپ کو عشق کا جمال کرایا گیا۔ آپ دیکھتے ہی عاشق ہو گئے۔ پس اے درویش! یہ سب جنبش عشق کی وجہ سے تھی۔ بہشت کے نگار خانہ پر لات مار کر دیوانوں کی طرح وہاں سے نکل آئے اور دنیا کے خرابے میں آکر قرار لیا۔ لیکن چونکہ آپ سے لغزش وقوع میں آئی تھی! اس لئے فرشتوں کو حکم ہوا۔ کہ اے فرشتو! میں آدم کے لئے غمخوار پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ اس سے اُلفت کرے نہیں تو یہ برداشت نہیں کر سکیگا! اور ہلاک ہو جائیگا۔ فرشتوں نے سر سجدے میں رکھدیا۔ اور عرض کی۔ کہ جو کچھ تو جانتا ہے وہ ہمیں معلوم نہیں۔ تو حاکم ہے جس طرح چاہے حکم کر۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو! دیکھو۔ کہ ہم وہ مونس کس طرح پیدا کرتے ہیں۔ آدم علیہ السلام تنہا بیٹھے تھے۔ کہ آپ کے پہلو سے حوا پیدا کیں۔ حوا سلام کر کے آپ کے پہلو میں بیٹھ گئیں۔ آپ نے اُس کی صورت دیکھ کر پوچھا۔ کہ تو کون ہے؟ کہا میں تیرا جوڑا ہیں سے تجھے قرار حاصل ہو گا!

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اے درویش! حقیقی عاشق کا شور و غوغا اسی وقت تک ہوتا ہے۔ کہ جب تک وہ اپنے مقصود کو نہیں پہنچتا۔ جب معشوق کا وصال حاصل ہو جاتا ہے۔ تو سب شور و غوغا جاتا رہتا ہے!

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! مجھے شیخ بہاؤ الدین بخاری کا جو ایک واصل حق ہو گذرا ہے ایک قطعہ یاد ہے۔ جو اس نے از روئے شوق کہا تھا۔ قطعہ

من اول روز چوں در تو بدیدم شیفتہ گشتم ندانستم تو بودی یا کہ بود ستیکہ من بودیم
چناں در روئے آں جاناں شدم من شیفتہ واللہ کہ من از خود شدم بیرون ترا دیدار خود دیدیم

پھر اسی موقع پر شوق اور اشتیاق کے غلبات میں فرمایا۔ کہ میں نے ایک دفعہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی یہ رباعی سُنی تھی۔ رباعی

Marfat.com

[illegible] بلا [illegible] — چو عشق خفتہ بود شور من انگیزم

اگرچہ عشق خوش آمد و ناخوش است مرا — مرا خوش است بہر دو ہم بر آمیزم

مرا رفیقاں گویند کز بلا پرہیز — بلا دل است من از دل چگونہ پرہیزم

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اے درویش! توکل صرف رزق مقسوم میں ہو سکتا ہے! اس واسطے کہ مجھے معلوم ہے کہ جو تیرے مقدر میں ہے وہ تجھے مل ہی رہیگا۔ لیکن دوسرے رزقوں میں نہیں جو مملوک ہے۔ اس میں خود توکل ہی نہیں۔ لیکن جو رزق موعود ہے۔ اس میں بھی توکل نہیں۔ کیونکہ جس رزق کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ ضرور مل رہیگا۔ لیکن رزق مقسوم میں اگر توکل کرے۔ تو جائز ہے۔ کیونکہ یہ سمجھے کہ جو میری قسمت میں ہے وہ مل رہیگا۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! کہ باقی اقسام کے رزق میں متقدمین کو بھی توکل میسر نہیں ہوا کیونکہ کسی نے بیس سال توکل کیا۔ اور کسی نے دس سال۔ اور سارے جہان سے مبرا ہو گذرے ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ پچاس سال تک متوکل رہے اور خلقت سے گوشہ گیری اختیار کی۔ اور اسی پچاس سال کے عرصے میں کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیا۔ اگر کوئی شخص کچھ لاتا بھی تو دروازے سے ہی واپس کر دیتے۔ اور فرماتے کہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ جو میری روزی ہے وہ مجھے مل جائیگی۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! شیخ قطب الدین بختیار اوشی بیس سال تک معین الدین سنجری کی خدمت میں رہے۔ میں نے اس عرصے میں کبھی نہ دیکھا۔ کہ کسی کو آپ نے اپنے پاس آنے دیا ہو۔ لیکن ہاں جب آپ کے لنگر میں کچھ نہ ہوتا۔ تو خادم آن کر کھڑا ہو جاتا۔ خواجہ معین الدین مصلّٰے اٹھا کر فرماتے کہ جتنا آج اور کل کے لئے کافی ہو۔ اتنا اٹھا لو۔ سارا سال یہی طریق رہا۔ اگر کوئی مسافر آ جاتا۔ تو جو کچھ وہ مانگتا اسے دے دیتے۔ وداع کرتے وقت مصلّٰے کے نیچے ہاتھ ڈالتے۔ جو کچھ ہاتھ میں آ جاتا۔ وہ اسے دیا جاتا۔

پھر فرمایا۔ کہ جو شخص حق تعالےٰ کی دوستی اور محبت کا دم بھرے اور اپنے تئیں درویش کہلائے۔ اور توکل میں متوکل ہو۔ اور پھر اپنے جیسوں سے کسی چیز کی توقع کرے سمجھ لو۔ کہ وہ درویش نہیں۔ پھر خواجہ صاحب نے یہ دو شعر زبان مبارک سے فرمائے ؎

ہر کہ دعوائے کند بہ درویشی — خط بیزاری از جہاں بدہد

بالحقیقت بداں کہ مرتد ہست — رفت بدنام کش نشاں ندہد

جب شیخ الاسلام نے یہ حکایت ختم کی۔ تو آپ اٹھ کر اندر تشریف لے گئے! اور میں اور خلقت واپس چلے گئے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

Marfat.com

فصل چہارم

سخن در ذکر توبہ وغیرہ افتادہ بود

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ بہت سے لوگ جماعت خانہ میں بیٹھے تھے۔ اور توبہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ اتنے میں شیخ بدرالدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی آئے اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرکے بیٹھ گئے۔

پھر شیخ الاسلام نے زبانِ مبارک سے فرمایا کہ توبہ کی چھ قسمیں ہیں۔ اوّل دل اور زبان سے توبہ کرنا۔ دوسری آنکھ کی۔ تیسری کان کی۔ چوتھی ہاتھ کی۔ پانچویں پاؤں کی اور چھٹی نفس کی۔ پھر ہر ایک کی شرح یوں بیان فرمائی۔ کہ اوّل جب تک توبہ کی دل سے تصدیق نہ کرے۔ اور زبان سے اقرار نہ کرے۔ توبہ درست ہی نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے کہ جب تک دل دنیا کی دوستی۔ جھوٹ۔ حسد۔ فسق و فحش۔ ریا اور برائی وغیرہ سے پاک نہ ہو جائے۔ اور ان معاملات سے سچے طور پر توبہ نہ کرے۔ اس کی توبہ توبہ نہیں شمار ہوتی۔ مثلاً ایک شخص گناہ کر رہا ہے۔ اور اسی وقت توبہ بھی کرتا ہے۔ اور اس کی توبہ توبہ شمار نہ ہوگی۔ اپنی نفسانی خواہش کے لئے گناہ کرتا ہے۔ اور بات توبہ کی کرتا ہے یہ بھلا کب درست ہوسکتی ہے جب تک کہ پہلے اپنے دل کو اس معاملے سے بالکل صاف نہ کرے۔ توبہ درست ہی نہیں ہوتی۔ اس واسطے کہ کلام اللہ میں فرمان ہے کہ اے ایمان والو! نصوحی توبہ کرو یعنی ایسی توبہ جو دل سے بھی ہو۔ اور زبان سے بھی۔ اس توبہ نصوحی سے مراد دل کی توبہ ہے۔ جب توبہ کرو۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف واپس آجاؤ۔ جب دل ان بنیادی خرابیوں سے صاف ہو جائیگا۔ تو توبہ شمار ہوگی۔ اور تو متقی کے برابر ہو جائیگا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ کہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی جو شخص گناہ سے توبہ کرے۔ وہ ایسے شخص کی طرح ہے۔ جس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔ پس اس صورت میں توبہ کرنے والا اور متقی دونوں برابر ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ توبہ دل کی ہی ہوتی ہے۔ زبان سے خواہ لاکھوں مرتبہ توبہ کی جائے جب تک دل سے تصدیق نہ کی جائے کبھی درست نہیں ہوتی۔ جب زبان سے اقرار کرے تو دل سے تصدیق بھی کرنی چاہیئے۔

پھر فرمایا۔ کہ بعض تائب زبان سے تو توبہ کرتے ہیں۔ لیکن دل اسی بدی کی طرف مائل رہتا ہے یا صبح سے شام تک توبہ توبہ پکارتے ہیں۔ جب اس بیماری سے خلاصی ہو جاتی ہے۔ تو پھر بیخودی اور غفلت میں پڑ جاتے ہیں۔ اور توبہ کو بھولے سے بھی یاد نہیں کرتے۔ پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہوکر یہ رباعی پڑھی۔ رباعی

Marfat.com

بر دِل اثر گناہ بر لب توبہ — در صحتِ خوشدلی و در تپ توبہ
ہر روز شکستن الحذر ہر شب توبہ — زیں توبۂ نادرست یارب توبہ

پھر فرمایا۔ کہ مرنے سے پہلے توبہ کرنی چاہیئے۔ پھر یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ خواجہ بشر حافی علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کی توبہ کا باعث کونسی بات ہوئی۔ فرمایا۔ ایک روز میں شراب خانے میں بیٹھا تھا۔ کہ غیب سے آواز آئی۔ کہ اے بشر حافی موت سے پہلے توبہ کر لے جب یہ آواز سُنی تو توبہ کرلی۔ اور پھر ان گناہوں کے نزدیک بھی نہ پھٹکا جس کے سبب اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ درجہ عنایت فرمایا۔

پھر فرمایا۔ کہ جب انسان اپنے تینوں دلوں کو دنیاوی خرابیوں وغیرہ سے پاک کر لے اور بالکل توبہ کر لے۔ یعنی اس کے دِل سے لوگوں کے دماغ کو خوشبو حاصل ہو۔ تو سمجھ لو۔ کہ اس کی توبہ توبہ نصوحی ہے۔ قلوب ثلثہ کی تعریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یوں بیان فرمائی ہے۔ اَلْقُلُوْبُ ثَلٰثَۃٌ قَلْبٌ سَلِیْمٌ وَّقَلْبٌ مُّنِیْبٌ وَّقَلْبٌ شَہِیْدٌ۔ اَمَّا قَلْبٌ سَلِیْمٌ فَھُوَ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ سِوَا مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَمَّا الْقَلْبُ الْمُنِیْبُ فَھُوَ الَّذِیْ تَابَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَمَّا الْقَلْبُ الشَّہِیْدُ فَھُوَ الَّذِیْ شَاھَدَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ۔ دل تین ہیں۔ ایک سلیم۔ دوسرا منیب تیسرا شہید۔ سلیم وہ جس میں اللہ تعالےٰ کی معرفت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ منیب وہ جو ہر چیز سے توبہ کرکے اللہ تعالےٰ کی طرف لوٹ آیا ہو۔ اور شہید وہ جس نے ہر چیز میں اللہ تعالےٰ کا مشاہدہ کیا ہو۔

پھر فرمایا۔ کہ جب انسان کے دِل میں یہ تین چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ان پر قرار ہو جاتا ہے تو واقعی جان لو۔ کہ وہ سلیم منیب اور شہید ہو گیا ہے۔ پس اس کی توبہ توبۂ نصوحی ہے۔ اور اگر ابھی دنیاوی اشغال۔ شہوات اور مالوفات سے آلودہ ہے۔ تو وہ دِل مُردہ ہے۔ اگر ان سب سے صاف ہو گیا ہے۔ تو ازل سے ابد تک زندہ رہیگا۔

پھر فرمایا۔ کہ مولیٰ اور بندے کے درمیان جو حجاب ہوتا ہے وہ بھی اسی دلی آلائش کی وجہ ہوتا ہے۔ جب آلائش دُور ہو جائے۔ اور توبہ کے ذریعے اپنے تئیں پاک کرے۔ تو وہ حجاب اُٹھ جاتا ہے۔ یہی دلی آلائش مشغولی ہے۔ پس تو اپنے دِل کو شہوات اور مالوفات سے پاک کر تاکہ حجاب بیچ سے اُٹھ جائے۔ تو مشاہدہ اور مکاشفہ کی لذات شہوات کے درجے کو پہنچ جائے۔

بعدازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! تو نے دِل کی توبہ کا حال سُن لیا۔ اور زبان کی توبہ کا حال سُن۔ زبان کی توبہ یہ ہے۔ کہ توبہ کے بعد زبان کو ہر ناشائستہ کلام سے روکے اور بیہودہ بات نہ کرے۔ اور نا کہنے والی باتوں سے توبہ کرے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تازہ وضو کرکے دوگانہ ادا کرے اور پھر قبلہ رُخ بیٹھ کر یہ دُعا کرے۔ کہ پروردگارا میری اس زبان کو بُرا کہنے سے توبہ عنایت کر علاوہ ذکر کے سوا کسی اور بات کیلئے پلٹے جاری نہ کر۔ اور جن باتوں میں تیری رضا نہیں۔ اُن کے بیان

Marfat.com

کہنے سے اسے باز رکھ ۔

پھر فرمایا۔ کہ جب صبح ہوتی ہے تو ساتوں اعضاء زبانِ حال سے کہتے ہیں۔ کہ اے زبان! اگر تو اپنے تئیں محفوظ نہ رکھیگی۔ تو ہم ہلاک ہو جائینگے ۔

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک بیہودہ بات کی تھی سو اپنی زبان کو اس قدر دانتوں تلے دبایا۔ کہ خون نکل آیا۔ اور بعد ازاں عہد کر لیا۔ کہ جب تک میں زندہ رہونگا کسی سے گفتگو نہ کرونگا۔ پس ایک بیہودہ بات کے عوض بیس سال کسی سے ہمکلام نہ ہوئے ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک روز ایک واصل مذ امجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ایک شخص کے آنے کی بابت پوچھا۔ کہ آیا فلاں شخص آگیا ہے۔ بعد ازاں اپنے دل میں سوچا۔ کہ میں نے یہ کیا بات کی ہے۔ اس کے عوض تیس سال تک لوگوں سے گفتگو بالکل بند رکھی۔ پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر یہ شعر پڑھا ؎

درکام زبانِ دشمنِ جان گرجاں بکار آید ہوشدار زبان

پھر فرمایا۔ کہ میں نے قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے ایک درویش واصلِ حق کو دیکھا۔ جو اللہ تعالےٰ کی بندگی میں مشغول تھا۔ میں دس سال اس کے پاس رہا۔ لیکن اس عرصے میں اس کی زبان سے کوئی ایسی بات نہ سُنی جو کہنے کے قابل نہ ہو۔ مگر ایک بات سُنی وہ یہ کہ اس نے ایک عزیز کو کہا۔ کہ اے درویش! اگر تو آخرت میں اپنے تئیں سلامت لیجانا چاہتا ہے تو ناشائستہ گفتگو سے اپنی زبان کو بچا۔ یہ کہکر فوراً اپنی زبان کو دانتوں تلے اس قدر زور سے دبایا۔ کہ خون ٹپک پڑا۔ اور کہا کہ یہ بات تجھے کہنی مناسب نہ تھی۔ اس کے عوض بیس سال تک کسی سے کلام نہ کی ۔

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اے درویش! جس روز اللہ تعالیٰ نے زبان کو آدم علیہ السلام کے مُنہ میں رکھنا چاہا۔ تو زبان کو فرمایا۔ اے زبان! دیکھ تیری پیدائش سے میرا خاص مُدعا یہ ہے۔ تو میرے نام کے سوا اور کوئی نام نہ لے اور میرے کلام کے سوا اور کچھ نہ پڑھے۔ اور اگر اُن کے علاوہ تو نے کچھ اور کہا۔ تو یاد رکھ تو بھی اور باقی کے اعضاء بھی مصیبت میں گرفتار ہونگے۔ پس اے درویش! زبان خاص کر ذکر اور قرآنی تلاوت کے لئے بنائی گئی ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ مشائخ طبقات لکھتے ہیں۔ کہ انسان کے ہر عضو میں شہوت اور خواہش ہے۔ جو حجاب اور آفت کا موجب ہوتی ہے۔ جب تک ان شہوات اور خواہشات سے توبہ نہ کرے اور تمام عضا کو پاک نہ کرے۔ ہرگز کسی رتبے پر نہیں پہنچتا ۔

پھر فرمایا۔ کہ جو اعضاء بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے اوّل نفس ہے۔ جس میں شہوت

Marfat.com

رکھی گئی ہے۔ دوسرے آنکھ جس میں دیکھنے کی خواہش رکھی گئی ہے۔ تیسرے کان جس میں سننے کی خواہش رکھی گئی ہے۔ اسی طرح ناک میں سونگھنے کی۔ اور ہاتھ میں چھونے کی۔ اور تالو میں چکھنے کی۔ اور زبان میں تعریف کرنے کی۔ اور آٹھویں دل ہے۔ جس میں وحدہٗ کا درد ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے طالب کو چاہیئے۔ کہ ان سے توبہ کرے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اسے سن لے۔ جو فرماتا ہے۔ کہ میں اپنی حکمت سے خلقت کے مابین اسے معزز کروں گا۔ جو دنیاوی محبت سے دل کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور جو اپنے نفس کو دیدہ بازی سے محفوظ رکھیگا۔ اُسے ترک گناہ سے معزز بناؤں گا۔ اور جو میرے سوا سب کو بھول جائیگا۔ اُسے قیامت کے دن معزز بناؤں گا۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! سب سے بڑھ کر سعادت یہ ہے۔ کہ انسان اپنے نفس پر حکمران ہو۔ تاکہ نفس شہوت رانی نہ کر سکے۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیئے۔ یہی درویش کے کام کا خلاصہ اور درویشی کا جوہر ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ جب عالم نورانی سے الٰہی تجلی کے اسرار اور انوار نازل ہوتے ہیں۔ تو پہلے دل پر نازل ہوتے ہیں۔ اور جب زبان اور دل آپس میں موافق ہو جاتے ہیں۔ تو پھر عشق کے انوار وہاں مکان کرتے ہیں۔ اگر دل اور زبان ایک دوسرے کے موافق نہیں۔ تو محبت کے انوار وہاں سے واپس چلے جاتے ہیں۔ اور ایسے دل پر جاتے ہیں۔ جو زبان سے موافق ہوتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ کسی واصل سے پوچھا گیا۔ کہ عشق حقیقی میں ثابت قدم کون ہے؟ فرمایا جس کا دل اور جس کی زبان آپس میں موافق ہوں۔ اس واسطے کہ پہلے عشق حقیقی دل پر ظاہر ہوتا ہے۔ پھر زبان پر۔ جب دل اور زبان عشق سے آپس میں مل گئے۔ تو وہ محبت حق ہو گئی۔ زبان تمام اعضاؤں کی بادشاہ ہے۔ جب زبان سلامت ہے۔ تو سمجھو کہ سارے اعضاء سلامت ہیں۔ اس واسطے کہ مشہور ہے۔ کہ جب بادشاہ دین کے کام میں خلل ڈالے۔ تو تمام رعایا خلل انداز ہوتی ہے۔ اور جب بادشاہ سلامت ہو۔ تو ساری سلطنت کے سارے کام بخوبی سرانجام پاتے ہیں پس اے درویش! کان، آنکھ، نفس، وغیرہ ساتوں اعضاء زبان کے تابع ہیں جب زبان سلامت ہے تو سارے اعضاء سلامت ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ دوسری آنکھ کی توبہ ہے۔ اس توبہ کی شرط یہ ہے کہ غسل کرے اور دوگانہ نماز ادا کرکے روبقبلہ بیٹھے۔ اور دونو ہاتھ دعا کے لئے اُٹھا کر یہ کہے۔ کہ اے پروردگار! میں ان تمام چیزوں کے دیکھنے سے جو دیکھنے کے قابل نہیں توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ میں کسی نہ دیکھنے والی چیز کو نہ دیکھوں گا صرف اُن چیزوں کو دیکھوں گا جن کا دیکھنا جائز ہے۔ اور بعد از اں آنکھ کو ممنوعات کے دیکھنے سے بچائے رکھے۔ یہ آنکھ کی توبہ ہے۔ کیونکہ آنکھ ہی ایسی چیز ہے جس سے معبود کی لذت

Marfat.com

بھی جمال ہو سکتی ہے اور آنکھ ہی ایسی چیز ہے جس سے لوگ مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں پس اے درویش! عشق کا پہلا مرتبہ آنکھ میں ہے۔ لوگوں کو چاہئے۔ کہ جس کام میں مشاہدہ کی نعمت ہے اس کی کوشش کریں۔ اور حق تعالی کے سوا کسی کو نہ دیکھیں ❊

پھر فرمایا۔ اے درویش! ایک دفعہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم زید کے گھر کے پاس سے گذر رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک باہر سے زید کی بیوی پر پڑی چشم مبارک بند کر کے آگے گذر گئے۔ فوراً مہتر جبرائیلؑ نے آکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! زید کی عورت آپ پر حلال ہے۔ اس سے نکاح کر لیں۔ اب وہ زید پر حرام ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سخت ملول ہوئے۔ اور فرمایا۔ کاش! یہ آنکھ ہی نہ ہوتی جس کے دیکھنے سے اس قسم کی بات ظہور میں آتی ❊

پھر فرمایا۔ کہ مہتر داؤدؑ علیہ السلام نے ناقابل دید ایک شے کو دیکھا۔ تو تین سو سال تک روتے رہے۔ حکم ہوا کہ داؤد! کس واسطے روتے ہو؟ عرض کی کہ کیا کہوں اس آنکھ نے مجھے مصیبت میں پھنسایا۔ چونکہ آنکھ کا قصور ہے۔ اس لئے آنکھ ہی کو اس کی سزا ملنی چاہئے۔ کیونکہ اسی نے ممنوعہ چیز کو دیکھا ❊

پھر فرمایا کہ مہتر شیث علیہ السلام اس قدر روئے کہ نابینا ہو گئے۔ جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ دو سبب ہیں۔ ایک یہ کہ اس نے ایک ممنوعہ چیز کو دیکھا۔ دوسرے یہ کہ جس آنکھ نے دوست کا جمال دیکھا ہو غیرت ہے۔ کہ پھر وہ کسی اور کو دیکھے۔ اگر وہ دیکھے۔ تو اس کا اندھا ہونا ہی بہتر ہے تاکہ قیامت کے دن جب اٹھے تو جمالِ دوست ہی میں آنکھ کھولے۔ بعد ازاں ساٹھ سال تک زندہ رہے لیکن کسی نے آپ کو آنکھیں کھولے ہوئے نہ دیکھا ❊

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ یہ شعر میں نے خواجہ قطب الدین بختیار اوشیؒ کی زبانِ مبارک سے سنا تھا ؎

دیدۂ کو جمال دوست بدید   تا بود زندہ مبتلاء باشد

پھر فرمایا۔ کہ اللہ تعالی کی محبت میں صادق وہ ہے۔ جب اس کی آنکھ میں مشاہدہ حق کا سرمہ لگ جائے۔ تو آنکھ بند کرے اور غیر کی طرف نہ دیکھے۔ صرف قیامت کے دن تجلی حق کو دیکھے وہ اس وقت جبکہ دوست اس کی منت کرے کہ اب آنکھ کھول۔ تب کھولے ❊

بعد ازاں فرمایا۔ کہ آنکھ کی توبہ تین قسم کی ہے۔ اول ممنوعہ اشیاء کے دیکھنے سے۔ دوسرے اگر مسلمان بھائی کی غیبت کرے۔ اور کچھ دیکھ لے۔ تو اس سے توبہ کرے۔ کہ میں نے کیوں دیکھا۔ اگر دیکھ لے۔ تو کسی کے آگے اسے بیان نہ کرے ❊

پھر فرمایا کہ اے درویش! کان کی توبہ یہ ہے۔ کہ تمام ناقابل شنید باتوں سے توبہ کرے

Marfat.com

[illegible] اُس کی توبہ تو بہ شمار ہوتی ہے +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ انسان کو جو شنوائی دی گئی۔ تو اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر سنے جہاں کلام اللہ پڑھا جا رہا ہو۔ کان دھر کر سُنے۔ نہ اس واسطے دی گئی ہے کہ جہاں بُرائی تمسخر اور سرود وغیرہ ہو رہا ہو سُنے۔ اس واسطے کہ خبر ہیں ہے کہ جو اس قسم کی آوازیں سنیگا۔ قیامت کے دن سیسہ پگلا کر اُس کے کانوں میں ڈالا جائیگا +

پھر فرمایا۔ کہ عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ راستہ چل رہے تھے۔ کہ آہ و بکا کی آواز کان میں پڑی۔ فوراً دونوں اُنگلیوں سے کان بند کر کے گھر پہنچے۔ تو حکم دیا۔ کہ کچھ سیسہ پگلا کر لاؤ۔ جب لایا گیا۔ تو فرمایا کہ میرے کانوں میں ڈال دو۔ کیونکہ میں نے ناقابل شنید چیز سُنی ہے۔ قیامت کے دن کے عذاب سے تو خلاصی ہوگی۔ آج ہی اسکا کفارہ کر لیتا ہوں۔ پس اے درویش! درویشوں نے اپنے تئیں خلقت کی صحبت سے دُور رکھا ہے اور تنہائی اختیار کی ہے۔ تاکہ ناقابل شنید باتیں نہ سُنیں۔ یہی کان کی توبہ ہے۔ چوتھی توبہ ہاتھ کی ہے۔ یعنی کوئی ایسی چیز نہ چھوئی جائے۔ جس کا پکڑنا منع ہے۔ ایسی تمام باتوں سے توبہ کرے +

پھر اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہٗ العزیز نے ایک درویش کو بدخشاں میں دیکھا جو بزرگانِ دین سے تھا۔ اور جس کا نام شیخ برہان الدین تھا۔ اس کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ اور بیس سال سے کٹیا میں معتکف تھا۔ اس سے ہاتھ کٹنے کی وجہ پوچھی۔ تو کہا۔ کہ ایک مرتبہ میں ایک مجلس میں حاضر تھا۔ صاحبِ مجلس کی اجازت بغیر میں نے گیہوں کے ایک دانے کو دو ٹکڑے کر کے پھر رکھدیا۔ غیب سے آواز آئی۔ کہ اے درویش! یہ کیا حرکت تو نے کی ہے۔ کہ مالک کی اجازت بغیر گیہوں کا دانہ دو ٹکڑے کر ڈالا۔ جونہی میں نے یہ بات سنی۔ فوراً ہاتھ کاٹ کر باہر پھینکدیا۔ تاکہ پھر نا پکڑنے کے قابل چیز نہ پکڑ سکوں۔ پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ مردانِ خدا ایسا ہی کر کے کہیں سے کہیں پہنچے ہیں +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ پانچویں توبہ پاؤں کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جن مقامات پر جانا نامناسب ہے نہ جائے۔ اور خواہش سے پاؤں باہر نہ رکھے۔ تاکہ اُس کی توبہ توبہ شمار ہو +

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ سفر کرتے کرتے ایک جنگل میں کے اندر ایک درویش صاحبِ نعمت اور ازحد بزرگ دیکھا جس کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔ سلام کے بعد وجہ پوچھی۔ تو کہا کہ ایک روز میں وضو کرنے کے لئے غار سے باہر نکلا۔ تو میری نگاہ ایک عورت پر پڑی مجھے خواہش ہوئی۔ کہ غار سے باہر قدم رکھا۔ کہ اسے پکڑ لوں۔ تو وہ عورت غائب ہو گئی۔ میں نے پاؤں کاٹ کر باہر پھینکدیا۔ پس اے درویش! آج چالیس سال کا عرصہ ہونے آیا ہے۔ کہ ایک ہی

Marfat.com

پاؤں پر کھڑا ہوں۔ اور شرمندگی کے مارے حیران ہوں۔ کہ قیامت کے دن میں کس طرح منہ دکھاؤں گا اور کیا جواب دوں گا +

ایک مرتبہ خواجہ بایزید سے کسی درویش نے پوچھا۔ کہ آیا عاشق کو ہر وقت حضوری رہتی ہے یا کبھی کبھی۔ فرمایا ہر وقت۔ اس واسطے کہ عاشق خواہ کھڑا ہو تو بھی مشاہدہ حق کے حضور میں ہے بیٹھا ہے تو بھی مشاہدہ میں غرق ہے۔ اگر سویا ہوا ہے تو بھی مشاہدہ حق کے خیال میں مستغرق ہے۔ پس عاشق کو مشاہدہ دوست میں ہر وقت حضوری حاصل ہے +

پھر فرمایا۔ کہ عاشق کے لئے حضور اور غیبت یکساں ہے جس طرح حضور ہے اسی طرح غیبت۔ پھر فرمایا۔ کہ میں نے یہ شعر شیخ بہاؤالدین زکریا کی زبانی سنا تھا ؎

حضور و غیبت عاشق چو ہر دو یکسانست بغیب مست جمالش حضور نیز ہمانست

بعدازاں فرمایا۔ کہ چھٹی توبہ نفس کی ہے۔ پس چاہئے کہ نفس کو تمام خواہشات۔ ماکولات اور شہوات سے باز رکھا جائے۔ اور ان سب سے توبہ کی جائے۔ اور نفس کی خواہش کے مطابق کام نہ کیا جائے۔ قرآن شریف میں ہے۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى یعنی جو شخص اپنے پروردگار سے ڈرے اور خواہشات سے نفس کو روکے تو اس کا مقام بہشت میں ہوگا

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ ہارون رشید زبیدہ سے جھگڑ پڑا۔ اس نے کہا۔ جا دوزخی۔ ہارون نے ذرا قسم کھائی۔ کہ جب تک مجھے کوئی بہشتی نہ کہیگا۔ تب تک تیرے اور میرے درمیان قسم ہے۔ الغرض یہ کہہ کر بعد میں وہ پشیمان ہوا۔ کہ میں نے ایسا کیوں کہا۔ سب علماء کو بلایا۔ لیکن کسی نے یہ نہ کہا۔ کہ تو بہشتی ہے۔ اس مجلس میں امام شافعی رحمۃ اللہ موجود تھے۔ انہوں نے اٹھ کر پوچھا۔ کہ کیا تم کبھی اپنی نفسانی خواہش سے بھی ٹلے ہو۔ کہا۔ ہاں۔ فلاں مجلس میں۔ امام نے فتوے دیدیا۔ کہ تو آیت کے مطابق بہشتی ہے۔ آیت۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى۔ یعنی جو شخص اللہ کے خوف کے سبب خواہش نفسانی سے باز رہتا ہے۔ اسکی جگہ بہشت میں ہوگی +

بعدازاں شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اے درویش! توبہ تین قسم کی ہوتی ہے۔ حال۔ ماضی اور مستقبل۔ حال یہ کہ کئے ہوئے گناہ سے ندامت حاصل ہو۔ ماضی یہ کہ دشمنوں کو راضی کرے۔ اگر کسی کی کوئی چیز چھین لی ہے۔ تو واپس کرے۔ اگر واپس کئے بغیر توبہ کرے۔ تو توبہ قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کو [illegible] چیز دیکر اسے خوش کرے۔ پھر توبہ قبول ہوتی ہے۔ اگر کسی کو برا بھلا کہا ہو۔ تو اس سے معافی مانگے۔ وہ شخص جسے برا بھلا کہا ہو مر جائے تو غلام آزاد کرے۔ ایسا کرنے سے گویا اس نے مردہ کو [illegible] اگر کسی کی منکوحہ یا کنیز سے زنا کرے۔ تو اس سے معافی نہ مانگے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے

Marfat.com

تو یہ کرنے بیاکہ شہوانی خواہش ہے تو یہ کرے۔ تو لوگوں کو شربت اور ٹھنڈا پانی پلائے۔ خلاصہ یہ کہ توبہ کرتے وقت گناہ کی بابت معذرت کرے مستقبل یہ ہے کہ آئندہ گناہ نہ کرنے کی ٹھان لے۔

جب شیخ الاسلام یہ فوائد ختم کر چکے۔ تو اُٹھ کر اندر چلے گئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فصل پنجم

سخن در ذکر خدمت کردن بزرگان و آداب ادن افتادہ بود

قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ تو شیخ الاسلام نے زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش! جس نے سعادت حاصل کی خدمت سے کی۔ کیونکہ دین دُنیا کی نعمت مشائخ اور پیروں کی خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ جو شخص سات دن مشائخ اور پیروں کی خدمت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے اعمال نامے میں سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے۔ اور جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر کی وفات کے بعد شیخ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی خدمت کی۔ کہ کوئی خادم ایسی خدمت بجا نہیں لا سکتا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ کو بغداد میں میں نے دیکھا تھا۔ تو آپ سر پر چولھا اُٹھائے ہوئے تھے۔ اور اس پر دیگچی میں آتش گرم کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ فرمایا۔ حج کو۔ مجھے یہ خدمت دیکھ کر تعجب آیا۔ لوگوں سے پوچھا۔ کہ آپ کتنے سال سے یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ کہا پچیس سال سے اس درویش کو اسی طرح خدمت بجا لاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ عبداللہ خفیفؒ سے پوچھا گیا۔ کہ یہ دولت کہاں سے پائی۔ فرمایا! ایک درویش کی خدمت کرنے سے کہ جو کچھ وہ درویش فرماتا تھا میں سر آنکھوں سے بجا لاتا تھا۔ چنانچہ ایک روز اس درویش نے فرمایا۔ کہ فلاں درویش کو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا۔ کہ کل میرے پیر کا عرس ہے کھانا موجود ہوگا۔ قدم رنجہ فرمائیگا۔ اور اس مقام کو با برکت کیجیگا۔ تاکہ کھانا آپ کے روبرو تقسیم ہو۔ وہ درویش رہتا تھا۔ راستے میں شیر کا ڈر تھا۔ اس درویش نے مجھے یہ کام آزمائش کے لئے فرمایا تھا میں حکم کے بموجب روانہ ہوا۔ تو ایک مقام پر شیر بالمقابل ہوا۔ جب میں اُس کے پاس پہنچا۔ تو کہا کہ اپنے پیر کے حکم کے بموجب فلاں درویش کے پاس جاتا ہوں۔ مجھے راستہ دیدو۔ یہ سُنتے ہی راستہ دیدیا۔ اور آداب بجا لا کر چلا گیا۔ میں گذر کر اس درویش کے پاس پہنچا اور پیغام پہنچایا تو اس نے

Marfat.com

قبول کیا۔ کہ مَیں آؤں گا۔ میں آداب بجالا کر واپس حاضر خدمت ہوا۔ تو میرے پیر نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا کہ واقعی خدمت کا حق یہی تھا جو تو بجالایا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور فرمایا۔ کہ جا تجھے دین اور دنیا دے دی۔ وہاں سے لوٹ کر میں کیتھل میں آگیا پس جو نعمت مجھ میں دیکھتے ہو۔ وہ سب اُس درویش کی عطا کردہ ہے ❊

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ سے پوچھا گیا کہ یہ دولت کہاں سے پائی فرمایا دو باتوں سے۔ ایک اپنی ماں کی خدمت سے اور دوسری اپنے پیر کی خدمت کرنے سے۔ ماں والا واقعہ تو یوں ہے۔ کہ ایک دفعہ جاڑے کے موسم میں رات کو میری والدہ صاحبہ نے پانی مانگا میں نے اُٹھ کر کوزہ بھرا اور ہاتھ پر رکھ کر حاضر خدمت ہوا۔ لیکن والدہ صاحبہ سو گئیں۔ جب تیسرا حصہ رات گذر گئی اور والدہ صاحبہ بیدار ہوئیں۔ تو پانی میرے ہاتھ سے لیا۔ اور آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کی۔ اور پیر والا واقعہ یوں ہے کہ تیس سال تک میں نے خدمت کی۔ اس عرصے میں مجھے دن رات برابر تھے۔ چنانچہ ایک رات میں قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھا اور میرے سوا کوئی مرید اس وقت حاضر خدمت نہ تھا۔ شیخ صاحب نے آواز دی۔ کہ اے عزیز! قرآن شریف لاؤ۔ میں لے گیا تو مجھ سے لیکر دعا کی ❊

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اے درویش! جب تک تو درویشوں کی خدمت نہ کرے گا کبھی کسی مقام پر نہیں پہنچیگا ❊

پھر فرمایا۔ کہ شیخ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر کے خواب کے کپڑے بیس سال سر پر اُٹھائے رہے۔ اور حج کو ہمراہ لیگئے۔ تب یہ نعمت پائی۔ جو تمام اہل جہان کے نصیب ہوئی ہے ❊

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! میں نے ایک بزرگ سے سُنا ہے کہ ایک روز صدق سے اپنے پیر کی خدمت کرنا بے صدق کی ہزار سالہ عبادت سے بہتر ہے ❊

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ شُرْبًا یعنی جو لوگوں کو پانی پلائے۔ اُسے خود سب کے بعد پینا چاہئے۔ اسی طرح کھانا کھلانے میں واجب ہے۔ کہ خادم پہلے نہ کھانا کھائے۔ پھر فرمایا۔ کہ میزبان کو واجب ہے۔ کہ خود مہمان کے ہاتھ دھلائے۔ اس میں حکمت ہے۔ کہ پہلے اپنے ہاتھ دھو کر پاک کرے۔ تاکہ دوسروں کے ہاتھ دھلانے کے قابل ہو جائے لیکن پانی پلاتے وقت پہلے خود نہ پیئے۔ بلکہ پہلے اوروں کو پلائے اور بعد میں آپ پیئے ❊

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک شخص خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہاتھ دھلانے کے لئے پانی لایا۔ اور بیٹھ گیا۔ خواجہ صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ وجہ پوچھی۔ تو فرمایا۔ کہ چونکہ تم بیٹھ گئے۔ اب مجھے واجب ہے کہ اُٹھ کھڑا ہوں مطلب یہ کہ ہاتھ دھلانے والے کو بیٹھنا واجب نہیں۔ کیونکہ خلاف ادب ہے

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ امام شافعی امام مالک کے ہاں بطور مہمان وارد ہوئے۔ تو امام مالک

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ ایک دفعہ میں بطور مسافر بغداد میں وارد ہوا۔ تو دجلہ کنارے غار میں ایک بزرگ کو دیکھا جو نہایت باعظمت اور صاحب نعمت تھا۔ لیکن از حد کمزور۔ اس وقت وہ کٹیا کے اندر نماز میں مشغول تھا جب فارغ ہوا۔ تو میں نے سلام کہا۔ فرمایا۔ علیک السلام اے فرید! میں حیران رہ گیا۔ کہ اسے میرا نام کون بتا گیا۔ فوراً فرمایا۔ کہ جو تجھے یہاں لایا۔ وہی نام بتا گیا۔ پھر مجھے فرمایا۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ کچھ عرصہ میں خدمت میں رہا۔ افطار کے وقت دو آدمی دستر خوان لاتے اور اس کے سامنے رکھ کر چلے جاتے۔ ایک دفعہ چند صوفی بھی آگئے۔ ہم سب نے ملکر کھانا کھایا۔ مگر اس درویش نے خود ہاتھ دھلائے میں نے عرض کی۔ کہ اتنے آدمیوں کے ہوتے ساتے آپ نے کیوں ہاتھ دھلائے۔ فرمایا۔ کہ یہ قاعدے کی بات ہے۔ کہ مہمانوں کے ہاتھ میزبانوں کو خود دھلانے چاہئیں۔

بعدازاں یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب حضرت موسےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ کوہ طور پر آئے۔ تو فرمان ہوا کہ نعلین اُتار کر آؤ۔ تاکہ پہاڑ کی گرد تمہارے پاؤں پر پڑے۔ اور تم بخشے جاؤ۔ لیکن جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج کی رات عرش کے نزدیک پہنچے۔ تو حکم ہوا۔ کہ یا محمد! نعلین سمیت آجاؤ۔ تاکہ نعلین مبارک کی گرد عرش پر پڑنے سے اسے جنبش سے قرار آئے۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! جب حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر سے اٹھینگے۔ تو مستوں کی طرح چلینگے در عرش کے کنگرے پر ہاتھ مار کر فریاد کرینگے۔ کہ رب ارنی انظر الیک۔ حکم ہوگا۔ اے موسیٰ! چپ رہو! آج حساب کا دن ہے۔ محاسبہ کے بعد ہی دیدار ہوگا۔ لیکن جب جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آنجناب کی اُمتیں آئینگی۔ تو ان میں بعض ایسے بھی عاشق ہونگے۔ جن کے لئے فرشتوں کو حکم ہوگا۔ کہ انہیں زنجیروں سے جکڑ کر بہشت میں لیجاؤ۔ لیکن وہ زنجیروں کو توڑ فریاد کرتے ہوئے عرش تلے آجائینگے۔ پھر ویسا ہی حکم ہوگا۔ پھر توڑ کر آجائینگے۔ غرضیکہ ستر ہزار زنجیر توڑینگے پھر حکم ہوگا۔ کہ دیدار کا وعدہ بہشت میں ہے۔ وہاں چلو۔ پھر انہیں قرار حاصل ہوگا۔

بعدازاں فرمایا۔ کہ ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے۔ دست مبارک میں انگشتری تھی۔ اسے پھرا رہے تھے۔ فرمان ہوا کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے کھیل کے لئے نہیں پیدا کیا بعدازاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندگی بھر کبھی ایسی باتوں میں مشغول نہ ہوئے۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! جس روز حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے جیل میں بھیجا اور آپ نے بادشاہ کے ساقی کو خواب کی تعبیر بتلائی تھی۔ کہ بادشاہ کا ساقی بنیگا۔ اور دوسرے کو بتلائی تھی کہ تجھے کوّے اور چیلیں کھائینگی۔ اس روز یوسف علیہ السلام نے ساقی کو کہا تھا۔ کہ بادشاہ کو میری

Marfat.com

بابت یاد دلانا۔ اسی وقت مہتر جبرائیل آئے اور فرمان لائے۔ کہ اے یوسف! تو نے ہمیں فراموش کر دیا۔ کہ ہماری خبر دوسرے کو کہتا ہے۔ اب تو سات سال اور جیل میں رہ ✦

پھر فرمایا۔ اے درویش! مہتر سلیمان علیہ السلام باوجود اس قدر سلطنت کے جب کبھی دعوت کرتے یا مجلس جمع کرتے۔ تو کھانے سے پیشتر آبدیدہ ہوتے۔ اور لوٹا خود ہاتھ میں لیتے اور طشتری غلام۔ پھر مہمانوں کے ہاتھ خود دھلاتے۔ اور خود پانی اُس وقت پیتے۔ جب سارے مہمان پی چکتے۔ الغرض باوجود اس قدر سلطنت اور جاہ و حشم کے خود زنبیل بُن کر بیچتے۔ اور اُس کے داموں سے روٹی کھاتے۔ ایک روز دل میں خیال آیا۔ کہ اے پروردگار! اس قدر تو نے مجھے عنایت کی لیکن اس میں میرے نصیب کچھ بھی نہیں۔ میں زنبیل بُن کر اپنا گذارہ کرتا ہوں۔ جب یہ خیال دل میں گذرا۔ تو اُس روز جب زنبیل بُن کر بازار گئے۔ تو کسی نے نہ خریدی۔ واپس چلے آئے اسی طرح سات روز تک گئے۔ لیکن زنبیل فروخت نہ ہوئی۔ آپ حیران رہ گئے۔ کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ اسی وقت مہتر جبرائیل نے آکر کہا۔ اے سلیمان! اب زنبیل کی قیمت سے کھانا کیوں نہیں کھاتے ذرا اوپر کی طرف دیکھو۔ جب اوپر نگاہ کی۔ تو ساری زنبیلوں کو آسمان کے گوشے میں لٹکا ہوا پایا۔ حکم ہوا۔ کہ اے مہتر سلیمان! یہ سب ہم نے ہی خریدی تھیں۔ یہ صرف بہانہ تھا۔ کہ خلقت خریدتی ہے۔ آپ اُس کہنے سے پشیمان ہوئے اور توبہ کی ✦

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! کہ انسان کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ کہ میں کچھ کرتا ہوں۔ جو کچھ ظاہر و باطن میں حرکات و سکنات اس سے ظہور میں آتی ہیں۔ انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے سمجھنا چاہئے۔ کہ سب اسی کی مرضی سے ظہور میں آرہی ہیں ✦

پھر فرمایا۔ اے درویش! امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی۔ کہ جو شخص آپ کے ہاں بطور مہمان وارد ہوتا۔ خود اُس کے ہاتھ دھلاتے اور فرماتے۔ کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اور دوسرے پیغمبروں کی سنت ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ خود مہمانوں کے ہاتھ دھلایا کرتے اور اپنے ہاتھ سے پانی پلایا کرتے تھیں اے درویش! جہاں تک تجھ سے ہو سکے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اماموں کی پیروی کر۔ تاکہ تو اُن سے شرمندہ نہ ہووے ✦

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ امیرالمومنین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اصحاب کو بلایا۔ اور کھانے کے وقت خود کھڑے ہوکر لوٹا لیکر سب کے ہاتھ دھلائے ✦

جب شیخ الاسلام نے یہ فوائد ختم کئے۔ تو دولت خانے میں تشریف لے گئے۔ اور میں اور لوگ واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ✦

Marfat.com

فصل ششم

در ذکر تلاوت قرآن وغیرہ

شیخ برہان الدین ہانسویؒ۔ شیخ بدر الدین غزنویؒ اور اور عزیز حاضر خدمت تھے۔ زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش! قرآن شریف کی تلاوت تمام عبادتوں سے افضل ہے۔ اور دُنیا اور آخرت میں اس سے درجہ ملتا ہے۔ پس چونکہ قرآن پڑھنے سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں۔ اِس لئے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ ایسی نعمت سے غافل نہ ہوں۔ اور اپنے تئیں محروم نہ رکھیں +

پھر فرمایا۔ کہ قرآن شریف پڑھنے سے بہت سے فائدے ہیں۔ اول آنکھ کی روشنی بڑھتی ہے یعنی دکھتی نہیں۔ دوسرے ہر حرف کے بدلے ہزار سالہ عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ اور اسی قدر بدیاں اس کے نامۂ اعمال سے کاٹی جاتی ہیں +

پھر فرمایا۔ کہ جو شخص دوست سے کلام کرنا چاہے۔ وہ کلام اللہ میں مشغول ہو۔ پھر فرمایا۔ کہ نیک بخت بندہ وہ ہے جو دوست سے ہمکلام ہو۔ دوست سے ہمکلامی کی سعادت قرآن شریف کی تلاوت سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر روز ستر مرتبہ ہر انسان کے دل میں یہ ندا ہوتی ہے۔ کہ اگر تجھے ہماری آرزو ہے تو سارے کام چھوڑ کر قرآن شریف کی تلاوت کر +

پھر فرمایا۔ کہ لوگوں کو اکثر کرکے حضور اور مشاہدہ کی نعمت تلاوت قرآنی کے وقت حاصل ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ جو سر عالم میں ہے۔ وہ قرآن شریف پڑھتے وقت انسان پر منکشف ہوتا ہے۔ اور ہر حرف اور معانی میں جب غور کرتا ہے۔ تو اُس پر قلم کا سر منکشف ہوتا ہے۔ اور اگر آیت مشاہدہ یا آیت رحمت پر پہنچتا ہے۔ تو مشاہدہ کے دریا میں مستغرق ہوتا ہے۔ اور لاکھوں نعمتیں حاصل کرتا ہے۔ اور جب عذاب کی آیت پر پہنچکر غور کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس طرح پگھلتا ہے۔ جیسے کٹھالی میں سونا +

پھر فرمایا کہ شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت کسی وعید کی آیت پر پہنچتے۔ تو سینے پر ہاتھ مار کر بیہوش ہو جاتے۔ جب پھر ہوش میں آتے۔ تو پھر قرآن پڑھنے میں مشغول ہو جاتے۔ اس طرح دن بھر میں تقریباً چھ ہزار مرتبہ بیہوش ہوتے۔ اور جب کسی آیت مشاہدہ پر پہنچتے۔ تو سکر اگر اٹھ بیٹھتے۔ اور عالم مشاہدہ میں متحیر ہو جاتے۔ اور ایک دن تک عالم مشاہدہ میں اس طرح متحیر رہتے۔ کہ اپنے آپ کی مطلق خبر نہ ہوتی +

پھر فرمایا کہ کلام مجید کا حافظ فوت ہو جاتا ہے۔ تو اس کی جان نوری قندیل میں ڈال کر عرش کے پاس لیجاتے ہیں۔ اور ہر روز اس پر ہزار مرتبہ انوار تجلی کرتے ہیں +

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ قیامت کے دن کلام مجید کے حافظ کو فرمان ہوگا۔ کہ بہشت میں جاؤ۔ اور اُن پر الگ تجلی ہوگی یعنی جیسا کچھ کہتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن بہشت میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ اجمعین اور تمام اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پر ایک مرتبہ تجلی ہوگی۔ اور امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر الگ ایک مرتبہ تجلی ہوگی۔ اور یہ آپ کی فضیلت ہے ؎

پھر فرمایا۔ کہ قیامت کے دن جب عاشقوں کو مقام تجلی میں لایا جائیگا۔ تو حکم ہوگا کہ آنکھیں کھولو۔ ہر ایک عاشق کو سامنے لاکر الگ الگ اُن پر تجلی ہوگی۔ اور سات سات ہزار سال تک بیہوش پڑے رہینگے۔ جب ہوش میں آئینگے۔ تو پھر ھَل مِن مَزید کی فریاد کرینگے۔ اسی طرح سات ہزار مرتبہ تجلی ہوگی۔ پھر اپنے مقام میں واپس آئینگے۔ جب شیخ الاسلام ادام اللہ برکاتہ اس بات پر پہنچے تو نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے۔ اور حالت بیہوشی میں یہ رباعی زبان مبارک سے پڑھی۔ رباعی

از ہجر رخ تو مبتلا مے باشم — اندر غم عشق در بلا مے باشم
واز یاد جمال تو چناں مدہوشم — کز خود خبرے نیست کجا مے باشم

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ میں نے شیخ الاسلام اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی بغداد میں یہ حکایت سُنی۔ کہ میں اور شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ بخارا میں تھے۔ ایک مرتبہ سفر کے ارادے سے جو باہر نکلے تو اثنائے سفر میں ایک ایسے شہر میں گذر ہوا جس میں تمام مسلمان آباد تھے۔ اور وہاں کے مرد عورت سے لیکر بچوں تک سب کے سب قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول پائے۔ جو تلاوت میں شام سے صبح کیا کرتے تھے۔ انہیں ہم نے کسی وقت قرآن شریف کی تلاوت میں غافل نہ پایا۔ اس شہر کے باہر ایک غار کے اندر ایک درویش دیکھا۔ جو شیخ شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں سے تھا۔ اسے بھی اسی طرح تلاوت میں مشغول پایا۔ جب اس درویش سے مصافحہ کیا۔ تو اُس نے کہا بیٹھ جاؤ۔ جب ہم بیٹھ گئے۔ تو آپ قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہوگیا۔ جب وہ وعید کی آیت پر پہنچتا۔ تو نعرہ مار کر بیہوش ہو جاتا۔ اور ماہی بے آب کی طرح تڑپتا جب پھر اُٹھتا۔ تو اسی طرح پھر تلاوت میں مشغول ہو جاتا۔ اور جب رحمت یا خوشخبری کی آیت پر پہنچتا۔ تو زار زار روتا اور کہتا۔ کہ یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں ہے۔ جو نیک عمل کرتے ہیں۔ مجھے تو ذرہ بھر نیک عمل حاصل نہیں۔ کہ میں یہ سُنکر خوش ہوں۔ جب یہ کہتا۔ تو پھر روتا اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہتا۔ کہ اے عزیزو! اگر تمہیں معلوم ہوتا۔ کہ ہر آیت اور حرف میں کیا فرمان ہوا ہے۔ تو تمہارا جگر ہیبت کے مارے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یکبارگی گھل جاتا اور خاکستر ہو جاتا

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! کہ ایک مرتبہ کوئی کامل حافظ کلام اللہ فوت ہو گیا۔ تو اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا۔ کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا۔ فرمایا۔ وہی جو اپنے خاصوں سے

Marfat.com

پوچھا گیا کہ کیا ایک ... پیش آیا ... فرمایا۔ کہ قالب کو بھی عرش کے نیچے لے گئے۔ اور قرآن شریف کے حافظوں کے پاس مقام دیا۔ اور وہیں رہتا ہوں ؎

پھر فرمایا۔ کہ ایک درویش! سلطان معز الدین محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ کی کیا حالت ہے۔ فرمایا۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخشدیا۔ پوچھا کس عمل کی خاطر۔ فرمایا۔ کہ ایک رات میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور پاس کے گھر سے قرآن شریف پڑھنے کی آواز آ رہی تھی۔ میں سن کر تخت سے نیچے اتر دو زانو بیٹھ ہمہ تن گوش ہو سننے لگا جس کے سننے سے مجھے راحت حاصل ہوئی۔ اور رقت طاری ہوئی جب میں دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ تو مجھے اس قرآن کے سننے کے عوض بخشدیا ؎

پھر فرمایا۔ کہ قرآن مجید پڑھتے وقت کئی آدمی بخشے جاتے ہیں۔ اوّل وہ شخص جس نے قرآنمجید پڑھنے والے کو قرآن مجید پڑھایا تھا۔ دوسرا پڑھنے والا تیسرا پڑھوانے والا۔ چوتھے پاس پڑوس کے سننے والے۔ شیخ الاسلام نے مسکرا کر یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ ایک مرتبہ میں خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ چار اور درویش حاضر خدمت ہوئے۔ اُن میں ایک درویش کا ارادہ یہ تھا۔ کہ خواجہ صاحب کو قتل کرے۔ خواجہ صاحب اُس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ اے درویش! کیا درویش بھی درویشوں کے مارنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اس نے آداب بجا لا کر عرض کی۔ کہ نہیں میرا ارادہ تو نہیں پھر فرمایا۔ کہ جو تیری نیت ہے اسے بدل ڈال۔ جونہی خواجہ صاحب نے یہ فرمایا۔ اُس درویش نے اٹھ کر سر قدموں پر رکھدیا۔ اور عرض کی بیشک میں نے آپ کی ہلاکت کا ارادہ کیا تھا لیکن آپ مرد خدا تھے معلوم کر گئے۔ اب میں توبہ کرتا ہوں ؎

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ انسان کو قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول رہنا چاہئے۔ اس واسطے کہ عاشق و معشوق میں باہمی الفت گفتگو سے بڑھتی ہے پس راہِ سلوک میں اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں کیونکہ اہل سلوک کے قول کے مطابق اس مشاہدے کا سا اور کوئی مشاہدہ نہیں۔ کیا تجھے وہ راحت معلوم ہے۔ جبکہ دوست دوست سے گفتگو کرتا ہے۔ اے درویش! اللہ تعالیٰ کی باتیں بھی کلام اللہ ہے میں نے یہ ذوق معلوم ہو گیا۔ اگر وہ بعد ازاں کسی اور بات میں مشغول ہو تو وہ جھوٹا مدعی ہے اور محبت میں صادق نہیں ؎

پھر فرمایا کہ جب انسان قرآن شریف پڑھے۔ تو اُس کے معنوں وغیرہ کا خیال رکھے۔ اور اُس وقت کسی مخلوق کا خیال تک دل میں نہ لائے پس جب اس طرح سے قرآن شریف پڑھا جائے۔ ... لاکھ حد کے آ کر پڑھنے والے کے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔ وہ فرشتہ حوروں کو ... کہ ... دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتیں پھر وہ فرشتہ فردِ محبت سے پیمانہ پڑھنے والے کے منہ ... تک وہ شخص زندہ رہتا ہے۔ وہ فرشتہ مع حوروں کے اُس کے ہمراہ رہتا ہے اور

Marfat.com

جب وہ مرجاتا ہے۔ تو وہ فرشتہ مع حوروں کے اُس کے ہمراہ بہشت میں رہا کرتا ہے ؎

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ جب قرآن شریف پڑھنے میں مشغول ہوتے۔ تو بید کے پتوں کی طرح کانپتے۔ اور جب کسی آیت کے شروع پر پہنچتے۔ تو منتظروں کی طرح اُٹھ کھڑے ہوتے۔ اور پھر بیٹھتے۔ جب قرآن شریف پڑھتے۔ تو سات رات دن تک مشغول رہتے ؎

پھر فرمایا۔ کہ جس طرح انسان تنہائی میں کلام اللہ کا ذوق حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن تنہائی میں اس پر تجلی ہوگی ؎

پھر فرمایا۔ کہ غزنی میں محمد مقری نام ایک درویش نہایت صالح اور صاحب نعمت مرد تھا۔ جس کو ساتوں قرائتیں یاد تھیں۔ اُس کی کرامت یہ تھی۔ کہ جو شخص ایک سورۃ اس سے پڑھ لیتا۔ اللہ تعالیٰ سارا قرآن شریف اسے نصیب کرتا۔ چنانچہ میں نے بھی ایک سورۃ اس سے پڑھی جس کی برکت سے سارا قرآن شریف حفظ ہو گیا۔ اس کا ایک بھائی دمشق میں رہتا تھا۔ ایک کوئی شخص دمشق سے بغداد آیا۔ تو اس نے اپنے بھائی کا حال پوچھا۔ اُس نے کہا سلامت ہے حالانکہ وہ وفات پا چکا تھا۔ اس آنے والے نے دمشق کے حالات بیان کرنے شروع کئے۔ کہ بارشیں بہت ہوئی ہیں جن سے کئی گھر برباد ہو گئے ہیں۔ ایک مرتبہ آگ بھی لگی جس سے اس قدر گھر برباد ہو گئے۔ جب اس نے حکایت ختم کی۔ تو خواجہ محمد مقری نے فرمایا۔ کہ شائد میرا بھائی زندہ نہیں رہا۔ اُس نے کہا ہاں وہ اس سے پہلے ہی فوت ہو چکا تھا ؎

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! انسان کو حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کی زیارت اور اماماں دین میں سے کسی کی زیارت کے لئے قرآن مجید کی تلاوت اور سورت فاتحہ کے ختم میں مشغول ہونا چاہئے۔ تاکہ کلام اللہ اور اُن کی روح کی برکت سے اُس کے دینی اور دنیاوی کام بخوبی سرانجام ہوں۔ اور اسے عزت اور مرتبہ حاصل ہو۔ اور صاحب قرب و اسرار تجلے ہو جائے۔ پس اے درویش جو شخص سورہ فاتحہ کو بیمار کی شفا یا کسی اور مہم کے لئے اکتالیس مرتبہ مع اعوذ اور تسمیہ اور رحیم کے میم کو الحمد کے لام سے ملا کر پڑھے۔ فوراً صاحب درد کو شفا ہوگی کیونکہ سورہ فاتحہ کا ختم ہی اس کا اکتالیس مرتبہ پڑھنا ہے۔ اے درویش! تجھے واضح ہے۔ کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ سورہ فاتحہ تمام بیماریوں کی شفا ہے۔ پھر فرمایا کہ سورہ بقر کا ختم جو ہر روز ایک بار پڑھنا ہے۔ جو شخص صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان تین روز تک سورہ بقر کسی نیت سے پڑھیگا۔ اللہ تعالےٰ اس کی نیت پوری کریگا ؎

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ سے کچھ حاجت تھی۔ تو سورۃ کا پڑھنا اختیار کیا۔ ابھی ایک روز بھی تمام پورے طور پر پڑھنے نہ پائے تھے کہ حاجت پوری ہو گئی۔

پھر فرمایا۔ کہ دینی اور دنیاوی فراخی کے لئے ہر روز دو مرتبہ سورۃ آل عمران پڑھنی چاہئیے

Marfat.com

پھر فرمایا کہ اے برادرِ درویش! یہ جو کچھ میں بیان کرتا ہوں سب تیری ترغیب کے لئے ہے
تاکہ تیرے عمل کی کمالیت حاصل ہو۔ جو ہم سے علاقہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے کہ پیر مرید کو سنوارنے والا
ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص سورۃ النساء ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ وہ دینی اور دنیاوی عذابوں
سے بے کھٹکے ہو جائیگا۔ جو شخص سُورۂ مائدہ ہر روز سات مرتبہ پڑھے اس شہر میں بارش کی کبھی
قلت نہ ہوگی سورۂ انعام کا ختم ستر مرتبہ پڑھنا ہے یا ایک روایت کے مطابق اکتالیس مرتبہ ہیں
جو شخص بڑے حاجت کے لئے اس کا ختم کرے۔ اس کی حاجت بر آئیگی ✦

پھر فرمایا کہ سورۂ اعراف توبہ کے قبول ہونے کی خاطر اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ پہلے ستر
مرتبہ استغفار پھر دو رکعت نماز۔ اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور قُل یا ایہا الکافرون
سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ اور اخلاص سو مرتبہ پڑھے۔ اور قیدی کی رہائی کے لئے
سُورہ انفال چار مرتبہ پڑھا کرے۔ پس جو شخص ہر روز اس سورہ کو پڑھا کریگا۔ اللہ تعالےٰ اُسے دنیا
کی قید اور قید خانے سے خلاصی عطا فرمائیگا۔ اور نیز آخرت میں بھی اسے محفوظ رکھیگا ✦

بعد ازاں فرمایا۔ کہ جہان میں عاقبت بخیر ہونے اور کاموں پر فتحمندی حاصل کرنے کے لئے
سورہ توبہ چالیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ پس جو شخص پڑھیگا۔ وہ فتحمند ہوگا ✦

پھر فرمایا کہ اے درویش! سورہ ہود کا ختم اس کا دس مرتبہ پڑھنا ہے۔ یہ ختم کافروں پر مظفر و
منصور ہونے کے لئے پڑھا جاتا ہے ✦ سورۂ ابراہیم دس مرتبہ بخشے جانے۔ عزیز ہونے۔ قرآن شریف
یاد کرنے اور حفظ کرنے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ جو پڑھیگا اللہ تعالےٰ اُسے حافظ قرآن بنائیگا ✦

پھر فرمایا۔ کہ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص سورۂ یوسف کو پڑھے اسے
بہت جلد قرآن شریف حفظ ہو جائیگا۔ دشمنانِ دین کے خوف و ڈر سے بے کھٹکے ہونے کے
لئے سات مرتبہ سورہ رعد پڑھا کرے۔ مرگی والے اور جنون والے کی صحت کے لئے ستر مرتبہ سورہ حجر پڑھ
کر دم کرے۔ تو فوراً صحتیاب ہوگا۔ جو شخص سورۂ نحل ہر روز دس مرتبہ پڑھے جو کچھ اللہ تعالےٰ سے مانگیگا۔
پائیگا۔ سورہ بنی اسرائیل کا ختم اس کا دس مرتبہ پڑھنا ہے۔ ہر ایک مہم کے لئے سورہ کہف ہر جمعہ کو چالیس
مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ سُورۂ مریم ہر روز بلا ناغہ بیس مرتبہ فراخیٔ نعمت اور فراخی کام کے لئے پڑھنی چاہیے۔
سورہ طٰہٰ جمعرات کو تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہر جمعرات کو بغیر زبان اور تالو کے اس سُورۃ
کو پڑھتا ہے۔ جو یہ سورت جمعرات کو پڑھے گویا وہ اللہ تعالےٰ سے باتیں کر رہا ہے ✦

فرمایا کہ یہ دشمنوں کی مقہوری کے لئے سورہ انبیاء پچھتر مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ دین و دنیا کی غلامی
سے رہائی کے لئے سورہ قد افلح المؤمنون سات مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ قسم قسم کی بلاؤں کے دفعیے کے
لئے سورہ نور ... مرتبہ پڑھنی چاہیئے ✦

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ سورہ فرقان کا ختم سات مرتبہ ہے اور سورہ والشمس کا پچھتر مرتبہ ... آسمان کے دفعیہ کے لئے پڑھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کرنے کے لئے سورہ نمل کا ختم پڑھنا چاہیئے اور سورہ قصص دس مرتبہ اگر پڑھی جائے۔ تو اس قدر ثواب حاصل ہوتا ہے جتنا انبیاء کو ... سورہ عنکبوت دس مرتبہ وسوسہ شیطانی کے دفعیے کے لئے پڑھنی چاہیئے۔ دفعہ دشمن کی نیت سے سورہ الروم اکیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ دینی اور دنیاوی سعادت حاصل کرنے کے لئے ستر مرتبہ سورہ لقمان پڑھنی چاہیئے۔ شہادت کا درجہ پانے کے لئے اکیس مرتبہ سورۃ السجدہ پڑھنی چاہیئے۔ مہمات کے سرانجام ہونے کے لئے پچھتر مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اکتالیس مرتبہ سورۃ السبا پڑھنی چاہیئے۔ سورہ فاطر السموات بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے اور بزرگوں کو اس کا ثواب پہنچانے کے لئے ستر مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ سورہ یٰس کا ختم ہر ایک مہم کے لئے کافی ہے۔ اور بے کھٹکے ہونے کے لئے اکیس مرتبہ سورہ والصافات پڑھنی چاہیئے۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کاہلی کے دفعیے کے لئے جمعرات کو پانچ مرتبہ سورہ تنزیل الکتاب پڑھنی چاہیئے۔ طاعون کے دفعیے کے لئے دو مرتبہ سورۃ سجدہ پڑھنی چاہیئے مصیبتوں کے دور کرنے کے لئے اور سعادت حاصل کرنے کے لئے سات مرتبہ سورہ حم، عسق پڑھنی چاہیئے حفظ ایمان کے لئے اکیس مرتبہ سورہ زخرف پڑھنی چاہیئے۔ سعادت حاصل کرنے کے لئے پچھتر مرتبہ سورہ دخان پڑھنی چاہیئے۔ اسرار الٰہی سے اظہار کے لئے سورہ محمد اکتالیس مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ جب شیخ الاسلام اس مقام پر پہنچے۔ تو فرمایا۔ کہ اے درویش! جو عقلمند ہے وہ قرآن شریف کی تلاوت سے غافل نہیں ہے۔ اس واسطے کہ کوئی فرمان ایسا نہیں جس میں تجلی کے اسرار و انوار نہ ہوں۔ پس اے درویش! جس چیز میں نعمت ظاہر ہوتی ہو۔ انسان کو کیوں اس سے اپنے تئیں محروم رکھنا چاہیئے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! باقی سورتوں کے ختموں کی نسبت انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی کیا جائیگا۔ جب یہ بات ختم کی۔ تو اٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فصل ہفتم

در ذکر فضیلت سورہ اخلاص وغیرہ

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ تو سورۃ اخلاص وغیرہ کی فضیلت کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی اس وقت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند مولانا تاج الدین و شیخ جلال الدین

Marfat.com

بعد ازاں شیخ الاسلام نے زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص قرآن مجید کے ختم کا ثواب حاصل کرنا چاہے۔ اُسے چاہیے۔ کہ ہر رات پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اے درویش! سورۂ اخلاص میں اللہ تعالےٰ کی وحدانیت بیان ہوئی ہے۔ قل ھو اللہ احد اُس کی صفت ہے۔ پس جو شخص درست اعتقاد سے پڑھے۔ گویا اُس نے اللہ تعالےٰ کی تمام صفات بیان کر دیں۔ اگرچہ وہ بے صفت ہے۔ اور اس کی کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک روز رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ یاروں کو فرمایا۔ کہ جب تک تم حسب ذیل پانچ کام رات کو نہ کر لو۔ نہ سوؤ۔ اول جب تک قرآن شریف ختم نہ کرو۔ دوسرے غزوہ کرو۔ تیسرے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش نہ کرو۔ چوتھے جب تک حج نہ کرو۔ پانچویں جب تک اللہ تعالےٰ کو خوش نہ کرو۔ یار حیران رہ گئے۔ یہ پانچوں کام ایک رات میں کس طرح ہو سکتے ہیں فرمایا ہو سکتے ہیں۔ پس جو شخص رات کو قرآن شریف ختم نہ کر سکے۔ وہ پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ تو گویا اس نے قرآن شریف ختم کیا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص رات غزا کرنا چاہے۔ تو دس مرتبہ کلمہ سُبحان اللہ کہے۔ اور جو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا چاہے۔ وہ سو مرتبہ درود پڑھے۔ اور جو حج کرنا چاہے وہ سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ الحکیم الکریم پڑھے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کو خوش کرنا چاہے۔ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بکثرت پڑھے ؂

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک روز میں ایک بیمار کے پاس گیا۔ اور اُس پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کی۔ تو فوراً صحتیاب ہو گیا ؂

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ میں اور خواجہ قطب الدین بختیار مسافر تھے۔ اوپر کے ملک میں ہم دونو دریائے سوتہ کے کنارے پہونچے۔ تو وہاں پر پار ہونے کے لئے کشتی موجود نہ تھی۔ اور وہ مقام نہایت خوفناک تھا شیخ الاسلام نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ اے فرید! کہ اب تو آ گئے ہیں۔ یہاں سے عبور کرنا چاہئے۔ میں نے عرض کی تہے سعادت۔ لیکن دل میں خیال آیا۔ کہ بغیر کشتی پار کس طرح ہونگے۔ ابھی میرے دل میں یہ خیال پورے طور پر گذرنے نہ پایا تھا۔ کہ خواجہ قطب الدین رستہ میں کھڑے ہو گئے۔ اور ہم پار ہو گئے۔ پار پہنچکر میں نے حال پوچھا۔ تو فرمایا۔ کہ جب ہم دریا کے کنارے پہنچے تھے۔ تو تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پانی پر دم کی تھی۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے پانی پھٹ گیا۔ اور راستہ مل گیا اور ہم پار ہو گئے ؂

پھر فرمایا کہ اے درویش! رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اخلاص کو قرآن شریف کا ثلث حصہ فرمایا ہے ؂

پھر فرمایا۔ کہ اس سورۃ کا ختم تین مرتبہ پڑھنا ہے۔ قرآن شریف ختم کرنے کے بعد سورۂ اخلاص جو کوئی

Marfat.com

مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے۔ کہ اگر قرآن شریف ختم کرتے وقت کہیں کمی رہ گئی ہو تو وہ پوری ہو جائے۔ پھر فرمایا۔ کہ قرآن شریف ختم کرنے کے بعد چند آیتیں سورہ بقر کی پڑھی جاتی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ سب سے اچھا آدمی کون ہے؟ تو فرمایا۔ کہ الحال المرتحل، حال اس شخص کو کہتے ہیں جو آیا ہو۔ اور مرتحل اُسے جو منزل سے روانہ ہو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے۔ کہ جب قرآن شریف ختم کرتا ہے۔ تو گویا منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ اور جب ساتھ ہی چند آیتیں سورہ بقر کی پڑھتا ہے۔ تو گویا پھر نئی منزل شروع کرتا ہے پس سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو قرآن شریف ختم کرتے ہی پھر شروع کردے۔ اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ' الحال المرتحل' فرمایا ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! میں نے ایک مرتبہ اپنے اُستاد مولانا بہاؤالدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سُنا تھا۔ کہ ایک دفعہ خواجہ تمیم انصاری رحمۃ اللہ علیہ کو حبشیوں نے گرفتار کر لیا۔ جن کے سردار نے آپ کو ہلاک کرنا چاہا۔ اس واسطے اس نے سات سال تک آپ کو قید میں رکھا۔ جس روز قتل کا وعدہ تھا۔ اُس رات خواجہ صاحب نے اپنے پیر خواجہ ابوسعید ابوالخیر کو خواب میں دیکھا۔ جو فرماتے ہیں۔ کہ کل جب حبشیوں کے سردار کے پاس جاؤ گے۔ تو تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اُس پر دم کرنا۔ خواجہ صاحب اس خواب کی ہیبت سے جاگ اُٹھے۔ جب سردار کے روبرو لائے گئے۔ تو تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سردار کی طرف پھونکی۔ سردار آپ کو دیکھتے ہی قدموں پر گر پڑا۔ کہ پہلے مجھے خلاصی عنایت فرمائیں۔ پھر میں آپ کو رہا کردوں گا۔ وجہ پوچھی۔ تو کہا کہ آپ کے دونوں پہلوؤں میں دو اژدہا کھڑے ہیں۔ جو مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ میں نے تیری جان بخشی کی۔ پھر خواجہ صاحب کو رہائی نصیب ہوئی۔ وہ دونوں اژدہا خواجہ صاحب کے پہلوؤں سے گم ہو گئے ۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ شیخ جلال الدین تبریزیؒ اور میں ایک ہی جگہ تھے۔ مولانا علاؤالدین صوفی پاس سے گذرے شیخ صاحب کی نظر آپ پر پڑی۔ تو بلایا اور اپنے کپڑے عنایت کرکے پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کی۔ اللہ تعالیٰ نے جس کی برکت سے مولانا علاؤالدین کو بہت نعمت عطا فرمائی۔ یہ سب کچھ شیخ جلال تبریزی رحؒ کی برکت سے تھی ۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک روز خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ یوسف بن حجاج کے آدمیوں کے ہاتھ سے بھاگ نکلے۔ آپ آگے آگے تھے۔ اور اُس کے آدمی تعاقب میں تھے۔ جب خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ کے قریب پہنچے۔ تو پوچھا کہ آپ کی کیا حالت ہے۔ فرمایا۔ یوسف بن حجاج کے آدمی میرا پیچھا کر رہے ہیں۔ خواجہ صاحب نے فرمایا اندر آجا۔ جونہی آپ اندر آئے خواجہ صاحب یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ یوسف کے آدمیوں نے خواجہ حبیب سے پوچھا۔ کہ حسن کہاں ہے؟ کہا یہ دیکھو نماز

Marfat.com

اولاد رہے۔ جب اللہ تعالیٰ کو قدرت اپنی سے خواجہ حسن کو نہ دیکھ سکے۔ پھر خواجہ حبیب کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ برحق ہے کہ تم کو یوسف بن حجاج مارتا ہے۔ تم ایسے ہی جھوٹ بولا کرتے ہو۔ الغرض جب وہ چلے گئے۔ تو خواجہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اے خواجہ اگر میں سچ نہ کہتا۔ تو آپ گرفتار ہو جاتے۔ خواجہ حسن بصری نے کہا۔ کہ آپ تو مجھے گرفتار کرانے لگے تھے۔ آپ نے تو دکھا ہی دیا تھا۔ خواجہ حبیب نے فرمایا۔ اگر میں سچ نہ کہتا تو آپ بھی گرفتار ہوتے اور میں بھی۔ بعد ازاں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ نے پوچھا۔ کہ جب میں اندر گیا۔ تو کیا آپ نے کچھ پڑھا تھا۔ فرمایا۔ ہاں۔ اُسی کی برکت سے تو اللہ تعالیٰ نے تجھے امن و امان میں رکھا۔ پوچھا کیا پڑھا تھا۔ فرمایا۔ دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر تیری طرف پھونکی تھی۔ وہی تیرے اور اُن کے مابین حائل ہو گئی۔

بعد ازاں شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں خلوت میں یادِ الٰہی میں مشغول تھا جب میں سورۂ اخلاص پر پہنچا۔ تو مجھ پر عالم تجلے سے اسرار اور انوار نازل ہوئے چنانچہ ان انوار سے عشق و محبت کے صحرا میں جا پڑا۔ جب وہاں سے نکلا۔ تو اللہ تعالیٰ کے عشق و محبت کے دریا میں غرق ہوا۔ اسی طرح سات دن رات یہی حالت رہی۔ پھر عالم صحو میں آیا۔

نیز اسی موقع کے مناسب فرمایا۔ کہ ایک روز امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ خیبر کی لڑائی میں عاجز رہ گئے۔ بہتیرا فتح کرنا چاہا لیکن نہ کر سکے۔ آخر عاجز ہو کر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب لکھا۔ کہ شاید آپ سورۂ اخلاص کو بھول گئے ہیں اس جواب کے پہونچتے آنجناب نے سورۂ اخلاص پڑھنی شروع کی۔ ایک روز پڑھی۔ تو دوسرے روز ہی خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا۔ اور جڑ سے اکھاڑ کر چالیس قدم پر پھینکا۔ جب شیخ الاسلام یہ بات کہہ چکے تو نماز کی اذان ہوئی۔ آپ اُٹھ کر اندر چلے گئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

فصل ہشتم

سخن در ذکر خرقہ و فقر وغیرہ افتادہ بود

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ تو اصحاب صوفیہ بھی حاضرِ خدمت تھے۔ زبانِ مبارک سے فرمایا کہ گدڑی اور صوف انبیاء کا لباس ہے۔ پس اے درویش! یہ لباس اُس شخص کے لئے جائز ہے۔ جس کا ظاہر و باطن بُری صفات سے خالی ہو۔ اس واسطے کہ دنی وہ شخص ہے۔ جس میں دنیاوی یا ظاہری کسی قسم کی آلائش یا کدورت نہ ہو۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ کہ گدڑی اور صوف انبیاء کی سنت ہے جس وقت انبیاء اولیاء میں سے کسی کو کوئی ضرورت یا حاجت پیش

Marfat.com

آئی - تو فوراً گودڑی کہنہ صوف پہن کر صوف کو جانماز کے پائے گاہ پالی میں بچھا مانت لیتے - انہی کی بیعت کو شفیع بناتے - تو حق تعالیٰ فوراً اس مہم کو سرانجام کرتا +

بعدازاں اسی موقع کے مناسب فرمایا - کہ اے درویش! یہ خوب نقل ہے کہ خرقہ پہننا انبیاء اور اُن کے تابعین کی سُنّت ہے +

پھر فرمایا - کہ ایک مرتبہ بغداد میں مسجد کیف کے اندر خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اور اور صوفی جمع ہوئے - خرقے کے بارے میں سوال کیا گیا - کہ اس کی اصل کہاں سے ہے کس نے پہلے شروع کیا - سب سوچنے لگے - جب کوئی جواب نہ دے سکا - تو حضرت خواجہ عبداللہ سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض مشائخ کی روایت کے مطابق خرقہ ابتدا ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ سے ہوئی +

پھر فرمایا - کہ اے درویش! جس روز مہتر ابراہیم علیہ السلام کو ڈھینکلی میں رکھا گیا - تو مہتر جبرائیل علیہ السلام نے بہشتی خرقہ لا کر پہنایا - بعد ازاں وہی خرقہ علی الترتیب مہتر اسحاق - مہتر یعقوب اور مہتر یوسف علیہ السلام کو پہنایا گیا - لیکن بعض یوں روایت کرتے ہیں کہ جب یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ کو کنوئیں میں ڈالا - تو جبرائیل علیہ السلام نے تعویذ لا کر آپ کے گلے میں ڈالا مگر محقق کہتے ہیں - کہ وہ خرقہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی جب آدم علیہ السلام دُنیا میں آئے تو مہتر جبرائیل علیہ السلام نے خرقہ لیکر آپ کو پہنایا پس یہاں سے معلوم ہوا - کہ خرقہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے - پس جو شخص بے خرقہ - بے مقراض - بے صحت اور بے ارادت کسی کو مرید بناتا ہے - وہ گمراہ ہوتا ہے نہ کہ مرید +

پھر فرمایا - کہ جو خرقے اور مقراض کا منکر ہے - وہ مشائخ طبقات کے نزدیک زندیق ہے نہ کہ صدیق - اے درویش! ہمارے خواجگان کے نزدیک خرقہ کی اصل اللہ تعالیٰ سے ہے اور وہ اس طرح کہ جب معراج کی رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خرقہ عطا ہوا - تو ساتھ ہی فرمان ہوا - کہ اپنے اصحاب میں سے اس کو یہ خرقہ عطا کرنا اور خلیفہ بنانا جو اس سوال کا جواب یہ دے - وہ سوال بھی جواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا آپ نے صحابہ کرام سے سوال کیا لیکن تین تو جواب نہ دے سکے - آخر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواب میں عرض کی - کہ اگر مجھے خرقہ عطا ہو - تو میں لوگوں کی عیب پوشی کروں گا پس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا - اور آپ سے پھر اس خرقے کا رواج ہوا +

بعدازاں فرمایا - کہ اے درویش! ایک مرتبہ بغداد میں بطور مسافر وارد تھا - اور شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی مجلس میں حاضر تھا - اور دوسرے بزرگ مثلاً شیخ جلال الدین تبریزی - شیخ بہاؤالدین سہروردی شیخ اوحدالدین کرمانی اور شیخ برہان الدین سیوستانی رحمۃ اللہ علیہم حاضر خدمت تھے - خرقہ پہننے کے بارے

Marfat.com

[illegible] الدین [illegible] کو خرقہ دے۔ لیکن التماس کی۔ شیخ شہاب الدین صاحب نے فرمایا
[illegible] کیا تو اور خرقہ آپ کو دیا جائیگا۔ الغرض اسی جگہ شیخصاحب نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمیوں کو فرشتے
[illegible] آگ کی زنجیریں ڈالے اور کی طرف لیجا رہے ہیں۔ آپ نے فرشتوں کا دامن پکڑ کر پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ کہا یہ
[illegible] پیر و مرید ہیں۔ اس پیر نے اس مرید کو خرقہ دیا تھا۔ جس نے خرقے کا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ بلکہ دنیا
[illegible] گلی کوچوں اور بازاروں میں پھرتا تھا۔ اور بادشاہوں اور امراء کی صحبت میں جایا کرتا تھا۔ ہمیں حکم
[illegible] کہ اس تاریک ضمیر پیر اور اس گمراہ مرید کو آگ کی زنجیروں میں جکڑ لو اور دوزخ میں لے جاؤ۔ جونہی
[illegible] شیخصاحب کے فرزند نے دیکھا فوراً بیدار ہوئے اور شیخصاحب کے پاس آئے شیخصاحب نے مسکرا کر
[illegible] کہ خرقہ پہنے والوں کا حال دیکھ لیا ہے۔ پس اے فرزند! خرقہ وہ شخص پہنتا ہے جو دونوں جہان سے قطع
[illegible] کر لے اور اپنے پیروں اور مشائخ کے طریقہ پر کاربند ہو۔ تو ابھی ستر پردوں میں ہے۔ خرقہ پہننے کا وقت
[illegible] تیرے لئے نہیں آیا۔ واپس چلا جا ورنہ تیری بھی وہی حالت ہوگی۔ جو خواب میں اس پیر اور مرید کی
[illegible] دیکھی ہے۔ پھر فرمایا کہ اے درویش! جب تک انسان اپنے تئیں دنیاوی غل اور آلائش سے صاف
[illegible] کرے۔ اسے خرقہ نہیں پہننا چاہیئے اور نہ ہی پیر کو چاہیئے۔ کہ بغیر صاف کئے اسے خرقہ دے۔ کیونکہ
[illegible] انبیاء اولیاء کا لباس ہے۔ اس واسطے کہ جو شخص دنیاوی آلائشوں سے ملوث ہوگا۔ وہ خرقے کی حق
[illegible] نہیں کر سکیگا۔ اور جب حق ادائی نہ کر سکیگا۔ تو ضروری ہے کہ گمراہی میں پڑے پیر معہ مرید گمراہ ہوگا۔
پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! خرقہ پہن لینا تو آسان اور سہل ہے لیکن اس کی حق ادائی مشکل کام ہے
[illegible] خرقہ پہن لینے ہی سے لوگوں کو نجات حاصل ہوتی۔ تو سارے خرقہ پہن لیتے۔ لیکن ایسا پہن کام کرنا پڑتا
ہے۔ اگر تو خرقہ پہن کر متقدمین کی حق ادائی کریگا۔ تو فبہا ورنہ گمراہی میں پڑیگا جس سے پھر تو نکل ہی نہیں سکیگا۔
پھر فرمایا۔ کہ اگر دنیا میں تو نے خرقہ پوشوں کے سے اعمال کئے تو بہتر ورنہ یہی خرقہ قیامت کے
[illegible] دن منکر پوچھیگا۔ کہ تو نے مجھے پہنا تو سہی لیکن میری حق ادائی کیوں نہ کی۔ اس وقت فرشتوں کو حکم
[illegible] کہ تیرے گلے میں آگ کا خرقہ پہنائیں۔ اور دوزخ میں لیجائیں۔
پھر فرمایا۔ کہ اگر تو خرقہ پہننا چاہتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی خاطر پہن نہ کہ خلقت کو
[illegible] دکھانے کے لئے تا کہ وہ تیری عزت کریں۔ اگر تو ایسا کریگا۔ تو قیامت کے دن بے بس اور مجبور ہو جائیگا
گرفتار کیا جائیگا۔
پھر فرمایا۔ کہ اس راہ میں پیر میں ذاتی قوت ہونی چاہیئے۔ تا کہ اگر کوئی مرید ہونے کی خاطر خدمت
[illegible] تو نور معرفت سے اس کے قلوب ثلثہ کو دیکھے۔ اور اسے دنیاوی غل و غش سے صاف کر کے چند
[illegible] اپنے پاس رکھ کر مجاہدہ کا حکم کرے۔ بعد ازاں جب اس میں حرص و ہوا کی کوئی آلائش یا کدورت باقی نہ
[illegible] تو پھر اگر خرقہ دے۔ تو جائز ہے لیکن اگر پیر میں اس قسم کی قوت نہ ہو اور کسی کو کلاہ اور خرقہ دیدے

Marfat.com

تو خود بھی گمراہی میں پڑیگا۔ اور اسے بھی گمراہی میں ڈالیگا ؀

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! خرقہ اور کلاہ اس کو دینا جائز ہے جس نے اپنے تئیں عشق اور محبت اولیاء میں پاک کر لیا ہو ؀

پھر فرمایا۔ کہ جب میرے بھائی مولٰنا بہاؤالدین زکریا قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اپنا کام عشق و محبت میں تکمیل کو پہنچالیا۔ تو شیخ بہاؤالدین سہروردی قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں آئے تین روز بعد چوتھے روز آپ کو خرقہ۔ عصا نعلین اور مصلا عنایت کر کے فرمایا۔ کہ جاؤ ملتان کی ولایت آپ کو دی تمام حاضرین کو غیرت آئی۔ اور کہنے لگے کہ ہندوستانی کو تین دن میں ولایت دے دی۔ اور ہم اتنے سالوں سے بیفائدہ خدمت کرتے رہے ہیں۔ جب یہ بات شیخ بہاؤالدین نوراللہ مرقدہٗ نے سُنی۔ تو فرمایا کہ درویشو تم بھی آ یسے ہیں۔ لیکن بہاؤالدین پہلے اپنا کام کر کے آیا تھا۔ اور خشک لکڑی لایا تھا۔ اسلئے جب وہ آیا تو دو تین روز ہی میں ایک ہی پھونک سے ان میں آگ لگ گئی۔ مگر تم تمام گیلی لکڑیاں لائے تھے تمہارے لئے بہت عرصہ درکار ہے۔ کہ پھونک اثر کر سکے ؀

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! خرقہ وہ شخص پہنے جو آنکھ کو اندھی بنالے۔ تاکہ کسی مخلوق کا کوئی عیب نہ دیکھے۔ بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ قاضی حمیدالدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے حوض شمسی پر مجمع میں شیخ شاہی موی تاب کو خرقہ دیا۔ اور فوراً شیخ محمود موزہ دوز کی طرف لکھا۔ کہ آج میں نے شاہی موی تاب کو خرقہ دیا ہے آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں یا نہیں۔ شیخ محمود موزہ دوز نے کہلا بھیجا۔ کہ جس کو آپ پسند کرتے ہیں۔ اسے ہم بھی پسند کرتے ہیں۔ اس واسطے کہ جس کو آپ خرقہ دیتے ہیں۔ وہ ضرور خرقے کے لائق ہوگا ؀

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں شام کے علاقے میں بطور مسافر وارد تھا۔ جب شہر شام میں پہنچا۔ تو وہاں ایک بزرگ کی کٹیا میں آکر اسے سلام کیا۔ جو نہایت بزرگ اور ازحد یادِالٰہی میں مشغول تھا اس نے سلام کا جواب دیا۔ اور کہا کہ بیٹھ جا۔ اتنے میں اس کے چند مرید خرقہ پوش آگئے۔ اور آداب بجالائے پھر ایک اور درویش آکر بیٹھ گیا۔ پھر اس بزرگ نے فرمایا۔ کہ میں اس بزرگ کو خرقہ دینا چاہتا ہوں کیا تم راضی ہو۔ سب نے آداب بجالا کر عرض کی۔ کہ جو آپ کے پسند ہے وہ ہمارے بھی پسند ہے پھر وہ درویش اپنے اپنے احوال کی نسبت گفتگو کرنے لگے۔ اتنے میں اس درویش نے جسے خرقہ عطا ہونے والا تھا ان پوچھے یاروں کے مخالف کچھ بات کی۔ آپ اُٹھ کر نماز میں مشغول ہوئے۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ کہ اس درویش کو واپس بھیجدو۔ کیونکہ یہ خرقے کے لائق نہیں بلکہ یہ مخالف اور جھوٹا ہے۔ ایسے شخص کو خرقہ نہیں دینا چاہئے ؀

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ صرف خرقہ قابل اعتبار نہیں۔ اگر محض خرقہ ہی قابل اعتبار ہوتا۔ تو تمام جہان خرقہ پوش ہوتا۔ بلکہ خرقہ خرقہ پوش کی وجہ سے قابل اعتبار ہوتا ہے ؀

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ معراج کی رات جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خرقہ پہنا۔ تو فرمانِ الٰہی ہوا کہ اے محمد! یہ نہ سمجھنا۔ کہ تجھے اس خرقے کے سبب شرف حاصل ہے۔ اور یہ کہ تیری عظمتُ شرف کے لئے یہ خرقہ تجھے عطا ہوا ہے۔ بلکہ اس لئے دیا گیا ہے کہ خرقہ تیری وجہ سے معتبر ہو جائے پس اے درویش! جو شخص خرقہ پہنکر خرقے کا حق ادا نہ کرے۔ نہ وہ شخص قابلِ اعتبار رہے اور نہ وہ خرقہ ❖

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ اگر خرقے کا اختیار رہوتا۔ تو آگ اور لوہے کا بنایا جاتا۔ لیکن ہر روز ہمارے سر میں یہی ندا آتی ہے۔ کہ خرقے کا کوئی اعتبار نہیں نہیں۔ قیامت کے دن کئی ایسے خرقہ پوش بھی ہونگے۔ جن کے گلے میں آگ کے خرقے پڑے ہونگے۔ اور جو شخص خرقے کا کام کرینگے۔ انہیں بہشت میں بھیجا جائیگا ❖

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک روز خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے۔ کہ ایک قباپوش آپ کی زیارت کو آیا۔ اور آداب بجالا کر بیٹھ گیا۔ آپ بار بار دیکھتے اور مسکراتے۔ آخر حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جو بات خرقہ پوشوں میں ہونی چاہئے۔ وہ اس خرقہ پوش میں پاتا ہوں ❖

بعد ازاں شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ جس وقت خرقہ پوشوں کا گروہ عالم سماع میں خرقہ پھاڑتا ہے۔ اور آشنائی کے سمندر میں شناوری کرتا ہے۔ تو دوست کے اشتیاق میں ایسا مستغرق رہتا ہے۔ کہ عالم حیات کا ذرہ بھر اس میں نہیں رہتا۔ اور محبت کی کٹھالی میں اس طرح گلتا ہے کہ اس کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ پس اس وقت رشک اور غیرت کے سبب خرقہ پوش یکتائی کے سبب اپنی دوتائی کو پھاڑتا ہے۔ خرقہ پوشوں کا یہ اثر ایک ایسی حالت ہے جو دوست کے عشق میں مستغرق رہتے ہیں۔ ان میں اثر کرتی ہے اور ہوش سے بیہوش نہیں ہو جاتے۔ پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر بعد زبانِ مبارک سے فرمایا ؎

خرقہ پوشانِ محبت را دوتائی چاک زد تا من اندر کوئے وصلت لافِ یکتائی زدم

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک درویش زمین پر پڑا کہہ رہا تھا۔ کہ درویشی اس بات کا نام ہے۔ کہ جو کچھ اسے دن کو ملے۔ رات کو ایک پیسہ بھی نہ بچا رکھے۔ اگر رات کو ملے۔ تو دن کے لئے کچھ نہ رکھے۔ سب کا سب راہِ خدا میں صرف کر دے۔ درویشی اس بات کا نام نہیں۔ کہ لنگوٹا باندھے یا چڑا پہنے اور ایک ایک کی خاطر صد مارا پھرے۔ اور اپنے جیسوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔ بلکہ درویشی اس کا نام ہے کہ سر سجدے سے نہ اٹھایا جائے اور کپڑے نہایت عمدہ پہنے جائیں۔ اور جو کچھ میسر ہو نہایت لذیذ کھانا پکا کر درویشوں کو کھلایا جائے۔ اور بچا کر کچھ نہ رکھے۔ بلکہ جو کچھ ملے سب کا سب صرف کر دے۔ ایک مرتبہ خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ کہ درویشی کیا ہے؟ فرمایا یعنی تمام عالم میں جو سونا چاندی ہے۔ اگر اسے ملے تو سب راہِ دوست میں صرف کر دے۔

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ درویشی کے ستر ہزار مقام ہیں۔ جب تک درویش ان مقامات کو طے نہ کر لیتا۔ اسے درویش نہیں کہا جا سکتا۔ اس واسطے کہ ان مقامات میں ہژدہ ہزار عالم ہیں جب تک درویش ان تمام عوالم سے واقف نہیں ہوتا۔ اور ان مقامات کو طے نہیں کر لیتا۔ اسے درویش نہیں کہہ سکتے۔ بعض صرف شکم پرستی کے لیئے درویشی کرتے ہیں ؂

پھر فرمایا۔ کہ درویشی کا ہر ایک مقام خوف اور اُمید سے خالی نہیں ہر ایک مقام پر جو مصیبت نازل ہوتی ہے۔ وہ اُس کی آزمائش کے واسطے ہوتی ہے۔ اگر وہاں سے ذرہ بھر تجاوز کر جائے تو پھر اسے مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن جو شخص مصیبتوں میں صابر اور خوش اور اٹھارہ ہزار عالم سے گذر جائے۔ تو اس کا کام دو بالا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو سلوک کے مذہب میں درویش کہتے ہیں

پھر فرمایا۔ کہ ستر ہزار مقامات جو درویش کو طے کرنے پڑتے ہیں۔ ان میں سے پہلے ہی مقام پر یہ کیفیت ہوتی ہے کہ ہر روز پانچوں وقت کی نماز عرش کے گرد کھڑا ہو کر ساکنان عرش کے ہمراہ ادا کرتا ہے۔ جب وہاں سے آتا ہے۔ تو ہر وقت اپنے آپ کو خانہ کعبہ میں دیکھتا ہے اور جب وہاں آتا ہے۔ تو تمام جہان کو اپنی دو انگلیوں کے مابین دیکھتا ہے۔ پس اے درویش! یہ درویش کی ابتدائی حالت ہے۔ جب وہ ستر ہزار مقام طے کر لیتا ہے۔ تو پھر اس کی کیفیت عقل و فہم میں نہیں آسکتی۔ اس میں غیر کی گنجائش نہیں اور یہ ایک بھید مولیٰ اور بندے کے درمیان ہے جس کو کھول کر کوئی نہیں بیان کر سکتا۔ صرف اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ پھر شیخ الاسلام نے نعرہ مار کر یہ مثنوی زبان مبارک سے فرمائی۔ **مثنوی**

چو درویش را کار بالا کشید   بیک لحظہ سر در ثریا کشید
چناں غرق گردد بدریائے عشق   کہ یک دم سر از عشق بالا کشید

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی آنکھوں سے عالم شوق و اشتیاق میں خون جاری ہوا۔ جب اس حالت سے افاقہ ہوا۔ تو فرمایا۔ کہ میں پہلے ہی قدم میں عرش پر جا پہنچا۔ اور عرش کو للکارا۔ کہ الرحمٰن علی العرش استوٰے۔ یعنی اے عرش کہتے ہیں۔ کہ دوست تجھ پر رہتا ہے عرش نے کہا۔ اے بایزید! اس بات کا کونسا موقعہ ہے۔ مجھے بھی کہتے ہیں۔ کہ حقتعالےٰ تیرے دل میں رہتا ہے۔ اے بایزید! بہتیرے آسمان کے رہنے والے ایسے ہیں۔ جو اہل زمین سے حقتعالےٰ کا پتہ پوچھتے ہیں۔ اور بہت اہل زمین ایسے ہیں۔ جو اہل آسمان سے حقتعالےٰ کا پتہ پوچھتے ہیں

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اس بات سے اصلی مقصود یہ ہے۔ کہ تجھے درویشی کا مرتبہ معلوم ہو جائے یعنی مرد درویش ایسے مرتبے پر پہونچ جاتا ہے۔ کہ ایک ہی قدم میں عرش سے اوپر تک پہنچ جاتا ہے

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میرے بھائی شیخ جلال الدین تبریزی و نجم الدین صغریٰ آپس میں ...

Marfat.com

پوچھا کہ قاضی صاحب کیا کر رہے ہیں۔ نوکروں نے کہا کہ اس وقت نماز ادا کر رہے ہیں۔ فرمایا کیا قاضی صاحب کو نماز ادا کرنا آتی ہے۔ جب یہ بات قاضی صاحب نے سنی تو فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا کہ یہ کیا بات آپ نے فرمائی۔ فرمایا۔ بیشک ٹھیک کہا۔ اس واسطے کہ علماء کی نماز اور ہے اور فقراء کی اور۔ قاضی صاحب نے پوچھا وہ کس طرح۔ فرمایا۔ علماء قبلہ کو دیکھتے ہیں یا اگر نہیں دیکھتے تو دلی اطمینان کر کے قبلہ کی رخ نماز ادا کرتے ہیں۔ لیکن فقراء جب تک عرش کو نہیں دیکھتے۔ اور وہاں تک نہیں پہنچ لیتے۔ نماز ادا نہیں کرتے۔ الغرض قاضی گھر آیا۔ تو رات کو خواب میں دیکھا۔ کہ واقعی شیخ جلال الدین عرش کے اوپر مصلےٰ بچھائے نماز میں مشغول ہیں۔ یہ دیکھ کر بیدار ہوا۔ اور شیخ صاحب کی خدمت میں آکر معافی مانگی۔ شیخ صاحب نے فرمایا۔ کہ اے نجم الدین! یہ جو عرش پر نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔ یہ درویشی کا ادنےٰ درجہ ہے اس سے بڑھ کر اور بھی مدارج ہیں۔ جو اگر دیکھ لے تو زندہ نہ رہے۔ اور نور کی زیادتی کے سبب تو ہلاک ہو جائے۔

بعد ازاں اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں بغداد کی طرف بطور مسافر وارد ہوا۔ دریائے دجلہ کے کنارے پہنچکر ایک بزرگ کو دیکھا۔ کہ پانی پر مصلےٰ بچھائے نماز ادا کر رہا ہے۔ جب نماز سے فارغ ہوا۔ تو سر سجدے میں رکھ کر جناب الٰہی میں عرض کی۔ کہ پروردگار! خضر علیہ السلام نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے اسے توبہ عنایت کر۔ اتنے میں خضر علیہ السلام بھی تشریف آور ہوئے۔ اور پوچھا۔ کہ میں کونسے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہوں۔ تاکہ میں اسے توبہ کروں۔ اس بزرگ نے کہا۔ کہ آپ نے جنگل میں ایک درخت لگایا ہے۔ جس کے سائے تلے آپ آرام کرتے ہیں اور رہتے ہیں۔ کہ خدا کے لئے یہ کام کیا ہے۔ خضر علیہ السلام نے توبہ کی۔ پھر اس بزرگ نے کہا۔ کہ ترک دنیا کے بارے میں اس طرح ہو جس طرح میں ہوں۔ پوچھا کس طرح۔ کہا اگر مجھے ساری دنیا بھی دیں۔ اور کہیں کہ اس کا حساب تجھ سے نہیں لیا جائیگا۔ اور نیز یہ کہ اگر تو نہ لیگا۔ تو تجھے دوزخ میں بھیجا جائیگا۔ تو میں ہرگز قبول نہ کروں بلکہ دوزخ میں جانا قبول کر لوں۔ پوچھا کیوں؟ کہا اس واسطے کہ دنیا پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے جسے اللہ تعالیٰ دشمن جانتا ہے۔ میں اس کی بجائے دوزخ قبول کرنے کو بہتر جانتا ہوں۔ پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ میں نے نزدیک ہو کر سلام کیا۔ سلام کا جواب دیکر فرمایا۔ کہ آجاؤ۔ میرے دل میں خیال آیا کہ پانی میں سے کس طرح گزروں۔ یہ خیال آتے ہی رستہ ہو گیا۔ اور میں اس بزرگوار کے پاس جا پہنچا۔ تھوڑی دیر بعد میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے فرید! آج چالیس سال سے میں نے کچھ نہیں لیا۔ اور جب تک کوئی مسافر نہیں آتا۔ میں اپنا کھانا نہیں کھاتا۔ اور جب تک اس میں کوئی حصہ نہ لے مجھے چین نہیں پڑتا۔ اس واسطے کہ درویشی اس بات کا نام ہے کہ اپنے ... یہ کہتے ہیں وہ پیالے آش اور چار چپاتیاں عالم غیب سے نمودار ہوئیں۔

Marfat.com

ایک پیالہ میرے سامنے رکھا اور ایک اپنے۔ ہم دونوں نے کھانا کھایا۔ جب رات ہوئی۔ تو عشا کی نماز ادا کرکے نفلی نماز شروع کی۔ میں بھی ہمراہ کھڑا ہوا۔ دو رکعت میں چار مرتبہ قرآن شریف ختم کیا۔ سلام کے بعد سجدے میں سر رکھ کر زار زار رو کر جناب الٰہی میں عرض کی۔ کہ اے پروردگار! میں نے ایسی عبادت نہیں کی۔ جو تیری درگاہ کے لائق ہو۔ تاکہ میں بھی جانوں۔ کہ میں نے کچھ کام کیا ہے بعد ازاں جب صبح کی نماز ادا کی۔ تو مجھے رخصت کیا میں نے اپنے تئیں دریا کے کنارے کھڑا پایا۔ اور وہ بزرگ نظر سے اوجھل ہوگیا۔ مجھے معلوم نہ ہوا۔ کہ کہاں گیا ٭

پھر شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اے درویش! درویشی وہی تھی جو انہیں حاصل تھی کہ دنیا سے سوائے ٹوٹے گھڑے کے اور کچھ اُن کے پاس نہ تھا۔ جب رات ہوتی۔ تو وہ پانی میں گرا دیتے اور دن رات خدا سے اور تجرید میں رہتے ٭

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک درویش نہایت بزرگ اور مالک مال والا تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ اگر قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائیگا۔ کہ دنیا میں کیسے بسر کی۔ تو کہوں گا کہ تجرید سے ٭

پھر فرمایا۔ کہ پچھلے زمانے میں ایک بزرگ بیس سال عالم تحیر میں مشغول رہا۔ سال بھر کچھ نہ کھاتا پیتا جب سال کے بعد ہوش میں آتا۔ تو جماعت خانے میں طاق کے اندر ایک کھجور پڑی تھی۔ اسے اُٹھا کر چوس لیتا۔ اور پھر اسے وہیں رکھ دیتا۔ اسی طرح پچاس سال اسی ایک کھجور پر گذارہ کیا۔ جو پوری ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ اتنے میں اس بزرگ کا خاتمہ بالخیر ہوگیا ٭

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کا دامن محلے میں سے گذرتے وقت کُتے سے چھو گیا۔ خواجہ نے دامن لپیٹا۔ تو کتے نے زبان حال سے کہا۔ کہ اے خواجہ! مجھ سے دامن کیوں کھینچ لیا۔ میرے اور تیرے درمیان تین پانی سے صلح ہوسکتی ہے۔ اور مجھ میں ظاہری پلیدی ہے۔ اگر تیرا دامن مجھ سے چھو جائے۔ تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوسکتا ہے۔ لیکن تیری پلیدی مجھ سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ باطن میں ہے۔ لازم ہے کہ تو اس بدظنی کو چھوڑے۔ اگر تو سات دریاؤں میں بھی اپنے تئیں دھوئے تو بھی پاک نہیں ہوسکتا۔ اے خواجہ! دیکھو! آپ اپنے تئیں سلطان العارفین کہلاتے ہو اور درویشی کا وعدہ کرتے ہو۔ اور تس پر گیہوں کا مٹکا بطور ذخیرہ رکھا ہے۔ درویشی اس بات کا نام ہے جو مجھے حاصل ہے۔ کہ اگر مجھے ایک ہڈی مل جائے۔ تو میں اس پر گذارہ کرلیتا ہوں۔ اور دوسرے دن کے لئے جمع نہیں کرتا۔ آپ اس قدر دعوے درویشی کرتے ہیں۔ اور پھر کل کے واسطے گیہوں کا مٹکا رکھتے ہیں۔ جب کتے نے یہ کہا۔ تو خواجہ صاحب نے نعرہ مار کر کہا۔ کہ دنیا میں میں کتے کی ہمراہی اور صحبت کے لائق نہیں۔ تو قیامت میں اہل سلوک کی ہمراہی اور بارگاہ الٰہی کے قابل نہ ہونگا۔ جب شیخ الاسلام اس بات پر پہنچے۔ تو ظہر کی اذان ہوئی۔ آپ اُٹھ کر نماز میں مشغول ہوئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے

Marfat.com

الحمد للہ علی ذالک ؂

فصل نہم

سخن در ذکر گلیم و صوف وغیرہ افتادہ بود

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ تو اس وقت شیخ جمال الدین ہانسوی۔ شیخ برہان الدین اور مولانا یحییٰ عزیز حاضر خدمت تھے۔ صوف اور گودڑی کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ گودڑی اور صوف انبیاء اور اولیاء کا لباس ہے۔ پس یہ لباس اس شخص کے لئے جائز ہے۔ جس کا ظاہر و باطن دنیا وی آلائشوں سے بالکل صاف ہو۔ کیونکہ صوفی وہ شخص ہے جس میں دُنیا وغیرہ کی کوئی آلودگی باقی نہ ہو۔

پھر فرمایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ گودڑی اور صوف پہننا انبیاء کا طریقہ ہے۔ جب کبھی اولیاء یا انبیاء کو کوئی ضرورت پیش آتی۔ اسی وقت گودڑی اور صوف کو سامنے رکھ کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے اور اس گودڑی اور صوف کو شفیع بناتے۔ تو اللہ تعالےٰ اسی مہم کو انجام کر دیتا۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ جب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آپہنچا۔ تو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جو حاضر خدمت تھے فرمایا۔ کہ میرے پاس مہتر ابراہیم علیہ السلام کی یادگار یہ گودڑی ہے۔ اور مجھے علم ہوا ہے۔ کہ یہ علی ابن ابی طالب کو دینا۔ تاکہ وہ میری اُمت کو پہنچا دے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ گودڑی پہننے کی بنیاد مہتر ابراہیم خلیل اللہ سے ہوئی جس طرح خرقہ کی بنیاد آپ سے ہوئی۔ اسی طرح گودڑی بھی آپ ہی سے شروع ہوئی۔ کہ ایک روز مہتر ابراہیم صلواۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ کہ اہل صفہ کا سارا راستہ مجھ پر واضح ہو گیا۔ اب گودڑی کی کسر ہے۔ تو اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سیاہ گودڑی لا دی اور کہا۔ اے ابراہیم! فرمانِ الٰہی یوں ہے۔ کہ ہم نے یہ گودڑی خاص تیرے لئے بہشت میں بنائی۔ اسے پہن لو۔ اور اپنے فرزندوں میں اس کا رواج کرنا۔ اور آخر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا۔

بعد ازاں شیخ الاسلام نے فرمایا۔ کہ اس بات سے ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اس گودڑی کی اصل بہشت سے ہے۔ جو ابراہیم کو ملی۔ اور آپ سے ہم تک پہنچی۔ پس اہل صفہ درویش وہ ہے۔ کہ جب انبیاء اور اولیاء کا لباس پہنے۔ تو اس کا حق بھی ادا کرے۔ تاکہ قیامت کے دن اسے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

پھر فرمایا۔ کہ جب خواجہ بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ نے توبہ کی۔ اور اپنے پیر سے گودڑی اور صوف حاصل کر کے پہنی تو بعد ازاں چالیس سال تک بالکل مسکرائے تک نہیں۔ لوگوں نے وجہ پوچھی۔ تو فرمایا۔

کہ جس روز سے پیر نے مجھے گوڈری اور صوف عنایت فرمائی ہے۔ میں حیرت میں ہوں۔ اور مجھے ابھی تک بھی خبر نہیں۔ اس واسطے کہ پیر نے اپنا کام کیا۔ اب مجھے چاہیئے۔ کہ میں اس گوڈری اور صوف کا حق ادا کروں جو انہوں نے گوڈری اور صوف پہنکر جو کچھ کیا ہے۔ اگر میں نے ایسا نہ کیا۔ تو قیامت کے دن بھی گوڈری اور صوف سانپ بن کر میرے گلے لپٹیں گے۔ پس جو صوف اور گوڈری پہنے اسے پہننی کیونکر سوجھے ؛

بعدازاں شیخ الاسلام نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جب درویش صوف پہن لے۔ تو اس پر واجب ہے کہ گوشہ نشینی اور تنہائی اختیار کرے۔ اور دولتمندوں سے ملنا جلنا چھوڑ دے تب وہ درحقیقت درویش ہوتا ہے۔ اور گوڈری اور صوف پہننا اس کا حق ہے۔ لیکن اگر صوف وغیرہ پہنکر امراء بادشاہوں اور دولتمندوں کی صحبت میں آمدورفت رکھے۔ اور انبیاء اور اولیاء کے لباس کو گلی کوچوں اور بازاروں میں پھرائے۔ تو اس سے یہ جامہ واپس لیا جاتا ہے۔ اور اسے اجازت نہیں دی جاتی کیونکہ وہ یہ برس پہننے کے قابل ہی نہیں ؛

پھر فرمایا۔ کہ بعض اہل مشائخ مثلاً جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بے بسی کے وقت یا کسی ضرورت کے وقت گوڈری اور صوف کو بارگاہِ الٰہی میں شفیع بنا کر دُعا کرتے۔ تو گوڈری اور صوف کی برکت سے وہ مشکل کام سرانجام ہو جاتا ؛

بعدازاں فرمایا۔ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گوڈری پہننے کا شوق ہُوا۔ تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ حکم ہوا۔ کہ اے موسیٰ! ہمارے عاشقوں کا لباس بغیر شکرانہ نہیں پہن سکیگا۔ پہلے شکرانہ لاؤ۔ بعد میں پہنو۔ یہ فرمان سُنکر گھر آئے اور سارا مال و اسباب جو موجود تھا۔ راہِ خدا میں صرف کر دیا یہاں تک کہ بدن کے کپڑے بھی فقیروں کو دیدئے۔ جب آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہ گیا۔ تو خالی ہاتھ دوست کی بارگاہ میں آ کھڑے ہوئے۔ تب حکم ہوا۔ کہ اے موسیٰ! چونکہ اب تجھ میں کوئی دنیاوی آلائش باقی نہیں رہی۔ اس لئے اب گوڈری پہن لے۔ اب گوڈری پہننا تیرا حق ہے۔ الغرض جب آپ نے گوڈری پہنی۔ تو دس سال تک گوشہ گیری اختیار کی۔ اور باہر نہ نکلے۔ صرف یادِ الٰہی میں مشغول رہے۔ جب فرعون سرکش ہو گیا۔ شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر یہ شعر زبانِ مبارک سے پڑھا ؎

شکرانہ دہند عاشقاں جان جہاں
با صوف و گلیم عشق را خویش کشند

تو جب کبھی آپ اُس کے ہاتھ سے تنگ آتے تو صوف کو بارگاہ الٰہی میں شفیع بناتے۔ اسی وقت فرعون پر مصیبت نازل ہوتی ؛

بعدازاں فرمایا۔ کہ میں نے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز کی زبان سُنا ہے کہ قیامت کے دن جب گوڈری پوشوں کو میدانِ قیامت میں بلایا جائیگا۔ تو ہر ایک سنتوں کی طرح گنہ

Marfat.com

... لیگا۔ اور ہر گودڑی میں لاکھ دھاگے ہونگے مگر یاد رکھو فرزند اگر ان دھاگوں میں لپٹ جائینگے اللہ ... میں ایسی طاقت پیدا کریگا کہ وہ سب کا بوجھ اٹھا لینگے۔ اور پلصراط سے صحیح سلامت پار کر دینگے۔ پھر آ کر ... مقام میں کھڑے ہو جائینگے۔ اور کہینگے۔ کہ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے ہم سے رُو گردانی نہیں کی۔ بلکہ بڑی تعظیم و تکریم سے ہماری خدمت کی ہے۔ تو دوست اگر ان دھاگوں سے لپٹ جائینگے۔ انہیں بھی پلصراط سے پار کرینگے۔ اور پھر حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہشت میں جائینگے +

پھر فرمایا۔ کہ کام انہیں لوگوں کو معلوم ہے۔ جو گودڑی اور صوف پہنکر اس کا حق ادا کرتے ہیں +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ صاحب تصوف کو دلی اصلاح اس وقت حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ وہ اپنے باطن کو دنیاوی الائشات سے بالکل صاف کر لیتا ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ غل و غش حسد و کینہ۔ حرص و ہوا۔ تکبر اور بغض اور غضب اور ریا کو چھوڑ دے یعنی جب تک صوفی کا دل ان سب سے پاک نہ ہو جائے۔ اسے صوف اور گودڑی پہننا جائز نہیں کیونکہ اہل تصوف کا مذہب بھی یہی ہے +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ سلوک میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ خواجہ سلطان ابراہیم خواص مذہب تصوف کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کہ جس نے فقراء اور اہل تصوف میں حسد و کینے سے اس واسطے کام لیا۔ کہ وہ متقدمین کی باتوں کی تحقیق کرے۔ تو سمجھ لو کہ اس نے ایسے درخت کا طواف کیا جس کا نیچے اثر ہے۔ اور نہ وہ اثر ڈال سکتا ہے۔ اور اُس پر فقر کا ذرہ بھر بھی اثر نہ ہو گا۔ کیونکہ دراصل فقیر وہی ہوتا ہے جس میں ان باتوں کا نام و نشان تک نہ پایا جائے۔ اے درویش! فقر اور تصوف میں بے شمار ہیں۔ لیکن ان مقامات کو غل و غش باطل کر دیتے ہیں۔ اور غل و غش اُسی وقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ صاحب تصوف کے دل میں دنیاوی مرتبے اور مال و دولت کا خیال آئے +

پھر فرمایا۔ کہ جب صاحب تصوف گودڑی کو لوگوں کی مہربانی اور اپنے افتخار کا سبب بنائے۔ تو وہ مذہب تصوف میں جھوٹا اور کاذب مُدعی ہے +

پھر فرمایا۔ کہ میں نے خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں لکھا دیکھا ہے کہ تمام مذاہب صاحب تصوف کے لئے اہل دنیا سے ملنا اور بادشاہوں سے آمد و رفت رکھنا قطعی حرام ہے +

پھر زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ خبر میں آیا ہے۔ کہ اہل تصوف کے مذہب کے بموجب ضروری ہے۔ جب صبح ہو یا جب شام ہو۔ تو صوفی کے دل میں غل و غش اور حسد و کینہ وغیرہ بالکل نہ ہو۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ "وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا" یعنی اہل تصوف کلیم کو چاہیئے کہ تمام لوگوں سے کنارہ کشی کرے۔ اور یہ بات اہل دنیا کی صحبت چھوڑے بغیر اور اہل تصوف کی

Marfat.com

صحبت اختیار کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ؂

بعد ازاں فرمایا ۔ کہ اہل کرامت کو اپنی قدر معلوم ہونی چاہئے ۔ چنانچہ اللہ تعالے اُس کی بابت قرآن مجید میں یُوں فرماتا ہے ۔ کہ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ بعض مفسرین نے لکھا ہے ۔ کہ یہ آیت اہل تصوف کے بارے میں ہے ۔ کیونکہ انہیں اور انسانوں پر شرف ہے ۔ اور اہل تصوف کو تمام مخلوقات پر شرف حاصل ہے ؂

پھر فرمایا ۔ کہ آدم علیہ السلام کو جو صفی کہا جاتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ آپ نے عالم علوی میں مذہب تصوف قبول کیا ؂

پھر فرمایا ۔ کہ جو شخص حرام اور مشتبہ لقمے سے پرہیز نہیں کرتا ۔ اور بادشاہوں اور امراء کی صحبت کو نہیں چھوڑتا ۔ اسے گودڑی اور صوف پہننے کی اجازت نہیں ۔ گودڑی اور صوف کی قدر سوائے موسیٰ کلیم اللہ ابراہیم خلیل اللہ ۔ آدم صفی اللہ ۔ مشائخ طبقات اور اہل علم کے سوا کسی کو معلوم نہیں ؂

بعد ازاں فرمایا ۔ کہ جو شخص گودڑی اور صوف پہنے ۔ اُسے اہل تصوف کے مذہب کے بموجب چرب اور شیریں لقمہ کھانے کی اجازت نہیں ۔ اور نہ ہی ایسے بادشاہوں اور اہل دنیا سے میل جول رکھنا چاہئے ۔ اگر ایسا کریگا ۔ تو وہ لباس انبیاء میں اہل سلوک کے اندر خائن اور اس کا حق ادا نہیں کرتا ؂

پھر فرمایا ۔ کہ گودڑی اور صوف کے رنگ میں بھی اختلاف ہے بعض مشائخ کی رائے ہے کہ سُرخ سبز نہ پہنے ۔ کیونکہ یہ شیطانی لباس ہے ؂

پھر فرمایا ۔ کہ خواجہ جنید رح کا طبقہ اور بعض اور مشائخ پاجامہ گودڑی کا اور پیراہن اور پگڑی عام کپڑے کی پہنتے ہیں ۔ لیکن پاجامے میں اختلاف ہے ۔ بعض کہتے ہیں ۔ کہ رسول رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی زیب تن فرمایا ہے ؂

بعد ازاں فرمایا ۔ کہ جو شخص اس لباس کی بے عزتی نہیں کرتا ۔ اور جب یہ لباس پہنتا ہے ۔ اور دُنیا میں مشروعہ آمدنی سے زیادہ کا لالچ نہیں کرتا ۔ اور حریصوں کی طرح لالچ نہیں کرتا ۔ تو وہ صابر اور متوکل ہے ؂

بعد ازاں فرمایا ۔ کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی طرف بطور مسافر وارد تھا ۔ وہاں ایک بزرگ کو دیکھا جسے شیخ شہاب الدین زندوبس کہتے تھے ۔ اور جو خواجہ حکیم ترمذی کے رشتہ داروں میں سے تھا ۔ جب میں نے اُس کی خانقاہ میں جا کر سلام کیا ۔ تو سلام کے جواب کے بعد فرمایا ۔ کہ بیٹھ جائیں بیٹھ گیا ۔ اتنے میں چند صوفی آئے اور انہوں نے عرض کی ۔ کہ جناب کا فلاں مرید اہل دنیا سے زیادہ میل جول رکھتا ہے ۔ اس بزرگ نے جب یہ سُنا ۔ تو اس مرید کو بلوایا ۔ اور اس کی گودڑی اور صوف اتروا کر آگ میں پھینکوا دی ۔ اور نہایت غصے سے اسے فرمایا ۔ کہ اسے نکال دو ۔ کیونکہ ابھی یہ صوف کے لائق نہیں تھا ؂

بعد ازاں فرمایا ۔ کہ یہ لباس انبیاء کا ہے ۔ جو اس لباس میں خیانت کریگا ۔ قیامت کے دن یہی

Marfat.com

لباس اس کی گردن میں ڈال کر میدانِ قیامت میں پھرائینگے ۔اور کہینگے ۔کہ یہ شخص صوف اور گودڑی پوشوں کے گروہ سے ہے جس نے اس کا حق ادا نہیں کیا ؛

بعدازاں فرمایا۔کہ راہِ طریقت اور مذہب تصوّف کا اصول یہی ہے ۔کہ انسان ہر وقت خاموش اور عالمِ تحیر میں مستغرق رہے ۔پھر فرمایا۔کہ نہ رسوم کسی کام کی ہیں نہ علوم بلکہ جو کچھ ہے اخلاق ہے ۔تخلقوا باخلاق اللہ یعنی رسوم وعلوم سے نجات نہیں بلکہ اخلاق سے ؛

بعدازاں فرمایا۔کہ اہلِ تصوّف دُنیا ومافیہا کے دشمن اور مولیٰ کے دوست ہیں ۔بعدازاں فرمایا۔کہ اہلِ تصوف ایسے قوی ہوتے ہیں ۔کہ حقتعالےٰ میں جب مستغرق ہوتے ہیں ۔تو انہیں کسی مخلوق کی خبر تک نہیں ہوتی گفتگو کو درمیان سے نکال دیتے ہیں ۔اور حضورِ حق میں ایسے مشغول ہوتے ہیں ۔کہ جبتک زندہ ہیں حقتعالےٰ کی دوستی اُنکے دل میں رہتی ہے ۔پھر شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہوکر فرمایا۔کہ تصوّف اس بات کا نام ہے کہ صوفی کے ملک میں کچھ نہ ہو اور نہ وہ کسی کا ملک ہو۔جب ایسی حالت ہو تو پھر گودڑی اور صوف کے پہننے کی اجازت ہے ؛

بعدازاں فرمایا۔کہ ایک بزرگ سے پوچھا گیا ۔کہ محبّت اور تصوف میں کمالیت کس بات کا نام ہے ۔فرمایا۔یہ کہ پانچوں وقت کی نماز عرش پر ادا کرے ؛

بعدازاں فرمایا۔ کہ تصوف مولیٰ کی صفا دوستی کا نام ہے ۔اہلِ تصوف کو دُنیا اور آخرت میں محبت ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے ؛

بعدازاں فرمایا۔کہ صوفی وہ شخص ہے ۔کہ جب صفائی حاصل کرے ۔تو کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہ رہے ۔پھر فرمایا۔کہ اہلِ تصوف کے ستر مراتب ہیں ۔ان میں سے ایک مقام اس جہان کی تمام مرادوں سے نامراد ہونا ہے ؛

پھر عشقِ حقیقی کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی ۔تو فرمایا۔کہ لوگوں میں جو عشق کی سلسلہ جنبانی ہوتی ہے ۔تو معشوق کے مشاہدے کے سبب ہوتی ہے ۔جب لوگ مجاہدہ میں مبالغہ کرتے ہیں ۔تو مکاشفہ حاصل ہوتا ہے ۔اور جب مکاشفہ مجاہدہ ہو جاتا ہے ۔تو عاشق معشوق کے حضور سے مشرف ہوتا ہے ۔اور عشق بڑھ جاتا ہے ۔اور مرتبہ زیادہ ہو جاتا ہے ۔اور حجاب میان سے اُٹھ جاتا ہے ۔اور کسی خاص مقام پر پہنچکر عاشق کو قرار حاصل ہوتا ہے ۔پھر عالمِ تحیر میں پڑ جاتا ہے +

جب شیخ الاسلام نے یہ فوائد ختم کئے ۔تو آبدیدہ ہوکر فرمایا۔کہ یہ رباعی میں نے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی انار اللہ برہانہ کی زبان مبارک سے سُنی تھی ۔جو آپ نے ایک مرتبہ ہزار دفعہ سے زیادہ زبان مبارک سے فرمائی تھی ۔جوں جوں فرماتے تھے ۔حیرت زیادہ ہوتی جاتی تھی ؎

اصل ہمہ عاشقی ز دیدار آید چوں دیدہ بدید آنگہ در کار آید
در دامِ بلا نہ مرغ بسیار آید پروانہ بطمعِ نور در نار آید

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ اگر ہر روز ہر گھڑی عاشق پر انوار و اسرار تجلی ہزار مرتبہ بھی ہو۔ تو بھی وہ بس نہیں بلکہ دل میں مزید ہی پکارتا ہے۔ یہ فریاد اس وقت تک رہتی ہے۔ جب تک مشاہدہ کی تمام مرادیں اسے حاصل نہیں ہیں۔ اے درویش! کام وہی لوگ کرتے ہیں۔ جو ہر وقت مشاہدہ دوست میں ہیں۔ اور ان کا کوئی وقت مشاہدے سے خالی نہیں۔

اسی موقع کے مناسب فرمایا۔ کہ میں نے قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مثنوی سنی۔ جس میں دن رات میں مستغرق رہتا تھا۔ جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

زانجا کہ جمالِ دوست از دلبر ماست
ما درخور اوئیم نہ او درخور ماست

پھر فرمایا۔ کہ جو معشوق کا عاشق ہے۔ جو اس کی نظر میں ہے۔ وہ سب منظور ہے عاشق اور معشوق کی گلی۔ یہ بات عشق کی زیادتی کے سبب ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک روز مجنوں نے کھانا نہیں کھایا تھا جب ایک ہرن اس کے جال میں پھنسا۔ تو اس کی بڑی تعظیم و تکریم کی اور چھوڑ دیا۔ اور کہا کہ اس کی آنکھ لیلیٰ کی آنکھ کی سی ہے میں اسے کس طرح تکلیف دے سکتا ہوں۔ جو میرے یار کے مشابہ ہے پھر فرمایا۔ کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کا کامل عاشق ہے۔ مشاہدہ کے شروع میں بے خودی اس میں اثر کر جاتی ہے۔ اس واسطے کہ چونکہ وہ مستغرق ہے۔ اس لئے ضرور ہے۔ مشاہدہ کے وقت بے ہوش ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ غلبات عشق کے بارے میں قاضی حمید الدین ناگوری رح نے لکھا۔ کہ مجنوں کے قبیلہ والوں نے لیلیٰ والوں سے کہا۔ کہ مجنوں عشق سے ہلاک ہوا جاتا ہے۔ اس میں کونسی ہرج کی بات ہے۔ اگر اسے ایک مرتبہ لیلیٰ کے دیدار کی اجازت دی جائے۔ کہا ہمارا تو اس میں ہرج نہیں لیکن مجنوں اس کے دیدار کی تاب نہیں لا سکیگا۔ جب مجبور کیا۔ تو مجنوں کو حرمگاہ لیلےٰ میں لے گئے۔ اور پردہ کر دیا۔ ابھی لیلیٰ کا سایہ بھی نہ آنے پایا تھا۔ کہ مجنوں بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اور تڑپنے لگا۔ انہوں نے کہا۔ کیا ہم نہیں کہتے تھے کہ وہ دیدار کی تاب نہیں لا سکیگا۔ پھر شیخ الاسلام نعرہ مار کر بیہوش گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے۔ تو یہ شعر زبان مبارک سے فرمایا ؎

گر مے ندہد ہجر تو وصلت یارم
بازاں سر کوئے تو کارے دارم

بعد ازاں اسی موقع کے مناسب فرمایا۔ کہ میرے بھائی مولانا بہاؤ الدین زکریا قدس سرہ العزیز عالم عشق و شوق میں مستغرق تھے۔ بار بار آپ کو عشق کے بارے میں حیرت اور حالت ہوتی۔ تو ہر بار آپ رو کر یہ دو شعر زبان مبارک سے فرماتے۔ اور بیہوش ہو جاتے۔ چنانچہ سات رات دن انہیں دو شعروں میں ایسے مستغرق رہے۔ کہ دنیا و مافیہا کی خبر تک نہ تھی ؎

بادرد بساز چوں دوائے تو منم
در کس منگر چو آشنائے تو منم

Marfat.com

گر بہ سماع نے عشق ہمی کشتہ شوی ۔ شکر انہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ دل پر کیا کیا انوار و اسرار نازل ہوتے ہیں جن میں وہ مستغرق رہتا ہے۔ اور اس شعر کو اپنا ورد بناتا ہے یا عاشق جانتا ہے یا معشوق ان میں باہمی کیا معاملہ ہے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ میں نے اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہے۔ کہ ایک بزرگ نے چالیس سال تک گوشۂ تنہائی اختیار کیا۔ اور شاذ و نادر ہی وہ خلقت کو دیکھتا۔ ایک روز لوگوں نے پوچھا۔ کہ آپ کا دیدار بہت کم ہوتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا۔ کہ جب اہلِ تصوف خلقت میں مشغول ہوتے ہیں تو قرب خالق سے دُور جا پڑتے ہیں۔ سو میں نے اسی وجہ سے چالیس سال سے گوشۂ تنہائی اختیار کر رکھا ہے۔ اور ان چالیس سالوں میں جانی مرادوں کا مزا نہیں چکھا۔ جب شیخ الاسلام اس بات پر پہنچے۔ تو نماز کی اذان ہوئی۔ آپ اٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فصل دہم

سخن در ذکر محبت وغیرہ افتادہ بود

جب قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا۔ تو اس وقت شیخ برہان الدین۔ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ شیخ بدر الدین غزنوی اور اور عزیز حاضر خدمت تھے۔ زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش! محبت کے سات سو مقام ہیں۔ پہلا مقام یہ ہے۔ کہ جو بلا دوست کی طرف سے اُس پر نازل ہو اس میں صبر کرے۔

پھر فرمایا۔ کہ کتابِ محبت میں میں نے ابو ہریرہؓ کی روایت سے لکھا دیکھا ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ حق تعالےٰ کی محبت ایک بادشاہ کی طرح ہے جو ہر دل میں قرار نہیں پکڑتا۔ بلکہ صرف اس دل میں جو اس کے شایاں ہو۔ وہ آسمانی قضا ہے جو دوسرے دل میں قرار پکڑتی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ محبت ایک بچھو کی طرح ہے۔ جس پر وہی شخص قدم رکھتا ہے جو اٹھارہ ہزار عالم کا خیال نہ کرے۔ اور کسی کو بیچ میں نہ دیکھے۔ مگر دوست کی محبت کو جس میں دو یگانہ ہو رہے ہیں۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ عاشقوں کے تمام اعضا عشق سے بنائے گئے ہیں۔ وہ شخص جو سرشت سے لیکر اب تک "ربِّ اَرِنی انظر الیک" کا دم مارتا ہے وہ ہر وقت جانتا ہے۔ کہ حق تعالےٰ کی محبت و عشق کیا چیز ہے پس اے درویش! جس آنکھ میں عشق کا سرمہ لگا ہوا ہے۔ اس سے عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ حق تعالےٰ کی محبت ایسی ہونی چاہیئے جیسی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی تھی۔ کہ دوستی

Marfat.com

حق کی خاطر اپنے فرزند کو قربان کیا۔ جب دیکھا کہ وہ ہماری محبت میں ثابت قدم ہے۔ تو حکم دیا کہ لڑکے کی قربانی نہ کرو۔ ہم اس کے عوض بہشت سے قربانی بھیجتے ہیں۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ جس روز مہتر ابراہیم خلیل اللہ نے حق تعالےٰ کی دوستی کا دم مارا تو مہتر جبرائیلؑ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ کہ مجھے اجازت ہو۔ تو اسے آزماؤں۔ حکم ہوا بہتر۔ جاؤ۔ آزماؤ۔ مہتر جبرائیل علیہ السلام نیچے اُتر پہاڑ پر کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے یا اللہ کہا۔ اس وقت مہتر ابراہیم خلیل اللہ کعبے کی عمارت میں مشغول تھے باہر آکر کہا۔ کہ صاحب ایک مرتبہ اور اللہ کا نام لینا۔ جبرائیلؑ نے کہا کہ پہلے شکرانہ لاؤ۔ جب شیخ الاسلام اس بات پر پہنچے۔ تو آبدیدہ ہو کر یہ مثنوی زبان مبارک سے فرمائی۔ مثنوی

شکرانہ دہم آنچہ در ملک من است ۔۔۔ از بہر خدا بگوے اللہ تو باز

جاں نیز دہم و آنچہ در قالب است ۔۔۔ یک بار اگر بگوئی اللہ تو باز

الغرض مہتر ابراہیمؑ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس کئی ہزار اونٹ ہیں۔ وہ سب میں نے اللہ تعالےٰ کی دوستی کے صدقے کئے۔ تو پھر ایک مرتبہ یا اللہ کہہ۔ جبرائیلؑ نے " یا اللہ " کہا۔ تو جو کچھ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس تھا سب کچھ دے دیا۔ پھر فرمایا۔ کہ اب پھر کہہ۔ جبرائیلؑ نے پوچھا۔ کہ اب کیا دو گے۔ فرمایا بدن میں جان باقی ہے۔ سو وہ بھی دیدوں گا۔ چنانچہ مہتر جبرائیل علیہ السلام نے پھر یا اللہ کہا۔ تو آپ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے۔ تو جبرائیلؑ نے کہا۔ کہ واقعی مہتر ابراہیم خلیل اللہ دوستی حق میں صادق ہے۔ پس جب میں بارگاہِ الٰہی میں گیا۔ تو سر سجدے میں رکھ کر عرض کی۔ کہ واقعی جیسا سنا تھا۔ ویسا ہی محبت میں صادق پایا۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! محبت حق میں صادق وہ شخص ہے۔ جو ہر وقت اُسکی یاد میں رہے اور لحظہ بھر بھی اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ اہلِ سلوک کہتے ہیں۔ کہ لوگ اکثر اسی چیز کا زیادہ ذکر کرتے ہیں جس سے اُن کی محبت ہوتی ہے۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے۔ وہ یادِ خدا سے ایک دم بھی غافل نہیں ہوتا میں نے تحفۃ العارفین میں لکھا دیکھا ہے۔ کہ " من احب شیئاً اکثر ذکرہ " جو شخص جس چیز سے محبت رکھتا ہے۔ اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصریؒ رابعہ بصریؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور محبت حق کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ خواجہ حسن فرماتے ہیں۔ کہ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ میں مرد ہوں اور وہ عورت۔ آپ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ جب میں وہاں سے اُٹھا تو اپنے تئیں مفلس اور اسے مخلص پایا۔

پھر فرمایا۔ اگر حلال اور بے حساب ساری دنیا حق تعالےٰ کے دوستوں کو دی جائے۔ تب بھی انہیں اس کے لینے سے شرم آتی ہے جیسا کہ مرد کو شرم آتی ہے۔

Marfat.com

... مجھ ... نہ جائے گا ... اگر عابد ... قیامت کے دن مجھے دوزخ میں بھیجے گا۔ تو میں محبت کا ایک ... اگر حق تعالیٰ ... قیامت کے دن مجھے دوزخ میں بھیجیگا۔ تو میں محبت کا ایک ایسا نعرہ ماروں گا جس کی وجہ سے دوزخ ہزار سالہ راہ کے برابر مجھ سے دُور بھاگ جائیگا۔ اس واسطے کہ محبت کی آگ کا مقابلہ کوئی آگ نہیں کر سکتی۔ اگر مقابلہ کرے تو نابود ہو جاتی ہے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک دفعہ رابعہ بصریؒ عالم شوق اور اشتیاق میں بار بار سجدے میں سر رکھتی اور پھر اٹھ کھڑی ہوتیں۔ آخر یہ کہا۔ کہ اے پروردگار! اگر میں دوزخ کے ڈر کے سبب تیری پرستش کرتی ہوں تو مجھے دوزخ میں ڈالنا اور اگر بہشت کی امید پر تیری عبادت کرتی ہوں۔ تو بھی دوزخ میں جلانا۔ اور اگر میں تیری خاطر تیری عبادت کرتی ہوں۔ تو اپنے جمال سے دریغ نہ کرنا۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! اگر اہلِ محبت کو تمام چیزیں آراستہ کر کے دی جائیں۔ تو وہ آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ وہ صرف جمالِ حق کے متلاشی ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ جب خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ شوق میں مشغول ہوتے ہیں۔ تین دن رات یا چار دن رات کھڑے ہوئے بلند آواز سے یہی کہتے جاتے۔ کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ ایسا دن آئے کہ اس زمین کو لپیٹ لیں۔ اور دوسری زمین پیدا کریں۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ نے ملک و تخت کیوں چھوڑ دیا؟ فرمایا۔ ایک روز میں بیٹھا تھا۔ کہ محبت کا آئینہ مجھے دکھلایا گیا۔ جب میں نے اس میں نگاہ کی۔ تو اپنی منزل گور میں دیکھی۔ جس میں نہ کوئی میرا ہمراہی ہے۔ اور نہ میرے پاس سامان سفر۔ قاضی عادل ہے۔ اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اسی وقت میرے دل سے ملک کی محبت جاتی رہی۔ اور سلطنت چھوڑ دوسرے ملک میں چلا گیا۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ حقتعالےٰ کی محبت ایسا بادشاہ ہے۔ کہ جب کسی دل میں مقام کرتا ہے تو اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ اس کے سوائے اور بھی کوئی اس دل میں رہے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں غزنی میں ایک درویش سے ملا۔ جو اہلِ محبت سے تھا۔ اس سے میں نے پوچھا۔ کہ اے درویش! محبت کا انجام بھی ہے یا نہیں۔ یہ سوال سنتے ہی مجھے ڈانٹ دیا جھوٹے! محبت حق کی کوئی انتہا نہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! محبت آگ الٰہی کی تلوار ہے۔ جو جس پر گذرتی ہے اس کے ٹکڑے کر دیتی ہے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ مجنوں کو جب علیین میں چھوڑتے ہیں۔ تو گویا انہیں دوزخ میں ڈالتے ہیں فرمایا۔ کہ میں نے خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ العزیز کی زبانی سُنا۔ کہ حقتعالےٰ کی محبت

Marfat.com

انسان کے تمام اعضاء میں ہے۔ زبان کی سرشت اپنی محبت دوست کی۔ اگر آنکھ ہے تو دوست کی محبت میں مستغرق اور پُر ہے۔ اور کان ہیں تو دوست کا ذکر سننے میں مستغرق ہیں۔ اگر ہاتھ اور پاؤں ہیں۔ تو وہ بھی محبت حق میں غرق ہیں۔ پس اے درویش! آدم زاد کے اعضاء کا کوئی ذرہ محبت حق سے خالی نہیں۔ بعد ازاں شیخ الاسلام نے زبان مبارک سے فرمایا کہ محبانِ حق کا دل ایسے چراغ کی طرح ہے۔ جو انوار کی قندیل میں رکھا ہے۔ اور جس کی روشنی سے سارا جہان منور ہے۔ پس ایسے شخصوں کو تاریکی کا کیا ڈر ٭

پھر فرمایا۔ کہ نفس کی فراموشی یاد حق ہے۔ جو یادِ حق میں ہے۔ اس کا دل نہیں مرتا۔ اور جو یادِ حق سے خالی ہے۔ اس میں کوئی نعمت اثر نہیں کرتی ٭

بعد ازاں فرمایا۔ کہ میں نے کتابِ محبت میں لکھا دیکھا ہے۔ کہ بھوک ایک بادل ہے جس سے رحمت کی بارش ہوتی ہے ٭

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا۔ کہ محبتِ حق کیا چیز ہے؟ فرمایا محبت اس بات کا نام ہے کہ دُنیا و مافیہا سے دِل نہ لگایا جائے ٭

پھر فرمایا۔ کہ محبتِ حق ملک عشق کا بادشاہ ہے۔ جو تخت پر بیٹھا ہے اور ہاتھ میں فراق اور ہجر کی تلوار لیئے ہوئے ہے۔ اور وصال کی نرگس اُس نے قضاء کے ہاتھ دے رکھی ہے اور ہر دم ہزارہا سر تلوار سے اڑاتا ہے پس جو عاشقِ حق ہے۔ اگر ہر لحظہ اس کا سر ہزار مرتبہ اڑایا جائے تو پھر اور سر پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی اگر ہزار مرتبہ اس کا سر کاٹا جائے۔ تو بھی پاؤں پیچھے نہ ہٹائے۔ پھر شیخ الاسلام نے یہ رُباعی زبان مبارک سے فرمائی۔ رُباعی

در یادِ تو ہر روز چناں مدہوشم ۔۔۔ صد بار اگر تیغ زنند زاں نخروشم

آہے کہ زیاد تو زنم وقتِ سحر ۔۔۔ گر ہر دو جہاں دہند آں نفروشم

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ کوئی محب جان کنی کے وقت آہستہ آہستہ کچھ کہتا تھا۔ دوستوں نے پاس ہو کر سنا۔ تو یہ الفاظ تھے۔ کہ جب تک میں زندہ رہا تیرے نام سے زندہ رہا۔ اب اگر میں جاتا ہوں۔ تو تیرے نام کی یاد میں جاتا ہوں۔ اور جب میرا حشر ہو گا۔ تو بھی تیرے نام کی یاد میں ہو گا۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اُسی نے بلند آواز سے "اللہ" کہا اور جان دیدی۔ جب شیخ الاسلام اس بات پر پہنچے۔ تو آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ عاشق اسی طرح جان دیتے ہیں۔ اس وقت یہ دو شعر زبان مبارک سے فرمائے ؎

آیم بسر کوئے تو پویاں پویاں ۔۔۔ تا جاں بدہم نام تو گویاں گویاں

رخسارہ زآب دیدہ شویاں شویاں ۔۔۔ ہنجارہ وصالِ یار جویاں جویاں

Marfat.com

بعد ازاں فرمایا کہ ایک دفعہ میں دہلی میں حوض شمس کے کنارے ایک درویش صاحبِ نعمت و عشق سے سماع کے وقت یہ دو شعر سنے تھے جن سے اس روز سماع میں جو حالت طاری ہوئی وہ کبھی نہ ہوئی۔ وہ دو شعر یہ ہیں ؎

عشق ہمہ جان مرا رسوا کرد — واند طلب جمال تو شیدا کرد

در و بیرا عشق تو بدل نہاں بود — ازاں جملہ ز شوق تو زخم پیدا کرد

پھر فرمایا کہ اے درویش! میں نے قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ ایک دفعہ میں بغداد سے بخارا آیا۔ تو وہاں پر ایک بزرگ کو دیکھا۔ جو از حد صاحبِ نعمت اور دوست کی محبت میں غرق تھا۔ جب میں نے اسے سلام کیا۔ تو ایسی حالت میں دیکھا۔ کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا اس طرح یادِ حق میں مستغرق تھا۔ کہ اسے اپنے آپ کی سدھ بدھ نہ تھی۔ الغرض میں چند روز اس کی خدمت میں رہا۔ جب وہ سجدہ کرتا۔ تو رو کر بڑی عاجزی سے یہ رباعی پڑھتا۔ اور بے ہوش ہو جاتا۔ اور زبانِ مبارک سے یہ کہا۔ کہ اے خداوند! میں نے ایک سجدہ بھی ایسا نہیں کیا۔ جو تیری بارگاہ کے لائق ہو۔ رباعی

در خورد نعمتِ تو ندانم سود — یک سجدہ چناں نشد کہ فرمانم بود

ہم بودی وہم باشی وہم خواہی بود — نے بودم ونے باشم ونے خواہم بود

پھر فرمایا۔ کہ اگر زندگی ہے۔ تو علم میں ہے۔ اگر راحت ہے تو معرفت میں ہے۔ اگر شوق ہے۔ تو محبت میں ہے۔ اور اگر ذوق ہے۔ تو ذکر میں ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز اور شیخ اوحد کرمانی کی خدمت میں حاضر تھا سلوک کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ شیخ شہاب الدین نے فرمایا۔ کہ علم خدا سے معرفت مراد ہے محبت مشاہدہ ہے۔ اور مشاہدہ مجاہدہ سے حاصل ہوتا ہے ۔

پھر فرمایا کہ جو شخص اپنے دل کو لذت اور شہوت سے مار ڈالتا ہے۔ اسے لعنت کے کفن میں لپیٹ کر ندامت کی زمین میں دفن کرتے ہیں ۔

پھر فرمایا۔ کہ حق تعالیٰ کی محبت والے وصالِ دوست کے سوا کسی بات پر راضی نہیں ہوتے ۔

پھر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت والوں کو حضور حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ خلقت سے جدائی اختیار نہ کریں۔ اور خلوت میں اپنا مقام نہ بنائیں۔ دوستوں کو دشمن اور زن و فرزندوں کو بلا خیال کریں۔ جب ایسا کریں گے۔ تو وہ کسی مقام پر پہنچ سکیں گے۔ بعد ازاں شیخ الاسلام آبدیدہ ہو کر یہ رباعی پڑھنی شروع کی۔ رباعی

Marfat.com

عاشق ہستی نتماش طلب ۔ بے رضاے عشق کے جبیا اثر طلبی

گر منحواہی حضور نعمت ہر بعد ۔ آنجا کہ کسے نباشد انجاش طلب

بعدازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ رستے میں مجھے ایک اہل مجاہین مرد کامل ملا۔ ہم دونوں اکٹھے سفر کرنے لگے۔ جب بیابان میں پہونچے۔ تو مجھے پیاس کا غلبہ ہوا۔ پانی کا وہاں نشان تک نہ تھا۔ میں اپنی پیاس کو اس بزرگ کے سبب ظاہر نہیں کرسکتا تھا۔ الغرض اس بزرگ نے اپنی روشن ضمیری سے معلوم کرلیا۔ کہ میں پیاسا ہوں۔ مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں پیاس لگی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فوراً پائے مبارک زمین پر مارا۔ تو پانی کا چشمہ نکلا۔ مجھے کہا۔ کہ پیٹ بھر کر پانی پی لے۔ جب پانی پیا۔ تو وہ لذت حاصل ہوئی۔ جو عمر بھر کسی پانی سے نہ ہوئی تھی۔ جب اس مقام سے گذر کر منزل پر پہنچے۔ شام کی نماز ادا کرکے وہ بزرگ عالم میں مشغول ہوا۔ تھوڑی دیر بعد میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ اے بیٹا! قیامت کے دن جب اہل محبت قبروں سے اٹھینگے۔ تو سب دوزخ کے دروازے پر خیمے لگائینگے۔ جونہی انکی نظر دوزخ پر پڑیگی۔ دوزخ کی آگ دھیمی پڑ جائیگی اور سر نہ اٹھائیگی تب لوگوں کو راحت کی امید ہوگی۔ اور دوزخ کی آگ سے انہیں خلاصی نصیب ہوگی۔ اسی وجہ سے وہ دوزخ کے دروازے پر خیمے لگائینگے ٭

بعدازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی مقام پر تھے۔ ایک مرد نے آکر پوچھا۔ کہ فرض کیا ہے۔ اور سنت کیا؟ قاضی صاحب نے فرمایا۔ کہ پیر کی صحبت فرض ہے اور دُنیا وغیرہ کا چھوڑنا سُنت ہے ٭

بعدازاں فرمایا۔ کہ میں نے ایک بزرگ کی زبانی سُنا ہے کہ درویش وہ ہے۔ جو اپنے دل کے خزانے کی تلاش کرے (جسے آخرت کی رسوائی کہتے ہیں) پس اگر اسے وہ موتی ملجائے جسے محبت کہتے ہیں۔ تو وہ شخص درویش صفت ہوجاتا ہے ٭

پھر فرمایا۔ کہ محبت بدرجہ کمال اس وقت پہنچتی ہے۔ جبکہ عشق میں اپنی عیب شناسی نہ کرسکے اور خلقت کے ساتھ محبت نہ کرے ٭

پھر فرمایا۔ کہ جب ایسی حالت ہوجائے۔ تو اللہ تعالٰے اُس کو اپنے نزدیک کرلیتا ہے ٭

بعدازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ کہ اللہ تعالٰے تک کس طرح تک پہنچ سکتے ہیں۔ فرمایا۔ کہ اندھے بن۔ گونگے بن۔ بہرے بن سے۔ جب یہ تمام حسیں جاتی رہتی ہیں۔ تو سمجھ لو کہ وہ خدا رسیدہ ہوگیا۔ لیکن جب تک یہ دشمن ساتھ لگے ہوئے ہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ اہل محبت کو چار مقام کے سوا اور کہیں قرار حاصل نہیں ہوسکتا۔ اوّل گھر کے کونے میں جہاں کوئی مزاحم نہ ہو۔ دوسرے مسجد میں جو دوستوں کا مقام ہے۔ تیسرے قبرستان میں جو گناہوں سے عبرت کرنے کا مقام ہے۔ چوتھے ایسی جگہ جہاں کسی کا گذر نہ ہو۔ یاد رہے ...

Marfat.com

[illegible] بعد [illegible] سے خوب [illegible] رباعی

[illegible] تماش طلبیم ۔۔ [illegible] عشق [illegible] طلب

گر مے خواہی [illegible] نعمت ہر روزہ ۔۔ آنجا کہ کسے نباشد آنجا تو طلب

[illegible] پھر فرمایا کہ [illegible] نے نمک [illegible] کے دانے کے برابر دوستی حق بغیر دوستی کے ستر ہزار سال [illegible] عبادت کرنے سے بہتر ہے ❖

پھر فرمایا۔ کہ عورتوں کا کام ہم مردوں سے اچھا ہے۔ کہ وہ ہر مہینے غسل کر کے پاک ہو جاتی ہیں لیکن ہم عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی غسل نہیں کرتے کہ پاک ہو جائیں ❖

پھر فرمایا کہ اے درویش! خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں عالم شوق اور اشتیاق میں ایک دن دوست کی بارگاہ میں گیا۔ اور ملکوت کے ارد گرد پھر رہا تھا کہ فرمان ہوا کہ اے بایزید! ہماری بارگاہ میں کیا تحفہ لائے ہو۔ میں نے عرض کی۔ کہ محبت اور رضا جن دونوں کے بادشاہ آپ ہی ہیں پھر آواز آئی۔ کہ اے بایزید! بڑی اچھی چیز لائے ہو۔ ہماری بارگاہ کے لائق یہی چیزیں ہیں ❖

❖ پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں نے لاہور میں ایک ذاکر درویش کو دیکھا۔ جو از حد بزرگ اور ذاکر تھا۔ الغرض جب پابوسی حاصل ہوئی۔ تو چند روز میں اس کی صحبت میں رہا جب وہ وظیفہ نماز ادا کرتا۔ تو اس قدر ذکر کرتا۔ کہ مساموں سے پسینہ بہ نکلتا۔ اور سو سے بھی زیادہ مرتبہ زمین پر گرتا اور پھر اٹھتا جب ذکر سے فارغ ہوتا۔ تو یہ کہتا کہ کتاب محبت میں لکھا ہے۔ کہ حقتعالے فرماتا ہے۔ کہ جب میرا ذکر میرے بندے پر غالب آتا ہے۔ تو میں جو اس کا پروردگار ہوں اس کا عاشق ہو جاتا ہوں۔ یعنی اسے پیار کرنے لگتا ہوں۔ انسان ایسی نعمت سے اپنے تئیں کیوں محروم رکھے اور کیوں نہ ہر وقت اس کی یاد میں مشغول رہے ❖

پھر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو خاصکر اسی واسطے پیدا کیا ہے۔ کہ عرش کا طواف کریں پھر فرمایا۔ کہ دل تین قسم کے ہیں۔ بعض تو ایسے ہیں۔ جو پہاڑ کی طرح جگہ سے نہیں ہلتے۔ وہ مومنوں کے دل ہیں بعض ایسے ہیں۔ جو درخت کی طرح جڑ سے تو قائم ہیں۔ لیکن ان کی ٹہنیاں ہوا سے حرکت کرتی ہیں۔ اور بعض پتوں کی طرح ہیں۔ کہ ہوا جس طرف چاہتی ہے انہیں پھیر لیتی ہے ❖

پھر۔ فرمایا۔ کہ محبت میں صادق وہ شخص ہے۔ جو دوست کی یاد کے سوا اور کسی بات کو پسند نہ کرے پھر فرمایا۔ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس جا کر اسے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا حکم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے ساتھ نرمی اور آہستگی سے بات کرنا تاکہ [illegible] جب فرعون تک پہنچے۔ تو آپ [illegible] ہو کر فرمایا کہ [illegible] جو شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے [illegible]

کہتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ لطف ہے کہ اُس کے عمل کو ناقص نہیں کرتا چاہتا تو جو شخص پانچ وقت سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے جو کس طرح اُس کے لطف سے نا امید ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص ہرگز ہرگز نا اُمید نہیں ہوگا۔ اس کے حق میں تو ضرور بے حد لطف و کرم فرمائیگا۔

پھر فرمایا۔ کہ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا دم بھرتا ہے۔ اور اُس کی یاد میں مشغول رہتا ہے۔ اسے قیامت کے دن کسی قسم کا عذاب نہ ہوگا۔ اور روزِ حشر کے عذاب سے وہ بے کھٹکے ہوگا۔

پھر فرمایا۔ کہ جب قارون زمین کے چوتھے طبقے میں معہ مال و اسباب پہنچا تو وہاں کے رہنے والوں نے پوچھا۔ کہ تو کون ہے۔ اور تو نے کیا گناہ کیا ہے۔ جو تجھے زمین کے اندر اتارا گیا ہے جواب دیا کہ میں حضرت موسیٰ کی قوم سے ہوں۔ مال کی زکوٰۃ نہیں دی تھی۔ اور پیغمبر خدا کی برابری کی تھی اس واسطے مجھے آج کا دن نصیب ہوا۔ جونہی قارون نے موسیٰ علیہ السلام کا نام لیا۔ فرشتوں کو حکم ہوا۔ کہ قارون کو اسی جگہ رکھو۔ اور نیچے نہ لیجانا۔ کیونکہ اس نے میرے دوست کا نام لیا ہے اس لئے مجھ پر واجب ہے کہ اسے عذاب نہ کروں جب شیخ الاسلام اس بات پر پہنچے۔ تو آبدیدہ ہو کر فرمایا۔ کہ جو شخص یادِ خدا میں رہتا ہے۔ اسے ضرور قیامت کو اس کا مقصود مل جائیگا۔ اور تجلی کے انوار سے مشرف ہوگا۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک روز خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ کہ اہلِ محبت کون لوگ ہیں۔ فرمایا۔ وہ لوگ جو دوست کے سوا کسی اور چیز میں مشغول نہیں ہوتے اس واسطے کہ جو شخص دوست کے بغیر کسی اور چیز سے خوش ہو جاتا ہے۔ درحقیقت وہ اندوہ کے قریب ہوتا جاتا ہے اور جو دوست سے محبت کرتا ہے۔ تو اُسے کبھی دہشت نہیں ہوتی۔ اور جو شخص دوست سے محبت نہیں کرتا۔ اس کا دعوے محبت درست نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا۔ کہ جس کی ہمت محبت کی طرف ہو۔ وہ جلدی خدا رسیدہ ہو جاتا ہے اور جس کی ہمت محبت کی طرف نہیں ہوتی۔ وہ دوزخ کے نزدیک ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ جب صاحبِ محبت سلطنت کا دعوے کرے۔ تو درحقیقت جان لے کہ محبت نہ تھی شیخ الاسلام یہ فرماتے ہی دوڑ کر اندر چلے گئے۔ اور میں اور لوگ واپس چلے آئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فصلِ یازدہم

سخن در خوف و توکل و غیرہ افتادہ بود

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اُس وقت مولانا برہان الدین ہانسوی۔ شیخ بدرالدین غزنوی اور عزیز حاضرِ خدمت تھے۔ خوف اور توکل وغیرہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش! خوف حق تعالیٰ کی طرف سے بے ادب بندوں کے لئے تازیانہ

Marfat.com

[illegible] لہ جالیں ۔

پھر فرمایا۔ کہ کلام مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ ۔ یعنی اے میرے بندو! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ میرے ڈر کے مارے تمہارے دل نرم ہوں۔ یا کوئی تم میں سے ایسا ہے۔ جو ہم سے صلح کرے یعنی توبہ کرے۔ اور میں اسی کی توبہ قبول کروں ۔

پھر فرمایا۔ کہ خوف اس کے عدل اور امید اس کے فضل کی وجہ سے ہے پس اس کی درگاہ کا معزز بندہ وہ ہے جس میں دونوں باتیں ہوں ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک بزرگ اللہ تعالیٰ کے خوف سے چالیس سال روتا رہا۔ جب اسے موت یاد آتی۔ تو بید کے پتے کی طرح کانپتا۔ اور ہزار مرتبہ بیہوش ہو ہو کر گرتا جب ہوش میں آتا۔ تو یہ آیت پڑھتا۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ یعنی نیک لوگ بہشت میں اور بدکار نافرمان دوزخ میں جائینگے ۔ پھر نعرہ مار کر بیہوش گر پڑتا۔ اور کہتا کہ مجھے معلوم نہیں۔ کہ قیامت کے دن ان دو میں سے میں کس گروہ میں ہونگا۔ جب وہ فوت ہو گیا۔ تو اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیسا سلوک کیا فرمایا جیسا دوستوں سے کرتا ہے۔ جب مجھے عرش کے نیچے لے گئے۔ تو پوچھا گیا۔ کہ اے درویش! تو اس قدر کیوں رویا کرتا تھا۔ کیا مجھے غفار نہیں جانتا تھا۔ میں نے عرض کی۔ کہ میں تیری قہاری کے ڈر سے روتا تھا۔ کہ کہیں میری ساری عبادت اکارت نہ جائے۔ اس ڈر کی وجہ سے روتا تھا۔ جب یہ عرض کی۔ تو حکم ہوا۔ کہ جاؤ تجھے ہم نے بخشدیا ۔

پھر فرمایا۔ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ابھی بچے ہی تھے۔ کہ خوفِ خدا سے اس قدر روئے۔ کہ رخسارہ مبارک کا گوشت و پوست گل گیا۔ الغرض ایک روز پہاڑ پر سجدے میں رکھ کر رو رہے تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ بھی وہاں جا نکلیں۔ آپ کو اس حالت میں دیکھ کر شفقت مادرانہ کی۔ آپ نے سمجھا کہ شاید ملک الموت ہے۔ اس لئے کہا کہ ذرا ادھر ٹھیر جا۔ تاکہ میں والدہ کا دیدار کر لوں۔ یہ سنکر آپ کی والدہ صاحبہ نے نعرہ مار کر کہا۔ کہ اے جانِ مادر! میں ملک الموت نہیں۔ میں تیری ماں ہوں۔ میرے ساتھ چل اور کھانا کھا لے۔ الغرض حکم عدولی نہ کر کے آپ والدہ صاحبہ کے ہمراہ گھر آئے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ اے یحییٰ! تو ابھی بچہ ہے۔ تو نے کوئی ایسا گناہ تو نہیں کیا جس کے سبب تو اس قدر روتا ہے۔ عرض کی۔ آپ سچ فرماتی ہیں۔ لیکن اگر قیامت کے دن مجھے دوزخ میں ڈال دیں۔ تو کیا آپ مجھے چھڑا سکتی ہیں۔ فرمایا نہیں۔ عرض کی۔ کہ پس پھر آپ کے لئے واجب نہیں۔ کہ مجھے رونے اور خوفِ خدا سے باز رکھیں۔ کیونکہ مجھے اس کی تدبیر آج ہی کرنی چاہیئے۔ تاکہ میں قیامت کو عذابِ دوزخ سے رہا ہو سکوں ۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! انبیاء اور اولیاء خوفِ خدا کے مارے اس طرح پگھلتے گئے ہیں جیسے

Marfat.com

سونا کٹھالی میں۔ اس واسطے کہ اپنا انجام کسی کو معلوم نہیں۔ کہ جہان سے کیسے جائے گا ٭

پھر فرمایا۔ کہ ایک بزرگ عبداللہ خفیف نام چالیس سال نہیں سوئے اور خوفِ خدا سے اس قدر روئے کہ رخسارہ مبارک میں گڑھے پڑ گئے۔ جن میں چڑیوں نے گھونسلے بنائے۔ لیکن آپ ترسِ خدا سے اس قدر متحیر تھے۔ کہ ان کی آمد و رفت کی آپ کو مطلق خبر نہ تھی۔ جب آپ قیامت اور قبر کی حکایت بیان فرماتے تو بید کی طرح کانپتے اور بیہوش زمین پر گر پڑتے اور مچھلی کی طرح تڑپتے۔ جب ہوش میں آتے تو اٹھ کر یہ آیت پڑھتے "فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ" ایک گروہ بہشت میں ہوگا۔ اور ایک دوزخ میں، اور زار زار رو کر فرماتے۔ کہ معلوم نہیں میں کس گروہ میں ہونگا۔ پھر فرمایا۔ کہ آخر عمر تک آپ کی یہی حالت رہی۔ اور اسی حالت میں اس دارِ فانی سے کوچ کیا ٭

بعد ازاں شیخ الاسلام نے زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک نہ سوئے۔ اس عرصے میں جب کبھی نیند کا غلبہ ہوتا۔ تو ایک دن رات بلکہ زیادہ عرصے تک بیہوش رہتے جب ہوش میں آتے۔ تو نفس کو جھڑکتے۔ اور فرماتے۔ کہ اے نفس! تو نے کوئی ایسی طاعت نہیں کی۔ جو بارگاہ الٰہی کے شایاں ہو جس کے سبب قیامت کے دن تجھے رہائی نصیب ہو۔ یا تو نے اللہ تعالےٰ کو اس طرح پہچانا ہو جیسا اس کا حق ہے۔ اے نفس! تو دنیا و آخرت میں بے بس رہیگا۔ اس طرح آپ نے زندگی بسر کی اور اپنا ماتم خود کرتے۔ اور روتے۔ قرآن شریف کی تلاوت کے وقت اگر عذاب کی آیت پر پہونچتے۔ تو ایک سال یا دو سال عالم تحیر میں کھڑے رہتے۔ لیکن اس طرح کسی کو مخلوق کو اطلاع نہ ہوتی۔ جب ہوش میں آتے تو فرماتے۔ کہ بڑے ہی تعجب کی بات ہوگی۔ اگر ابو حنیفہ کو قیامت کے دن خلاصی نصیب ہوگی ٭

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان صالح مرد کے بدن پر خوفِ خدا کے سبب گوشت و پوست کا نام و نشان تک نہ تھا۔ جب رات ہوتی۔ تو گلے میں رسی ڈال چھت میں لٹک جاتا۔ اور ساری رات روتا رہتا۔ جب سجدہ کرتا۔ تو کہتا۔ کہ میں نے اس قدر گناہ کئے ہیں۔ جن کی کوئی حد نہیں۔ اے پروردگار اگر تو قیامت کے دن میرے گناہوں کو پیش کریگا۔ تو میں یہ سیاہ چہرہ کس طرح دکھا سکوں گا۔ اسی طرح اس نے ساری عمر بسر کی۔ کہ راتوں روتا رہتا۔ اور بے ہوش ہو جاتا۔ جب ہوش میں آتا۔ تو پھر ذکر الٰہی میں اس طرح مشغول ہو جاتا۔ کہ اپنے آپ کی اسے ہوش نہ رہتی۔ جب وہ بیمار ہوا۔ تو ایک اینٹ بطور سرہانہ سر کے نیچے رکھی۔ جب وقت قریب آن پہنچا۔ تو اپنی بڑھیا ماں کو بلا کر کہا۔ کہ جب میں مر جاؤں تو مجھ گنہگار کے گلے میں رسی ڈالکر گھر کے چاروں کونوں میں پھرانا اور کہنا۔ کہ یہ وہ شخص ہے۔ جو اپنے مالک کی درگاہ سے بھاگا ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ میرا جنازہ رات کے وقت اٹھانا۔ تاکہ مجھے کوئی نہ دیکھے۔ کیونکہ جو دیکھیگا وہ میری شامت اعمال کی وجہ سے افسوس کریگا۔ تیسرے یہ کہ جب مجھے قبر

Marfat.com

میں کہا جائے۔ تو میرے جنت پاس رہتا شاید فرشتے مجھے عذاب کرنے لگیں۔ تو تیرے قدموں اور تیرے سینے کی آہ کی برکت سے مجھے اس عذاب سے خلاصی نصیب ہو جائے۔ یہ وصیت کرتے ہی دم برابر ہو گئے۔ اس کی ماں نے وصیت کے مطابق اُسکے گلے میں رسی ڈالنی چاہی۔ تو گھر کے ایک کونے سے آواز آئی کہ دوست دوست سے جا ملا۔ اس جوان سے ہاتھ اُٹھا لے۔ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے ایسا سلوک کون کرتا ہے۔ اس کے گلے میں رسی مت ڈالنا کیونکہ یہ میرا ایک دوست ہے میں نے اُسے بخش دیا ہے +

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصریؒ خوفِ خدا سے اس قدر روئے کہ پرنالہ بہ نکلا۔ رابعہ بصریؒ نیچے کھڑی تھیں۔ یہ دیکھ کر اوپر گئیں تو دیکھا۔ کہ خواجہ حسن بصریؒ رو رہے ہیں پوچھا کیوں روتے ہو؟ فرمایا۔ خوفِ خدا سے۔ مجھے معلوم نہیں کہ قیامت کے دن میں کونسے گروہ میں ہونگا +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جس میں خوفِ خدا نہیں۔ اس میں ایمان نہیں۔ وہ مسلمان ہی نہیں۔ اس واسطے کہ مسلمان وہ ہوتا ہے۔ جس کے دل میں خوفِ خدا ہو +

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ منصور عماد ایک محلے سے گذر رہے تھے۔ کہ ایک گھر سے رونے کی آواز سنی۔ یہ کہہ رہا تھا۔ کہ اے پروردگار! میں نے بہت گناہ کئے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ قیامت کے دن میری کیا حالت ہو گی۔ آپ یہ آواز سُن کر نزدیک گئے۔ تو اُس کی زاری سُن کر گھر کے شگاف میں منہ رکھ کر رونے لگے۔ اس شگاف پر ہاتھ رکھ کر یہ پڑھا۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ۔ یعنی دوزخ ایک ایسا مقام ہے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور اس پر سخت طبیعت کے فرشتے مقرر کئے گئے ہیں۔ جو کسی پر رحم نہیں کرتے جس طرح انہیں حکم ہوتا ہے۔ اسی طرح آدمیوں سے سلوک کرتے ہیں۔ خواجہ منصورؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب میں نے یہ آیت پڑھی۔ تو پھر اس گھر سے آواز نہ آئی۔ دیر بعد نعرہ کی آواز آئی۔ اور تڑپنے لگا۔ پھر میں دیر تک کھڑا رہا۔ لیکن کوئی آواز نہ سنی۔ پھر آگے چلا گیا جب دن ہوا۔ اور اُس مکان کے پاس آیا۔ اور حال پوچھا۔ تو دیکھا کہ جنازہ رکھا ہوا ہے۔ میں پوچھنے ہی کو تھا۔ کہ گھر کا مالک کون ہے۔ کہ اتنے میں ایک بڑھیا عورت روتی ہوئی نکلی۔ میں نے پوچھا۔ کہ اس بڑھیا کا اس متوفی سے کیا رشتہ ہے؟ لوگوں نے کہا یہ متوفی کی والدہ ہے۔ وہ شخص بہت پرہیزگار تھا۔ رات بھر نماز ادا کرتا رہتا۔ اور دن کو روزہ رکھتا۔ اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے تھا۔ آج سحر کے وقت اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں مناجات کر رہا تھا۔ کہ ایک مرد پاس سے گذرا۔ جس نے قرآن شریف کی ایک آیت پڑھی۔ قرآن شریف سُنتے ہی زمین پر گر پڑا۔ اور فوت ہو گیا۔ منصور عماد رونے لگے۔ اور فرمایا۔ کہ میں نے ہی آیت پڑھی تھی۔ پھر اس جوان کی نماز جنازہ ادا کی +

بعد ازاں شیخ الاسلام نعرہ مار کر مصلّے پر گر پڑے۔ اور ایک دن رات بیہوش پڑے رہے جب

Marfat.com

ہوش میں آئے۔ تو فرمایا کہ خواجہ سہیل عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ خوف خدا سے چالیس سال تک گریاں رہے ہیں اس عرصے میں کسی نے آپ کو رونے سے خالی نہ دیکھا۔ آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ صاحب ہم نے آپ کو کبھی رونے سے خالی نہ پایا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا۔ اے عزیزو! جب قیامت کا خوف اور ہول یاد آتا ہے جبکہ والدین فرزندوں کی پرواہ نہ کریں گے۔ اور فرزند والدین کی۔ باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے بھاگیگا۔ بھائی بھائی سے اور مسلمان مسلمان سے۔ تو پھر ہنسی نہیں آتی جس کے پیش ایسا دن آنا ہے اور جسے اپنا انجام معلوم نہیں اسے ہنسی کس طرح آسکتی ہے اور اس کا رونا کس طرح تھم سکتا ہے۔ وہ نہایت ہی سنگدل ہوگا۔ جو ایسے دن کے خوف سے روتا نہ ہو۔ اور اس بات کی سوچ بچار نہ کرتا ہو۔ کہ کس طرح اس سے خلاصی ہو گی ۔

پھر فرمایا۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن تمام لوگ ڈرتے ہوئے اور روتے ہوئے اٹھینگے لیکن اولیاء اللہ جو دنیا میں خوف خدا سے روتے تھے ہنستے ہوئے اٹھینگے۔ ہم ان کی پرواہ نہیں کرینگے

پھر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب کہا۔ باوجود اس عظمت و بزرگی کے جب خوف خدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوتا۔ تو ایسے مستغرق ہوتے کہ دن رات کی تمیز نہ رہتی۔ راتوں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پھٹ جاتے اور خون نہ نکلتا۔ جب جناب سے اس کی وجہ پوچھی گئی۔ تو فرمایا۔ کہ یارو! اگر قیامت کے دن مجھے اور میرے بھائی عیسیٰ کو دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ نہ کر۔ کیونکہ تمام جہان اس کی ملکیت ہے۔ جو شخص اپنی ملکیت میں کسی قسم کا تصرف کرتا ہے۔ اسے ظلم نہیں کہتے۔ ظلم اسے کہتے ہیں۔ جو کسی دوسرے کی ملکیت میں تصرف کیا جائے ۔

پھر فرمایا۔ کہ شیخ نجم الدین متوکل از حد یاد الٰہی میں مشغول تھے میں نے اس قدر سیر و سیاحت کی ہے لیکن آپ کے برابر کسی کو یاد حق میں مشغول نہیں دیکھا جب آپ پر خوف خدا غالب آتا۔ تو آپ کو معلوم نہ ہوتا۔ کہ یہ کونسا دن ہے یا کونسا مہینہ ہے یا کونسا سال ہے۔ اور یہ حالت تقریباً ہر وقت آپ پر طاری رہتی۔ اور بڑی حیرت میں رہتے ۔

پھر فرمایا۔ کہ خائف (ڈرنے والا) اس شخص کو کہتے ہیں جس میں یہ تین باتیں پائی جاتی ہوں۔ اول روزے کی خاطر کم کھانا۔ دوسرے نماز کے لئے کم بولنا۔ تیسرے ذکر کے واسطے کم سونا۔ پس جس دل میں تین باتیں نہیں اسے خائف نہیں کہہ سکتے ۔

پھر فرمایا۔ کہ جس طرح تین باتیں درویش کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح خوف امید اور محبت بھی ضروری ہیں۔ دل میں خوف کے ہونے سے ترک گناہ حاصل ہو گی جس سے نجات کی امید ہو سکتی ہے۔ اور دل میں اپنی کی ہوئی طاعت کی امید رکھنے سے بہشت میں مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے

Marfat.com

[illegible] کہ جن سے رضائے حق حاصل ہوتی ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ عقلمند وہ شخص ہے۔ جو سب کاموں میں اللہ تعالےٰ پر توکل کرے۔ اور کسی سے کسی طرح کی اُمید نہ رکھے ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ رابعہ بصریؒ کو حج کی آرزو ہوئی۔ تو گدھے پر سوار ہو کر حج کو روانہ ہوئیں۔ جب جنگل میں پہنچی۔ تو گدھا مر گیا۔ اور آپ کا اسباب پڑا رہ گیا۔ لوگوں نے آ کر کہا۔ کہ لاؤ ہم بوجھ اُٹھا لیں فرمایا کہ میں تمہارے بھروسے پر روانہ نہیں ہوئی جس پر میرا توکل ہے۔ وہ خود میرا اسباب پہنچا دیگا۔ یہ کہہ کر قافلہ تو روانہ ہو گیا۔ اور آپ تنہا رہ گئیں۔ آسمان کی طرف مُنہ کر کے کہا۔ کہ پروردگار! تو نے ضعیف سے اچھا سلوک کیا۔ کہ جنگل میں اس کا گدھا مار دیا۔ ابھی یہ بات اچھی طرح نہ کہنے پائی تھیں کہ گدھا زندہ ہو گیا۔ آپ اس پر اسباب رکھ حج کے لئے روانہ ہوئیں ۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ تیس سال تک متوکل رہے۔ اور خلقت سے گوشہ گیری اختیار کی۔ اس تیس سال کے عرصہ میں کسی کی طرف رجوع نہ کیا۔ جب آپ نے حج کا ارادہ کیا۔ تو ٹھان لی۔ کہ اور لوگ تو پا پیادہ حج کو جاتے ہیں۔ میں سر کے بل جاؤں گا۔ چنانچہ ہر قدم پر دو گانہ ادا کرنا شروع کیا جب آگے بڑھے تو جنگل میں ستر آدمی خرقہ پوش سر کٹے خون میں آلودہ پائے۔ جن میں سے ایک سسک رہا تھا۔ اُس نے آواز دی کہا۔ اے ابراہیم! ہمیں جو مقتول دیکھتا ہے۔ اس کی کیفیت یوں ہے۔ کہ ہم ستر صوفی متوکل تھے۔ ہم توکل کی نیت کر کے حج کو روانہ ہوئے تھے۔ اور عہد کر لیا تھا۔ کہ ہم کسی سے کوئی بات نہیں کرینگے۔ جب اس جنگل میں آئے۔ تو خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے۔ اُن سے ملاقات کی اور مشغول ہو گئے۔ آواز آئی۔ کہ اے بدعہد مدعیو! کیا تم نے ہم سے یہی وعدہ کیا تھا۔ تم نے اپنا اقرار فراموش کر دیا۔ اور غیر میں مشغول ہو گئے۔ اتنے میں ایک تلوار آسمان سے نمودار ہوئی۔ جس سے سب کے سر قلم ہو گئے۔ اے ابراہیم! جو شخص راہ توکل میں قدم رکھتا ہے۔ اگر وہ توکل سے ذرہ بھر بھی تجاوز کرے۔ تو اُس کی یہی حالت ہوتی ہے جو اس وقت ہماری ہے۔ وہ خرقہ پوش یہ حکایت بیان کر کے فوت ہو گیا۔ ابراہیمؒ کو اس بات سے تعجب آیا جب واپس پھرے۔ تو دیکھا کہ رابعہ بصریؒ بیٹھی ہیں۔ اور کعبہ آپ کا طواف کر رہا ہے۔ ابراہیم یہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔ اور رابعہؒ کو کہا۔ کہ یہ کیا شور برپا کر رکھا ہے۔ رابعہؒ نے فرمایا۔ کہ میں نے یا آپ نے کہ چودہ سال سے سر کے بل جا رہے ہو۔ اور میرا نصیب نہیں ہوا۔ ابراہیمؒ نے سبب پوچھا۔ فرمایا۔ کہ آپ کو خانہ کعبہ دیکھنے کی آرزو ہے۔ اور میں خانہ کعبہ کے مالک کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ پس جسے گھر کے مالک کی خواہش ہو گھر خود وہاں آ جاتا ہے ۔

پھر فرمایا کہ اے درویش! خواجہ قطب الدین چشتیؒ بیس سال تک عالم توکل میں رہے۔ اور خلقت سے [illegible] کہ جس عرصہ میں جب آپ کو چھانے میں چیزوں کی ضرورت ہوتی۔ تو خادم کر التماس کرتا۔

Marfat.com

تو آپ ایک مقام کی طرف اشارہ کرتے۔ کہ وہاں سے روپیہ پیسہ اور اناج وغیرہ جس قدر ضرورت ہو لے لو۔ لیجا کر درویشوں کو کھلاتا ۔

پھر فرمایا۔ کہ سجادے پر بیٹھنے کا مستحق وہ شخص ہے جو عالم توکل میں ہے۔ اور کسی مخلوق اور کسی چیز کی توقع نہ رکھے سو اگر اس میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ تو وہ سجادہ نشینی کے لائق نہیں۔ بلکہ اہل تصوّف کے نزدیک جھوٹا مدعی ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ توکل وہ تھا۔ جو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی رحؒ کو حاصل تھا۔ چنانچہ مَیں نے کبھی آپ کو کسی قسم کی فتوح قبول کرتے نہ دیکھا یا کسی سے توقع کرتے نہ سُنا نہ دیکھا۔ جب خادم کو درویشوں کی خوراک کے لئے روپے پیسے یا اناج کی ضرورت ہوتی۔ تو آکر التماس کرتا۔ اور آپ مصلّے تلے سے چند اشرفیاں نکال کر دیدیتے۔ اور وہ صبح سے شام تک خرچ کر دیتا۔ جب کوئی خانقاہ میں مسافر آجاتا تو اسے خالی نہ جانے دیتے۔ کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے۔ جس قدر کھانا دستر خوان پر ہوتا۔ اس میں ذرا بھی کمی نہ آتی ۔

پھر فرمایا۔ کہ اہلِ توکل پر حقائق میں ایسا وقت بھی آتا ہے۔ کہ اگر اس وقت انہیں آگ میں پھینکدیا جائے۔ تو انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ حبیب ملک شام کی طرف بطور مسافر روانہ ہوئے۔ عالم توکل میں جس منزل پر پہنچتے۔ آبادی سے دُور ویرانے میں رات بسر کرتے۔ عالم غیب سے آپ کو کھانا پہونچ جاتا۔ جب دن ہوتا۔ تو پھر روانہ ہوتے۔ جب شام میں پہنچے۔ تو وہاں پر ایک بزرگ کو دیکھا جو ازحد یاد الٰہی میں مشغول تھا۔ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگتا رہتا۔ اندر جاکر اسے سلام کیا۔ فرمان ہوا کہ بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ گئے۔ تو دل میں خیال آیا۔ کہ یہ بزرگ جنگل میں رہتا ہے۔ اسے روزی کہاں سے ملتی ہوگی۔ جونہی یہ خیال آیا۔ اس بزرگ نے فرمایا۔ اے خواجہ! تقریباً ستر سال سے میں اس غار میں رہتا ہوں۔ مجھے عالم غیب سے روزی پہنچ جاتی ہے۔ آج کی رات اگر تو میرے ہاں مہمان ہو۔ تو تجھے میرے توکل کا ذوق معلوم ہو جائے۔ کہ میں کہاں سے کھاتا ہوں۔ الغرض آپ نے شام کی نماز اس بزرگ کے ہمراہ ادا کی۔ تو اتنے میں ایک شخص شیر پر سوار دسترخوان لیکر آپہنچا۔ جب نزدیک آگیا۔ تو شیر سے اُتر کر دسترخوان اس بزرگ کے پاس رکھ کر آپ دست بستہ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ بزرگ نماز سے فارغ ہوا۔ تو فرمایا۔ کہ خواجہ آگے لاؤ۔ ابھی کھانا شروع نہ کیا تھا۔ کہ کچھ صوفی اور آگئے۔ الغرض سب نے مِلکر کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد اس بزرگ نے زمین پر ہاتھ مارا۔ تو ایک چشمہ نکلا۔ جس سے سب نے پیٹ بھر کر پانی پیا۔ اور خدا کا شکر بجالائے۔ اور اللہ اکبر کہا اور بیٹھ گئے۔ پھر اس بزرگ نے فرمایا۔ کہ اے خواجہ! تو کہتا تھا۔ کہ یہ کہاں سے کھاتا ہے

Marfat.com

… روزی اس طرح بلکے پہنچتی ہے +

نیز فرمایا۔ کہ جو شخص عالم توکل میں حقتعالے کے کرم پر بھروسہ کرتا ہے۔ اُسے عالم سے روزی پہنچتی ہے اور جو کچھ وہ طلب کرتا ہے۔ اسے ملجاتا ہے +

شیخ الاسلام یہ فوائد ختم کرکے اُٹھ بیٹھے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؁

فصل دوازدہم

سخن در ذکر طاقیہ وغیرہ افتادہ بود

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت بغداد سے آئے ہوئے چند صوفی اور شیخ برہان الدین ہانسوی اور شیخ بدرالدین غزنوی حاضر خدمت تھے۔ طاقیہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش! قاضی ابو یوسف کی روایت کے مطابق کلاہ دو قسم کی ہے ایک لاطیہ۔ دوسرے ناشرہ۔ لاطیہ سر سے ملی ہے۔ ناشرہ وہ جو سر سے اوپر اٹھی ہے۔ پہلی قسم کی کلاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سر مبارک پر کی ہے۔ دوسری سیاہ ہوتی ہے۔ جو بعض مشائخ سر پر رکھتے ہیں۔ لیکن اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت کم سر مبارک پر کیا ہے +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ قاضی ابو یوسف یاروں کو حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے۔ اور صوفیانہ کلاہ سر پر رکھے ہوئے تھے۔ لیکن وہ کلاہ سفید نہ تھی۔ اتنے میں ایک شخص نے آکر قاضی صاحب سے سوال کیا۔ کہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کلاہ پہنی ہے یا سیاہ۔ قاضی صاحب نے جواب دیا سفید۔ پھر اس نے پوچھا۔ کہ لاطیہ پہنی ہے یا ناشرہ۔ فرمایا۔ لاطیہ۔ سائل نے کہا۔ آپ نے تو سیاہ اور ناشرہ سر پہ کی ہوئی ہے اس صورت میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سنتوں کی مخالفت کی۔ اور پھر حدیث کا ذکر کر رہے ہیں۔ قاضی صاحب نے سوچ کر فرمایا۔ کہ تو نے یہ دو باتیں جو مجھ سے کی ہیں۔ یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو حق کی خاطر کی ہیں یا مجھے دکھ دینے کے لئے۔ اگر حق کی خاطر کی ہیں۔ تو منظور۔ لیکن اگر میری تکلیف کے واسطے کی ہیں۔ تو تجھ پر افسوس ہے افسوس ہے۔ سائل نے کہا میں نے حق کی خاطر کی ہیں۔ اس واسطے کہ آپ دین کے امام ہیں۔ آپ کو خلاف سنت کوئی کام نہیں کرنا چاہئے +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! کہ کلاہ کی اصل اللہ تعالیٰ سے ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے چار کلاہ لائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہ فرمان یوں ہے کہ انہیں پہلے خود سر مبارک پر کرو۔ اور پھر جسے مرضی ہو دو۔ اور اپنا خلیفہ بناؤ۔ آنحضرت نے سر مبارک پہ رکھے۔ اور پھر امیر المومنین ابو بکر صدیق کو یک گوشہ کلاہ عنایت فرمایا۔ اور فرمایا۔

Marfat.com

کہ یہ آپ کا کلاہ ہے۔ جسے مرضی ہو عطا کرنا۔ پھر دو گوشہ کلاہ امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا کر کے فرمایا۔ کہ یہ آپ کا کلاہ ہے جسے چاہیں عنایت فرمائیں۔ پھر سہ گوشہ کلاہ امیر المومنین عثمان غنی کو مرحمت کر کے فرمایا۔ کہ یہ آپ کا کلاہ ہے جسے چاہیں دیں۔ پھر چار گوشہ کلاہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے سر مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ اے علیؓ یہ کلاہ تیرا ہے صوفیا میں سے جسے چاہیں عنایت کر۔ مجھے فرمان یہی تھا۔ کہ چوگوشہ ٹوپی علیؓ کو دینا ؎

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! کلاہ سر پر وہ شخص رکھتا ہے۔ جو دنیا سے بالکل قطع تعلق کرے۔ اور دولتمندوں اور اہل دنیا کی صحبت کو ترک کرے۔ اور کلاہ کا جو حق ہے ادا کرے تاکہ قیامت کے دن جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء و مشائخ طبقات سے شرمندہ نہ ہووے ؎۔

پھر فرمایا۔ کہ ٹوپی سر پر کر لینا تو سہل ہے لیکن اس کے احکام و شرائط بجا لانا بہت مشکل ہیں۔ اگر اس کے احکام و شرائط کا ایک ذرہ بھی بجا نہ لایا جائے تو جھوٹا مدعی ٹھیرتا ہے نہ کہ صدیق اور راست گو ؎

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت تھی۔ کہ جب کوئی شخص مرید ہونیکے ارادے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ تو آپ ایک سال تک لگاتار اس سے خدمت لیتے۔ پھر جب دیکھتے کہ کلاہ کے لائق ہو گیا ہے۔ تو کلاہ عنایت کر کے فرماتے۔ کہ دیکھ اگر تو کلاہ کے حق ادا کریگا۔ تو تجھے نجات حاصل ہوگی۔ ورنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلاہ خود تجھے سزا دیگا ؎

ایک دفعہ بدخشاں کا کوئی بزرگ زادہ خواجہ مودود چشتی کی خدمت میں کلاہ کے لئے ملتمس ہوا خواجہ نے جب اُس کے باطن میں نگاہ کی۔ تو اُسے دنیاوی الائشات سے ملوث پاکر انکار کر دیا وہ اس ولایت کے بزرگوں کی سفارش لایا۔ تو آپ نے کلاہ عنایت کر کے فرمایا۔ کہ دیکھ تو کلاہ تو لیتا ہے لیکن تو اُس کی قدر نہیں کریگا۔ جو اُسکی قدر کرتا ہے۔ وہ دُنیا کے فریب میں نہیں آتا۔ اس نے اس بات کا کچھ خیال نہ کیا۔ کلاہ لیکر بدخشاں گیا۔ اور اپنی عادت کے مطابق بُرے کاموں میں مشغول ہو گیا۔ اور کلاہ اُتار کر طاق میں رکھ دیا۔ جب یہ خبر خواجہ صاحب نے سنی۔ تو فرمایا۔ کہ یہ کلاہ اُس کی خبر کیوں نہیں لیتا۔ چنانچہ بہت مدت گذرنے نہ پائی۔ کہ وہ بزرگ زادہ کسی تہمت میں گرفتار ہوا۔ اور اُس کی آنکھیں نکالی گئیں جس کے درد میں وہ فوت ہو گیا شیخ الاسلام نے آبدیدہ ہو کر حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اس زمانے میں اب کلاہ بازی ہوتی ہے جو چاہتا ہے سر پر رکھ لیتا ہے۔ لیکن اس کا حق ذرہ بھر بھی بجا نہیں لاتا ؎

پھر فرمایا۔ کہ چونکہ کلاہ اور خرقے کی بے عزتی کرتے ہیں اس لئے اس زمانے میں خدا وند کریم

Marfat.com

یہی ہی کہ اگر اہلِ خرقہ وکلاہ نا رسا دوں اور بادشاہوں اور امراء کی صحبت میں رہتے ہیں۔ جس زمانے میں ہم جیسے اہلِ خرقہ وکلاہ ہوں۔ اس میں برکت کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی ہزار شکر ہے کہ بلا نازل نہیں ہوتی۔ اگر نازل ہو تو پہلے اہلِ خرقہ وکلاہ پر ہو۔ اور بعد میں خلقت پر ✦

پھر فرمایا۔ کہ اس درویش کی نسبت نہایت تعجب ہے۔ جو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کلاہ سر پر رکھ کر اُس کی حق ادائی نہیں کرتا۔ اور دولتمندوں اور امراء کی خدمت میں جاتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ اُس کی صورت مسخ نہیں ہو جاتی۔ اور وہ خلقت میں رسوا کیوں نہیں ہوتا ✦

پھر فرمایا۔ کہ پیر کو کلاہ اس شخص کو دینا چاہیئے۔ جس کا ظاہر و باطن روشن ہو۔ جب کوئی کلاہ کا خواستگار ہو۔ تو پہلے تو معرفت سے اُس کے باطن کو دنیاوی الائشوں سے صاف کرے جب اس کا ظاہر و باطن پاک ہو جائے۔ اور کسی قسم کی الائش باقی نہ رہ جائے۔ تو پھر کلاہ دے اگر ایسا نہ کریگا تو خود بھی گمراہ ہوگا اور اس مرید کو بھی گمراہ کریگا۔ پس اے درویش! اب تم نے اہلِ خرقہ وکلاہ جو روزی کی خاطر در بدر ہوتے ہیں۔ اور روٹی کے محتاج ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ بد دیانت ہیں یعنی کلاہ سر پر رکھ کر اس کا حق ادا نہیں کرتے۔ اسی واسطے وہ بد روز گاری میں مبتلا ہوتے ہیں ✦

پھر فرمایا کہ اہلِ کلاہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کے آگے سر نہیں جھکاتے جب کسی اہلِ کلاہ کو بادشاہوں اور امرا کے پاس جاتا دیکھے۔ تو اس سے کلاہ چھین لینی چاہیئے۔ کیونکہ وہ کلاہ کے لائق نہیں۔ اس واسطے کہ رسولِ صلعم کی کلاہ سر پر رکھ کر امیروں اور بادشاہوں کے پاس جا کر اس کی بے عزتی نہیں کرنی چاہیئے ✦

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں خواجہ اجل شیرازی کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ کے ایک مرید کی نسبت آپ سے کسی نے شکایت کی۔ کہ وہ آپ سے پوشیدہ بادشاہوں اور امراء کے پاس جاتا ہے فوراً آپ کی زبان سے نکلا۔ کہ ہمارے پیر کی کلاہ اس کی گردن کا مہرہ کیوں نہیں توڑتی۔ ابھی یہ بات اچھی طرح کہنے بھی نہ پائی تھی۔ کہ وہ مرید چھت پر سے گرا۔ اور اس کی گردن کا مہرہ ٹوٹ گیا ✦

بعد ازاں یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ اے درویش! شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ عادت تھی۔ کہ اگر لاکھ آدمی بھی مرید ہونے کی نیت سے آتے۔ تو سب کو کلاہ عنایت فرماتے۔ اور کلاہ دیکر یہ فرماتے۔ کہ جو اس کلاہ کا حق ادا نہیں کریگا۔ وہ میرے پیر کی بیعت پر نہیں اور یہی کلاہ اسے سزا دیگی۔ لیکن آپ کے مریدوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ نکلا جس نے کلاہ کی حق ادائی میں کمی کی ہو ✦

پھر فرمایا۔ کہ اہلِ کلاہ کو کلاہ سزا تو دیتی ہے لیکن انہیں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ سزا کہاں سے آئی اگر وہ کلاہ کا حق ادا کریں۔ تو کبھی بے دولتی کا نشان تک ان میں پایا جائے۔ اور دنیا و آخرت

Marfat.com

ہیں بالکل محفوظ رہیں ۔

پھر فرمایا۔ کہ اہل کلاہ کی جو بے عزتی ہوتی ہے ۔ تو اُس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ اس کا حق ادا نہیں کرتے ۔ اے درویش ! کلاہ کے چار گوشے ہیں ۔ پہلا شریعت کا ۔ دوسرا طریقت کا ۔ تیسرا معرفت کا ۔ اور چوتھا حقیقت کا پس جو ان چاروں خانوں میں استقامت اختیار کرے ۔ اُس کے لئے کلاہ سر پر کرنی جائز ہے ۔

پھر فرمایا ۔ کہ ایک مرتبہ پیر طریقت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کلاہ سر پر کرنی کس کے لئے واجب ہے ؟ فرمایا ۔ جو اٹھارہ ہزار عالم سے بیزار ہو ۔

پھر فرمایا ۔ کہ اے درویش ! جب تک تو ان چار عالموں سے اپنے تئیں نگاہ نہیں رکھ سکتا تیرے لئے کلاہ کا پہننا واجب نہیں ۔ اوّل عالم چشم یعنی آنکھ کو تمام نا قابل دید چیزوں کے دیکھنے سے روکے ۔ دوسرے عالم گوش یعنی کانوں کی نا قابل شنید باتوں کے سننے سے روکے ۔ تیسرے عالم زبان ۔ جب تک تو زبان کو گونگا نہ بنائیگا ۔ کلاہ کا مستحق نہیں ہوگا ۔ چوتھے عالم دست و پائے ۔ جب تک ہاتھ پاؤں کو ممنوعہ افعال سے نہ روکیگا ۔ کلاہ کے لائق نہیں ہوگا ۔ جو یہ چاروں باتیں بجالاتا ہے ۔ اُس کے لئے جائز ہے ۔ کہ کلاہ سر پر رکھے ۔

ایک مرتبہ خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا ۔ کہ کلاہ سر پر کرنی کس کے لئے واجب ہے ۔ فرمایا ۔ اس کے لئے جو کلاہ پہنکر دُنیا و مافیہا کو تین طلاق دے ۔

پھر فرمایا ۔ کہ ایک روز خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا ۔ کہ اہل کلاہ میں سے صادق کون ہے ۔ فرمایا ۔ جو اپنا تمام مال و اسباب راہِ خدا میں صرف کر دے ۔ اور اپنے لئے کچھ بھی بچا نہ رکھے ۔

پھر فرمایا ۔ کہ خواجہ عبداللہ سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ۔ کہ کلاہ کے چار خانے ہیں پہلا اسرار و انوار کا ۔ دوسرا محبت و توکل کا ۔ تیسرا عشق و اشتیاق کا اور چوتھا رضا اور موافقت کا ۔ پس جب کوئی شخص کلاہ سر پر کرتا ہے ۔ تو یہ چاروں چیزیں اس کی چوٹی میں جمع ہوتی ہیں ۔

پھر فرمایا ۔ کہ جب پہلا خانہ اسرار و انوار ۔ دوسرا محبت و توکل کا تیسرا عشق و اشتیاق کا اور چوتھا رضا اور موافقت کا ہے ۔ تو پھر لوگ اپنے تئیں کیوں اس نعمت سے محروم رکھتے ہیں اور جب کلاہ پہنتے ہیں ۔ تو پھر کیوں اس کا حق ادا نہیں کرتے ۔

پھر فرمایا ۔ کہ ایک مرتبہ ایک درویش میرے پاس آیا ۔ اُس وقت میں اور قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مجلس میں تھے ۔ اور کلاہ کی بابت گفتگو ہو رہی تھی ۔ فرمایا کہ کلاہ دوست کا مونس ہے ۔ اور حقتعالے نے عشق و محبت سے مرکب ہے ۔ پس اس راہ میں حقیقت کا عاشق وہ شخص ہے جو اس کلاہ کی قدر جانتا ہے ۔ اور فرمایا ۔ کہ یہ رباعی کلاہ کے بارے میں آپ کی زبان مبارک سے سُنی تھی

Marfat.com

درطاقیہ فقر وزہد وشوق ہست ہمہ — اسرار وصال دوست وقت است ہمہ
چوں برسر خود بنہادی آں گوشہ دوست — نے سوز عشق او کہ شوق ست ہمہ

بعدازاں یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ میں نے سلوک اولیاء میں لکھا دیکھا ہے۔ کہ کلاہ پوش جس قدر طاعت۔ عبادت۔ اور مجاہدہ کرتا ہے۔ اسی قدر اس پر رحمت حق کا سایہ ہوتا ہے اس واسطے کہ کلاہ رحمت الٰہی کا سائبان ہے۔ جب قیامت کو صاحب کلاہ اٹھینگے۔ تو وہ کلاہ دوزخ اور صاحب کلاہ کے درمیان حجاب ہو جائیگا جس کی لمبائی پانسو سالہ راہ کے برابر ہوگی۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں نے ایک واصل سے سنا۔ کہ انسان اس وقت تک خدارسیدہ نہیں ہوتا جب تک کلاہ نہ پہنے اور کسی کا مرید بنے اور بہت مجاہدہ نہ کرے۔ پھر فرمایا۔ کہ خواجہ ابراہیم ادھمؒ سے پوچھا گیا۔ کہ دین و دنیا کی سعادت کس چیز میں ہے۔ فرمایا میں نے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے۔ کہ دین و دنیا کی سعادت کلاہ میں رکھی ہے۔ جو سے پہن کر اس کا حق ادا کرتا ہے۔ اسے دین و دنیا کی سعادت حاصل ہوتی ہے ؁

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ کوئی کلاہ پوش کسی ایسے کام میں مشغول ہوا۔ جس میں حق تعالےٰ کی رضا نہ تھی۔ جب اس کام سے فارغ ہوا۔ تو آواز آئی۔ کہ اے مدعی! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلاہ سر پر رکھ کے ایسے فعل کرتا ہے۔ یا تو یہ فعل قبیح چھوڑ دے یا سر پر سے کلاہ دور کر۔ اور کسی ایسے شخص کو دے جو اس کا حق ادا کر سکے۔ اس نے یہ سن کر اس فعل سے بالکل توبہ کر لی۔ اور خانہ کعبہ میں چالیس سال معتکف رہا۔ آخر جب فوت ہوا۔ تو وہیں اس کا مدفن بنایا گیا ؁

بعدازاں یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ میں نے شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ کہ درویش خلق خدا کو کلاہ اس وقت عنایت کر سکتا ہے جبکہ اس میں چار باتیں پائی جائیں۔ اول قضائے حاجت کے سوا مصلے سے نہ اٹھے۔ اور کٹیا کا دروازہ کسی کے لئے کھلا نہ رکھے۔ مگر اس وقت جب عالم غیب سے کوئی چیز میسر ہو۔ دوسرے جب کوئی کلاہ کا ملتمس ہو۔ تو جب تک نور باطنی سے اس کے ظاہر و باطن کو روشن نہ دیکھ لے۔ کلاہ نہ دے۔ تیسرے اس کے جماعت خانے میں علم کا چرچا ہو۔ جب کوئی کسی چیز کی بابت اس سے سوال کرے۔ تو فوراً شافی و کافی جواب دے۔ یہ نہ کہے کہ فلاں کتاب میں دیکھو۔ چوتھے اسے ولایت حاصل ہو یعنی مرید کا ہاتھ پکڑتے ہی اسے خدارسیدہ بنا دے۔ ولایت یہ تو کسی کو دے مرے۔ اگر کوئی لائق نہ ملے۔ تو سب ہمراہ لے جائے۔ جب شیخ الاسلام نے یہ فوائد ختم کئے۔ تو ظہر کی نماز کی اذان ہوئی۔ آپ اٹھ کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔ اور میں اور دیگر لوگ واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذالک ؁

Marfat.com

فصل سیزدہم

سخن در ذکر درویشی وغیرہ افتادہ بود

جب پائبوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت مولانا محمد صوفی۔ خواجہ عزیز درویش۔ مولانا یحیٰی غریب۔ شیخ بدرالدین غزنوی شیخ جمال الدین ہانسوی۔ شیخ جمال الدین عرف غریب۔ شیخ علاؤ الدین درویش اور اور عزیز حاضر خدمت تھے۔ درویشی کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ اے درویش! درویشی دراصل وہ تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی۔ کہ اختیار سے فقر قبول کیا۔ اور گودڑی پہنی۔ جب پہنی تو حکم ہوا۔ کہ حجاب عظمت سے لیکر پہلے آسمان تک کے سارے فرشتے گودڑی پہنیں۔ جب سب نے پہنی۔ تو سجدے میں سر رکھ کر عرض کی کہ اے پروردگار! ہمیں مطلع فرمائیں۔ کہ کس کی موافقت سے ہم نے یہ گدڑی پہنی۔ فرمان آیا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی موافقت سے جو میرا حبیب ہے۔ اور جس نے آج گدڑی پہنی ہے +

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درویشی قبول نہ فرماتے۔ تو درویشی کی برکت اس جہان میں نہ ہوتی۔ اور کوئی زندہ نہ رہتا۔ سب ہلاک ہو جاتے +

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ کہ دُنیا اور اہلِ دُنیا کس بات کے سہارے قائم ہیں۔ فرمایا۔ درویشوں کے قدموں کی برکت سے۔ اے بیٹے! اگر درویش اس جہان میں نہ ہوتے یا زمین انہیں قبول نہ کرتی۔ تو دولتمندوں کو میرا قہر نگل جاتا۔ اور سب کو ہلاک کر دیتا +

پھر فرمایا۔ کہ اگر صحبت ہے تو یہی درویشوں کی صحبت ہے۔ جب شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز کے جماعت خانے میں کوئی درویش نہ آتا۔ تو فرماتے کہ آج نعمت مجھ سے لی گئی ہے۔ کہ کوئی درویش نہیں آیا ❊

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کہ جبرائیل علیہ السلام نے آکر یہ فرمانِ الٰہی سُنایا۔ کہ اے میرے حبیب! جو لوگ فقیروں سے محبت کرتے ہیں۔ اور ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ دوستی کر۔ اور ان سے مل بیٹھ ❊

پھر فرمایا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ صابر درویش کی دو رکعت نماز کو شاکر دولتمند کی ستر رکعتوں پر شرف حاصل ہے۔ شاکر دولت مند وہ شخص ہوتا ہے۔ جو اپنا مال و اسباب راہِ خدا میں صرف کر دے +

پھر فرمایا۔ کہ حضرت سلیمان صلوٰۃ اللہ علیہ کی یہ عادت تھی۔ کہ جب افطار کا وقت ہوتا مسجد کے دروازے پر جا بیٹھتے۔ جو بھوکا درویش ہوتا۔ اُس کے ساتھ ملکر کھانا کھاتے۔ اور پھر واپس چلے جاتے

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ قیامت کے دن درویشوں سے جوابدہی مانگی جائیگی۔ اور دولتمندوں سے حساب پوچھا جائیگا۔

پھر فرمایا۔ کہ میں نے شیخ اوحد کرمانی کی زبانی سُنا ہے۔ کہ قیامت کے دن درویشوں کو حکم ہوگا کہ تم لوگ پُل صراط کے پاس جاکر اِن اشخاص کو اپنے ہمراہ بہشت میں لیجاؤ۔ جنہوں نے دنیا میں تم سے نیک سلوک کیا۔

پھر فرمایا۔ کہ قیامت کے دن بعض ایسے آدمی ہونگے۔ جنہوں نے دُنیا میں طاعت نماز روزہ وغیرہ سب کچھ کیا ہوگا۔ لیکن دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ پوچھینگے۔ کہ ہم نے تو دنیا میں نیک عمل کئے۔ پھر کیوں دوزخ میں بھیجا جاتا ہے۔ حکم ہوگا۔ کہ تم نے دنیا میں درویشوں سے روگردانی کی۔ بعض آدمی ایسے ہونگے جنہوں نے دُنیا میں کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ بلکہ گناہ ہی کرتے رہے ہیں۔ ان کے لئے بہشت میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ حیران رہجاوینگے۔ کہ ہم نے تو کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پھر کس سبب سے ہمیں بہشت کا حکم ہوا ہے۔ فرمان ہوگا۔ کہ گو تم نے دُنیا میں گناہ کئے ہیں۔ لیکن تمہارے دِلوں میں درویشوں کی محبّت تھی اور تم نے ان سے نیک سلوک کیا جس کی برکت سے تمہیں بہشت جانا نصیب ہوا۔ کوئی راحت درویشوں کی محبت سے بڑھ کر نہیں لیکن یہ ہے۔ دُشوار کام۔ فاقہ کی رات درویش کے لئے معراج کی رات ہوتی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ اگر شہروں اور مقاموں میں درویشوں کی برکت نہ ہوتی۔ تو غیر آباد ہو جاتے جو شہر و مقام دُنیا میں آباد ہیں وہ سب درویشوں کی برکت سے ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا۔ کہ اے موسیٰ! اگر درویشوں کی دُعا نہ ہوتی۔ تو ہم تمہارے شہروں اور مقاموں کو برباد کر دیتے۔ تمام جہان انہیں کی برکت سے قائم ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ کوئی درویش کسی شہر سے آزردہ دل ہو کر نہیں جانا چاہئے۔ نہیں تو وہ شہر برباد ہو جائے گا۔

پھر فرمایا۔ کہ شیر خاں والی مُلتان میرا چنداں معتقد نہ تھا۔ میں نے بہتیری طرح سمجھایا۔ کہ درویشوں سے کینہ رکھنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اس سے ملک میں خلل آتا ہے لیکن اس نے پرواہ نہ کی۔ نتیجہ ایک دفعہ مُغلوں نے اوچہ پر حملہ کیا جس میں اور کوئی نہ مارا گیا صرف شیر خاں ہی مارا گیا۔ پھر یہ شعر زبان مبارک سے فرمایا ؎

درویش ز شہر بنمودے اگر قیام ۔۔۔ گشتے سراسر ایں ہمہ عالم خراب حال

پھر فرمایا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شہر، مقام یا محلے کو برباد و تباہ کرنا چاہتا ہے یا مصیبت قحط میں مبتلا کرنا چاہتا ہے یا لوگوں کو پریشان اور ابتر کرنا چاہتا ہے۔ تو اس شہر، مقام

Marfat.com

یا محلے سے مشائخ اور علماء کو اٹھا لیتا ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ لاہور شہر اس طرح خراب ہوا تھا۔ کہ اس شہر میں ایک بزرگ بھی نام تھا۔ جو تارک الدنیا تھا جس روز مغل لاہور میں آنے والے تھے۔ وہ جامع مسجد میں گیا۔ اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اے مسلمانو! اب ہم اس شہر سے جاتے ہیں۔ کسی نے نہ پوچھا۔ کہ کیوں جاتے ہو۔ بلکہ کہا۔ کہ بہتر ہے ایسا درویش یہاں سے چلا جائے۔ جب آپ شہر چھوڑ گئے۔ تو مغلوں نے شہر کی تاخت کو تاراج کر دیا۔ اور لوگوں کو قید کر کے لے گئے ۔

پھر فرمایا۔ کہ جب شہر سے کوئی درویش یا عالم فوت ہوتا ہے تو فرشتے اس کی موت پر افسوس کرتے ہیں۔ اور روتے ہیں۔ پس جس شہر میں درویش نہیں اس شہر میں خیر و برکت نہیں ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک درویش کے پاس گئے۔ جو سویا ہوا تھا۔ جگا کر فرمایا۔ کہ اٹھ کر اللہ تعالےٰ کی عبادت کر۔ اس نے کہا۔ کہ میں نے اللہ تعالےٰ کی ایسی عبادت کی ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ پوچھا وہ کیا۔ کہا۔ دُنیا کا ترک کرنا ۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ رعن اللہ تعالےٰ نفلیں من عمل۔ پھر فرمایا۔ کہ جو شخص درم و دینار چھوڑے بغیر دُنیا سے گذر جائے وہ مسکین ہے اور اُس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ بہشتی ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سائل نے کچھ مانگا۔ اس وقت کوئی چیز موجود نہ تھی۔ سائل محروم چلا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک میں خیال آیا۔ کہ اگر دُنیا کی کوئی چیز میرے پاس ہوتی تو سائل محروم تو نہ جاتا۔ یہ خیال آتے ہی جبرائیل علیہ السلام نے دین و دُنیا کے خزانوں کی چابیاں لا رکھیں۔ کہ اگر جناب چاہیں تو استعمال کر سکتے ہیں مسکرا کر فرمایا۔ کہ جس نے اپنے اختیار سے فقیری پسند کی ہو وہ ان خزانوں کو کیا کرے گا ۔

پھر فرمایا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے۔ کہ الدنیا مزرعة الاخرة دُنیا آخرت کی کھیتی ہے، تو اس سے یہ مراد ہے کہ صدقہ دو جو آخرت کو تمہارے کام آئے چنانچہ مثل مشہور ہے۔ کہ جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے ۔

پھر فرمایا۔ کہ درویشی اس بات کا نام ہے۔ جو شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل کہ صبح سے شام تک جو آتا بغیر کچھ کھائے نہ جاتا ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک درویش شیخ سعید تبریزی نام جو جلال الدین تبریزی کے پیر تھے۔ آپ کے ہاں اکثر فاقہ ہوتا۔ لیکن کسی سے کوئی چیز نہ لیتے۔ ایک مرتبہ تین دن تک خانقاہ میں فاقہ رہا کسی قسم کا کھانا نہ تھا۔ درویش اور آپ صرف خربوزوں پر گذارہ کرتے رہے۔ جب یہ خبر والئے شہر

Marfat.com

تی۔ تو کہا کہ شیخ صاحب ہم سے کوئی چیز تو لیتے نہیں۔ ہم کہا کہیں یہ کہکر کچھ نقدی بھیجی۔ کہ آپ کے خادم کو دے دینا۔ اور اسے کہنا کہ تھوڑی تھوڑی کر کے خرچ کرے۔ سپاہی نے آکر خادم کو روپیہ دیا۔ اور مطابق مصلحت دیکھو روپیہ خرچ کرو۔ لیکن شیخ صاحب کو اِس بات کی اطلاع نہیں خادم آپ سے چھپا نہ سکا آخر کہہ ہی دیا۔ پوچھا کون لایا تھا۔ اور کہاں کہاں اس نے قدم رکھا تھا حکم دیا۔ کہ جہاں جہاں اُس نے قدم رکھا ہے وہاں کی مٹی کھود کر باہر پھینک دو۔ اور خادم کو مع روپیہ باہر نکال دیا ۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ہاں متواتر چھ روز فاقہ رہا ساتویں دن جب تھوڑا کھانا میسر ہوا۔ تو کھانے ہی کو تھے۔ کہ سائل نے آکر کہا۔ کہ میں نے سات روز سے کچھ نہیں کھایا۔ خدا کے نام کچھ دو۔ آپ نے فرزندوں کے آگے سے کھانا اٹھا اُسے عنایت کیا اور فرمایا۔ کہ اسے سات روز کا فاقہ ہے۔ اور ہمیں چھ روز کا۔ اسے دینا بہتر ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! درویشی اُسی کا نام تھا۔ جو آنجناب کو حاصل تھی۔ جب درویش مراقبہ میں سر نیچا کرتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم کو دیکھ آتا ہے۔ اور جب قدم زنی کرتا ہے تو عرش سے تحت الثریٰ تک پھر آتا ہے۔ یہ درویشوں کا پہلا مرتبہ ہے پھر یہ شعر زبانِ مبارک سے فرمایا ؎

چو درویش در عشق گردد فرود بیک دم سر از عرش بالا کند

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! عاشقوں کے دل ہر وقت حجابِ عظمت کا طواف کرتے ہیں اگر تھوڑی دیر عاشق کا دِل اس نعمت سے محروم رہے تو عاشق ناچیز ہو جاتا ہے۔ اُن کے دلوں پر متواتر انوار تجلے اور اسرارِ الٰہی نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اور وہ ان میں مستغرق رہتے ہیں ۔

جب شیخ الاسلام نے یہ فوائد ختم کئے۔ تو دو ڑکر اندر چلے گئے۔ اور میں اور اَور لوگ اپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

فصل چہاردہم

سخن در ذکر محبتؒ عداوتؒ دنیا غنا در بود

پابوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ مولانا بہاؤ الدین بخاری۔ مولانا شہاب الدین غزنوی۔ شیخ برہان الدین ہانسوی۔ مولانا بدر الدین اسحاق اور چند اور درویش حاضرِ خدمت تھے۔ محبت اور عداوت کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش! لوگوں کی تین قسمیں ہیں ایک تو ایسے ہیں جو دُنیا سے محبت کرتے ہیں۔ اور ہر وقت اُسی کی یاد میں رہتے ہیں۔ اور اسی کی ذکر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بہت ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو اسے دشمن سمجھتے ہیں۔ اور اس سے محبت نہیں

Marfat.com

کرتے بعض ایسے ہیں۔ کہ نہ اسے دوست سمجھتے ہیں نہ دشمن ✣

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! تیسری قسم کے لوگ پہلی دو قسموں سے اچھے ہیں ✣

بعدازاں فرمایا۔ کہ ایک شخص نے رابعہ بصریؒ کے پاس آکر دُنیا کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ رابعہؒ نے فرمایا۔ صاحب چلے جاؤ پھر میرے پاس نہ آنا۔ کیونکہ تو دُنیا کا دوست معلوم ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ تو اکثر اُسی کا ذکر کرتا ہے ✣

بعدازاں فرمایا۔ کہ کہرام کے علاقے میں شیخ بدنیؒ رہتا تھا۔ جو ازحد تارکِ دُنیا تھا۔ چنانچہ کپڑا بھی نہیں پہنا کرتا تھا۔ اگر کوئی شخص اُس کے پاس دُنیا یا اہلِ دُنیا کا ذکر کرتا۔ تو پھر اسے پاس نہ آنے دیتا اور کہتا کہ تو دنیا کا عاشق ہے۔ اس واسطے کہ جو اپنے معشوق کو دوسرے کے پاس دیکھتا ہے وہ ضرور اس کا ذکر کرتا ہے۔ وہ درویش نماز زیادہ پڑھا کرتا۔ اور کہا کرتا۔ کہ افسوس بہشت ایسی اچھی جگہ ہے۔ پر اس میں نماز نہیں۔ اس وقت ایک عزیز نے عرض کی۔ اگر پیر خود دنیادار ہو۔ اور مریدوں کو ترکِ دُنیا کے واسطے کہے۔ تو فرمایا اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وعظ و نصیحت صرف کہنے سے اثر نہیں کرتی۔ تاوقتیکہ خود نمونہ بن کر نہ دکھایا جائے ✣

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ بعض لوگ اکثر دُنیا کا ذکر کرتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ دُنیا کے دوست ہیں۔ چونکہ اپنی معشوقہ کو دوسروں کے ہاتھ دیکھتے ہیں۔ اس واسطے محبت کی زیادتی کی وجہ سے یاد کرتے ہیں۔ اور دن رات اسی کا ذکر اذکار کرتے ہیں ✣

بعدازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ رابعہ بصریؒ سے پوچھا گیا۔ کہ دُنیا کیا ہے۔ اور کن لوگوں کی جگہ ہے۔ فرمایا۔ دُنیا مُردار ہے۔ اور اُس کے طالب کُتے ہیں۔ دنیا کو منافق کے سوا کوئی نہیں طلب کرتا۔ یہ منافقوں کا مقام ہے ✣

بعدازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! جب تو کسی درویش! کو دُنیاوی جاہ و منزلت کی طلب میں دیکھے۔ تو جان لے۔ کہ ابھی وہ گمراہی کے جنگل میں ہے ✣

پھر فرمایا۔ کہ ابراہیم ادھمؒ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ نے مرتبہ کہاں سے پایا۔ فرمایا۔ میں نے دنیا کو تین طلاقیں دیں ✣

پھر فرمایا۔ کہ جس قدر دُنیا سے محبت کریگا۔ اُسی قدر آخرت سے دُور رہیگا۔ پس بندے اور خدا کے درمیان جو حجاب ہے۔ تو یہی دُنیا ہے۔ اور فساد کی جڑ ہے۔ تو یہی سبب ہے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ طالب الدنیا لا یکون بینا للمولیٰ۔ دُنیا کا طالب خدا کی طرف مائل نہیں ہوتا ✣

Marfat.com

[illegible] تعالیٰ سے غافل رکھ ۔ اور اس کے پاس بھی
[illegible] دنیا [illegible] کی وہ شخص یا شئی کا ذکر بھی نہ کر ؛

پھر فرمایا ۔ کہ جس روز سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا ہے ۔ قہر کی وجہ سے دیکھا بھی نہیں
پس وہ شخص بہت ہی نادان ہے ۔ جو ایسی چیز سے محبت کرے جسے اللہ تعالیٰ دشمن سمجھتا ہے ؛

پھر فرمایا ۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کی طاعت کرتا ہے ۔ دنیا اُس کی خدمت کرتی ہے ۔ اور جو
دُنیا کی طاعت کرتا ہے ۔ وہ رنج و مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے ؛

پھر فرمایا ۔ کہ جو شخص جس قدر اللہ تعالیٰ سے غافل ہے ۔ اسی قدر دُنیا میں مشغول ہے ۔ پھر
فرمایا ۔ کہ میں نے خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز کی زبانی سُنا ہے ۔ کہ دُنیا میں
تین کام سب کاموں سے بہتر ہیں ۔ اول دنیا کو پہچاننا اور اس سے بچنا ۔ دوسرے حقتعالیٰ کی طاعت
کرنا اور ادب ملحوظ رکھنا ۔ تیسرے آخرت کی آرزو کرنا اور اس کی طلب میں کوشش کرنا ؛

پھر فرمایا ۔ کہ اس راہ میں مرد وہی ہے جو ان تینوں باتوں پر عمل کرے ۔ اول دنیا سے بچا
رہے ۔ دوسرے مرنے سے پہلے گور کے لئے تیاری کرے ۔ تیسرے حقتعالیٰ کو دیکھنے
سے پہلے اسے خوش کرے ؛

پھر فرمایا ۔ کہ خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے حالات میں لکھتے ہیں کہ قیامت
کے دن دُنیا دار دوزخ میں ڈالے جائینگے ۔ نہ اس واسطے کہ اُنہوں نے کوئی گناہ کیا ہے بلکہ اس
واسطے کہ اہلِ دُنیا اور ان سے محبت کرنے والے اُن کی بے عزتی دیکھ لیں ۔ اور افسوس کریں ؛

بعد ازاں فرمایا ۔ کہ ایک مرتبہ غزنی میں میں نے ایک درویش کو دیکھا ۔ جو ازحد یادِ الٰہی میں
مشغول تھا ۔ اُس کے پاس میں چھ مہینے رہا ۔ اس عرصے میں اُس کی زبان سے دُنیا کا نام تک
نہ سُنا ۔ اگر اتفاقاً کبھی دنیا کا ذکر کرتا ۔ تو صبح سے شام تک روتا رہتا ۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا
تو فرمایا ۔ کہ تقریباً تیس سال کا عرصہ گذرا ہے ۔ کہ ایک شخص نے آکر میرے پاس دنیا کے بارے میں کچھ
کہا میں نے بھی اس سے موافقت کی ۔ اُسی وقت غیب سے آواز آئی ۔ کہ اے فقیر ! یا ہماری باتیں
ہونگی یا دنیا کی ۔ سو اُس دن سے لیکر آج تک شرمندگی کے مارے رو رہا ہوں ۔ کہ قیامت کے دن
یہ منہ کس طرح دکھاؤں گا ؛

پھر فرمایا ۔ کہ سلوک کے بارے میں لکھا ہے ۔ کہ اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَادِمِ تَنَغُّصِ دَهَادِمِ اللَّذَّاتِ،
یعنی لذتوں میں رخنہ انداز اور جانوں کو مٹانیوالی چیز (یعنی موت) کو یاد کرو ، جو ہمیشہ موت کو یاد رکھتا
ہے اس سے اللہ تعالیٰ خوش رہتا ہے ۔ جو شخص جس قدر موت سے غافل ہوگا ۔ اُسی قدر دنیا کا ذکر
اس کے دل میں محکم ہوگا اور طاعت اُس کے دل پر گراں گذریگی اور گناہ آسانی سے کریگا ؛

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ تمام جہان ایک گھر سمجھو تمام کی جا ہیں تو وہ گھر دنیا سمجھو۔ پس جس کے دل میں دُنیا کی محبت کم ہے۔ وہ خدا سے دور ہے جس قدر بچا ہو اتنا سمجھو کہ وہ اللہ کے نزدیک ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ دنیا کو ہر روز پانچ مرتبہ ندا آتی ہے۔ کہ اے دُنیا! تو ہمارے دوستوں کے لئے تلخ ہو جا تا کہ وہ تجھے نیک نگاہ سے نہ دیکھیں۔ اور اپنے طالبوں کے لئے میٹھی بن جا تا کہ وہ تیرا ذکر زیادہ کریں۔ اور انہیں مزہ دے تا کہ وہ رنج و مصیبت میں پھنسیں۔

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ عبداللہ مبارک ہر وقت تجرید میں رہتے۔ جو آپ کے پاس آتا محروم نہ جاتا۔ آپ کی یہ عادت تھی۔ کہ شام کی نماز ادا کر کے مُریدوں کے حجروں میں پھرتے۔ اگر کھانا یا پانی بطور ذخیرہ اُن کے پاس دیکھتے تو فرماتے۔ کہ یہ محتاج درویشوں کو دیدو۔ اور پانی گرا دو۔ کیونکہ ذخیرہ کرنا درویشی نہیں۔ اور اپنے مریدوں میں سے جس کو دُنیا کا ذکر کرتے ہوئے دیکھتے۔ خانقاہ سے باہر نکال دیتے۔ اور پھر اپنے پاس نہ آنے دیتے۔

پھر فرمایا۔ کہ آپ کے پاس بہت مال و اسباب تھا۔ جب اور مال آتا۔ تو ایک شخص کے حوالے کر دیتے جو محافظ بیت المال تھا۔ کہ تم ہی اس کا حساب لکھو۔ اپنے پاس بھی نہ آنے دیتے۔ تا کہ دُنیا کے کام میں مشغول نہ ہو جائیں۔ اے درویش! ایک مرتبہ سُلطان شمس الدین نے شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں اشرفیوں کی چند تھیلیاں بھیجیں۔ جونہی آدمیوں کو لاتے ہوئے دیکھا۔ دُور سے فرمایا۔ کہ اسے لیجاؤ۔ اور جا کر کہدو۔ کہ ہم نے تو تجھے اپنا دوست سمجھا تھا۔ لیکن تو دشمن نکلا۔ کیونکہ تو نے ہمارے پاس وہ چیز بھیجی جسے حق تعالے دشمن سمجھتا ہے۔ اِس کے طالب اور بہت ہیں۔ اُن کو دو۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے پیر خواجہ شریف زندنی رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس سال تک دُنیا سے تنہائی اختیار کی۔ آپ خراسان میں معتکف ہوئے۔ اِن چالیس سال کے عرصے میں آپ کی خوراک صرف سبزی تھی۔ مگر اس عرصے میں جو شخص آپ کی زیارت کو جاتا۔ اسے خادم کہتا۔ کہ خبردار! آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دنیا کا ذکر نہ کرنا۔ نہیں تو زیارت کی سعادت سے محروم رہ جائیگا۔ الغرض ایک روز اس ولایت کا حاکم آپ کی زیارت کے لئے آیا۔ اور کچھ نقدی لایا۔ اور آداب بجا لا کر بیٹھ گیا۔ اور دُنیا کی بابت کوئی حکایت بیان کی۔ خواجہ صاحب نے سُن کر فرمایا۔ کہ او دشمنِ خدا! تو نے کہاں کا کینہ مجھ سے لیا۔ کہ خدا کے دشمن کو پکڑ کر میرے پاس لایا۔ یہ تو دوستی کی بات نہ تھی جو تو نے کی۔ اسے لیجا اور اس کے طالبوں کو دے۔ یہ فرما کر اپنا بوریا جس پر آپ بیٹھے تھے) اُٹھایا۔ اور فرمایا دیکھ! جب نگاہ کی۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ زر و دینار کی ندی بہ رہی ہے آپ نے اٹھ کر دے

Marfat.com

[illegible] معافی مانگی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ جس کے پاس دست
کلیس قدر خزانے ہوں [illegible] کیا حاجت ہے ۔

بعدازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ ایک شخص خواجہ قطب الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں اس نیت سے حاضر ہوا۔ کہ خواجہ صاحب اسے دینار دیں اور جہاں پر خواجہ صاحب بیٹھے ہیں۔ وہاں دودھ کی ندی جاری ہو۔ ابھی وہ دُور ہی تھا۔ کہ خواجہ صاحب نے اُس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ دوست خدا اُسے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی مغضوبہ چیز کو طلب کرتے ہیں۔ چونکہ تیرے دل میں یہ خیال ہے۔ اس لئے اس اینٹ کو جس پر تو بیٹھا ہے اٹھا۔ جب اٹھائی۔ تو نیچے اشرفیوں کا ڈھیر پایا۔ فرمایا۔ اٹھا لے۔ یہ تیرا ہی حصہ ہے۔ جب اُس نے وہ ڈھیر اُٹھالیا۔ تو خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ تیری خواہش دودھ چاول کی ہے۔ سو تیرے آگے ہے کھا۔ جب اس نے نگاہ کی۔ تو دیکھا۔ کہ دودھ چاول کی ندی بہ رہی ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین چشتی راہ چل رہے تھے۔ راستے میں ایک مسجد تعمیر ہو رہی تھی۔ ایک کڑی اوپر لیجانا چاہتے تھے۔ لیکن وہ اور کڑیوں کی نسبت دو گز چھوٹی تھی بیچارے حیران تھے کہ کیا کریں۔ خواجہ صاحب نے فرمایا۔ اوپر چڑھا کر مجھے اطلاع دینا جب اوپر چڑھائی گئی۔ تو آپ نے دیوار پر چڑھ کر اسے کھینچا۔ تو دوسری کڑیوں کی نسبت ایک گز لمبی ہو گئی۔ چنانچہ آج تک اسی طرح دیوار کے باہر ہے ۔

پھر فرمایا۔ خواجہ یوسف چشتی کے پیر خواجہ محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہما اکثر عالم تجرد میں رہتے۔ چنانچہ تیس سال تک نہیں سوئے۔ آپ کا مجاہدہ آپ ہی کو حاصل تھا۔ چنانچہ سال یا دو سال تک کچھ نہیں کھایا پیا کرتے تھے۔ اور رات کو اُلٹے نماز ادا کرتے۔ یعنی کنوئیں میں اُلٹے لٹک کر نماز ادا کرتے تھے۔ الغرض ایک روز آپ دجلہ کے کنارے بیٹھے خرقہ سی رہے تھے۔ کہ بغداد کا بزرگ زادہ مع اپنے لشکر کے وہاں پہنچا۔ جب خواجہ صاحب کو دیکھا۔ تو گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اور آ کر آداب بجالا کر بیٹھ گیا۔ اور عرض کی۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کسی کی سلطنت میں کوئی بڑھیا عورت رات کو بھوکی سوئے۔ تو وہ قیامت کے دن اُس کی دامنگیر ہو گی۔ اور اپنا انصاف لئے بغیر اُسے نہ چھوڑیگی۔ یہ عرض کر کے جو کچھ لایا تھا حاضر خدمت کیا۔ خواجہ صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ ہمارے خواجگان کی رسم نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی مغضوبہ چیز قبول کریں۔ یہ ان کے پاس لے جاؤ۔ جنہیں اُس کی ضرورت ہے۔ پھر ایک درم جو پاس تھا۔ وہ دجلے میں پھینک دیا۔ اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہا۔ اے پروردگار! جو کچھ تو اپنے بندوں کو کھلاتا ہے۔ اس کو بھی کھلا۔ ابھی وقت مچھلیاں منہ میں اشرفیاں لئے ہوئے حاضر خدمت ہوئیں۔ جب اس بزرگ زادے نے یہ حالت دیکھی۔ تو آداب

Marfat.com

بجا لایا۔ اور کہا۔ کہ واقعی مردانِ خدا میں اس قسم کی قوت ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب نے مجھ پالیں کو فرمایا۔ کہ میرا درم لاؤ۔ ایک مچھلی نے وہی درم لا دیا۔ فرمایا۔ کہ اے عزیز! جسے اللہ تعالیٰ کے گھر سے اتنا زر مل سکتا ہے۔ وہ دوسروں کے نزدیک کیا احتیاج رکھتا ہے۔ جونہی خواجہ صاحب نے پہلے فوائد ختم کئے۔ اٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

فصل یازدہم

در ذکر حسن عقیدہ مریدان افتادہ بود

پا بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ شیخ جمال ہانسوی۔ مولانا نظام الدین بدایونی۔ شمس دبیر۔ مولانا شمس الدین بخاری۔ شیخ بدرالدین غزنوی۔ شیخ نجم الدین سنامی اور خانوادہ چشت کے چند اور درویش حاضر خدمت تھے۔ اور مریدوں کے حسن عقیدے کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ زبانِ مبارک سے فرمایا کہ اے درویش! جس شخص کو اپنے پیر کے حق میں نیک عقیدہ نہیں۔ وہ مرید ہی نہیں +

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ امیرالمومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ نفلی نماز ادا کر رہے تھے۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کی خاطر آپ کو آواز دی۔ آپ چونکہ نماز میں مشغول تھے۔ جواب نہ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہوئے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے آواز دی تھی کیا سنی نہیں تھی۔ عرض کی کہ سنی تو تھی۔ لیکن میں نماز میں مشغول تھا۔ فرمایا جس وقت رسولِ خدا آواز دیں۔ تو نفلی نماز چھوڑ کر اُسی وقت جواب دو۔ کیونکہ ایسا کرنا نفلی نماز سے بدرجہا بہتر ہے +

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک درویش شیخ علی نام سنجری نفلی نماز ادا کر رہا تھا۔ خواجہ صاحب نے اسے آواز دی تو فوراً نماز چھوڑ لبیک کہا۔ شیخ صاحب نے پوچھا۔ کہ نماز ادا کر کے بعد میں کیوں جواب نہ دیا۔ نماز کیوں چھوڑ دی۔ عرض کی۔ کہ جناب کی آواز کا جواب دینا نفلی نماز سے افضل ہے۔ اس واسطے کہ سلوک میں یوں ہے۔ کہ جب پیر مرید کو آواز دے۔ اور مرید فوراً جواب دے۔ تو اس ایک سال کی عبادت کا ثواب مرید کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ پس اے مخدوم! کیوں انسان اس ثواب کو مفت ہاتھ سے کھوئے +

پھر فرمایا۔ کہ پیر میں ذاتی قوت اس قسم کی ہونی چاہئے۔ کہ جب کوئی شخص مرید ہونے کی نیت سے حاضر خدمت ہو۔ تو اس کے حسن عقیدے کو دیکھے۔ اگر اسے فرمانِ حق میں راسخ نہ پائے تو آہستہ سے کہے۔ کہ ابھی تیرا وقت نہیں آیا۔ واپس چلا جا +

پھر فرمایا۔ کہ مرید جو پیر کی خدمت میں آکر سر زمین پر رکھ دیتے ہیں یہ پہلی خدمت ہے اس واسطے کہ جو پیر کی خدمت میں ارادت اور بیعت کی نیت سے آتے ہیں۔ اس ارادت اور بیعت سے مراد پیر

Marfat.com

...اس کے لیے مرید بنانا ... پیر بکنا سہل طریقت ہے ۔

پھر فرمایا کہ جب تک شیخ میں اس قسم کی ذاتی قوت نہ ہو۔ اسے شیخ نہیں کہہ سکتے۔ اس ... خواجہ قطب الدین فرماتے ہیں۔ کہ جب تک شیخ مرید کے ظاہر و باطن کو نہ دیکھ لے۔ اس کے لئے مرید بنانا واجب نہیں ۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ پتھورا کا ایک مسلمان ملازم خلوص دل سے شیخ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں مُرید ہونے کی نیت سے حاضر ہوا۔ لیکن شیخ صاحب نے اُسے مُرید نہ بنایا۔ اس نے جاکر پتھورا کو کہا۔ پتھورا نے آدمی بھیجے۔ کہ آپ اسے مرید کیوں نہیں بناتے۔ فرمایا۔ اس میں تین باتیں پائی جاتی ہیں جو جانے والی نہیں ہیں کیونکہ اُس کی تقدیر میں لکھی ہیں۔ اوّل یہ کہ یہ شخص کثرت سے گناہ کرے گا۔ دُوسرے تمہارا ملازم ہے سو جو شخص بیگانے کے آگے سر جُھکاتا ہے۔ ہم اسے کلاہ نہیں دے سکتے۔ تیسرے لوح محفوظ میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ وہ اس جہان سے بے ایمان جائیگا۔ جب پتھورا نے یہ سُنا۔ تو ناراض ہُوا اور کہا۔ کہ اس درویش نے ساری غیب کی باتیں کہی ہیں اسے کہدو کہ شہر سے نکل جائے۔ جب آپ نے سنا تو مسکرا کر فرمایا۔ کہ تین دن کی مہلت ہے۔ اس عرصے میں یا تو میں نکل جاؤنگا یا پتھورا۔ چنانچہ تیسرے روز محمد شاہ کا لشکر آیا۔ اور پتھورا کو زندہ پکڑ کر لیگئے۔ اور جو شخص مرید ہونے آیا تھا۔ اس نے دریا میں گر کر اپنے تئیں ہلاک کیا ۔

بعدازاں فرمایا کہ اے درویش! تجھے واضح ہے۔ کہ اگر شیخ یا پیر ناراض ہو۔ تو جہان کو درہم برہم کر سکتا ہے ۔

پھر فرمایا۔ کہ میں نے خواجہ قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز کی زبانی سُنا ہے۔ کہ میں بیس سال شیخ المشائخ معین الدینؒ کی خدمت میں رہا۔ اس بیس سال کے عرصے میں آپ کو کسی پر ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ مگر ایک روز وہ بھی اس طرح ہے۔ کہ آپ ایک محلے میں سے چلے جا رہے تھے۔ کہ آپ کے ایک مرید شیخ علی نامی کو ایک شخص نے پکڑا ہُوا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ کہ میرا قرض دیدے۔ شیخ صاحب بھی پاس سے گذرے۔ آپ نے اُس شخص کو بہتیرا سمجھایا۔ لیکن اُس نے ایک نہ مانی۔ آخر ناراض ہو کر کندھے پر کی چادر زمین پر دے ماری جو اشرفیوں سے پُر ہو گئی۔ پھر فرمایا۔ کہ جس قدر تو نے اس سے لینا ہے اسی قدر لیلے۔ زیادہ نہ لینا۔ اُس نے طمع کی تو اس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ کہا میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دُعا کی تو اس کا ہاتھ بھلا چنگا ہو گیا ۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ شیخ معین الدین سنجری قدس اللہ سرہ العزیز یاروں کے ہمراہ بیٹھے تھے۔ ... ایک شخص آکر ارادت کے لئے ملتمس ہوا۔ لیکن وہ آیا ہلاکت شیخ کے ارادے سے تھا ... تو آپ نے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر فرمایا۔ کہ درویش جب درویشوں کے

Marfat.com

پاس آتے ہیں۔ تو صفائی کے لئے آتے ہیں۔ نہ ظلم کرنے کے لئے۔ تم جس نیت سے آئے ہو بالکے اختیار کر دیا اپنا عقیدہ درست کرو۔ یہ سُن کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اقرار کیا۔ اور کارد جو ہلاکت کے لئے لایا تھا باہر پھینک کر مرید بنا۔ بعد میں وہ شخص ایسا راسخ الاعتقاد ہوا۔ کہ آپ ہر ایک مشکل کام اُسی کو فرماتے اور وہ بھی دِل و جان سے اُس کے سرانجام کرنے میں کوشش کرتا۔ آخر جب وہ کمالیت کے درجے کو پہونچ گیا۔ تو چالیس حج کئے۔ آخر خانہ کعبہ کے مجاوروں میں اسکا مدفن بنا ✦

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش جس کے نصیب میں ازلی سعادت ہوتی ہے۔ اس کی یہی حالت ہوتی ہے جیسی کہ اس شخص کی ہوئی۔ کہ وہ نیک عقیدے سے حاضر خدمت نہ ہوا تھا۔ لیکن شیخ صاحب نے اُس کے سینے سے تمام کدورتوں کو صاف کر دیا تبھی اُس نے اُٹھ کر اقرار کیا اور آداب بجا لا کر عرض کی۔ کہ اب میری طرف سے صفائی ہے۔ اسی وقت مرید بنا۔ اور شرف بیعت سے مشرف ہوا ✦

پھر فرمایا۔ کہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس سے میں نے سُنا کہ مرید کو سارے کاموں میں راسخ ہونا چاہئے۔ نہیں تو قیامت کے دِن وہ شرمندہ ہوگا ✦

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز اپنے حالات میں بادشاہوں کے حسن عقیدے کے بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ ایک شہزادہ جو راسخ الاعتقاد صالح اور صاحب کشف تھا منظر میں بیٹھا ہوا تھا۔ جہاں سے اس کی نگاہ نیچے پڑ سکتی تھی۔ اُسکے ہمراہ اس کی بیوی بھی بیٹھی تھی جب اُس کی نگاہ بارگاہ کے صحن پر پڑی۔ تو دیر تک آسمان کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر نیچے کی طرف دیکھا پھر دیر تک آسمان کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر رو دیا۔ اُس کی بیوی نے جب یہ ماجرا دیکھا۔ تو وجہ پوچھی۔ شاہزادے نے کہا جانے دو۔ یہ کہنے والی بات نہیں۔ جب بیوی نے بہت منت و سماجت کی۔ تو شہزادے نے کہا۔ کہ جب میری نگاہ لوح محفوظ پر پڑی۔ تو دیکھا کہ میرا نام زندوں سے کٹ گیا ہے مجھے معلوم ہوگیا۔ کہ اب مجھے جانا ہے پھر دیکھا کہ میری جگہ کون ہوگا۔ تو کہ وہ حبشی جو نیچے کھڑا ہے وہ میرا جانشین ہوگا۔ اور تو اُس کے نکاح میں آئیگی۔ جب اُسکی بیوی نے یہ سُنا تو پوچھا کہ اب کیا کرو گے۔ کہا۔ کرنا کیا ہے۔ جو رضائے الٰہی ہے ہو کر رہیگی۔ پھر حبشی کو بلا کر اپنے کپڑے پہنائے۔ اور اُسے اپنا ولیعہد بنایا۔ اور لشکر دیکر دشمن کے مقابلے میں بھیجا۔ امراء وزرا اس کے ساتھ روانہ کئے۔ وہ حسب الحکم روانہ ہوا۔ اور دشمن کو مع مال و اسباب پکڑ کر خدمت کیا۔ جس رات وہ آیا۔ دوسرے روز بادشاہ فوت ہوگیا۔ حبشی نے لشکر کشی کے عرصے لوگوں سے نہایت نیک سلوک کیا تھا اس لئے سارے اُس کے مطیع ہو گئے۔ جب بادشاہ مر گیا تو ملک اُسے مِل گیا۔ اور بادشاہ کی بیوی سے بھی شادی کر لی ✦

پھر فرمایا۔ کہ جب حضرتِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا سے رحلت فرمائی۔ تو کئی

Marfat.com

مسلمان مرتد ہو گئے۔ اور انہوں نے امیر المومنین ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرضی بھیجی
زکوٰۃ معاف کی جائے ورنہ ہم اسلام پر قائم نہیں رہینگے۔ آپ نے یاروں سے مشورہ کیا بعض نے
کہا اگر جناب صاحب ان سے نرمی کریں اور زکوٰۃ معاف کر دیں تو بہتر ہوگا۔ آپ نے تلوار سونت کر
فرمایا۔ اگر حقیقتاً لوگ حق سے عقال (جس سے اونٹ کا گھٹنا باندھتے ہیں) بھر بھی کم دینگے۔ تو
میں تلوار سے ان سے جنگ کروں گا۔ جب یہ خبر امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے سنی۔ تو فرمایا۔ کہ
بہت اچھا کیا ہے۔ اگر زکوٰۃ معاف کر دیتے۔ تو اسی طرح ہوتے ہوتے سارے احکام شرعی اُٹھ جاتے +

پھر شیخ الاسلام نے مولانا نظام الدین بداؤنی سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ میرے پاس بہت
سے درویش آ کر مرید ہوئے لیکن جب چلے گئے تو اُن کی محبت ویسی نہ رہی۔ مگر مولانا نظام الدین
جب سے میرے مرید ہوئے ہیں۔ اُنکے مزاج و نیت میں ذرا تغیر نہیں آیا۔ ان کی محبت انشاء اللہ تعالیٰ
ذرہ بھر کم نہ ہوگی۔ مولانا اُٹھ کر آداب بجا لائے۔ اسی روز آپ کو خاص خرقہ اور سیاہ گودڑی عنایت
ہوئی۔ اور فرمایا۔ کہ میرے مریدوں میں سے مولانا نظام الدین عالمگیر ہیں۔ اور مولانا کے مرید آخر
تک رہینگے۔ اور تمام جہان میں پھیل جائینگے +

شیخ الاسلام نے جب یہ فوائد ختم کئے۔ تو اُٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ اور اَور لوگ واپس
چلے آئے۔ مولانا نظام الدین بھی جماعت خانہ میں رہے۔ الحمد للہ علی ذالک +

فصل شانزدہم

سخن در ذکر بوسیدن دست بزرگان فتادہ بود

جب پائبوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ تو اس وقت مولانا نظام الدین بداؤنی۔ مولانا بھی غریب شیخ
جمال الدین ہانسوی۔ شیخ بدرالدین غزنوی اور اَور عزیز حاضر خدمت تھے۔ زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ
اے درویش! ایک دوسرے کا ہاتھ چومنا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اور انبیاء
علیہم السلام کی سنت ہے۔ جو شخص تعظیماً مشائخ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے
گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے۔ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے +

پھر فرمایا۔ کہ ایک درویش اور مشائخ ایک دوسرے کا ہاتھ اس واسطے چومتے ہیں۔ کہ شاید کسی
نیک کا ہاتھ ہاتھ میں آ جائے۔ جس سے بخشے جائیں +

پھر فرمایا۔ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی۔ کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے مصافحہ کرنا چاہتا یا سلام کرنا چاہتا۔ تو آنجناب پہلے ہی سے سلام کرتے اور مصافحہ کرتے +
پھر فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بہتیری مرتبہ چاہا۔ کہ پہلے میں سلام

Marfat.com

کروں یا مصافحہ کروں لیکن میسر نہ ہوا +

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ عادت تھی۔ کہ جب کبھی کسی محلے میں سے گذرتے۔ جب تک سب کے ہاتھ کو بوسہ نہ دے لیتے آگے نہ گذرتے۔ اور سب کے دعائے خیر طلب کرتے

پھر فرمایا۔ کہ جب لوگ نماز سے فارغ ہو کر ایک دوسرے کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں اور مصافحہ کر کے ہاتھ ملاتے ہیں۔ تو اُن کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے موسم خزاں میں جھڑتے ہیں +

پھر فرمایا۔ کہ بزرگوں کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں دین و دنیا کی خیر و برکت ہے +

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیسا سلوک کیا۔ فرمایا۔ جو کچھ میں نے دُنیا میں کیا تھا سب کچھ میرے روبرو لایا گیا۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوا۔ کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ اتنے میں حکم ہوا۔ کہ اس نے فلاں روز دمشق کی مسجد میں خواجہ شریف حاجی کے ہاتھ کو بوسہ دیا تھا۔ جس کی برکت سے اسے معاف کیا جاتا ہے +

پھر فرمایا۔ کہ قیامت کے دن کئی گنہگار صرف ہاتھ چومنے کی وجہ سے بخشے جائینگے۔ اور دوزخ سے نجات پائینگے +

پھر فرمایا۔ کہ یوسف حجاج سے وفات کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا۔ کہ تیری کیا حالت ہے۔ کہا ہلاکت کے مقام میں ہوں لیکن امید ہے کہ بخشا جاؤں گا۔ پوچھا کس نیکی کی وجہ سے تجھے امید ہے۔ کہا کہتے ہیں کہ فلاں مجلس میں تو نے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک کو عزت سے بوسہ دیا تھا۔ تجھے ہم اس کام کے عوض بخشدینگے +

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ قطب الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز جامع مسجد سے نکلتے۔ تو آپ کے اصحاب حلقہ بنا لیتے۔ اور آپ کا دست مبارک لٹکا رہتا۔ جو آتا دست مبارک کو بوسہ دیکر چلا جاتا +

پھر فرمایا۔ کہ آثار اولیاء میں لکھا دیکھا ہے۔ کہ ایک بزرگ قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص کسی شیخ یا بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دیگا وہ ضرور بخشا جائیگا۔ اس واسطے کہ مشائخ کا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ہے جو مشائخ کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑتا ہے +

پھر فرمایا۔ کہ جب امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں بیٹھے ہوتے۔ تو جب کوئی آتا آپ اُٹھ کر اس سے مصافحہ کرتے۔ اور جب روانہ ہوتا۔ تو بھی اُٹھ کر اُس سے مصافحہ کرتے +

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! حضرت داؤد علیہ السلام جب مسند حکومت پر بیٹھتے۔ اور عدل و انصاف کے لئے لوگ آتے۔ تو آپ مظلوموں کی دادرسی کرتے اور بنی اسرائیل میں کا جو بزرگ آتا خود

Marfat.com

سے اللہ کی اس کا ہاتھ چومتے۔ پھر اٹھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے کہتے۔ کہ اے پروردگار! اس کے ہاتھ کی برکت تو عنایت کی ہے۔ اب اپنی پناہ بھی مرحمت کر۔ پس اے درویش! اگرچہ تمام انبیاء معصوم تھے۔ پھر بھی اپنے بارے میں خیر و برکت طلب کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ اُنکے ہاتھ کو بوسہ دینے کی برکت سے ہمیں بخش۔

پھر فرمایا۔ کہ جس روز مہتر یعقوب علیہ السلام کی یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ راستے میں کھڑے ہوئے۔ ہر آنے جانے والے کے ہاتھ کو بڑی تعظیم و تکریم سے بوسہ دیتے۔ وجہ دریافت کی گئی۔ تو فرمایا کہ بنی اسرائیل کے بزرگوں کی دست بوسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ملاقات عنایت فرمائی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر صبح ایک بڑھیا کے پاس جا کر فرماتے۔ کہ بڑھیا! محمد کے حق میں دعائے خیر کرنا۔ حالانکہ تمام موجودات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی عزیز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ آنجناب صلعم ہی کی محبت کی وجہ سے پیدا کیا۔ جبکہ سرور کائنات دعائے خیر طلب کرتے ہیں۔ تو ہم لوگوں کو تو ضرور ہی بزرگوں کی دست بوسی سے خیریت طلب کرنی چاہیئے۔

پھر فرمایا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی راستہ چلتے اور کسی بوڑھے آدمی سے ملاقات ہوتی۔ تو اس سے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھتے۔ کیونکہ آنجناب سفید بالوں کی بڑی عزت و حرمت فرمایا کرتے تھے۔ اور جب وہ شیخ آنحضرت کے دست مبارک کو بوسہ دینے لگتا۔ تو پہلے آنجناب بوسہ دیتے۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ ایک جوان نشے میں بدمست گلی میں سے جا رہا تھا۔ جب اُس نے خواجہ ابراہیم ادھم کو آتے ہوئے دیکھا۔ تو فوراً سر قدموں پر رکھ دیا۔ اور بڑی تعظیم و تکریم سے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ اسی رات اس جوان نے خواب میں دیکھا۔ کہ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ تعجب کرنے لگا۔ کہ میں ایسا گنہگار اور مجھے یہ نعمت۔ آواز آئی۔ کہ فی الواقعہ ایسا ہی ہے لیکن تو نے آج میرے دوست کے ہاتھ کو بوسہ دیا ہے۔ اِس لئے تجھے بخشدیا گیا ہے۔ جب وہ جاگا خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی۔

پھر فرمایا۔ کہ جب حقتعالےٰ کی عنایت شامل حال ہوتی ہے۔ تو ہزاروں گنہگار ذرہ بھر رحمت کے سبب عذاب دوزخ سے خلاصی پا جاتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ جب لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں تو ہزاروں رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جب وہ دست بوسی سے فارغ ہوتے ہیں تو وہ تمام رحمتیں اُن پر نثار ہوتی ہیں۔

Marfat.com

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! سلوک میں آیا ہے۔ کہ اہلِ تصوف اپنے حاجت خانے میں بیٹھے اس بات کے منتظر رہتے ہیں۔ کہ کوئی آئے اور ہمیں اُس کی دست بوسی حاصل ہو۔ خواہ وہ تلاوت اور یادِ حق میں ہی کیوں نہ مشغول ہوں۔

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز جب سجادے پر بیٹھ کر یادِ حق میں مشغول ہوتے اور کوئی آجاتا۔ تو چھوڑ چھاڑ اس سے باتیں کرنے لگتے۔ اور باتوں ہی میں جس حاجت کے لئے آتا پوری کرتے۔ جب وہ واپس چلا جاتا۔ تو آپ تلاوت میں مشغول ہوتے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ صاحبِ سجادہ بزرگوں کو واجب ہے کہ تلاوت میں مشغول ہوں جب کوئی آئے۔ تو تلاوت چھوڑ کر اس میں مشغول ہو جائیں۔ اس واسطے کہ مذہبِ سلوک کے بموجب حاجتمندوں کی حاجت روائی ورد و وظائف سے افضل ہے۔ کیونکہ حاجت روائی کا ثواب اساں کی عبادت کا سا ہوتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک روز ابوسعید مکہ کے کسی بزرگ کے ہاں کسی ضرورت کے لئے گئے۔ اس وقت وہ درویش مشغول تھا۔ آپ ناکام واپس آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئے تو غمگین اور اداس تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نورِ رسالت سے معلوم کرکے فرمایا۔ کہ کیوں غمگین ہو۔ عرض کی یارسول اللہ! فلاں بزرگ کے متعلق میرا کچھ کام تھا۔ سو جب میں گیا۔ تو وہ درویش مشغول تھا۔ اس لئے مجھے ناکام واپس آنا پڑا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ اس پر واجب تھا۔ کہ حاجتمندوں کے کام میں مشغول ہوتا۔ انصاف کا اقتضاء تو یہ تھا۔ کہ ورد چھوڑ کر تیرا کام سرانجام کرتا۔ اور سرانجام کرکے پھر ورد میں مشغول ہوتا۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! جس وقت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ تلاوت میں مشغول ہوتے۔ اور کوئی آجاتا تو آپ فوراً اٹھ کر اس کی دست بوسی کرتے اور اس میں مشغول ہو جاتے۔ جب تک بیٹھا رہتا اس سے باتیں کرتے رہتے۔ جب چلا جاتا۔ تو پھر یادِ الٰہی میں مشغول ہوتے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ خواجہ شمعون محب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ دِل کیسا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا عرش ضروری کام کے لئے اس کے دروازے پر آئے۔ اور وہ اس کی حاجت روائی میں مشغول نہ ہو۔ عرش سے آپ کی مراد دل تھی۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ قلب المومن عرش اللہ تعالےٰ یعنی اللہ تعالےٰ کا عرش ہے۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ سلطان ناصر الدین علیہ الرحمۃ والغفران ملتان کی طرف گیا۔ اجودھن پہنچا۔ تو میری زیارت کے لئے آیا اور خدمت کی شرائط بجا لاکر واپس چلا گیا۔

پھر فرمایا۔ کہ جب میں لوگوں کی آمد و رفت سے تنگ آگیا۔ تو تنہائی اختیار کرنی چاہی

Marfat.com

[illegible] کا طریقہ یہ تھا۔ کہ سب سے مصافحہ کرتے تھے۔
کوٹھی چھت پر بیٹھتا اور دونوں ہاتھ نیچے لٹکا دیتا۔ لوگ آکر ہاتھ کو بوسہ دیئے جاتے تھے۔ اور بعض مجھ
کو جاتے۔ کثرت ہجوم کی وجہ سے ہر روز تقریباً دس کرتے پھٹ جاتے۔ جو لوگ بطور تبرک لے جاتے
مجھے ان کے حسن عقیدے پر تعجب آتا۔ کہ دیکھو کیسے راسخ الاعتقاد ہیں۔ جمعہ کے دن نماز پڑھ کر
واپس آتا۔ تو لوگوں کی بھیڑ سے تنگ آجاتا۔ چنانچہ ایک جمعہ کو فراش نے میرا پاؤں کھینچا تاکہ بوسہ دے
یہ بات مجھے ناگوار گذری۔ اس نے کہا۔ شیخ فرید! اس بات کا شکریہ ادا کرو۔ کہ آپ جیسے لاکھوں آپ
کی پابوسی کے خواہشمند ہیں۔ اس کی بات مجھے بہت پسند آئی ۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں عزیز ہے۔ وہ خلقت میں بھی عزیز ہے ۔
پھر فرمایا۔ کہ میں نے ایک مرتبہ اپنے پیر خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز سے
سنا کہ میں خانہ کعبہ کا طواف ایک بزرگ کے ہمراہ کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک اور شخص نے آکر سلام
کیا۔ تو وہ بزرگ اس سے باتیں کرنے لگا۔ مجھے تعجب ہوا۔ کہ ایسا کرنا واجب تھا۔ فوراً مجھ سے
مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ میں نے سنا ہے۔ کہ ایک مرتبہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی
کیا تھا۔ سو میں نے بھی ویسا ہی کیا ہے ۔

بعد ازاں فرمایا۔ کہ میں ہفتے یا دو ہفتے بعد پیر کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ برخلاف اس کے شیخ
بدرالدین غزنوی اور دوسرے عزیز ہمیشہ حاضر خدمت رہتے جب میرے پیر کی وفات کا وقت نزدیک
آگیا۔ تو اس وقت ایک بزرگ کو آپ کی جانشینی کی بڑی آرزو تھی۔ مگر آپ نے مرتے دم فرمایا۔ کہ یہ عصاء
نعلین چوبی اور جامہ شیخ فرید (مجھ) کو دینا۔ الغرض جس رات آپ کا انتقال ہونے والا تھا۔ میں نے
ہانسی میں خواب میں دیکھا۔ کہ آپ کو بارگاہ الٰہی میں لئے جا رہے ہیں صبح میں ہانسی سے روانہ ہوا۔
اور چوتھے روز شہر دہلی میں پہنچ گیا۔ قاضی حمید الدین ناگوری نے وہ جامہ عصاء اور چوبی نعلین
مجھے دیئے۔ میں نے دوگانہ ادا کر کے پہن لئے اور خواجہ صاحب کے مکان پر تین روز ٹھہرا۔ پھر
وہاں سے ہانسی کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں سے آنے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ سرہنگا نام ایک آدمی ہانسی
سے میری زیارت کے لئے اجودھن آیا تین روز تک خانقاہ میں آتا رہا لیکن دربان نے اندر نہ
آنے دیا۔ جب میں باہر نکلا۔ تو اس نے قدموں پر سر رکھ دیا۔ اور رو دیا۔ میں نے پوچھا۔ کیوں
سرہنگا روتے کیوں ہو۔ کہا۔ کہ ہانسی میں آپ کی زیارت آسانی سے ہو جاتی تھی۔ اب دشوار ہو گئی
ہے۔ اسی وقت میں نے یاروں کو کہا۔ کہ میں ہانسی جاؤں گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ خواجہ قطب الدین
نے آپ کو یہاں ٹھہرنے کا حکم کیا تھا۔ آپ کیوں جاتے ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ خواجہ صاحب نے جو
نعمت مجھے عطا کی ہے۔ وہ جنگل و شہر میں یکساں ہے ۔

Marfat.com

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اس حکایت سے مقصود یہ ہے۔ کہ ہر حال میں بزرگوں کی دست بوسی کرنی چاہئے۔ شاید کسی کی دست بوسی سے نجات حاصل ہو جائے۔

شیخ الاسلام یہ فوائد ختم کرتے ہی اندر چلے گئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فصل ہفتدہم

سخن در ذکر طائفہ رفتہ بود کہ در ذکر حق مستغرق باشند

جب پابوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ تو اس وقت مولانا بدالدین غزنوی۔ مولانا نظام الدین بدایونی مولانا یحییٰ۔ شیخ جمال الدین ہانسوی اور کئی عزیز حاضر خدمت تھے۔ ان لوگوں کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ جو یاد حق میں مستغرق رہتے ہیں۔ زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش! تصوف کے مذہب و سلوک کے مطابق وہ شخص صوفی اور سالک ہی نہیں جو یاد حق میں نہیں۔ اس واسطے کہ جس دم وہ یاد الٰہی سے غافل رہتا ہے اسے کیا معلوم ہے کہ اس وقت اس سے کیسی کیسی نعمتیں ہٹائی گئی ہیں۔ اس لئے جہانتک ہو سکے۔ یاد الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

پھر فرمایا۔ کہ جو لوگ ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں۔ اکثر استغراق کی حالت میں اُن کے سر پر ہزار تلوار بھی چلائی جائے۔ تو بھی انہیں خبر نہیں ہوتی۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے ایک درویش سے درخواست کی۔ کہ جب آپ یاد الٰہی میں مشغول ہوں۔ تو میرے حق میں بھی دعا کرنا۔ فرمایا۔ افسوس! اس گھڑی پر جب یاد حق میں تو مجھے یاد آئے۔ اور میں یاد الٰہی سے غافل ہو جاؤں۔

پھر فرمایا۔ کہ جب خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ یاد حق میں مستغرق ہوتے۔ تو عالم تحیر میں اس طرح مشغول ہوتے۔ کہ سال سال دو دو سال تک آپ اسی عالم تحیر میں رہتے۔ اور اپنے آپ کی خبر تک نہ ہوتی۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ شیخ معین الدین سنجری قدس اللہ سرہ العزیز یاد حق میں مشغول تھے۔ عالم ہر بلا اس وقت حاضر تھا۔ کہ یہ بلا ہم خلقت پر نازل کرنا چاہتے ہیں۔ اتنے میں آپ کے ایک مرید نے آکر کہا۔ کہ والی شہر مجھے شہر سے باہر نکال دینا چاہتا ہے۔ خواجہ صاحب نے پوچھا وہ اس وقت کہاں ہے؟ کہا شکار کو گیا ہے۔ فرمایا اس نے خطا کی ہے اگر وہ زندہ اور سلامت آ گیا۔ تو بڑے تعجب کی بات ہوگی۔ جونہی خواجہ صاحب کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے۔ سنا گیا۔ کہ وہاں کا والی گھوڑے سے گر کر مر گیا ہے۔

Marfat.com

بعد ازاں فرمایا کہ جب صاحب حال یادِ الٰہی میں مستغرق ہوتا ہے۔ تو مصیبت اور نعمت دونوں اس کے سامنے موجود ہوتی ہیں جس کے نصیب میں نعمت ہوتی ہے اسے نعمت دیتے ہیں۔ اور جس کے نصیب میں مصیبت ہوتی ہے اسے مصیبت دیتے ہیں۔ پس اے درویش باعقلمند وہ شخص ہے کہ جب وہ مستغرق ہوں۔ تو ان کا مزاحم نہ ہو کیونکہ کون جانتا ہے۔ کہ اُن کی زبان سے کیا نکل جائیگا +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ جس وقت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اپنے وقت میں حاضر ہوتے۔ تو ذکر بہت کرتے اور جب حالت زیادہ ہو جاتی۔ تو ایک رات دن تک مصلے پر بیہوش پڑے رہتے اور اپنے آپ کی کوئی خبر نہ ہوتی +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اہل تصوف صرف اسی دل کو زندہ سمجھتے ہیں۔ جو یادِ حق میں مستغرق ہو۔ اور ایک دم بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو +

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ کوئی واصل ذکرِ حق سے غافل ہو گیا۔ تو اس شہر میں آواز پھیل گئی۔ کہ فلاں صوفی جہان میں زندہ نہیں رہا۔ مر گیا ہے۔ شہر کے لوگوں نے اس کے گھر پر آکر جب حال دریافت کیا۔ تو اسے زندہ پایا۔ واپس جانے لگے۔ تو پاس بلا کر کہا۔ کہ واقعی وہ آواز ٹھیک تھی۔ اس واسطے کہ میں ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتا تھا لیکن آج ایک گھڑی غافل ہو گیا ہوں۔ اسی لئے آواز دی گئی ہے۔ کہ فلاں بن فلاں نہیں رہا +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ ان لوگوں کے دل جو یادِ الٰہی سے غافل ہیں۔ اس واسطے کہ اہل تصوف اُس دل کو جو یادِ الٰہی سے غافل ہو۔ زندہ شمار نہیں کرتے۔ ان کا قول ہے۔ کہ جو دل زندہ ہے۔ وہ کبھی یادِ حق سے غافل نہیں ہوتا +

پھر فرمایا۔ کہ ایک بزرگ پر جب حالت طاری ہوتی۔ تو ایسا مستغرق ہو جاتا۔ کہ اگر اس حالت میں اسے ذرہ ذرہ بھی کر دیں۔ تو بھی اسے خبر نہ ہو۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ کہ جب ملجم بدبخت نے عہد کیا کہ میں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو ہلاک کروں گا۔ تو ہر ایک نے اُسے کہا۔ کہ تو کیا اگر تیرے جیسے ہزار بھی ہوں تو بھی امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ ہاں اس وقت تو کر سکتا ہے جبکہ آپ نماز میں یا یادِ حق میں مشغول ہوں۔ کیونکہ اس وقت آپ حضورِ حق میں اس قدر مستغرق ہوتے ہیں۔ کہ آپ کو اپنے آپ کی ذرہ خبر نہیں ہوتی۔ ایک روز آپ نماز میں مشغول تھے۔ اور حضورِ حق میں مستغرق تھے۔ کہ آپ کو اپنے آپ کی کوئی خبر نہ تھی۔ ملجم بدبخت نے آکر دائیں طرف ہو کر تلوار کا ... شکم مبارک زخمی کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو اپنے تئیں خون میں آلودہ دیکھ کر ... کیا حالت ہے۔ کسی نے کہا۔ کہ آپ نماز میں مشغول تھے۔ کہ ملجم نے آپ پر تلوار کا وار کیا۔ ... ایسے وقت میں اکیلا میں ذکرِ حق میں تھا۔ اور مجھے اپنے آپ کی خبر نہ تھی +

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ لاہور میں مَیں نے ایک بزرگ کو دیکھا۔ جو یادِ الٰہی میں مستغرق ہوتا۔ تو اُٹھ کر بازار آتا۔ اور کسی گرم تنور میں جس میں روٹیاں نہ لگی ہوتیں جا کر بیٹھ جاتا۔ اور دیر بعد وہاں سے نکل کر چلا آتا۔ مگر جلن کا کوئی نشان بدن مبارک پر نہ ہوتا۔ شیخ الاسلام یہ فوائد بیان کرتے ہی اندر تشریف لے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ٭

فصل ہژدہم

سخن در ذکر علماء و مشائخ و خدمت کردن اُفتادہ بود

جب پابوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ اُس وقت شیخ بدرالدین غزنوی۔ مولانا نظام الدین بدایونی شیخ جمال الدین ہانسوی اور اور درویش حاضر خدمت تھے۔ علماء اور مشائخ کی بزرگی کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ من احب العلم والعلماء لایکتب خطیئۃ یعنی جو شخص علم اور علماء سے محبت کرتا ہے۔ اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ٭

پھر فرمایا۔ کہ سچی محبت اُن کی پیروی ہے۔ جب کوئی ان سے محبت کریگا۔ تو ضرور اُنکی متابعت کریگا۔ اور ناشائستہ حرکات سے باز رہیگا۔ اور جب یہ حالت ہوگی تو اس کا گناہ نہیں لکھا جائیگا ٭

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ کوئی شخص روانہ ہوا۔ کہ دہلی جا کر خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کی خدمت میں توبہ کرے۔ اثنائے راہ میں ایک رنڈی اُسکے ہمراہ ہولی۔ جو یہ چاہتی تھی۔ کہ کسی طرح اس مرد سے تعلق ہو جائے۔ چونکہ مرد کی نیت صادق تھی اُس کی طرف توجہ بھی نہ کی۔ آخر ایک منزل میں جب وہ ایک ہی کجاوہ میں سوار ہوئے تو وہ عورت اُس کے پاس بیٹھ گئی۔ اور کوئی پردہ یا مزاحم بیچ میں نہ تھا۔ شاید مرد نے اُس سے کوئی بات کی یا ہاتھ بڑھایا۔ اسی وقت دیکھا۔ کہ ایک مرد نے آ کر اس کے منہ پر دھپڑ مارا۔ اور کہا کہ فلاں پیر کی خدمت میں توبہ کی نیت سے جاتا ہے۔ اور پھر ایسی حرکات کرتا ہے۔ اُس نے فوراً توبہ کی۔ اور اس عورت کی طرف پھر دیکھا تک نہیں جب وہ خواجہ قطب الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو پہلے ہی آپ نے فرمایا۔ کہ اس روز اللہ تعالےٰ نے تجھے بڑا بچایا ٭

پھر فرمایا۔ کہ اسی طرح ایک آدمی مُرید ہونے کی نیت سے دہلی سے اجودہن میرے پاس آ رہا تھا کہ رستے میں ایک عورت سے دست درازی کرنی چاہی اُسی وقت غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا۔ اور اُس کے چہرے پر دھپڑ مار کر کہا۔ کہ تو مُرید ہونے کی نیت سے جا رہا ہے۔ اور فعل ایسے کرتا ہے الغرض جب وہ میرے پاس آیا۔ تو مَیں نے کہا۔ کہ دیکھ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے کیسے بچا لیا۔

پھر فرمایا۔ کہ علماء اور مشائخ کی دوستی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی ہے۔ ...

Marfat.com

[illegible] گویا سات ہزار سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے ۔

پھر فرمایا ۔ کہ ابلیس لعین سب کو دھوکہ اور فریب دے جاتا ہے ۔ لیکن علماء اور مشائخ کو نہیں دے سکتا ۔ اِس واسطے کہ علماء اور مشائخ کی دوستی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ۔

پھر فرمایا ۔ کہ جس دل میں علماء اور مشائخ کی محبت ہو ۔ اُس کے خرمن گناہ کو اُنکی محبت کا ایک ذرہ جلا کر ناچیز کر دیتا ہے ۔

پھر فرمایا ۔ کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں ۔ اور مشائخ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں ۔ اگر علماء اور مشائخ کی برکت جہان میں نہ ہوتی ۔ تو لوگوں کی شامتِ اعمال کی وجہ سے ہر روز ہزاروں بلائیں نازل ہوا کرتیں ۔ پس اے درویش ! رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے انہیں دو گروہوں یعنی علماء اور مشائخ پر فخر کیا ہے ۔ کیونکہ وہ دین کے ستون ہیں ۔ پس جو ان کا ہو رہتا ہے ۔ وہ عذابِ قیامت سے رہائی پا جاتا ہے ۔

پھر فرمایا ۔ کہ حدیث میں آیا ہے ۔ کہ ایک عالم فقیہہ ہزار ایسے عابدوں سے افضل ہے جو رات کو جاگیں اور دن کو روزہ رکھیں ۔ عالم کی ایک دن کی عبادت اس عابد کی چالیس سالہ عبادت ۔ کے برابر ہے ۔ جو عالم نہ ہو ۔

پھر فرمایا ۔ کہ جب عالم یا شیخ فوت ہو جاتا ہے ۔ تو جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے ۔ اس کے پیش کیا جاتا ہے ۔ اس واسطے کہ اہلِ زمین کی زندگی علماء اور مشائخ کی زندگی سے وابستہ ہے پس اس شہر پر ہزار افسوس ہے جس میں علماء اور مشائخ نہ ہوں ۔

پھر فرمایا ۔ کہ جب بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں ۔ تو اس شہر پر کم نازل ہوتی ہیں جس میں علماء اور مشائخ ہوں ۔

شیخ الاسلام یہ فوائد ختم کرتے ہی اُٹھ کر اندر تشریف لے گئے ۔ اور تلاوت میں مشغول ہوئے ۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے ۔ الحمد للہ علی ذالک ۔

فصلِ نوزدہم

سخن در امساک باراں افتادہ بود

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا ۔ تو اُس وقت مولانا نظام الدین بدایونی ۔ مولانا بدرالدین غزنوی شیخ جمال الدین ہانسوی اور اور عزیز حاضرِ خدمت تھے ۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ اے درویش ! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ کہ بارش کی قلت لوگوں کی شامتِ اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے ۔

Marfat.com

پھر فرمایا۔ کہ جب ایسی صورت ہو۔ لوگوں کو صدقہ دینا چاہیئے۔ اور دعا و عبادت میں مشغول ہونا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ اُن کی دعا اور عبادت کی برکت سے مینہ برسائے۔ ایک مرتبہ بارش کی قلت کی وجہ سے کھیتیاں خشک ہو گئیں۔ اور لوگ ہلاک ہونے لگے۔ سب نے جمع ہو کر خواجہ ذوالنون مصری کی خدمت میں دعائے باراں کے لئے عرض کی۔ فرمایا۔ کہ نماز گاہ میں جمع ہو۔ جب لوگ اکٹھے ہوئے۔ تو آپ نے منبر پر چڑھ کر دعائے باراں پڑھی۔ اور آسمان کی طرف مُنہ کر کے کہا۔ کہ اے پروردگار! اگر اس مجمع میں کسی کا قدم مبارک ہے تو بارش بھیج۔ خواجہ صاحب کا یہ کہنا ہی تھا کہ اس قدر بارش ہوئی۔ کہ سات روز تک پانی کم نہ ہُوا۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ اسی طرح دہلی میں بارش کی قلت تھی۔ لوگوں نے شیخ نظام الدین ابوالمؤید سے دعائے باراں کے لئے التماس کی۔ آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر دعائے باراں پڑھی۔ اور پھر آسمان کی طرف مُنہ کر کے کہا۔ کہ اے پروردگار! اگر تو بارش نہیں بھیجیگا۔ تو میں پھر کسی آبادی میں نہیں رہوں گا۔ کہیں جنگل میں نکل جاؤنگا۔ یہ کہکر منبر سے اُتر آئے۔ اللہ تعالےٰ نے اس قدر مینہ برسایا۔ کہ جس کی کوئی حد نہ رہی۔

بعد ازاں جب آپ کی خواجہ قطب الدین سے ملاقات ہوئی۔ تو خواجہ صاحب نے فرمایا۔ کہ ہمیں تو آپ کے حق میں بڑا اعتقاد تھا۔ کہ آپ کو خدتعالےٰ سے نیاز ہے۔ لیکن یہ کیسے فرمایا۔ کہ اگر تو بارش نہیں بھیجیگا۔ تو میں آبادی میں نہیں رہونگا کہیں جنگل میں نکلجاؤں گا۔ شیخصاحب نے فرمایا کہ میں جانتا تھا۔ کہ بارش ضرور ہوگی۔ خواجہ صاحب نے پوچھا۔ آپ کو کیسے معلوم تھا۔ فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ سلطان شمس الدین کے پاس نیچے بیٹھنے پر مجھ میں اور سید نورالدین مبارک نور اللہ مرقدہٗ میں تکرار ہو پڑی۔ میں نے ایسی باتیں کیں جس سے سید نورالدینؒ ناراض ہو گئے تھے۔ اب جبکہ مجھے دُعائے باراں کے لئے کہا گیا۔ تو میں نے سید صاحب کے روضہ پر جاکر کہا۔ کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ اور لوگوں نے مجھے دعائے باراں کے لئے کہا ہے۔ اگر آپ مجھ سے صُلح کریں۔ تو میں دُعا کروں ورنہ نہیں۔ تو روضہ مبارک سے آواز آئی۔ کہ جاؤ میری صلح ہے۔ جاکر دُعائے باراں پڑھو۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ بصرے میں قحط پڑا۔ اور بارش نہ ہوئی۔ لوگوں نے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آکر عرض کی۔ کہ اگر آپ دُعا کریں۔ تو اُمید ہے کہ بارش ہو جائے جب بہت منت و سماجت کی۔ تو فرمایا۔ کہ اچھا جامع مسجد میں اکٹھے ہو۔ میں دعائے باراں پڑھوں گا۔ چُنانچہ خواجہ صاحب نے جمعہ کی نماز کے بعد منبر پر چڑھ کر دعائے باراں پڑھی۔ اور دوستار اور جبہ جو آستین میں لائے تھے نکال کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ کہ اس جامے کی حرمت سے جو رسُول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

[illegible] پڑھا ہے بارانِ رحمت بیج۔ ابھی یہ بات کہنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ اس [illegible] بارش ہوئی۔ کہ سات روز تک بصرے سے پانی کم نہ ہوا۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ دہلی میں سخت قحط پڑا۔ تمام مشائخ اور خلقت دعائے باراں کے لئے باہر میدان میں نکل آئی شیخ نظام الدین نے منبر پر چڑھ کر دعائے باراں پڑھی اور آستین سے ایک کپڑا نکال کر آسمان کی طرف منہ کر کے لب ہلائے بارش ہونے لگی۔ اور بعد میں بہت سخت بارش ہوئی۔ جب شیخصاحب گھر میں آئے۔ تو آپ سے پوچھا گیا۔ کہ یہ کپڑا کیسا تھا۔ فرمایا میری والدہ صاحبہ کا دامن۔

پھر فرمایا۔ کہ جس شہر میں بارش نہ ہو۔ وہاں رات کو سورہ وضحاں کا ختم پڑھنا چاہیئے شیخ الاسلام یہ فوائد کرتے ہی یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

فصل بستم

سخن در کشف و کرامت اعتقاد بود

جب پابوسی کی دولت حاصل ہوئی۔ تو اُس وقت مولانا شہاب الدین بخاری اور اور عزیز حاضر خدمت تھے۔ کشف و کرامت کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ جس طرح پیغمبروں کا معجزہ برحق ہے۔ لیکن مذہب سلوک کی رو کرامت کا اظہار کرنا اچھا نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "فرض اللہ علی اولیاء کتمان الکرامۃ کما فرض علی انبیاء اظہار المعجزۃ" اللہ تعالیٰ نے اولیاء پر کرامت کا چھپائے رکھنا ایسا ہی فرض کیا ہے۔ جیسا کہ پیغمبروں پر معجزے کا ظاہر کرے مطلب یہ کہ جو شخص اظہار کرامت کریگا۔ وہ گویا فرض کا تارک ٹھیریگا۔

پھر فرمایا۔ کہ ہمارے خواجگان نے سلوک کے پندرہ مراتب مقرر کئے ہیں جن میں سے پانچواں مرتبہ کشف و کرامت کا ہے۔ اگر سالک اس مرتبے میں اپنے تیئں کشف کر دے۔ تو جائز نہیں سالک کو پندرہ ہی طے کرنے چاہئیں۔ پھر کشف کرنا چاہئے۔

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ قطب الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز سے پوچھا گیا۔ کہ لوگوں کو کس طرح معلوم ہو کہ کون شخص سلوک کے مراتب میں بدرجۂ کمال ترقی کر گیا ہے۔ اور سارے مراتب طے کر لئے ہیں۔ فرمایا اگر وہ شخص مرتے پر دم کرے اور مردہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔ تو سمجھو کہ وہ شخص کمال کو پہنچ چکا ہے۔

پھر فرمایا کہ اے درویش! خواجہ قطب الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز جب یہ فوائد بیان فرما رہے تھے۔ تو اتنے میں ایک بڑھیا عورت روتی ہوئی آئی۔ اور آداب بجا لا کر کہنے لگی۔ کہ میرا ایک لڑکا تھا۔ جسے بادشاہ نے بے گناہ سُولی چڑھا دیا ہے۔ یہ سُنتے ہی آپ عصا لیکر اُٹھے اور اصحاب کو ہمراہ لیکر باہر تشریف لائے۔ آگے آگے چلے۔ جب لڑکے کے پاس پہنچے۔ تو خلقت ہندو مسلمان سبھی قسم کی ہجوم لئے

Marfat.com

ہوئے تھی۔ خواجہ صاحب نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی۔ کہ اے پروردگار! اگر بادشاہ نے اس لڑکے کو ناحق ناروا سولی چڑھایا ہے۔ تو اسے زندہ کر دے۔ ابھی خواجہ صاحب بات بھی ختم نہ کرنے نہ پائے تھے۔ کہ لڑکا زندہ ہو گیا۔ اور اُٹھ کر چلنے لگا۔ اُس روز کئی ہزار ہندو مسلمان ہوئے۔ بعد ازاں خواجہ قطب الدین صاحب نے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ انسان اس سے زیادہ درجہ حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ جو کہ خواجگان میں پایا جاتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! میری والدہ از حد بزرگ اور صاحب کشف و کرامت تھیں۔ چنانچہ ایک رات جب چور گھر میں آیا۔ تو اور سب سوئے ہوئے تھے۔ صرف والدہ صاحبہ جاگتی تھیں۔ اور یادِ الٰہی میں مشغول تھیں۔ چور آتے ہی اندھا ہو گیا۔ اور باہر نہ نکل سکا۔ تو کہنے لگا۔ کہ اگر اس گھر میں کوئی مرد ہے تو میرا باپ اور بھائی ہے۔ اگر عورت ہے تو میری ماں اور بہن ہے۔ جو بیٹھے سوئے ہے۔ اسی کی ہیبت سے میری بینائی جاتی رہی ہے۔ میرے حق میں دُعا کرے۔ تاکہ میری آنکھیں روشن ہو جائیں۔ میں توبہ کرتا ہوں۔ کہ آئندہ عمر بھر چوری نہیں کروں گا۔ یہ سُن کر میری والدہ صاحبہ نے دُعا کی۔ تو اُس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ اور وہ چلا گیا۔ جب دن چڑھا۔ تو میری والدہ صاحبہ نے اس بات کا کسی سے ذکر نہ کیا۔ ایک گھڑی بعد ایک شخص اپنا اہل و عیال ہمراہ لیکر چھاچھ کا مٹکا سر پر رکھے آیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ اور چوری سے توبہ کی۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیرالمومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ پہاڑ کی طرف [illegible] لے گئے۔ وہاں پر عبداللہ مسعود بکریاں چرا رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے اُس سے تھوڑا سا دودھ مانگا۔ اُس نے عرض کی۔ کہ میں امین ہوں۔ میں کس طرح دے سکتا ہوں۔ امیرالمومنین ابا بکر صدیقؓ نے بھی فرمایا۔ کہ آپ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور میں آنجناب کا یار ہوں۔ اگر تو تھوڑا سا دودھ دے دیگا۔ تو کیا ہو گا۔ اس نے عرض کی۔ کہ میں امانتدار ہوں۔ مجھے دودھ دینے کی اجازت نہیں۔ بعد ازاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کوئی ایسی بکری لا جس سے بکرے نے جفتی نہ کی ہو۔ لائی گئی۔ تو سرور کائینات صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کی پیٹھ پر دستِ مبارک پھیرا۔ تو اس نے اس قدر دودھ دیا۔ جس کی کوئی حد نہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب تک وہ بکری زندہ رہی۔ ہر روز پانچ سیر دودھ دیتی رہی۔

پھر فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ میں غزنی کے علاقے میں بطور مسافر وارد تھا۔ وہاں پر ایک غار میں بزرگ کو دیکھا۔ جو از حد بزرگ اور یادِ الٰہی میں مشغول تھا۔ میں نے غار میں جا کر سلام کیا۔ سلام کا جواب دے کر فرمایا۔ بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اے عزیز! بیس سال سے اس غار

Marfat.com

میں رہتا ہوں۔ میری خوراک عالم غیب سے آتی ہے۔ اگر کچھ بچ جاتا ہے۔ تو کھا لیتا ہوں ورنہ شکر کرتا ہوں۔
الغرض جب نماز کا وقت ہوا۔ تو اس کے ہمراہ میں نے بھی نماز ادا کی۔ اور منتظر تھا۔ کہ روزہ کس چیز سے افطار کریں گے۔ کھجور کا درخت پاس تھا۔ اُس بزرگ نے اسے ہلایا۔ تو اس سے دس کھجوریں گریں۔ پانچ مجھے دیں۔ اور پانچ آپ کھائیں۔ پانی نہ تھا سو اُس نے پاؤں زمین پر مارا تو چشمہ جاری ہو گیا میں آداب بجا لا کر واپس آنے لگا۔ تو مصلے تلے ہاتھ ڈال کر پانچ اشرفیاں مجھے عنایت کیں ۰

پھر فرمایا کہ اے درویش! ایک مرتبہ میں اور شیخ جلال تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز بداؤں پہنچے با ایک روز گھر کی دہلیز میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص چھاچھ بیچنے والا مٹکا اُٹھائے پاس سے گذرا۔ وہ بداؤں کے نزدیک موسٰی نام گاؤں کا رہنے والا تھا۔ جہاں کے آدمی چوری اور رہزنی میں مشہور تھے۔ الغرض جب اس کی نگاہ شیخ جلال الدین رہ کے چہرہ مبارک پر پڑی۔ تو فوراً اس کا دل پھر گیا۔ جب شیخصاحب نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا۔ کہ دین محمدی میں ایسے مرد ہوتے ہیں۔ فوراً ایمان لایا۔ آپ نے اس کا نام علی رکھا مسلمان ہو کر گھر سے ایک لاکھ جنیل (سکے کا نام) لے آیا۔ شیخ صاحب نے قبول کر کے فرمایا۔ کہ اس روپے کو تم ہی اپنے پاس رکھو جس طرح میں کہونگا خرچ کرنا۔ الغرض اس روپے میں سے ہر ایک حاجتمند کو کچھ نہ کچھ دیتے۔ کسی کو چالیس اور کسی کو پچاس کسی کو کم و بیش لیکن کم از کم پانچ ضرور دیتے۔ جب ایک درم باقی رہ گیا۔ تو علی رضہ نے سوچا۔ کہ اب تو صرف ایک درم رہ گیا ہے اور آپ پانچ کا حکم فرمایا کرتے ہیں۔ اب اگر فرمائینگے۔ تو اور چار کہاں سے لاؤنگا اسی سوچ میں تھا۔ کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے ایک درم دیدے۔ یہ حیران رہ گیا۔ آخر جب شیخصاحب وہاں سے روانہ ہوئے۔ تو علی رضہ نے ہمراہ جانا چاہا آپ نے فرمایا۔ کہ واپس چلا جا شیخ صاحب نے بہتیرا سمجھایا لیکن وہ منت وسماجت کئے گیا۔ آخر فرمایا۔ کہ جاؤ مصلحت اسی میں ہے۔ کیونکہ یہ شہر تمہاری حمایت میں ہے۔ جب شیخصاحب چلے گئے۔ تو علی بھی واپس چلا آیا ۰

جب شیخ الاسلام نے یہ فوائد ختم کئے۔ تو اُٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک ۰

فصل بست ویکم

سخن در تعظیم داشتن پیر افتادہ بود

جب پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ تو اس وقت مولانا یحیٰی غریب۔ مولانا نظام الدین بداؤنی۔ شیخ جلال الدین ہانسوی۔ شیخ برہان الدین ہانسوی اجہنداور درویش حاضر خدمت تھے۔ پیر کی تعظیم کرنے کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ اے درویش! مرید کو چاہئے۔ کہ پیر کا فرمان

Marfat.com

دل وجان سے بجالائے ؛

اسی موقعہ کے مناسب فرمایا۔ کہ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین قدس سرہٗ سے پوچھا گیا۔ کہ پیر کا حق مرید پر کس قدر ہے؟ فرمایا کہ اگر ساری عمر پیر کے ہمراہ حج کی راہ میں پیر کو سر پر اٹھائے رکھے۔ تو بھی پیر کا حق ادا نہیں ہو سکتا ؛

پھر فرمایا۔ کہ میں خواجہ معین الدین قدس سرہٗ العزیز کے ہمراہ بیس سال تک خلا و ملا میں ہمراہ رہا۔ ایک مرتبہ ہم ایسے جنگل میں پہنچے۔ جہاں پرندہ بھی نہیں پر مار سکتا تھا۔ ہم تین دن تک اسی جنگل میں پھرتے رہے میں نے سنا ہوا تھا۔ کہ اس بیابان کے پاس ایک پہاڑ ہے۔ جہاں پر ایک بزرگ رہتا ہے۔ آپ نے مجھے دو گرم روٹیاں مصلے تلے سے نکال دیں۔ کہ اس بزرگ کی خدمت میں لیجاؤ۔ اور میرا سلام پہنچاؤ۔ جب میں نے اس بزرگ کے سامنے رکھیں۔ اور سلام عرض کیا۔ تو اس نے ایک مجھے دی۔ اور ایک آپ افطار کے لئے رکھی۔ اور پھر مصلے تلے سے چار کھجوریں نکال مجھے دیں کہ یہ شیخ معین الدین کو دینا۔ جب میں کھجوریں لیکر آیا۔ تو شیخ صاحب دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ اے درویش! پیر کا فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہوتا ہے۔ پس جو پیر کا فرمان بجالاتا ہے۔ گویا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بجالاتا ہے ؛

بعد ازاں روزے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ "لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْإِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ" روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں ایک افطار کے وقت دوسری دیدار الٰہی کے وقت۔ جب روزہ دار روزے کو پورا کرتا ہے۔ تو اسے یہ دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ یہ طاعت مجھ سے پوری ہوئی۔ اب میں نعمت کا امیدوار ہوں ؛

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! ہر ایک طاعت کی جزا ہے۔ روزے کی جزا دیدار الٰہی ہے جس طرح روزہ دار روزہ ختم کرنے پر خوش ہوتا ہے۔ ویسے ہی لقائے ربانی کی امید سے خوش ہوتا ہے ؛

شیخ الاسلام نے یہ فرماتے ہی سر مراقبے میں کیا۔ اور دیر تک مراقبہ کر کے اٹھ کھڑے ہوئے اور عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔ اور میں اور اور لوگ واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؛

فصل بست و دوم

سخن در ذکر رنج محنت مشقت افتادہ بود

جب دولت پابوسی کا شرف حاصل ہوا۔ تو اس وقت مولانا بہاؤالدین غریب۔ مولانا نظام الدین

Marfat.com

...ح جمال الدین ... کے خانوادے کے چھ درویش حاضرِ خدمت تھے
بات رنج و محنت اور مشقت کے بارے میں ہو رہی تھی۔ زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ اے درویش!
...انسان پر رنج و محنت نازل ہو۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ کس سبب سے اور کہاں سے نازل ہوئی ہے۔
...اس سے تنبیہ حاصل کرنی چاہیئے۔ جو شخص ہر وقت طاعت میں رہتا ہے۔ اسے کسی قسم کی تکلیف
...میں پہنچتی۔ نہ اس واسطے کہ اُس کی رسی دراز کی ہوئی ہوتی ہے۔ بلکہ اس واسطے کہ اُسے ایسے
...اموں سے باز رکھا جاتا ہے۔ جو خواری اور بے عزتی کا باعث ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ اگر میرے پاؤں میں کانٹا بھی چبھتا ہے
...میں معلوم کر لیتی ہوں۔ کہ کس سبب سے ایسا ہوا۔

نیز جب آپ پر تہمت لگائی گئی۔ تو بارگاہِ الٰہی میں مناجات کی۔ کہ اے پروردگار! مجھے
...وم ہے کہ یہ تہمت مجھ پر کیوں لگی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم تیری
...ت کا دعوٰے کرتے تھے۔ اور کچھ میلانِ طبع میری طرف بھی بھیجا۔ اس واسطے یہ تہمت لگائی
...ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! کہ جب لوگ مصیبت میں صبر کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ اُن کے
...ہوں کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ درد اور زحمت بڑی اچھی چیز ہے۔ جو انسان کو گناہوں سے پاک کرتی ہے
...ہوں سے پاک کرنے والی زحمت ہی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ بیماری
...ہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ میں نے خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی زبانی سنا ہے۔ کہ ایک مرتبہ میں
...ین الدین سنجری قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ کے وجود میں کمی آگئی تھی۔ مگر
...ے کبھی آپ کو صحت کے لئے ملتجی ہوتے نہ سنا۔ ہاں یہ دعا کرتے تھے۔ کہ پروردگار! جہاں
...اور محنت ہے شیخ معین الدین کی جان پر بھیج۔ ایک موقعہ پر میں نے عرض کی۔ کہ جناب آپ
...کرتے ہیں۔ کہ سخت رنج اور مصیبت میں مبتلا ہونے کی خواہش کرتے ہیں۔ فرمایا۔ جو اس قسم
...ہے۔ یہ اُس کے ایمان کی صحت کی علامت ہے۔ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا
...ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

...فرمایا۔ کہ رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی یہ عادت تھی۔ کہ بڑی خواہش اور چاہت
...کے لئے ملتجی ہوتیں۔ اور جس روز تپ وغیرہ کوئی مصیبت نہ نازل ہوتی۔ تو

Marfat.com

بارگاہ الہٰی میں عرض کرتیں۔ کہ اے پروردگار! شاید تو اس بڑھیا کو بھول گیا ہے جو کوئی بلا نازل نہیں فرمائی +

پھر فرمایا۔ کہ اے درویش! کہ جب خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ العزیز تپ۔ درد یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے۔ تو شکرانہ میں اس رات ہزار رکعت نماز ادا کرتے +

پھر فرمایا۔ کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام کی صحت کا وقت قریب پہنچا۔ تو کیڑا جو آپ کے بدن مبارک سے زمین پر گرا۔ تو آپ نے اٹھا کر پھر اس جگہ رکھ دیا جس نے ایسا ڈنگ مارا۔ کہ آپ نعرہ مار کر گر پڑے۔ اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نے آکر کہا۔ کہ فرمانِ الہٰی یوں ہے۔ کہ اس کیڑے کو گرنے کا حکم ہوا تھا آپ نے نافرمانی کر کے اسے اٹھا کر پھر اس کے مقام میں رکھ دیا پس جو نافرمانی ہے۔ اس کی سزا ایسی ہوتی ہے +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! ایک مرتبہ میں شیخ قطب الدین بختیار اوسی قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں حاضر تھا۔ سلطان شمس الدین انار اللہ برہانہٗ نے اپنا وزیر بھیجا تاکہ بادشاہ کی صحت کے لئے آپ سے التجا کرے۔ جب وزیر نے آکر عرض کی۔ تو شیخ صاحب نے فرمایا۔ کہ والیٔ دہلی کی صحت کے لئے با اخلاص فاتحہ پڑھو۔ حاضرین نے فاتحہ پڑھا۔ تو وزیر کو فرمایا۔ کہ جاؤ تندرست ہو گیا ہے لیکن بیماری ایمان کی صحت کی علامت ہوتی ہے۔ اور اس کے سبب گناہوں سے پاک ہوتا ہے

جب شیخ الاسلام نے یہ فوائد بیان کئے تو رو کر فرمایا۔ کہ اے درویش! اس راہ میں عاشقوں نے درد و بلا کو اپنی خوراک بنایا ہے جس دن ان پر بلا نازل نہیں ہوتی۔ وہ اپنا ماتم سمجھتے ہیں کہ آج ہمیں دوست نے یاد نہیں کیا۔ بھول گیا ہے۔ اگر فراموش نہ کرتا۔ تو ضرور کسی چیز سے یاد کرتا۔ اور بیماری یا بلا میں مبتلا کرتا۔ جب کسی درد یا بلا میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو شکرانے میں ہزار رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ اور یہ شکرانہ دوست کی یاد آوری کا ہوتا ہے۔ پس اے درویش! راہِ محبت میں صادق وہ شخص ہے۔ جو بڑی خواہش سے درد و بلا کے لئے التماس کرے۔ کیونکہ ہمیشہ کی درد و محنت عاشق کے لئے اسرار و انوار الہٰی ہے +

پھر فرمایا کہ اے درویش! خواجہ منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ایک سال تک تپ میں مبتلا رہے اس عرصے میں کسی نے نہ دیکھا۔ کہ آپ نے طاعت میں کمی کی ہو۔ بلکہ اور زیادہ طاعت کی +

بعد ازاں فرمایا۔ کہ اے درویش! اہلِ سلوک لکھتے ہیں۔ کہ درد۔ زحمت اور بلا عاشقوں کے لئے حلوے کی طرح ہے۔ جو خوشی کے وقت بچوں کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ خوش ہوں پس اگر درد و محنت میں نعمت نہ ہوتی۔ تو آدم صفی اللہ اسے قبول نہ کرتے۔ اگر اندوہ و غم میں بے نہایت راحت نہ ہوتی۔ تو ایوب علیہ السلام صابر و صبر نہ کرتے۔ اور اگر درد و بلا میں شوق اور اشتیاق نہ ہوتا۔ تو حضرت ...

Marfat.com

[illegible] پس اس بات کو مدِ نظر رکھ کر
[illegible] ہے درد و بلا کے سلئے التماس کی ہے جو اس
[illegible] درد بھی نہیں رکھتا۔ وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا ۔

[illegible] فرمایا۔ کہ اے درویش! جب شیخ الاسلام نے یہ لفظ مبارک سے فرمایا تو آبدیدہ ہو فرمایا۔ کہ اے درویش! ہم مسافر ہیں۔ ہم بلا کے سر بر بیٹھے ہیں۔ اور یہ بلا دنیا ہے اچانک ہماری عمر کی بساط لپیٹ لی جائیگی۔ اور ہمارا مقام و منزل قبر میں بنائینگے۔ یہ بات فرماتے اٹھ کھڑے ہوگئے۔ اور عالم تحیر میں مشغول ہوگئے۔ الحمد اللہ علیٰ ذالک ۔

بارہ سال کے عرصے میں آنجناب کی زبان گوہر فشاں سے جو اسرار و رموز اور الفاظ سنے وہ اس مجموعے میں لکھے گئے ہیں۔ اگر عمر نے وفا کی۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ جو کچھ جناب کی زبانِ مبارک سے سنوں گا۔ قلم بند کروں گا ۔ فقط

تمام شد

Marfat.com

تصوف کی کتابوں کا [illegible]

محکم الفقرا

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی لطیف تالیف سے ہے حضرت نے اس میں بھی نہایت [illegible]
سہل طریق حصول مقصد کے لئے نہایت آسان رستے بیان فرمائے ہیں اور فقیر کو حصول علم شریعت پر بڑے
مائل کیا ہے۔ ہر ایک مراتب اور منازل کی بڑی وضاحت سے تفصیل فرمائی ہے۔ اگر طالبان مولی تحریر شدہ قواعد
پابندی کریں تو بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاویں نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر یہ کتاب چھپ کر تیار ہے قیمت

مراۃ العارفین

یہ کتاب عربی میں تصنیف لطیف جگر گوشۂ رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم و[illegible]
علی المرتضیٰ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی راہ سلوک میں ہے۔ جناب امام علیہ السلام نے طریق سلوک کو [illegible]
عمدگی سے بتایا ہے اس کتاب کا اردو ترجمہ عربی کے نیچے ساتھ ساتھ ہے۔ خوبی اور برکت پڑھنے سے معلوم
ہوتی ہے۔ نہایت عمدہ لکھائی اعلیٰ چھپائی نفیس کاغذ پر چھپوائی گئی ہے۔ قیمت چار آنے ۴ر

اردو ترجمہ کتاب تحفہ قادریہ

اس رسالہ بابرکت میں حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبدالقادر گیلانی کے ہیں
جناب غوث پاک کے مناقب کرامت کو نہایت معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پراثر طریق سے قلمبند فرمایا
اور تحریر عبارت میں جناب علیہ الرحمۃ نے اپنے سچے عشق اور بیتابی کا نہایت پُردرد الفاظ میں ثبوت دیا ہے جس
مطالعہ سے انسان پر فوری اثر نمودار ہوتا ہے اس کتاب کو طالبان مولا کی خاطر نہایت عام فہم اردو زبان میں
ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور بڑی کوشش سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت آٹھ آنے ۸ر

اردو ترجمہ کتاب فوائد السالکین

اس کتاب میں حضرت بابا فرید گنجشکر علیہ الرحمۃ نے اپنے مرشد کامل جناب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی علیہ الرحمۃ کے [illegible]
الملف[illegible]

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین گنج نئی تاجران کتب قومی دکھ ہے کے [illegible]

Marfat.com

... ت بھی ہے جس کا نہایت عمدہ اردو ترجمہ

... نے تعلیم فرمایا ہے۔ قیمت ۲ ر

... شاہی

... سلطان باھو قدس سرہ سے ہے مصنف علیہ الرحمۃ

... ھنے سے معلوم ہوتی ہے قیمت ۲ ر

... کتاب محک الفقر کلاں

... سلطان باھو قدس سرہ کی تصنیف ہے۔ اور طالبان مولیٰ کی خاطر فارسی سے

... قابل دید ہے قیمت ۱۲ر

... الاسرار | اردو ترجمہ کتاب محکم الفقر خورد

... سلطان باھو قدس سرہ کی تصنیف ہے قابل دید ہیں قیمت نمبر ۱ ۳ر نمبر ۲ ۳ر

اردو ترجمہ کتاب شمس العارفین

... تصنیف ہے سات بابوں پر منقسم ہے اور ہر ایک باب میں ایک

... کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے قیمت ۱۲ر

اردو ترجمہ کتاب کشف الاسرار

... طالبان مولا کیلئے قابل دید ہیں نمبر ۱ ۲ر نمبر ۲ ۲ر

... باھو

... عرفان سے ملا ہے قیمت ۲ ر

Marfat.com

مناقب سلطانی

یعنی

مناقب و حالات زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت سلطان باھو

یہ متبرک اور بے نظیر کتاب ہے جسکی جستجو میں حلقہ بگوشان سرکار عالیہ مدت سے حیران
تھے جس میں حضرت ممدوح کے مناقب و حالات کے علاوہ آپکی اولاد و آپکے خلفا
کے متبرک حالات نیز ان متبرک ہستیوں کے جن کو جناب سے فیض باطنی نصیب ہوا
ہیں۔ جسے جناب کے فرزند ارجمند حضرت سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ نے جمع
چونکہ یہ گنجینۂ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں تھا۔ لھذا اس خادم
نے بپاس خاطر عاشقان دربار غوثیہ و دلدادگان سرکار عالیہ قادریہ صرف
ترجمہ کرا کر نہایت صحت و صفائی کے ساتھ طبع کرایا ہے۔ جس میں دس
فصلیں ہیں۔ ہر ورق رنگین قابل دید ہے۔ قیمت بلا جلد

المشتھر

اللہ والے کی قومی دکان مالک

تاجر کتب

Marfat.com

سلسلہ تصوف نمبر ۳۴

9 JUN 1968

اردو ترجمہ کتاب

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

انیس الارواح

یعنی ملفوظات

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ عثمان ہارونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

جمع کردہ

جناب خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی ثم اجمیری علیہ الرحمۃ

جسے

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی

کوچہ ککے زئیاں ـــــ بازار کشمیری

لاہور

نے بصرف زر کثیر نہایت سلیس بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر

نولکشور [illegible] لاہور میں باہتمام [illegible] چھپوایا

چار آنے (۴/)

Marfat.com

تصوف کی سراپا رحمت بےنظیر قابل دید کتابوں کا اشتہار

جذب الاصفیا الیٰ فضائل المصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

یعنی جناب نبی عربی فداہ روحی اُمی وابی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر فضائل پر ایک صوفیانہ قرآن و حدیث سے تلخیص مصنف صاحب نے آنحضرت کے فضائل کو قرآن و حدیث صحیحہ و اقوال بزرگان عظام سے ثابت کیا ہے عاشقان رسول کریم کے لئے ایک نہایت مستند اور اعلےٰ درجہ کی کتاب لاجواب صوفیان صفا کیش اس کو حرز جان بنائیں اور سعادت دارین حاصل کریں ❊ قیمت چار آنے ۔ ۔ ۔

القول المقبول فی علم غیب الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

یعنی جناب نبی عربی فداہ روحی اُمی وابی صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر ایک محققانہ اور مصدقہ قرآن و احادیث صحیحہ سے ثبوت مصنف اس بات کو نہایت عمدہ اور واضح طور پر قرآن و احادیث سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب حاصل تھا بس قابل کتاب ہے۔ نہایت اعلےٰ درجہ کے سفید کاغذ پر خوشخط چھپ کر تیار ہے ❊ قیمت چھ آنے ۔ ۔ ۔

اُردو ترجمہ مکتوبات میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا اردو ترجمہ طالبان راہ حقیقت کیلئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے ❊ قیمت ۔

اُردو ترجمہ مع اصل کتاب ہشت شرائط خواجگان نقشبندیہ

از تصنیف لطیف مُلّا حسین صاحب خباز رحمۃ اللہ علیہ - یعنی بزرگان سرکار نقشبندیہ کے ہشت شرائط قابل دید کتاب ہے ❊ قیمت ۔

اُردو ترجمہ رسالہ نقشبندیہ

اس رسالہ میں نقشبندیہ طریقہ کے ذکر اور وظایف قلبی اور مراقبہ وغیرہ کا بیان ہے اور اس کے ساتھ طریق مراقبہ بھی بتایا گیا ہے اور دل ہر ایک لطیفہ و مقام دکھلایا گیا ہے ❊ قیمت چار آنے ۔ ۔ ۔

اُردو ترجمہ مجمع الاسرار

جناب حضرت پیر بہادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں طریقہ قادریہ کے اذکار و اوراد کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نہایت کے سفید کاغذ پر خوشخط چھپ کر تیار ہے ❊ قیمت دس آنے ۔ ۔ ۔

اُردو ترجمہ ہدیۃ القلوب و تحفۃ الارواح

یہ کتاب بھی تصوف میں ایک بیش بہا جوہر ہے خدا سے رابطہ و اتحاد کرنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ کوئی جس کا ذکر اس میں نہ آیا ہو۔ کتاب قابل دید ہے ❊ قیمت ۔ ۔ ۔

اُردو ترجمہ چہل حدیث

یہ کتاب چہل حدیث مطبوعہ مصر کا اُردو ترجمہ ہے۔ مؤلف علیہ الرحمۃ نے ہر ایک حدیث کا نہایت وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور احوال بزرگان عظام و اصحاب کبار جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس خوبی سے کیا ہے کہ پڑھ کر رقت طاری ہو جاتی ہے نکلے تو ہم پر کتاب ایسی لینے کے ذمہ وار ہیں۔ دل دردمندوں کے لئے تو گویا اکسیر ہے ❊ قیمت ۔ ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

(خدا کا شکر ہے جو پروردگار ہے جہانیوں کا اور عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے اور درود اُوپر اس کے رسول محمد پر اور اس کی تمام آل و اصحاب پر) خدا تجھے نیک بناوے تجھے معلوم ہو کہ جو نبیوں کی خبریں اور نشانیاں اور ولیوں کے اسرار اور انوار۔ عابدوں کے سردار اور عارفوں کے چاند۔ اہل ایمان کے معزز اور نیکی اور احسان کے وافر۔ شیخ۔ بزرگ۔ خواجہ عثمان ہارونی (خدا اُنہیں اور اُن کے والد کو بخشے) کی زبان مبارک سے سُننے میں آئے۔ اس رسالے میں جس کا نام انیس الارواح ہے لکھے گئے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔ مسلمانوں کے دُعا گو فقیر حقیر کمترین بندگان معین الدین حسن سنجری کو شہر بغداد میں خواجہ جنید بغدادی کی مسجد میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی پابوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ اور اس وقت معزز مشائخ بھی خدمت میں حاضر تھے۔ جونہی کہ بندہ نے سر زمین پر رکھا۔ آپ نے فرمایا کہ دوگانہ ادا کر۔ مَیں نے ادا کیا۔ پھر فرمایا قبلے کی طرف منہ کر کے بیٹھ۔ مَیں بیٹھ گیا۔ فرمایا کہ سورۃ البقر پڑھ۔ مَیں نے پڑھی۔ پھر فرمایا اکیس دفعہ کلمہ سُبحان اللہ پڑھ۔ مَیں نے پڑھا۔ بعد میں خود کھڑے ہو کر آسمان کی طرف مُنہ کیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ مَیں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا۔ جونہی کہ یہ فرمایا قینچی دست مبارک میں لیکر میرے سر پر

Marfat.com

چلائی۔ اور چار تیری نگاہ ان ...

پھر فرمایا بیٹھ جا۔ میں بیٹھا فرمایا کہ ہمارے ... ...

آج کی رات اور آج کا دن جامجاہدے میں مشغول رہو۔ آپ کے ارشاد ...

میں نے ایک دن رات گذارے۔ جب دوسرے دن خواجہ صاحب کی خدمت میں

حاضر ہوا آپ نے فرمایا بیٹھ اور ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ۔ میں نے پڑھی۔

فرمایا اُوپر کی طرف دیکھ۔ جونہی کہ میں نے آسمان کی طرف نگاہ کی آپ نے فرمایا تجھے

کیا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ عرش عظیم تک سب کچھ دکھائی دیتا ہے۔ پھر فرمایا

زمین کی طرف دیکھ۔ جب میں نے زمین کی طرف دیکھا فرمایا کہاں تک تجھے دکھائی دیتا

ہے۔ میں نے عرض کی زمین کے نیچے تک۔ پھر فرمایا ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ

میں نے پڑھی۔ فرمایا پھر دیکھ۔ میں نے دیکھا۔ فرمایا اب تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ میں

نے عرض کی حجاب عظمت تک۔ فرمایا آنکھ بند کر۔ جب میں نے بند کی فرمایا کھول۔ میں نے

کھولی۔ مجھے دو اُنگلیاں دکھا کر فرمایا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے عرض کی اٹھارہ ہزار

قسم کی مخلوقات۔ جب میں نے اتنا عرض کیا تو آپ نے فرمایا جا تیرا کام سنور گیا۔ ایک

اینٹ پاس پڑی تھی آپ نے فرمایا اس کو اُلٹ جب میں نے اُٹھی تو اس کے نیچے ایک مٹھی

سونے کے دینار تھے۔ آپ نے فرمایا اسے لیجا کر فقیروں کو صدقہ دے۔ جب میں نے

دیا تو فرمایا کہ چند روز تک تو ہماری خدمت میں رہو۔ میں نے عرض کی کہ بندہ فرمانبردار ہے

پھر خواجہ عثمان ہارونی نے خانہ کعبہ کی طرف سفر اختیار کیا۔ اور پہلا مسافر یہی دُعاگو تھا۔

الغرض ایک شہر میں پہنچکر ہم نے ایک مقربانِ خدا کی ایک جماعت دیکھی جن کو اپنے آپ

کی ہوش نہ تھی۔ چند روز انہیں کے پاس رہے۔ جو اب تک ہوش میں نہیں آئے

پھر خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ اُس جگہ بھی خواجہ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے خدا کے

کیا۔ اور خانہ کعبہ کے پرنالے کے نیچے اس درویش کے بارے میں ...

Marfat.com

... ین نے سلام کیا۔ آواز آئی کہ علیکم السلام اے

... جب یہ آواز آئی تو خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تیرا

... ن کے بعد ہم بدخشان میں آئے۔ اور ایک بزرگ سے ملے جو کہ خواجہ جنید بغدادی ... کے پیشکاروں میں سے تھا۔ اور جس کی عمر سو سال کی تھی وہ از حد خدا کی یاد میں ... ل تھا۔ لیکن اس کا ایک پاؤں نہ تھا۔ اس بارے میں جب اس سے پوچھا گیا تو ... نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نفسانی خواہش کی خاطر میں جھونپڑی سے قدم ... کالنا ہی چاہتا تھا کہ آواز آئی "اے مدعی یہی اقرار تھا جو تو نے فراموش کر دیا" چھری ... پڑی تھی میں نے اٹھا کر اپنا پاؤں کاٹ ڈالا اور باہر پھینک دیا۔ آج چالیس سال ... گذرا ہے کہ میں نے اس پاؤں کو کاٹا اور حیرانی کے عالم میں مبتلا ہوں۔ میں نہیں ... کل درویشوں میں یہ منہ کس طرح دکھاؤنگا۔ پھر ہم وہاں سے واپس آئے اور بخارا ... پہنچے۔ اور وہاں کے بزرگوں کو ایک اور ہی حالت میں پایا جس کا وصف تحریر ... ہو سکتا۔ اسی طرح دس سال تک میں خواجہ صاحب کی خدمت میں سفر کرتا رہا۔ ... کے بعد آپ سفر سے واپس آئے اور بغداد میں گوشہ نشین ہوئے۔ اس کے بعد ... سال تک لوٹا اور سونے کا کپڑا سر پر لپیٹ کر سفر کرتا رہا۔ پھر جب خواجہ صاحب ... س آکر بغداد میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ اور اس درویش کو حکم ہوا کہ میں کچھ مدت ... نہیں نکلونگا۔ تجھے لازم ہے کہ چاشت کے وقت آئے تا کہ میں تجھے فقر کی ... کہ میرے بعد مریدوں اور فرزندوں کے لئے میری یادگار رہے۔ بندہ ... ایسا ہی کیا۔ ہر روز میں خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ... کو لکھ لیتا۔ وہ سب اٹھائیس مجلسوں پر منقسم ہے

Marfat.com

پہلی مجلس۔ ایمان کے بارے میں۔
دوسری مجلس۔ مناجات کے بیان میں۔
تیسری مجلس۔ شہر کی تباہی کے بیان میں۔
چوتھی مجلس۔ عورتوں کی فرمانبرداری اور غلام آزاد کرنے کا بیان۔
پانچویں مجلس۔ صدقے کے بیان میں۔
چھٹی مجلس۔ شراب پینے کے بیان میں۔
ساتویں مجلس۔ مومنوں کو تکلیف دینے کے بیان میں۔
آٹھویں مجلس۔ گالی گلوچ کے بارے میں۔
نویں مجلس۔ کام کرنے اور کمانے کے بیان میں۔
دسویں مجلس۔ مصیبت کے بیان میں۔
گیارھویں مجلس۔ جانوروں کے مارنے کے بیان میں۔
بارھویں مجلس۔ سلام کرنیکے بیان میں۔
تیرھویں مجلس۔ نماز کے کفارہ میں۔
چودھویں مجلس۔ فاتحہ اور اخلاص کے بیان میں۔
پندرھویں مجلس۔ بہشت اور اہل بہشت کے بیان میں۔
سولھویں مجلس۔ مسجد کی فضیلت کے بیان میں۔
سترھویں مجلس۔ دنیا کے اکٹھا کرنے کے بیان میں۔
اٹھارھویں مجلس۔ چھینک لینے کے بیان میں۔
اُنیسویں مجلس۔ نماز کی بانگ کے بیان میں۔
بیسویں مجلس۔ مومن کے بیان میں۔
اکیسویں مجلس۔ حاجت روا کرنے کے بیان میں۔
بائیسویں مجلس۔ آخری زمانہ کے بیان میں۔
تیئسویں مجلس۔ موت کے یاد کرنے کے بیان میں۔
چوبیسویں مجلس۔ مسجد میں چراغ بھیجنے کے بیان میں۔
پچیسویں مجلس۔ درویشوں کے بیان میں۔
چھبیسویں مجلس۔ شلوار کے پائنچے لمبے کرنے کے بیان میں۔
ستائیسویں مجلس۔ عالموں کے بارے میں۔
اٹھائیسویں مجلس۔ توبہ کرنے کے بیان میں۔

Marfat.com

مجلس ۱

ں اوّل میں ایمان کا ذکر ہوا۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ عبداللہ بن ن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ننگا ہے اس کا لباس پرہیزگاری ہے۔ اور اس کا سرہانہ فقر ہے۔ اور اس کی دوا علم ہے اور ت کی شہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایمان ہے۔ اس نے کہا اے ناقو! ایمان کم وبیش نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص نہیں کہتا وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے پھر یہ فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حکم آیا کہ جاؤ کافروں سے جنگ اس وقت تک کہ کہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اور محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے) جونہی کہ رسول خدا نے کافروں سے جنگ کی انہوں نے ی دی کہ خدا ایک ہے۔ پھر نماز کا حکم آیا انہوں نے قبول کیا۔ پھر روزہ۔ حج اور ۃ کا حکم ہوا۔ یہ بھی اُنہوں نے قبول کئے اور خدائے بزرگ اور بلند پر ایمان لائے۔

پھر فرمایا کہ یہ سب باتیں ایمان کا بار بار کرنا ہے۔ لیکن روزے اور نماز سے ناقص نہیں۔ اس واسطے کہ جس نے نماز کے صرف فرضوں کو ہی ادا کیا ہو۔ اور کسی قسم کا نقصان نہ کیا ہو خدائے تعالیٰ اس کے لئے حساب آسان کر دیتا ہے۔ اور ں میں کسی قسم کا نقصان کیا ہو تو خداوند تعالےٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ دیکھو دیدہ و دانستہ اور عبادت کی ہے تو فرضوں کے عوض اسے شمار کر لو۔

نے فرض بھی پورے ادا نہ کئے ہوں اور نہ ہی کوئی فاضلہ عبادت کی ہو تو لائق ہوتا ہے۔ بشرطیکہ خدا کی رحمت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ال شرع کا قول ہے کہ جو شخص فرض کا منکر ہے وہ کافر ہوتا ہے لیکن نہیں ہوتی۔

Marfat.com

پھر فرمایا جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ اس حدیث کی
فقد کفر اے مستوجب القتل عند الشافعی (جس شخص نے ارادۃً نماز ترک کی وہ کافر ہوا۔ یعنی امام شافعی کے نزدیک وہ قتل کرنے کے قابل ہے) کے بموجب ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے عمدہ میں میں نے لکھا ہوا دیکھا کہ خواجہ یوسف چشتی سے روایت ہے کہ جس وقت الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) کی آواز آئی۔ اس وقت تمام مسلمانوں اور کافروں کی روحیں ایک تھیں۔ آواز کے آتے ہی ان کی چار قسمیں ہو گئیں۔

پہلی قسم کے روحوں نے جب آواز سنی اسی وقت سجدہ میں گر پڑے۔ اور دل اور زبان سے کہا قالو بلیٰ (انہوں نے کہا ہاں)۔

دوسری قسم کے روحوں نے بھی سجدہ کیا اور زبان سے قالو بلیٰ کہا لیکن دل سے نہ کہا۔

تیسری قسم نے دل سے کہا اور زبان سے نہ کہا۔ اور چوتھی نے نہ دل سے کہا اور نہ ہی زبان سے۔

پھر خواجہ صاحب نے اس کی تفصیل یوں فرمائی۔ کہ جنہوں نے سجدہ کیا اور دل اور زبان سے اقرار کیا وہ اولیا۔ نبی اور مومن تھے اور جنہوں نے زبان سے کہا اور دل سے نہ کہا وہ اُن مسلمانوں کا گروہ تھا جو پہلے مسلمان ہوتے ہیں اور بے ایمان ہو کر دنیا سے جاتے ہیں۔ اور تیسری قسم جنہوں نے زبان سے نہ کہا دل سے کہا وہ ایسے کافر تھے جو پہلے کافر ہوتے ہیں اور بعد میں مسلمان ہو جاتے ہیں لیکن چوتھی قسم جنہوں نے نہ دل سے کہا اور نہ زبان سے وہ کافر تھے جو پہلے کافر ہوتے ہیں اور بعد میں بھی کافر ہی ہو کر دنیا سے گزر جاتے ہیں۔

Marfat.com

مجلس ۲

...م ...رت آدم علیہ السلام کی مناجات کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ خواجہ صاحب
...نے خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی سنا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے
...سمرقندی کی فقہ میں لکھا دیکھا ہے کہ علی ابن ابی طالب روایت کرتے ہیں۔
...من ربہ بکلمات (پس آدمؑ نے اپنے پروردگار سے سیکھ لیں کچھ باتیں) یہ وہ
...جب آدم علیہ السلام بہشت سے بھاگے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے آدم
...سے بھاگتا ہے۔ عرض کی کہ نہیں میرے پروردگار۔ بلکہ مجھے اس رسوائی کے
...سے شرم آتی ہے۔

...سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ خواجہ صاحب نے
...ک سے فرمایا کہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
...میں چاند گرہن واقع ہوا۔ جب پیغمبر خدا سے اس بارے میں سوال کیا تو آنحضرت نے
...دنیا کے بندوں کے گناہ بہت ہو جاتے ہیں اور بہت گستاخی کرتے ہیں تب
...کہ سورج گرہن یا چاند گرہن واقع ہو اور ان کے چہرے سیاہ کئے جاتے ہیں
...ت پکڑے۔ پھر فرمایا کہ جب چاند گرہن محرم کے مہینے میں واقع ہو تو اس
...اور فساد برپا ہوتے ہیں۔ اور اگر ماہ ربیع الاول میں ہو تو اس سال قحط
...گی۔ اور مینہ اور ہوا بکثرت ہو گی۔ اور اگر ماہ ربیع الآخر میں واقع ہو تو بندگوں
...پیدا ہو گا۔ اور جب جمادی الاول میں واقع ہو تو بجلی اور بارش بکثرت
...واقع ہو گی۔ اور اگر جمادی الآخر میں واقع ہو تو اس سال

Marfat.com

فصلیں عمدہ ہونگی اور نرخ ارزاں ہوگا۔ اور لوگ عیش و عشرت ...
میں واقع ہو اور مہینے کا شروع اور جمعہ کا روز ہو تو اس سال بھوک اور مصیبتیں ...
ہونگی۔ اور آسمان پر سیاہی نمودار ہوگی۔ اور اگر ماہ شعبان میں واقع ہو تو اس سال خلق
کے درمیان صلح اور آرام ہوگا۔ اور اگر ماہ رمضان میں واقع ہو اور مہینے کا شروع اور جمعہ
ہو تو اس سال قحط اور مصیبت نازل ہوگی۔ اور آسمان سے بڑی سخت آواز آئے گی
جس سے خلقت بیدار ہو جائیگی اور کھڑے ہوئے آدمی منہ کے بل گر پڑینگے۔ ا
اگر ماہ شوال میں واقع ہو تو اس سال مردوں کو بہت سی بیماریاں لاحق ہونگی۔ اور اگر
ذیقعد میں واقع ہو تو زلزلے آئینگے۔ اور آندھیاں آئینگی اور درخت کثرت سے ٹوٹیں
اور اگر ماہ ذالحجہ میں واقع ہو تو اس سال فراخی ہوگی۔ اور اس سال حاجیوں کی راہ قطع ہوگی
اگر ماہ ذالحجہ اور محرم میں واقع ہو تو جاننا چاہئے کہ سارا سال فساد برپا ہونگے۔ اور ایکدو
کے عیب بیان کرینگے اور دنیا کو چھوڑینگے اور آخرت کو ویران کرینگے۔ اور قول و
میں مومن نہیں رہینگے۔ وہ منافق دولتمندوں کو بزرگ خیال کرینگے اور درویشوں کو
خیال کرینگے۔ اس وقت خداوند تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کریگا تاکہ اُن کی عیش
پھر فرمایا کہ جب ایسی حالت ہو تو مصیبتوں کے لئے منتظر رہنا چاہئے۔ جب ان فوا
خواجہ صاحب ختم کر چکے تو یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعاگو واپس چلا آیا الحمد للہ علیٰ

مجلس ۳

مجلس سوم شہروں کی تباہی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ فرمایا کہ آخری زمانہ
میں شہر بہ سبب گناہوں کی شامت کے برباد ہو جائینگے۔ چنانچہ میں نے خواجہ ...
چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ ایک دفعہ میں سمرقند کی طرف سفر کر رہا تھا
نے خواجہ یحییٰ سمرقندی کی زبانی سنا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ...

Marfat.com

...فی یوم القیامۃ...

...الکتاب مسطورا۔ یعنی کوئی شہر ایسا نہیں

...ت اور عذاب اور ہلاکت نازل نہ ہو۔ اور وُہ شہر

...اور پھر فرمایا کہ جو لوگ آخری زمانے میں گناہ کثرت سے ہونگے۔ مکے کو حبشی

...ن کرینگے۔ اور مدینہ منورہ قحط سے برباد ہو جائیگا۔ اور بھوک کے مارے خلقت

...گی۔ اور بصرہ۔ عراق اور مشہد شراب خوروں کی شامت اعمال کے سبب خراب

...نگے۔ اور اس سال مصیبتیں بہت نازل ہونگی۔ اور عورتوں کی بداعمالی سے بھی خراب

...نگے۔ اور ملک شام بادشاہوں کے ظلم سے برباد ہوگا اور مکڑی آسمان سے اُترینگی

...روم کثرت لواطت کے سبب خراب ہوگا۔ اور آسمان سے ہوا چلیگی جس سے

...مام آدمی سو جائینگے اور ہلاک ہو جائینگے۔ اور خراسان اور بلخ تاجروں کی خیانت کے

...عث ویران ہوگا۔ اور مسلمان اس کی شامت سے مردار ہو جائینگے۔

اس کے بعد فرمایا کہ مَیں نے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے

...وارزم اور چند اور شہر جو اس کے گردو نواح میں واقع ہیں۔ وہ راگ و رنگ اور منکرات کے

...عث خراب ہونگے۔ اور ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے۔ اور خود بھی ہلاک ہو جائینگے۔

...یکن سیوستان سخت مصیبتوں تاریکیوں اور زلزلوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا

...ل زمین جس میں رہتے ہونگے نیست و نابود ہو جائیگی۔ لیکن مصر اور دوسرے شہروں کی

...ربادی کی یہ وجہ ہوگی کہ آخری زمانے میں عورتوں کو قتل کرینگے اور کہینگے کہ یہ فاطمہ ہے

...ان کے منہ میں۔ پس حق تعالیٰ ان کو زمین میں غرق کریگا۔ اور سندھ اور ہندوستان

...ان ہو جائینگے۔ پھر فرمایا کہ یہ بسبب زنا اور شرابخوری کے ویران ہونگے۔ پھر فرمایا

...ب میں جو شہر ہے سب کے فسادوں کی بلا ہند پر پڑیگی۔

...شہر اس طرح پر خراب ہونگے۔ محمد عبداللہ ظاہر ہوگا اور مشرق

Marfat.com

سے مغرب تک اس کے عدل کی دھوم مچ جائیگی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نیچے اُتریںگے۔ اور ان دِنوں مسلمانی از حد عزیز ہوگی اور اس وقت دن بہت چھوٹے ہونگے۔ چنانچہ ایک دن میں ایک نماز ادا ہوگی۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے کہ اُس عہد میں سال مہینوں کی طرح اور مہینے ہفتوں کی طرح اور ہفتے دنوں کی طرح ہو جائینگے۔ اور دن ایک وقت میں گزر جائینگے۔ خواجہ صاحب نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ اے درویش آدمی کو چاہیئے کہ انہیں سالوں اور مہینوں کو وہ سال اور مہینے خیال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہی دن نثرہ کے دن ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد دو سو سال کے بعد کتیا کے بچے پیدا ہونگے نہ کہ آدمی کے۔ اب خود لوگ کیا کہینگے کیونکہ زمانہ دراز گذر چکا ہے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعا گو واپس چلا آیا۔ الحمد للہ علی ذالک (اس کے لئے خدا کا شکر ہے)۔

مجلس ۴

مجلس چہارم عورتوں کی فرمانبرداری کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیؓ نے فرمایا کہ میں نے جناب سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سُنا کہ جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے وُہ فاطمۃ الزہرؓا کے ہمراہ بہشت میں داخل ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جس عورت کو خاوند بستر پر طلب کرے اور وُہ نہ آئے اُس کی تمام کی ہوئی نیکیاں دُور ہو جاتی ہیں اور ایسی صاف رہ جاتی ہے۔ جیسے سانپ کینچلی اُتار کر۔ اور اس کے ذمے اس قدر بدیاں ہو جاتی ہیں۔ جتنی کہ جنگل کی ریت۔ اور اگر وُہ عورت مر جاوے اور شوہر اس سے راضی نہ ہو تو اسکے

Marfat.com

[illegible] جاتے ہیں۔ اور اگر عورت سے خاوند راضی ہو اور
[illegible] وفات پا جائے تو اس کے لئے بہشت میں ستر درجے قائم ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے تنبیہ میں لکھا دیکھا ہے کہ جو عورت خاوند سے ترشروئی سے پیش آئے اور اس کی طرف نہ دیکھے تو اس کے اعمالنامے میں آسمان کے ستاروں کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ اگر خاوند کی ناک کے ایک نتھنے سے خون جاری ہو اور دوسرے سے ریم اور عورت اُسے زبان سے صاف کرے تو بھی خاوند کا حق ادا نہیں ہوتا پس اے درویش اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

پھر غلام آزاد کرنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ اسی اثناء میں ایک درویش آیا۔ اور آداب بجا لا کر جو بردہ اس کے ہمراہ تھا خواجہ صاحب کے روبرو آزاد کر دیا۔ خواجہ صاحب نے دعائے خیر کی پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بردہ آزاد کرتا ہے۔ اس کے بدن کی ہر رگ کے بدلے اس شخص کو پیغمبری کا ثواب ملتا ہے۔ اور دنیا سے باہر جانے سے پیشتر ہی اس کے چھوٹے بڑے گناہوں کو خداوند تعالے بخش دیتا ہے۔ اور اس کے والدین اور اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کو بخش دیتا ہے۔ اور اس کے بدن پر جتنے بال ہیں ہر بال کے بدلے ایک شہر بہشت میں اس کے نام پر بناتے ہیں۔ اور اس کی ہر رگ کے بدلے اسے نور دیتے ہیں۔ اور اس پر پلصراط آسان کرتے ہیں اور آسمان [illegible] اس کا نام اولیاؤں میں شمار کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور [illegible] اب بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ امیر المومنین ابو بکر صدیقؓ اٹھے اور عرض

کی کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس چالیس
بردے خدا تعالےٰ کی رضامندی کے لئے آزاد کئے۔ رسول اللہ صلے اللہ
دعائے خیر کی۔ اتنے میں مہتر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم حکم آلہی یوں ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بردوں کے جسموں
پر جتنے بال ہیں آپ کی اُمت میں سے اسی قدر آدمیوں کو ہم نے دوزخ کی آگ سے
نجات دی۔ اور اسی قدر ثواب ابوبکر صدیقؓ نے حاصل کیا۔

اس کے بعد فرمایا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اُٹھکر آداب بجا لائے۔ اور
عرض کی کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تیس بردے ہیں۔ ان میں سے
پندرہ مَیں نے خدا اور خدا کے رسول کی رضا کے لئے آزاد کئے۔ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے دُعائے خیر کی۔ اتنے میں مہتر جبرائیل پھر اُترے اور کہا اے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمان آلہی اس طرح پر ہے کہ جس قدر رگیں ان بردوں کے جسم میں ہیں
ان سے پچاس گنے آدمی آپ کی اُمت کے میں نے دوزخ کی آگ سے آزاد کئے
اور اسی قدر ثواب عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوا۔

اس کے بعد فرمایا کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ اُٹھ کر آداب بجا لائے اور عرض
کی کہ میرے پاس بردے بہت ہیں ان میں سے سو بردے خدا کی رضا کے لئے
آزاد کئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر کی اور مہتر جبرائیل نے آکر
حکم آلہی اس طرح بیان کیا کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جتنی رگیں ان بردوں
بدنوں میں ہیں ان سے سو گنا آدمی آپ کی اُمت کے بخشے گئے۔

اس کے بعد فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اُٹھے اور آداب بجا لاکر عرض
کی کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس دُنیا کی کوئی چیز نہیں
جان ہے سو خدا پر مَیں نے قربان کی۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ مہتر جبرائیل

Marfat.com

[illegible] سے کہاں سے ہو [illegible]

[illegible] کھا وہ ہزار عالم پیدا کئے ہیں۔ تیری اور
[illegible] ہزار کو دوزخ کی آگ سے نجات بخشی ۔

[illegible] یہ طریق تھا کہ جو بزرگ خواجہ صاحب کی زیارت کے
[illegible] آپ کی خدمت میں پیش کرتا۔ اور خواجہ صاحب اس کو قبول کر کے فرماتے
[illegible] آزاد کر شاید قیامت کے دن میں اور تو اسی کی طفیل دوزخ کی آگ سے بچ جائیں
پھر فرمایا کہ جس روز خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی تو جس قدر آپ کے پاس
تھے۔ اپنے سامنے سب کو آزاد کیا اور حج کے لئے روانہ ہوئے اور پاپیادہ
[illegible] دوگانہ ادا کرتے ہوئے چودہ سال کے عرصے میں خانہ کعبہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں
[illegible] جگہ پر نہیں۔ آپ کو حیرت ہوئی آواز آئی کہ اے ابراہیم صبر کر۔ کعبہ ایک بڑھیا
[illegible] زیارت کے لئے گیا ہوا ہے ابھی آجائیگا۔ جونہی کہ خواجہ صاحب نے یہ بات سُنی
[illegible] پہلے کی نسبت زیادہ متحیر ہوئے اور کہا کہ وہ بڑھیا کون ہے۔ چنانچہ اُس کو دیکھنے
[illegible] لئے روانہ ہوئے۔ کہ جا کر دیکھوں تو سہی جونہی کہ جنگل میں پہنچے۔ رابعہ بصری کو
[illegible] بیٹھی ہوئی ہے اور کعبہ اس کے گرد طواف کر رہا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کے
[illegible] غیرت آئی۔ چنانچہ انہوں نے رابعہ بصری کو زور سے آواز دی کہ تو نے یہ شور
[illegible] کر رکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے یہ شور نہیں برپا کیا بلکہ تو نے کیا ہے۔
[illegible] کے بعد تو کعبہ خانہ پہنچا اور دیدار نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ تیری خواہش خانہ کعبہ
[illegible] سے تھی اور میری غرض کعبہ خانہ کے مالک کی تھی ۔
[illegible] فرمایا کہ اے درویش مرد وہ ہے کہ خداوند تعالے کے سوا کسی چیز کو مد نظر
[illegible] آخرت میں مبتلا نہ ہو۔ اور جو کچھ ان کے پاس ہے۔ ان کی طرف
[illegible] اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو جو کچھ اس کے دوست کی ملکیت

Marfat.com

ہوتی ہے وہ اسی کی ہوجاتی ہے۔ کعبہ اس کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور اس کا دا
نہیں چھوڑتا۔ پس اے درویش اسی مقام پر غور کر کہ جب سید عالم صلے اللہ علیہ و
خداوند تعالیٰ کے بن گئے تو خداوند تعالیٰ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا بن گیا۔ ا
درمیان میں کوئی چیز حائل نہ رہی تو آواز آئی کہ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو کچھ
یہ معاملہ جو کچھ آسمان سے لیکر زمین تک اور دنیا اور آخرت میں ہے سب نے دیکھا
فرشتے انسان اور جن وغیرہ سب نے اپنے آپ کو طفیلی خیال کر کے آنجناب کا دا
پکڑا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن ہمیں نہ چھوڑ دینا
اور اپنی شفاعت سے محروم نہ رکھنا۔

پھر فرمایا اے درویش تجھے یاد رہے کہ جب آدمی دوست کا بن جاتا ہے
سب چیزیں اس کی بن جاتی ہیں۔ لیکن مرد کو چاہیئے کہ تمام موجودات سے فارغ ہو
دوست کی طرف مشغول رہے۔ تاکہ جو کچھ دوست کا ہے وہ اسکی پیروی کرے۔

پھر فرمایا اے درویش ایک دفعہ میں سیوستان کی طرف سفر میں تھا تو
میں ایک غار کے اندر ایک درویش کو دیکھا جسے شیخ سیوستانی کہا کرتے تھے۔ لیکن
بوڑھا اس قدر بزرگی اور ہیبت رکھتا تھا۔ کہ میں نے آج تک کسی ایسا نہیں دیکھا
عالم تحیر میں مشغول تھا۔ جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے سر جھکا لیا۔ اس بزرگ
نے فرمایا سر اُٹھا۔ میں نے اُٹھایا تو فرمایا اے درویش آج قریباً ستر سال کا عرصہ
ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور سے میں مشغول نہیں ہوا۔ لیکن تیرے ساتھ جو میں
مشغول ہوتا ہوں یہ حکم الٰہی ہے۔ سُن، اگر تو محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کے
کسی اور چیز میں مشغول نہ ہونا۔ اور کسی سے میل جول نہ کرنا تاکہ تو جلایا نہ جائے۔ کیونکہ
غیرت کی آگ عاشقوں کے ارد گرد رہتی ہے۔ جب عاشق نے معشوق کے سوا کسی
چیز کا خیال کیا اسی دم غیرت کی آگ نے اسے جلایا۔ لیکن تجھے یاد رہے کہ میں

Marfat.com

... ہیں۔ ایک کو نرگس وصال کہتے ہیں۔ اور
... سب سے فارغ ہو کر دوست میں مشغول ہو وہ دوست
... کی دولت سے مشرف ہوتا ہے۔ اور جو اس کے سوا کسی اور چیز کی رغبت رکھتا
فراق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جونہی کہ اس بزرگ نے اس بات کو ختم کیا فرمایا کہ جا
... ہیں کام سے رکھا۔ اتنا کہکر وہ یاد الٰہی میں مشغول ہو گیا اور دعا گو واپس چلا آیا۔

پھر فرمایا کہ اے درویش ہم بردہ آزاد کرنے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے
... ل خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بردہ آزاد کرتا ہے وہ دنیا سے باہر
... نے سے پیشتر ہی اپنا مقام بہشت میں دیکھ لیتا ہے۔ اور جان کنی کے وقت فرشتہ
... بہشت کی خوشخبری دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص غلام
... کرتا ہے وہ دنیا سے رحلت کرنے کے پیشتر ہی بہشت کا شربت پیتا ہے اور
... انکنی کا عذاب اس پر سہل ہو جاتا ہے۔ اور قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے
... اور بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہو گا۔ جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد
... کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور دعا گو واپس چلا آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔
... ات پر خدا کا شکر ہے)۔

مجلس ۵

صدقہ دینے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے
... اجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوے میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ ابوہریرہؓ
... روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
... عملوں سے اچھا عمل کونسا ہے تو آنحضرت نے فرمایا کہ صدقہ دینا۔

Marfat.com

دوزخ کی آگ کے لئے پردہ ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ پھر آنحضرت سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑے درجے پر کونسا نیک عمل ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ قرآن کا پڑھنا۔

پھر فرمایا کہ عبداللہ مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے ستر سال اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ میں نے مصیبتیں بہت اٹھائی لیکن بارگاہ آلہی کا دروازہ نہیں کھلا۔ جونہی کہ میں نے اپنی طرف خیال کیا اور میری ملکیت تھا سب راہ خدا میں صرف کیا۔ تو دوست یعنی خدا میرا بن گیا اور جو کی ملکیت تھی وہ سب میری ملکیت ہوگئی۔

پھر فرمایا کہ ابراہیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے آثار اولیا میں لکھا ہے کہ ایک درم دینا ایک سال کی ایسی عبادت سے بہتر ہے جس میں دن کو روزہ رکھا جائے رات کو کھڑے ہو کر عبادت کی جائے۔

پھر فرمایا کہ جس روز امیر المومنین ابوبکر صدیق نے اسّی ہزار دینار خدا کی راہ میں خرچ کئے۔ اور گودڑی پہن کر سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنجناب نے پوچھا کہ اے ابوبکر دنیاوی ذخیرے میں سے کچھ باقی رکھا ہے آپ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا و رسول یعنی خدا اور خدا کا رسول کافی ہے۔ جونہی کہ ابوبکر نے یہ کہا فوراً مہتر جبرائیل علیہ السلام معہ ستر ہزار مقرب فرشتوں کے گودڑی پہنے ہوئے نازل ہوئے۔ اور سلام کے بعد عرض کی کہ اے رسول اللہ حکم آلہی اس طرح پر ہے کہ آج ابوبکر نے ہماری راہ میں اپنا مال خرچ کیا ہے اسے سلام دو۔ اور کہو کہ تو نے وہ کام کیا جس میں ہماری رضا تھی۔ اور ہم وہ کام کریں گے جس میں تیری رضا ہے۔ اور محمد اور تمام فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ ابوبکر کی موافقت کی وجہ سے سب گودڑی پہنیں۔ کیونکہ قیامت کے دن تمام گودڑی پہننے

[illegible] سے پوچھا کہ اے رسول اللہ

[illegible] بہتر ہے یا صدقہ دینا۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ صدقہ

[illegible] کی آگ سے بچاتا ہے۔

[illegible] فرمایا کہ ایک دفعہ ایک جہودی راستے میں کھڑا ہوا کتے کو روٹی کا ٹکڑا کھلا [illegible] اتفاق سے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ادھر سے گذر ہوا۔ آپ نے [illegible] سے پوچھا کہ اپنا ہے یا بیگانہ۔ اس نے کہا کہ یہ مرد بیگانہ ہے۔ خواجہ صاحب [illegible] جب یہ حالت ہے تو تُو کیا کرتا ہے کیونکہ یہ قبول نہیں۔ اس نے کہا اگر قبول [illegible] تاہم وہ (خدا) تو دیکھتا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ الغرض مدت کے بعد خواجہ رحمۃ اللہ [illegible] معظمہ میں پہنچے تو پرنالے کے نیچے سے آواز آئی کہ ربّی (یعنی اے میرے رب) [illegible] سے آواز آئی کہ لبیک عبدی (اے میرے بندے میں حاضر ہوں) خواجہ [illegible] صاحب حیران ہوئے کہ چلکر دیکھوں تو سہی وہ کیسا نیک بخت بندہ ہے۔ جونہی کہ [illegible] وہاں پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص سجدے میں سر رکھکر ربّی (اے میرے ربّ) [illegible] ہے۔ آپ تھوڑی دیر تک وہاں ٹھیرے۔ اتنے میں اس شخص نے سر اُٹھایا [illegible] خواجہ صاحب کو کہا کیا تو مجھے پہچانتا ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا نہیں۔ اس نے [illegible] وہی آدمی ہوں جسے تو کہتا تھا کہ تیری نیکی قبول نہیں۔ دیکھا میری چیز کو اس نے [illegible] لیا اور مجھے بُلا لیا۔

[illegible] فرمایا کہ آثار اولیا میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ صدقہ نوری ہے۔ اور [illegible] خوبصورتی کا باعث۔ اور صدقہ ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا کہ [illegible] صدقہ دینے والوں کا ایک گروہ عرش کے نیچے مقام پائیگا [illegible] پہلے جو دیا ہے موت کے بعد وہ ان کے لئے

Marfat.com

گنبد ہے گا۔

پھر فرمایا کہ صدقہ بہشت کی سیڑھی ہے...

وہ خدا کی رحمت سے دُور نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ حاجی رحمتہ اللہ علیہ کے جماعت خانہ میں میں نے ان...

سے جو صبح سے شام تک آتے تھے کوئی بھی ایسا نہیں دیکھا جو کچھ کھا کر نہ جاتا

اور اگر اس وقت کوئی چیز مہیّا نہ ہوتی تو خادم کو آپ فرماتے کہ پانی پلا دو تاکہ وہ...

دینے سے خالی نہ جاوے۔

پھر فرمایا اے درویش زمین سخی آدمی پر فخر کرتی ہے۔ اور رات اور دن جب

زمین پر چلتا ہے تو نیکیاں اس کے اعمال نامے میں لکھی جاتی ہیں۔

پھر فرمایا کہ سخی لوگ ایک ہزار سال سب سے پہلے بہشت کی خوشبو سونگھینگے

اور ہر روز ان کو پیغامبری کا ثواب ملتا ہے۔

جونہی کہ یہ فوائد خواجہ صاحب نے ختم کئے خلقت اور دُعا گو واپس آ...

الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مجلس ۶

شراب پینے کے بارے میں گفتگو ہوئی آپ نے زبان مبارک سے فرمایا

کہ مشارق الانوار میں لکھا ہوا ہے کہ امیر المومنین عمر خطاب نے پیغمبر خدا سے روایت

کی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عمر یہ حلال نہیں ہے...

اور خراب ہے۔ اور یہ شراب مومنوں کی نہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر...

جاوے اور سخت نہ ہو تو اس کا پی لینا جائز ہے اور اگر...

Marfat.com

[illegible]

… یہ کہا ہے۔ پھر خواجہ صاحب آنسو بھر لائے

… رام گنتے ہیں ورنہ طریقت میں ندی کا پانی جس کے

… میں مستی ہو بمنزلہ شراب کے ہے۔

… فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے

… مجاہدے کا حال آپ بیان کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے مجاہدہ

… تو تمہیں اس کے سننے کی طاقت نہیں۔ لیکن ہاں جو میں نے اپنے نفس

… معاملہ کیا ہے اگر وہ سننا چاہتے ہو تو میں سناتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ

… وقت میں نے نفس کو نماز کے لئے طلب کیا تو اس نے موافقت نہ کی

… اور قضا ہو گئی۔ اس کا باعث یہ تھا کہ میں نے مقررہ مقدار سے کچھ زیادہ

… کھا لیا تھا۔ جب دن چڑھا تو میں نے دل میں ٹھان لی کہ سال بھر میں نفس

… نہیں دوں گا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ ابو تراب نخشبی کو سفید روٹی اور مرغی کے انڈے

… کی خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اگر آج ملجاوے تو اسی سے روزہ افطار کروں

… کی نماز کے وقت خواجہ صاحب تازہ وضو کرنے کے لئے باہر نکلے۔ تو

… نے آکر خواجہ صاحب کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ یہ وہ چور ہے جو اس دن

… چرا کر لے گیا تھا اور آج پھر آیا ہے تاکہ کسی اور کا مال چرا لیجائے۔ یہ

… ے۔ لڑکا اور اس کا باپ مکّے مارنے لگے۔ خواجہ صاحب نے

… ۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے خواجہ صاحب

… ۔ خلقت معافی کی

Marfat.com

خواستگار ہوئی۔ کہ آپ معاف فرما دیں ... کو اپنے گھر لے گیا اور شام کی نماز کے بعد بیٹھے تو مرغی کے ... جو اتفاقیہ اس کے گھر میں موجود تھے آپ کے پیش کئے۔ جب خواجہ صاحب نے دیکھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ اٹھا لے میں نہیں کھاؤنگا۔ اس نے عرض کی کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ آج میں نے صرف اس کی خواہش کی تھی تو بغیر کھانے کے چکھے میں نے کھائے۔ اگر میں اسے کھا لونگا تو شائد کیا مصیبت مجھ پر نازل ہو خواجہ صاحب اٹھکر بغیر کھائے چلدیئے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے الحمد للہ علی ذالك۔

مجلس

مومن کو تکلیف دینے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے مومن کو ستایا سمجھو کہ اس نے مجھے ناراض کیا۔ اور جس نے مجھے ناراض کیا اس نے خداوند تعالےٰ کو ناراض کیا۔ ہر مومن کے سینے میں اسّی پردے ہوتے ہیں۔ اور ہر پردہ پر فرشتہ کھڑا ہوتا ہے۔ جو شخص کسی مومن کو ستاتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس اسّی فرشتوں کو ناراض کیا ہے۔

پھر نماز کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ نماز فریضہ نماز زوال کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ اور ہمارے مشائخ نے اس نماز کو ادا کیا ہے۔ پس جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرے اور جو کچھ قرآن سے جانتا ہو تو خداوند تعالےٰ اسے بہشت کی خوشخبری دیتا ہے۔ اور اس کو ...

Marfat.com

...کے سر پر قربان کئے

...میں پہنا کر بہشت میں لے جاتے ہیں

...نماز کے بعد ادا کرے اس میں قرآن مقرر نہیں تو خداوند

...کے بدلے اس کی ہزار حاجتیں روا کرتا ہے۔ اور ہزار نیکی اس کیلئے

...ہے۔ اور ایک سال کی عبادت کا ثواب اسے ملتا ہے۔ کتاب عجیب میں

...لکھتے ہیں کہ دانا آدمی اس وقت تک نماز شروع نہیں کرتا جب تک

...پوری حضوری حاصل نہ ہو۔ چنانچہ میں نے اپنے پیر خواجہ حاجی رحمتہ اللہ علیہ

...میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ کہ خواجہ یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ چاہتے کہ نماز کو

...کریں۔ ہزار دفعہ تکبیر کہہ کہکر بیٹھ جاتے۔ جب مکمل حضوری حاصل ہوتی تب نماز

...کرتے۔ اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور

...ہی مدد طلب کرتے ہیں) پر پہنچتے تو دیر تک ٹھیرے رہتے۔ الغرض ان سے

اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت مکمل حضوری حاصل ہوتی ہے

...شروع کرتا ہوں۔ کیونکہ جس نماز میں مشاہدہ نہ ہو اس میں کیا نعمت ہو سکتی ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ شبلی رحمتہ اللہ

...سے باہر نکلے اور نماز کا وقت قریب آن پہنچا۔ دونوں بزرگ تازہ وضو

...مشغول ہوئے۔ اور وضو کرنے کے بعد نماز ادا کرنے لگے۔ اتنے میں

...لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے جا رہا تھا۔ جب اس نے ان کو دیکھا تو فوراً

...کا گٹھا نیچے رکھکر وضو میں مشغول ہوا۔ ان بزرگوں نے عقل سے معلوم کیا کہ

...میں سے ہے۔ سب نے اس کو امام مقرر کیا۔ جب نماز شروع

...دیر تک رہا۔ نماز سے فارغ ہو کر اس سے اس کا سبب

...کہ تھا کہ جب تک ایک تسبیح پڑھ کر

Marfat.com

لبیک عبدی رلے میرے بندے میں حاضر ہوں
نہ کرتا تھا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں خانہ کعبہ معظمہ کی طرف مجاور
عرصہ گوشہ نشین رہا۔ ان بزرگوں میں ایک بزرگ تھا جسے خواجہ عمر
ایک دن وہ بزرگ امامت کرا رہے تھے فوراً حالت ہوگئی۔ سر مراقبہ میں
کچھ دیر کے بعد جب سر اُٹھایا تو آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اور اہل مجلس
کہ سر اُوپر اُٹھاؤ اور دیکھو۔

جونہی کہ یہ فرمایا میں نے دیکھا۔ پھر فرمایا کہ کیا کہتے ہیں اور کیا دیکھتے
میں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ پہلے آسمان کے فرشتے رحمت کے تھال
لیکر کھڑے ہیں اور ہونٹوں میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ جانتے ہو
کہتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کہتے ہیں کہ شیخ صاحب کی بندگی ہماری بندگی کی نسبت
بہتر معلوم ہوتی ہے۔

جونہی کہ میں نے یہ کہا اس نے سر اُٹھایا اور مناجات کی کہ لے خداوند
تیرے بندے سنتے ہیں اہل مجلس بھی اُسے سنیں۔ فوراً غیبی فرشتے نے آواز
والے عزیزو! یہ فرشتے جو لبوں کو ہلا رہے ہیں یہ کہتے ہیں کہ لے خداوند خواجہ
مجاہدہ اور علم کی عزت کے صدقے ہمیں بخش۔ اس کے بعد فرمایا کہ
میں حاصل ہے۔ لیکن مرد وُہ ہے کہ اس میں خود کوشش کرے تاکہ
پہنچ جائے۔"

پھر فرمایا لے درویش بغداد میں ایک بزرگ تھا جو صاحب
تھا۔ اس کو لوگوں نے پوچھا کہ آپ نماز کیوں نہیں ادا
میں کچھ دخل نہیں۔ لیکن جب تک وقت

سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرے ابودرداء
ہر رکعت کے بدلے بہشت میں ایک محل ملتا ہے۔ اور ایسا ہے
ساری عمر خداوند تعالے کی عبادت میں بسر کی ہے۔ اور جو شخص شام
ان چار رکعت نماز ادا کرے وہ بہشت میں جاتا ہے اور مصیبتوں
ہے۔ اور ہر رکعت کے بدلے پیغمبری کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو
بعد چار رکعت نماز ادا کرے۔ بغیر حساب کے بہشت میں جائیگا اور
کے دوست کے اور کوئی ادا نہیں کرتا۔
یا کہ جو شخص نماز زیادہ ادا کرتا ہے وہ حساب میں بہت رہتا ہے اور
نیکی زیادہ ہوتی ہے۔
یا کہ مومن کو منافق اور لعنتی کے سوا اور کوئی نہیں ستاتا۔ جونہی کہ
نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مجلس ۸

کا ذکر ہوا تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جو شخص مومن
اپنی ماں اور لڑکی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ اور ایسی ہے جیسی کہ
ائی میں فرعون کی مدد کرنا۔
دیتا ہے اس کی دعا چند روز تک قبول نہیں

Marfat.com

پھر کھانے کا ذکر ہوا جب ...

تا کہ اس کے اوپر رکھکر کھائیں۔ گو رسول خدا نے دسترخوان پر ...

دسترخوان پر رکھکر کھانے کو منع بھی نہیں فرمایا۔ اگر کھالیں تو جائز ...

سب ملکر کھائیں اور ایسا کریں جیسا کہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام ...

پھر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے دسترخوان کا رنگ سُرخ تھا

آسمان سے اُترتا تھا اور اس میں سات روٹیاں اور پانچ سیر نمک ہوتا تھا۔ جو

شخص دسترخوان پر روٹی نمک کے ساتھ کھائے ہر لقمہ کے ساتھ سَو نیکی لکھتے ہیں

سو درجے بہشت میں زیادہ کرتے ہیں۔ اور بہشت میں مہتر عیسیٰ علیہ السّلام کے ہم

ہے۔ اور جو شخص سُرخ دسترخوان پر نمک کے ساتھ روٹی کھاتا ہے اُسے بہشت

ایک شہر ملتا ہے۔ اور جب روٹی کھانے سے فارغ ہوتا ہے خداوند تعالےٰ

تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مَیں نے خواجہ مودود حسن رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے۔ کہ جو

سُرخ دسترخوان پر روٹی کھاتا ہے خداوند تعالےٰ اُسے نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے

پھر فرمایا کہ شمس العارفین اور یہ نام ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

مبارک سے پڑا۔ اور یہ اس طرح پر ہُوا کہ جس روز وُہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

روضہ مبارک پر پہنچا۔ اور سلام کیا تو آواز آئی "علیك السلام یا شمس العارفین"

شمس العارفین تجھ پر سلام ہو۔ جونہی کہ روضہ مبارک سے لوٹے جو شخص ملتا

یا شمس العارفین کہتا۔

پھر فرمایا کہ یہی معاملہ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے پیش آیا۔ جب آپ ...

میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے روضہ مبارک پر پہنچے اور کہا

اے مرسلوں کے سردار تجھ پر سلام ہو ...

Marfat.com

سلطان العارفین ۲۵۴

ات کے وقت اٹھ کر مکان کی چھت پر آکر خلقت
[illegible] ہوئے نہ پایا۔ تو خواجہ صاحب کے دل میں خیال
ں ایسی با عظمت درگاہ میں بیدار اور مشغول کیوں نہیں ہیں۔ چاہا کہ خداوند
ے ساری خلقت کے جاگنے اور مشغول ہونے کی التجا کریں۔ پھر دل میں
ہ شفاعت کا مقام سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ مجھے کیا مجال
سی درخواست کروں۔

جونہی کہ دل میں یہ خیال پیدا ہوا غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید اس قدر
تو نے ملحوظ رکھا میں نے تیرا نام خلقت میں سلطان العارفین رکھا۔

پھر فرمایا کہ احمد معشوق رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوا تھا کہ ایک دفعہ
جاڑے کے موسم میں چلے کی ایک رات نصف شب کے قریب جب باہر نکلے تو
[illegible] چلے گئے اور دل میں ٹھان لی کہ جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو جائیگا کہ میں کون
ں ہرگز پانی سے باہر نہ نکلونگا۔ آواز آئی کہ تو وہ شخص ہے جس کی شفاعت سے
ت کے دن بہت سے آدمی بخشے جائینگے۔ شیخ احمد نے کہا میں یہ پسند نہیں کرتا
ہ معلوم ہونا چاہئے کہ میں کون ہوں۔ پھر آواز سنی کہ میں نے حکم کیا ہے کہ تمام
ں اور عارف میرے عاشق ہوں اور تو میرا معشوق ہو۔

پھر خواجہ صاحب وہاں سے باہر نکلے۔ جو شخص آپ کو ملتا السلام علیک
ق کہتا۔

رمایا کہ شمس العارفین نماز ادا نہ کرتے تھے۔ جب لوگوں نے آپ سے
[illegible] تو آپ نے فرمایا کہ میں نماز بغیر سورۃ فاتحہ کے پڑھتا ہوں

Marfat.com

لوگوں نے کہا یہ کیسی نماز ہے جب پھر لوگوں نے ... فاتحہ تو پڑھتا ہوں لیکن ایاک نعبد و ایاک نستعین نہیں پڑھتا لوگوں نے ... کہ آپ ضرور پڑھیں۔

اس کے بعد دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کی تو جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچے تو آپ کے وجود مبارک کے ہر رونگٹے سے خون جاری ہو گیا۔ پھر حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ میرے لئے نماز درست نہیں۔ گو لوگ تو کہتے ہیں کہ میں نماز ادا کرتا ہوں

جب خواجہ صاحب ان فوائد کو ختم کر چکے تو یاد خدا میں مشغول ہوئے اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ۹

روزی کمانے اور کام کرنے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے اُٹھ کر پوچھا اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پیشے کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ درزی کا کام۔ آپ نے فرمایا! اگر تو راستی سے یہ کام کرے تو بہت اچھا ہے۔ قیامت کے دن تو ادریس پیغمبر علیہ السلام کے ہمراہ بہشت میں جائیگا۔ پھر ایک اور آدمی نے اُٹھ کر عرض کی کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پیشے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تو کیا کام کرتا ہے؟ اس نے عرض کی۔ کھیتی باڑی۔ آنجناب نے فرمایا یہ بہت اچھا کام ہے۔ اس واسطے کہ یہ کام ابراہیم علیہ السلام کا تھا۔ یہ مبارک اور فائدہ مند کام ہے۔ خداوند تعالےٰ ...

Marfat.com

...بہشت میں تو حضرت ابراہیم

...اور آدمی نے اُٹھ کر عرض کی اے رسول اللہ

...آپ کی رائے میں میرا پیشہ کیسا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تو کیا کام

...اس نے عرض کی کہ میرا کام تعلیم ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے کام کو خداوند

...ہی اچھا جانتا ہے۔ اگر تو خلقت کو نصیحت کرے گا تو قیامت کے

...خضر علیہ السلام کے ہمراہ ہوگا۔ اور خضر علیہ السلام کا سا ثواب تجھے ملے گا۔

...اگر تو عدل کرے گا تو آسمان کے فرشتے تیرے لئے معافی کے خواستگار ہونگے

...ایک اور آدمی نے اُٹھ کر عرض کی اے نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پیشے

...نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے

...عرض کی کہ سوداگری۔ آنحضرت نے فرمایا اگر تو راستی سے یہ کام کرے گا تو

...بہشت میں پیغمبر کا ہمراہی ہوگا۔

پھر فرمایا کہ روزی کمانے والا خدا کا دوست ہوتا ہے۔ لیکن اسے چاہئے

نماز ہر وقت ادا کرے۔ اور شریعت کی حد سے قدم باہر نہ رکھے۔ کیونکہ حدیث

...میں ہے کہ ایسا روزی کمانے والا خدا کا پیارا ہے۔ اور خدا کا صدیق ہے۔

پھر فرمایا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ دوکانداری کیا کرتے تھے۔ جب آخری

...زمانے میں آپ کو مسلمانی کی حقیقت معلوم ہوئی تو دوکانداری ترک کر دی۔ لوگوں

...کہا کہ آپ نے دوکان کیوں چھوڑ دی۔ آپ نے فرمایا کہ جب مجھے معلوم ہوا

...دوکانداری کے ہمراہ مسلمانی ٹھیک طور پر نہیں رہ سکتی تو میں نے دوکانداری

...دی۔ پھر فرمایا کہ روزی کمانے والا خدا کا صدیق ہوتا ہے۔ لیکن جس شخص کو

...ہے اس کے لئے روزی کمانا کفر ہے۔ اور جس وقت نماز کا وقت

...روزی چھوڑ کر نماز ادا کرے تو ایسا روزی کمانے والا صدیق ہے۔

Marfat.com

جونہی کہ خواجہ صاحب سے ان ۔۔۔
چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذالک ۔

مجلس ۱

مصیبت کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ ۔۔۔ رضی اللہ عنہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روائیت کی ہے کہ جو شخص مصیبت میں آہ وزاری کرتا ہے خدا اس پر لعنت کرتا ہے ۔

پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات نے کہا ہے کہ مصیبت میں آہ وزاری کرنا کفر ہے۔ اور جو شخص ایسا کرتا ہے اس کا نام منافق مومنوں کے دفتر میں لکھتے ہیں اور ایسے شخص پر خدا کی لعنت ہوتی ہے جو مصیبت کے وقت شور کرے ۔

پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات نے کہا ہے کہ شخص مصیبت کے وقت گریہ زاری کرتا ہے اور واویلا مچاتا ہے چالیس سال کے گناہ اس کے ذمے لکھتے ہیں اور سو سال کی عبادت اس کی ضبط کی جاتی ہے۔ اور اگر اسی حالت میں بغیر توبہ مر جائے تو دوزخ میں شیطان کے ہمراہ ہوگا ۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کا گذر ایک راہ سے ہوا۔ جب آپ نے رونے چلانے کی آواز سنی تو فلمی پگلا کر کانوں میں ڈال لی ا۔۔۔ بہرے ہو گئے ۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص مصیبت کے وقت اپنا گریبان چاک کر ۔۔۔ خدا اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا۔ اور قیامت کے دن اس کو ۔۔۔ عذاب میں مبتلا کریگا۔ اور ایک اور روائیت میں اس طرح آیا ہے کہ جو شخص ۔۔۔ ڈالے اور روئے چلائے تو قیامت کے دن اس کی ۔۔۔

Marfat.com

سیاہ کرے اس کے لئے دوزخ میں
کی اطاعت قبول نہیں کی جاتی۔ اور ایسا ہے
سے مار ڈالا ہے۔ اور ہزار بدی اسکے اعمالنامے
ہے۔ اور آسمان وزمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں جبتک
ہے۔

پانی دینے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے
وقت کوئی آدمی پیاسے کو پانی دیتا ہے اسی گھڑی اس کے تمام گناہ
ہیں گویا کہ وہ ابھی ماں کے شکم سے نکلا ہے۔ اور بغیر حساب کے بہشت
گا۔ اور اگر اسی روز فوت ہو جائے تو شہید ہو کر فوت ہوگا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص بھوکے کو کھانا کھلائے خداوند تعالے اس کی ہزار حاجتیں
ہے اور دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے۔ اور بہشت میں اس کے
محل بناتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ لڑکیاں خدا کا ہدیہ ہیں۔ پس جو شخص ان کو خوش رکھتا ہے خدا
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور جس شخص کو خداوند
عنایت کرے خدا اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص لڑکیوں کے
خوشی کرے تو یہ خوشی کرنا خانہ کعبہ کی ستر دفعہ زیارت کرنے سے
ہے۔ اور ستر بردوں کے آزاد کرنے سے بھی اس کی فضیلت زیادہ
اپنی لڑکیوں پر رحم کرتے ہیں خدا ان پر رحم کرتا ہے۔

نے ... اولیاء میں لکھا دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
لڑکی ہوگی قیامت کے دن اسکے اور

Marfat.com

دوزخ کے درمیان پانسو سال کی راہ کا فرق ہوگا۔

پھر فرمایا کہ اولیاء اور انبیاء لڑکیوں کو بہ نسبت لڑکوں کے زیادہ پیار کرتے تھے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ سری سقطیؒ کی ایک بیٹی تھی جس کو وہ بہت پیار کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ خواجہ صاحب کو نئے کوزے اور ٹھنڈے پانی کی خواہش ہوئی۔ جونہی کہ آپ کی زبان مبارک سے نکلا کہ اگر سرد پانی اور نیا کوزہ ہو تو اس سے افطار کروں۔ اور بزرگوار لڑکی نے سُنا فوراً لاکر خواجہ صاحب کے آگے رکھدیا۔ دن کی نماز کا وقت تھا خواجہ صاحب کو نیند آئی اور مُصلّے پر سو گئے تو کیا دیکھتے ہیں گو یا خداوند تعالےٰ بہشت سے گھر میں اُتر آیا ہے۔ اور پُوچھتا ہے کہ اے لڑکی تو کس کی ہے۔ اس نے کہا میں اس شخص کی ہوں جس نے نئے کوزے میں سرد پانی نہیں پیا۔ جونہی کہ ہاتھ پر ہاتھ مارا کوزہ ٹوٹ گیا۔ اس نے نعرہ مار کر کہا اے سری نئے کوزے میں پانی پینا نہیں چاہیئے۔ جو شخص اس قدر دُنیاوی لگاؤ رکھتے ہیں وہ ہرگز ہرگز ایسے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے خلقت اور دُعا گو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

مجلس ۱۱

جانوروں کے مار ڈالنے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ جو شخص چالیس گائے ذبح کرتا ہے اس کے ذمے ایک خون کا ہو جاتا ہے۔ اور جو جانور نفس کی خواہش کے واسطے ذبح کیا جاتا ہے

Marfat.com

...کہ جہاں تک ممکن ہو

...زبانی سنا ہے کہ ایک درویش خواجہ

...میری ستر سال کی عمر ہے میں نے اس میں کبھی کسی

...نہیں کیا۔

...فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی جانور کو ...کرتا ہے یا بے رحمی سے مار ڈالتا ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے ...مسکینوں کو کھانا کھلائے یا متواتر دو مہینے لگاتار روزے رکھے۔ رسول اللہ ...اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کسی جانور کو آگ میں نہیں ڈالا جائیگا۔ مگر تمہیں دنیا ...آخرت میں عذاب ہو گا۔ اور جو شخص جانور کو آگ میں پھینکتا ہے۔ گویا کہ وہ اپنی ماں ...مارتا ہے نعوذ باللہ منہا۔

چونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے

مجلس ۱۲

سلام کہنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے ...کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے کہ جب مجلس سے اُٹھے تو ...کہے کیونکہ سلام کہنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور فرشتے اس کے لئے بخشش ...استغفار ہوتے ہیں۔ جو شخص مجلس سے اُٹھتے وقت سلام کہتا ہے تو خداوند تعالے ...رحمت اس پر نازل ہوتی ہے اور اس کی نیکیاں اور زندگی زیادہ ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف حسن چشتی کی زبانی سنا ہے۔ کہ جب کوئی شخص ...آتا ہے اور سلام کہتا ہے اُسے ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور اس کی ہزار ...اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا کہ ماں کے شکم سے

Marfat.com

نکلا ہے۔ اور ایک سال کے گناہ ... اس کے
اعمال نامے میں درج کرتے ہیں۔ اور سو حج اور عمرہ اس کے نام
رحمت کے سو تھال اس بندے کے سر پر قربان کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہر چند میں نے
کہ کوئی ایسا موقع ملے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مجلس میں تشریف لا
وقت یا تشریف لے جانے کے وقت میں سلام کہوں لیکن نہ ملا۔ جب کبھی میں
سلام کرنا چاہتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سلام کہتے کہ سلام کرنا نبی
کی سُنت ہے تمام پیغمبر جو گذرے ہیں سب سے پہلے سلام کہا کرتے تھے

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو
اور خلقت اور دعاگو واپس چلے آئے۔

مجلس ۱۳

نماز کے کفارے کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمائی ہے کہ جس شخص کی نماز یں
ہوگئی ہوں۔ اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی ہیں پس سوموار کی رات پنجاہ رکعت نماز
کرے اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور ایک دفعہ سورۃ اخلاص
اور جب نماز سے فارغ ہو تو درود پڑھے تو خداوند تعالےٰ اس کی گذشتہ نماز
کفارہ کرتا ہے۔ خواہ اس نے سو سال بھی نماز ادا نہ کی ہو۔

اس کے بعد رات کو قیام کرنے کے بارے میں گفتگو ہوئی ...
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص رات کو قیام کرے اور خلقت سوئی ہوئی ہو تو خدا

Marfat.com

... سے نگاہ رکھیں اور رات سے لیکر دن نکلتے تک ان کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔

اور ایک اور روائیت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز بیسؔ رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں فاتحہ اور اخلاص ایک مرتبہ پڑھے۔ تو قیامت کے دن لاکھ صدیقوں اور شہیدوں کے ہمراہ اُٹھیگا اور ہر رکعت کے بدلے دن رات کا ثواب اُسے ملیگا اور ہر حرف کے بدلے نور پائیگا۔ اور پُلصراط پر سے آسانی کے ساتھ گذر جائیگا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص قیام کرے اگرچہ اونٹ کی گردن کی مقدار ہی گردن ہلائے اس سے بہتر ہوتا ہے کہ وہ ساٹھ حج اور عمرہ کرے۔ اور رحمت کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ سمرقند میں مَیں مسافر تھا۔ ایک بزرگ تھا جسے شیخ عبد الواحد سمرقندی کہتے تھے۔ اس سے میں نے سُنا کہ ایمان میں کچھ مزہ نہیں تاوقتیکہ دن اور رات کو قیام نہ کیا جائے۔ پس جو شخص یہ دونوں کام کرتا ہے وُہ ایمان کا مزا چکھتا ہے۔

پھر فرمایا کہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ تیسؔ سال تک رات کو نہیں سوئے اور آپ کا پہلو مبارک زمین پر نہیں لگا۔

پھر فرمایا کہ جب اُنھوں نے آخری حج کیا تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کعبے کے دروازے پر آئے اور کہا کہ دروازہ کھولو آج کی رات خداوند تعالےٰ کی عبادت کرلیں۔ کون جانتا ہے کہ دوسری دفعہ مجھے حج کی قدرت حاصل ہو یا نہ ہو۔ دروازہ کھل گیا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اندر چلے گئے۔ خانہ کعبہ کے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھکر

Marfat.com

آدھا قرآن شریف پڑھ کر رکوع اور سجدہ پورا کر کے ...
اطاعت ایسی نہیں کی جیسا کہ اطاعت کا حق تھا اور میں نے تجھے پہچانا ...
تیرے پہچاننے کا حق تھا۔

غیب سے آواز آئی کہ اے ابوحنیفہ تو نے پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا
میں نے تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے پیرو ہیں اور وہ لوگ جو تیرے مذہب
پر چلیں گے بخشا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال تک نہ سوئے
اور آپ کی پیٹھ مبارک زمین پر نہ لگی۔

پھر فرمایا کہ خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس سال تک رات کے وقت
قیام کیا۔ اور ہر رات دو رکعت نماز میں دو دفعہ قرآن شریف ختم کرتے۔

پھر فرمایا کہ کہتے ہیں کہ اس نے خداوند تعالیٰ کو خواب میں دیکھا۔ اس کے
باقی عمر وہ نہیں سوئے۔ ستر سال اور جیتے رہے۔ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب
پہنچا تو ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا "کیف حالک" آپ کی کیا حالت
ہے کس طرح آپ جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں مردانہ طور پر جاتا ہوں۔ اے عزیز
آج ستر سال کا عرصہ گذرا ہے کہ میں نے وہ خواب دیکھا تھا۔ آج تک میں نے کسی
سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس وقت بھی میں اسی خواب میں غرق ہو کر جاتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ اے درویش دنیا میں بھی نور ہے اور پل صراط میں بھی اور بہشت
بھی نور ہی ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص رات کو قیام کرتا ہے جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے
اور بہشت اس کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں بخارا کی طرف سفر کر رہا تھا ایک ...

Marfat.com

... ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہوگئے

... اور دعا گو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس ۱۴

سورۃ فاتحہ اور اخلاص کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ خواجہ یوسف حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالے میں لکھتے ہیں۔ کہ پیغمبر ... اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھتا ہے وہ قیامت کے دن امینوں میں سے ہوگا۔ اور پیغمبروں کے بعد سب سے پہلے وہ بہشت میں جائیگا۔ اور بہشت میں جاتے وقت مہتر عیسےٰ علیہ السلام کے نزدیک ہوگا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ محمد مرعشی سے نقل ہے کہ جو شخص سوتے وقت ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے گویا کہ ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے۔

پھر فرمایا کہ حدیقہ میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ... عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت قل یا ایہا الکافرون پڑھے ... بہشت میں اس کی گواہی دینگے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں بدخشان میں اپنے پیر حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت ... بدخشان کی مسجد میں ایک بزرگ کو دیکھا کہ اس کو خواجہ محمد بدخشانی کہتے تھے

Marfat.com

اور جو یاد آلہی میں از حد مشغول تھا اس سے میں نے سُنا کہ جو شخص سُورج نکلتے وقت دو رکعت نماز ادا کرے یا چار رکعت تو حج اور عمرے کا ثواب اس کے اعمال نامے میں لکھتے ہیں۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص سُورج نکلتے وقت دو یا چار رکعت نماز ادا کرتا ہے اس سے بہت افضل ہوتا ہے کہ وہ دُنیا کا تمام مال صدقہ کرے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا یاد آلہی میں مشغول ہو گئے۔ خلقت اور دُعا گو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مجلس ۱۵

بہشت اور اہل بہشت کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امام ثیبی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں بہشت کے بیان میں لکھا دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کی کہ ہمیں اہل بہشت کی خوراک کی بابت آپ خبر دیں۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھے اُسی خدا کی قسم ہے۔ جس نے مجھے پیغمبر بنایا کہ مرد بہشت میں سَو مردوں کے ہمراہ کھانا کھائے گا۔ اور اپنے عیال کے ساتھ ملکر رہیگا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کھانے سے قضائے حاجت بھی ہو گی یا نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں ہو گی اور اس سے پسینہ مُشک سے بھی زیادہ خوشبودار نکلیگا۔ اور اس کے پیٹ میں کچھ نہیں رہیگا۔ پھر فرمایا کہ بہشت میں ایسی زندگی ہو گی جسے موت نہ ہو گی اور جوانی ہو گی جو ہرگز بڑھاپے میں تبدیل نہ ہو گی۔ اور ہمیشہ ناز و نعمت میں رہینگے۔ اور ہر روز اُن پر نعمتیں زیادہ ہونگی۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص ان نعمتوں کو حاصل کرنا چاہے تو جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سَو دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور جو ہمیشہ پڑھے اس پر نعمتیں زیادہ

Marfat.com

...نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ بہشت میں ماں باپ اور
...ایک دوسرے سے ملینگے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ خداوند تعالٰے فرماتا
ہے۔ جنات عدن یدخلونها ومن صلح من اٰبائهم وازواجهم
وذریاتهم والملائکة یدخلون علیهم من کل
باب یعنی جب ماں باپ اور فرزند ایک دوسرے کو بہشت میں ملنا چاہینگے۔ تو
...ی گھوڑوں پر سوار ہو کر ان کے محلوں میں جائینگے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے
خلقت اور دعا گو واپس چلے گئے۔ الحمد للہ ذٰلک۔

مجلس ۱۶

مسجد کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا
...یث میں ہے کہ جو شخص دایاں پاؤں مسجد میں رکھے اور کہے" توکلت علی اللہ
...ولا قوۃ الا باللہ من الشیطان الرجیم" (میں نے خدا پر بھروسہ کیا نہیں ہے
...ور بازگشت مگر اللہ کیساتھ شیطان لعنتی سے) اور اس کے بعد جو نماز پڑھے خداوند
...دیتا ہے کہ ہر رکعت کے بدلے سو رکعت نماز کا ثواب لکھیں۔ اور خداوند تعالٰے
...گناہوں کو بخش دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بہشت میں اُسے ملتا
...س کے نام پر بہشت میں ایک محل تیار ہوتا ہے۔

...ھر فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جاتا ہے اور کہتا ہے "من الشیطان الرجیم"
...کہتا ہے کہ تو نے یہ کلمہ کہکر میری کمر توڑ ڈالی ہے۔ پس اس کے اعمال نامے
...سال کی عبادت کا ثواب لکھتے ہیں اور جب باہر نکلتے وقت یہ کلمہ پڑھے تو
...ہر بال کے بدلے خدا سو نیکی عنایت فرمایا ہے۔ اور بہشت میں سو

Marfat.com

درجے بڑھتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ امام زید ونسی زندہ راستی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جب مومن مسجد میں آتا ہے اور دایاں پاؤں مسجد میں رکھتا ہے تو اوّل سے آخر تک اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ جب باہر آتا ہے اور بایاں پاؤں رکھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے خداوند تعالےٰ اسے نگاہ رکھ اور اس کی حاجت کو پورا کر۔ اور اس کا مقام اس کے لئے بہشت میں بنا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ محمد مرعشی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ میں مَیں نے لکھا دیکھا ہے کہ سُفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ خانہ خدا میں اس طرح بے ادبوں کی طرح وارد ہوئے کہ جب اُنہوں نے بایاں پاؤں مسجد میں رکھا تو اس بے ادبی کی وجہ سے ان کا نام ثوری رکھا گیا۔ جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دُعاگو واپس چلے آئے۔

الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مجلس ۱۷

دُنیا اور مال کے جمع کرنے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مرد کو چاہئے کہ اس دُنیا کی طرف نگاہ نہ کرے اور نزدیک نہ بھٹکے۔ اور جو اُسے ملے خدا کی راہ میں خرچ کر دے اور کچھ ذخیرہ جمع نہ کرے۔

پھر فرمایا کہ مَیں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے کہ مال کا شکریہ ادا کرنا صدقہ دینا ہے۔ اور اسلام کا شکر الحمد للہ رب العالمین کہنا ہے۔ جو شخص کہتا ہے اسلام بجا لاتا ہے۔ اور جو شخص زکوٰۃ اور صدقہ دیتا ہے وہ مال کا شکر ادا کرتا ہے۔

پھر لڑکوں کی بُری خوبی کی بابت ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ...

Marfat.com

ے ہیں اُن کے نام گناہ لکھا جاتا ہے۔

...چھوٹا بچہ نہیں روتا تاوقتیکہ اس کو شیطان نہ

...جب بچہ روئے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا چاہیئے تاکہ تمہیں

اور وہ رونے سے باز رہیں۔

پھر فرمایا کہ حسد اچھا نہیں خصوصاً مسلمان کے لئے۔ بعض عالموں کا قول ہے

دل سے نکال دینا چاہئے۔ جب حسد کو دل سے نکال دینگے تو بہشت میں

گے۔ پھر فرمایا کہ عالموں کا حسد زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ دُنیا کی بابت حسد نہیں کرتے

ایسی چیز کی نسبت حسد کرتے ہیں جس کے دیکھنے میں نقصان نہیں۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے

اور دُعا گو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ۱۸

چھینک لینے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو آپ نے زبان مبارک سے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے کہ جب مومن چھینک لیتا ہے

للہ رب العالمین کہتا ہے تو خدائے بزرگ اور بلند اس کے تمام گناہ بخش

ہے اور بہشت میں اس کے نام کا ایک درجہ مقرر ہوتا ہے۔ اور ایک بردے

کرنے کا ثواب اس کے اعمال نامے میں لکھا جاتا ہے۔ لیکن جب دوسری

ہے تو اس کے والدین کو بھی بخش دیتا ہے۔ اور تیسری مرتبہ چھینک لیتا

کام ہے۔ اے مسلمانوں چھینک کا جواب دینا یرحمک اللہ تعالیٰ

کی زیادتی کا باعث ہے۔ اور چھینک دوزخ

Marfat.com

کی آگ کے درمیان پردہ کا کام دیتی ہے۔ اور ہزار نیکی اس کے نام لکھتے ہیں قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھتے ہیں تو عرش اور کرسی کی نسبت وزنی ہے۔ جو چھینک کا جواب دیتا ہے۔ اور جو شخص ایک دفعہ الحمد للہ رب العالمین ہے تو خداوند تعالےٰ اُسے بہشت میں پیغمبروں کی ہمسائیگی عنایت کرتا ہے۔ اور ایک شہر بہشت میں اُسے عنایت ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پہلے پہل جس نے چھینک لی وہ مہتر آدم علیہ السّلام تھے اور جبرائیل علیہ السّلام پاس ہی تھے انھوں نے اس کا جواب یرحمک اللہ کہا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو اور خلقت اور دعاگو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ۱۹

نماز کی بانگ کہنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امیر المومنین علی رحمۃ اللہ علیہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی جو شخص نماز کی بانگ کہتا ہے اس کا ثواب خدائے بزرگ اور ہی جانتا ہے۔ لیکن نماز کی بانگ میری اُمت کے لئے حجت ہے جس کی تفسیر ہے کہ جب مومن اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے تو وہ ایسا کہتا ہے کہ خدا کو میں نے تیرا گواہ بنایا اے محمدؐ کی امت نماز میں حاضر ہو۔ اور دُنیاوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ اور جب اشھدان لاالٰہ الا اللہ کہتا ہے تو کہتا ہے اے محمدؐ کی اُمت میں نے اسے اور اس فرشتوں کو گواہ بنایا ہے کہ میں نے نماز کے وقت کی تمہیں خبر کی ہے کہ اس بڑھ کر اور کوئی خبر نہیں۔ اور جس وقت اشھدان محمدرسول اللہ کہتا ہے تو کہتا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ اور جب حی علی الصلوٰۃ

Marfat.com

... تم پر ظاہر کیا خدا اور خدا کے رسول کا حکم مانو ... سب گناہ بخش دے۔ کیونکہ نماز دین کا ستون ہے۔ اور جب حی علی الفلاح کہتا ہے تو کہتا ہے کہ اے محمدؐ کی اُمت تیرے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اُٹھو اور اپنا حصّہ لو۔ کیونکہ تمہارے لئے دُنیا اور آخرت میں بہشت ہے۔ اور جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ خدا کی رحمت اور خدا کو مَیں نے تمہارا گواہ بنایا ہے۔ اے محمدؐ کی اُمت نماز میں حاضر ہو اور دنیاوی کاموں سے فارغ ہو جاؤ مَیں نے تم پر ظاہر کر دیا۔ اور خدا اور خدا کے رسول کا حکم مانو اور نماز ادا کرو تاکہ خداوند تعالیٰ تمہارے سب گناہ بخش دے۔ اور تمہیں یاد رہے کہ کوئی عمل نماز سے بڑھ کر نہیں۔ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وُہ پشیمان ہوتا ہے۔ اور جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو کہتا ہے کہ تمہیں معلوم رہے کہ ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی امانت تمہاری گردن پر ہے۔ جو شخص قبول کر لیتا ہے اور ہاتھ پاؤں مارتا ہے وہ خلاصی پاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ کو مَیں نے کہا۔ اُس نے کہا کہ بانگ کہنے والے کو قبول کرنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور مسجد میں خدا اور خدا کے رسولؐ کی طاعت کرتا ہے وُہ صدیقوں اور شہیدوں کے ہمراہ بہشت میں جاتا ہے۔ اور مہتر داؤد علیہ السلام کا رفیق ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے عمدہ میں لکھا ہے۔ کہ موذن کی اجابت کرنا قیامت کے دن خلقت کی شفاعت ہے۔ پس جو شخص بانگ سُنے اور امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو ہر رکعت کے بدلے تیس۳۰ سو رکعت کا ثواب ملتا ہے۔ اور ہر رکعت کے بدلے بہشت میں اس کیلئے شہر بناتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانچ قسم کی لوگوں پر راضی نہیں اوّل یہ کہ جو جمعہ کی نماز قضا کرتے ہیں۔ دوم جو آزاد کئے ہوئے غلام کو بیچتے ہیں۔ سوم وُہ

Marfat.com

جو ہمسائے کو ستاتے ہیں۔ چہارم جو کسی سے [illegible]

اپنے عیال پر ظلم کرتے ہیں ⬥

پھر فرمایا جو شخص موذن کی اجابت کرتا ہے فرشتے اس کے لیے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں۔ اور وہ نجات پاتا ہے اور بغیر حساب کے بہشت میں جاتا ہے ⬥

پھر فرمایا اے درویش اس طرح تکبیر کہنا جیسی کہ میں نے کہی ہے کہ خدا تمہارے دونوں ابروؤں کے درمیان ہے اور مقام تمہارے سینے کے سامنے ہے۔ پس تمہیں یاد رہے کہ خداوند تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور دونوں پاؤں پلصراط پر ہیں۔ اور بہشت دائیں طرف ہے اور دوزخ بائیں طرف۔ چاہئے کہ تو اللہ اکبر کہے اور فکر سے قرآن شریف پڑھے اور عاجزی کے ساتھ رکوع کرے اور مسکینی کے ساتھ سجدہ کرے پھر بیٹھکر التحیات پڑھے تو فرشتے تیرے لئے معافی کے خواستگار ہونگے۔ اس وقت تک کہ تو سلام کہے ⬥

پھر فرمایا کہ کھانا حلال کھاؤ۔ اور حلال کمائی کا کپڑا پہنو اور توبہ کرو۔ اور حرام کمائی کا کپڑا نہ پہنو۔ جب ایسا کرو گے تو بہشت کے ساتوں دروازوں میں سے ایک دروازہ تمہارے لئے کھول دیا جائیگا۔ اور تمہاری نماز کو قبول کیا جائیگا ⬥

پھر فرمایا کہ قرآن شریف کو بار بار پڑھنا چاہئے کہ یہ بھی گناہوں کا کفارہ اور دوزخ کی آگ کے لئے بمنزلہ پردہ کے ہے۔ اور جو شخص قرآن پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے خداوند تعالےٰ بہشت کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے ہر حرف کے بدلے جو وہ پڑھتا ہے خداوند تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے قیامت تک تسبیح پڑھتا ہے۔ اور کوئی شخص خدا کا اس قدر نزدیکی نہیں جسقدر شخص ہے جو علم سیکھنے اور قرآن کے پڑھنے کو بار بار کرے ⬥

Marfat.com

...ے دن رات

...ب سے ڈرتا تھا پس بہتر جبرائیل علیہ السلام

...ے ... میں ... فوت ہو گیا کیونکہ اس میں خداوند تعالےٰ کی صفات

...شخص اس کو پڑھتا ہے تو عرش سے آواز آتی ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اس

...ے گناہ بخش دیئے۔ اور جو ضرورت اسے ہو خدا سے طلب کرے وہ اس کی

...ت کو پورا کرے گا۔

پھر فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ قرآن شریف کو پڑھو اور سیکھو۔ رسول اللہ صلے اللہ ...سلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتا ہے وہ نیکی سے ...ا بہتر ہے اور جب وقت فوت ہو جاتا ہے اور قرآن پڑھنے کی دوستی اس کے ...ں ہوتی ہے۔ تو فرشتے کے کان میں نیکی کی صورت میں آتا ہے۔ اور فرشتہ ...ت سے ایک نارنگی لاتا ہے اور کہتا ہے کہ پڑھ۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے ...ایں نہیں پڑھا۔ پس وہ شخص کہتا ہے کہ پڑھ یہ نارنگی خداوند تعالےٰ نے تیرے ...ے ہدیہ کے طور پر بھیجی ہے۔ پھر وہ بندہ شروع سے لیکر اخیر تک قرآن شریف ...تا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تجھے قبر اور قیامت کا عذاب نہ ہوگا۔ اور تو ...وں کا ہمسایہ ہوگا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے ...ت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

مجلس ۲

...کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبانِ مبارک سے فرمایا ...و کو دوست رکھے۔ اول موت۔ دوم درویشی

سوم درویشی۔ پس جو شخص ان تین چیزوں کو دوست رکھتا ہے فرشتے اسے دوست رکھتے ہیں۔ اور اس کا بدلہ بہشت ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خداوند تعالےٰ درویشوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور مومن خدا تعالےٰ کے دوست ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس آٹھ ہزار درم ہوں وُہ دولتمند ہے۔ اور جس کے پاس اس سے کم ہوں وہ درویش ہے۔ اور جس کے پاس ان میں سے کچھ بھی نہ ہو وہ دن رات شکر بجالائے وُہ ایوب پیغمبر علیہ السلام کا مرتبہ پائیگا۔

پھر فرمایا کہ مَیں نے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے کہ خداوند تعالےٰ تین گروہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور وہ گروہ عرش کے نیچے ہونگے۔ اوّل وُہ جو ہمیشہ ہمت کرتے ہیں۔ دوسرے جو ہمسائیوں اور عورت کو خوش رکھے تیسرے وُہ جو درویشوں اور عاجزوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے افضل نماز اور دوسرے درجے پر صدقہ اور تیسرے درجہ پر قرآن شریف پڑھنا۔ پس جو شخص ان تینوں کے بجالانے میں کوشش کرتا ہے وہ میری امت سے ہے اور بہشت میں جائے گا۔

پھر فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسائے کی بابت اس قدر ذکر فرمایا کہ مجھے گمان پیدا ہوا اور پوچھا اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ ہمسایہ کے فوت ہونے کے بعد اس کی ملک کا مالک ہمسایہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے جبکہ اور وارث نہ ہو۔

Marfat.com

...ادر علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہمسایہ کے
...ں الہی مہربانی سے پیش آئے انشاء اللہ وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ
...گا اور بہشت میں جائیگا۔
جونہی خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے
اور خلقت اور دُعاگو واپس چلے آئے الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مجلس ۲۱

حاجت روائی کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے زبانِ مبارک سے
فرمایا کہ اس مومن سے خداوند تعالیٰ خوش ہوتا ہے جو مومن کی ضرورت کو پورا کرے
اور بہشت میں اس کا مقام ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص مومن کی عزت کرتا ہے۔
اس کی جگہ بہشت میں ہوتی ہے اور خداوند تعالےٰ اس کے تمام گناہوں کو بخشدیتا
ہے۔ اگر بندہ کسی کی جوتی سیدھی کرے یا مومن کے پاؤں سے کانٹا نکالے۔ تو
خداوند تعالےٰ اُسے صدیقوں اور شہیدوں میں شمار کرتا ہے۔
پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات اور اولیا نے فرمایا ہے کہ اگر فرضاً کوئی شخص
...ردوں میں یا بندگی میں مشغول ہو اور کوئی حاجت مند آجائے اور اس سے ملنا چاہے
اُسے لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر اس کے کام میں مشغول ہو جائے اور جس قدر مقدور
اس میں کوشش کرے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے
...شخص اپنے بھائی مومن کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔ خداوند تعالےٰ اس کی دنیا اور
...ت کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن بہشت میں جائیگا۔ اور
...ادم علیہ السلام کا ہمسایہ ہوگا۔
جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے

Marfat.com

اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے الحمد للہ علی ذالک

مجلس ۲۲

آخری زمانے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے کہ جب آخری زمانہ آئے گا تو عالموں کو چوروں کی طرح مارینگے۔ اور عالموں کو منافق کہینگے اور منافق کو عالم۔

پھر فرمایا کہ جو شخص علم لکھتا ہے خداوند تعالےٰ حکم دیتا ہے کہ اس کا نام اہل علم کے آسمان میں لیا جائے۔

پھر فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی ہے کہ کفر۔ ایمان۔ اسلام۔ نفاق اور علم میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ کفر کی دو قسمیں یہ ہیں۔ ایک وُہ کفر جو خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کا کیا جائے مثلاً نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنا بیماروں کا نہ دیکھنا اور مسلمانوں کو فائدہ نہ پہنچانا۔ ان باتوں کے سبب ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ کفر ہے کہ مسلمانی سے پھر جانا اور فریضہ باتوں کا منکر ہونا۔ اس کے سبب انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

ایمان کی دو قسمیں یہ ہیں۔ ایک منافقوں کا ایمان ہوتا ہے جو زبان سے اقرار کرتے ہیں اور دل میں شک رکھتے ہیں۔ یہ منافقوں کا کام ہے۔ لیکن ایمان خاص جو مومن لوگ زبان اور دل سے تصدیق کرتے ہیں۔ یہ ایمان نیکوکار آدمی کے کسی کی قسمت نہیں ہوتا۔

اور اسلام کی دو قسمیں یہ ہیں۔ ایک یہ کہ جب خداوند تعالیٰ کی عبادت ہو تو شک نہ کرے۔ اور جب اس کے سامنے سجدہ کرے

Marfat.com

...کر دین کا کیا حال ... جو دل میں ہو وہی زبان سے کہے اور لوگوں ... شہادت سے زندگی بسر کرے ایسا شخص دوزخ سے ... گا۔

اور نفاق کی دو قسمیں یہ ہیں۔ اوّل یہ کہ بندہ حلال حرام اور امر و نہی کا اقرار ... پھر گناہ میں مشغول ہو جائے اور بُرائی کرے اور خداوند تعالےٰ سے ڈرے ... کی اُمید رکھے اور یہ خیال کرے کہ خدا اسے بدکار جانتا ہے۔ دوسرا نفاق یہ ہے ... حلال و حرام اور امر و نہی کا اقرار کرے۔ اور دل میں خیال کرے کہ نماز ... حج اور زکوٰۃ یہ عمل ہیں۔ اگر کرونگا تو اس کا ثواب ملجائیگا۔ یہ نفاق ہے اسکا ... خ کی آگ ہے۔

اور علم کی دو قسمیں یہ ہیں۔ ایک خاص خدا کے لئے علم حاصل کرنا اور دُوسرا جو شخص علم کا ایک کلمہ سُنے اس سے بہتر ہے کہ ایک سال عبادت کرے ... ایسی جگہ بیٹھتا ہے جہاں علم کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اس کا ثواب غلام آزاد کے برابر اُسے ملتا ہے۔ اور علم اندھے کے لئے روشنی کی مانند ہے۔ اور ... رہنما۔ اللہ تعالیٰ جل شانۂ علم کو دُنیا اور آخرت میں ضائع نہیں کرتا۔

... عمل کی دو قسمیں یہ ہیں۔ اوّل جو خدا کے لئے کیا جائے یہ خاص ہے۔ ... ں کے دکھلاوے کے لئے کیا جاوے اس کا بدلہ نہیں ملتا۔ اور ... تیں۔

... صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ ... علے آئے۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

Marfat.com

مجلس ۲۳

موت کو یاد کرنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے کہ موت کا یاد کرنا دن رات کے قیام اور عبادت فاضلہ سے بہتر ہے۔

پھر فرمایا کہ زاہدوں میں سے سب سے اچھا زاہد وہ ہے جو موت کو یاد رکھے اور ہمیشہ موت کے شغل میں رہے ایسا زاہد اپنی قبر میں بہشت کا سبزہ زار دیکھیگا۔

پھر فرمایا کہ نبیوں میں سے جو آدم علیہ السلام کو یاد کرے اور صلوٰۃ اللہ علیہ تین بار کہے خداوند تعالےٰ اُس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ دریا سے بھی زیادہ ہوں اور اس کے پڑوس میں ہوگا۔ اور جو مہتر داؤد علیہ السلام کو یاد کرے اور تین مرتبہ صلوٰۃ اللہ علیہ کہے بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہوگا۔ فرمایا کہ نبیوں کے یاد کرنے میں خداوند تعالیٰ اس کے ہفت اندام کو دوزخ کی آگ کو حرام کریگا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد الٰہی میں مشغول ہوئے اور خلقت اور دعاگو واپس چلے آئے الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ۲۴

مسجد میں چراغ بھیجنے کی بابت گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک رات مسجد میں چراغ بھیجتا ہے اس کے ایکسال کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ اور ایک سال کی نیکی اس کے اعمال نامے میں لکھی جاتی ہیں۔ اور بہشت میں اس کے لئے ایک شہر بنا

Marfat.com

ہے خداوند تعالےٰ اسکے
رکھتا ہے اور بہشت کے دروازے اسکے
ہیں جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔ اور دُنیا سے
سے پہلے ہی وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیتا ہے اور بہشت میں
صلے اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جو شخص مسجد میں چراغ بھیجتا ہے اور جب وقت اس کی روشنی مسجد میں ہوتی ہے تو سب فرشتے اس کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور اس کو العرش کہتے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ۲۵

درویشوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے کہ جو شخص درویش کو کھانا کھلاتا ہے وُہ تمام گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ تین قسم کے لوگ بہشت کی طرف نہیں آئینگے۔ ایک جھوٹ بولنے والا درویش۔ دوسرا بخیل دولتمند۔ تیسرا خیانت کرنے والا سوداگر۔ کیونکہ ان تینوں کو سخت عذاب ہوگا۔ پس جب درویش جھوٹا اور دولتمند بخیل بن جائے اور سوداگر خیانت کرنے والا ہوجائے تو خداوند تعالےٰ زمین سے برکت اُٹھا لیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص دن رات میں ہر نماز کے بعد سورۃ یٰسین اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ تین مرتبہ پڑھے تو خداوند تعالےٰ اس کے مال اور اس کی ہے۔ اور اس کو قیامت کے میزان اور پُلصراط کے حساب میں

Marfat.com

آسانی ہوتی ہے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے اور خلقت اور دعاگو واپس چلے آئے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس ۲۶

شلوار کے پائنچے پاجامے اور آستین کے دراز کرنے کے بارے میں آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شلوار کا پائنچہ دراز کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ اور جو شخص شلوار کا پائنچہ دراز کرتا ہے اور وہ پاؤں کے نیچے تک لٹکتا ہے تو ایسا شخص خدا اور خدا کے رسول کا نافرمانبردار ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص شلوار کے پائنچے کو اس قدر دراز کرے کہ وہ پاؤں کے نیچے تک لٹکے تو ہر قدم پر زمینی اور آسمانی فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے دوزخ میں اس کے لئے ایک مکان تیار ہوتا ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو لمباتہ بند باندھتا ہے وہ منافق ہوتا ہے۔ اور جو آستین دراز کرتا ہے وہ لعنتی ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ دو گروہ پر ہمیشہ خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ اوّل دراز آستین کا پہننے والا دوم لمبے پائنچے والی شلوار پہننے والا۔ اس کے نام پر دوزخ میں ساٹھ گھر تیار ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ بدن پر کپڑا پہننے میں فضول خرچی نہ کریں۔ کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مردے کے بدن پر کفن کے زیادہ کرنے کو منع فرمایا ہے۔ اور دو چیزوں کے بدلے عذاب ہوگا۔ ایک کفن کی زیادتی سے اور دوسرا پائنچہ درا

Marfat.com

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد آلہی میں مشغول ہو گئے
خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ۲۷

عالموں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث میں
ہے کہ جب آخری زمانہ آئیگا امیر زبردست ہو جائینگے۔ اور عالم روزی کمانے کی خاطر
سخت مشقت کرینگے اور جہان میں فساد برپا ہو گا۔ اور زمینوں اور پہاڑوں میں ان پر
زمین تنگ ہو جائیگی۔
پھر فرمایا کہ امیر لوگ زبردست ہو جائینگے اور عالم لوگ عاجز۔ پھر خداوند تعالے
خلقت سے اپنی برکت اٹھا لیگا۔ اور شہر ویران ہو جائینگے اور دین میں فساد واقع ہو گا
پس تمہیں یاد رہے کہ وہ لوگ اہل دوزخ ہیں نعوذ باللہ منہا۔
پھر صدقہ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ایسے شخص کو صدقہ دے جو درویشوں
پر ایمان رکھتا ہے دس گنا ثواب ملتا ہے۔ اور اپنے قریبیوں کو صدقہ دینے سے ہزار گنا
ثواب ملتا ہے۔ پس انسان کو لازم ہے کہ صدقہ ایسے طور پر دے کہ خداوند تعالے خوش ہو
جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا آپ یاد آلہی میں مشغول ہوئے
خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس ۲۸

توبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف میں حکم آلہی یوں ہے
الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یعنی ایمان لانیوالے

Marfat.com

توبہ کرو اور خدا کی طرف واپس آؤ کہ خداوند تعالےٰ توبہ قبول کرنیوالا ہے۔ پھر فرمایا الایضاح
حدیقہ میں لکھا ہُوا دیکھا ہے کہ مسلمان کیلئے توبہ کرنی فرض ہے۔ پھر فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام
دُنیا میں آئے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ اے خداوند تو نے شیطان کو مجھ پر مقرر کیا ہے
مجھ میں یہ طاقت نہیں کہ اسکو منع کرسکوں مگر تیری توفیق سے۔ تو حکم آیا کہ جب میں تجھے اور تیری
اولاد کو محفوظ رکھونگا تو شیطان ہرگز تم پر قابو نہیں پا سکیگا۔ پھر مہتر آدم علیہ السلام نے عرض
اے خداوند تعالیٰ زیادہ کر۔ آواز آئی کہ اے آدم میں نے توبہ فرض کردی۔ جبتک کہ خلقت اس
میں ہے۔ جب تیرے فرزند توبہ کرینگے تو میں انکی توبہ قبول کرونگا۔ پھر فرمایا کہ مرنے سے پہلے تم توبہ
پھر بعد میں افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث
کہ خداوند تعالیٰ نے مغرب کی طرف رات کی توبہ کیلئے ایک دروازہ بنایا ہے جسکی فراخی ستر سال
کی راہ کے برابر ہے۔ پھر فرمایا کہ توبہ دو قسم کی ہے۔ ایک توبہ نصوح والی کہ اسکے بعد پھر انسان گناہ
کے نزدیک نہ پھٹکے۔ اور دوسری توبہ یہ ہے کہ دن رات توبہ کرے اور توڑ ڈالے اور ایسی توبہ اچھی نہیں

پھر فرمایا اے معین الدین میں نے تیرے حال کی کمالیت کیلئے ان باتوں کی ترغیب دی
پس چاہیئے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے تو دل و جان سے اسے بجا لائے تاکہ تو قیامت کو شرمندہ نہ ہو
پھر فرمایا کہ لائق فرزند وہ ہے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سُنے تو ہوش کے کانوں سے
اور اس میں مشغول ہو جائے اور اسے بجا لائے۔ پھر فرمایا کہ لائق فرزند وہ ہے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان
سے سُنے اپنے شجرہ میں لکھ لے تاکہ شرمندہ نہ ہووے ۔

جونہی خواجہ دام اللہ بقاوہ اس بات پر پہنچے عصا پاس پڑا تھا اُٹھایا اور دعاگو کو عنایت فرمایا
اور خرقہ اور لکڑی کی پاپوش یعنی کھڑاویں اور مصلا بھی مرحمت کرکے فرمایا کہ یہ تمام چیزیں ہمارے پیر
یادگار ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم تک پہنچی ہیں ہم نے تجھے دیں مناسب ہے
ہم نے ان چیزوں کو رکھا ہے ویسا ہی تو بھی رکھے۔ اور جس شخص کو تو مرد خدا معلوم کرے یہ یادگار
دیدے۔ جب یہ فرما چکے تو بندہ سے بغلگیر ہو کر فرمایا کہ تجھے خدا کو سونپا۔ جونہی کہ یہ فرمایا عالم تحیر میں مشغول

...رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی لکھی ہوئی کتاب جس میں حضرت نے اپنے تمام حالات از ... آپ قادری طریقہ کے نہایت زبردست اور کامل و اکمل بزرگ گذرے ہیں۔ قیمت ۴؍

مراۃ العارفین مترجم

...میں تصنیف لطیف جگر گوشہ رسول مقبول حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و نور دیدہ علی المرتضےٰ جناب سید الشہدا حضرت ... رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی راہ سلوک میں ہے۔ خوبی اور برکت پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۴؍

اُردو ترجمہ تحفہ قادریہ

...برکت کتاب میں حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبد القادر جیلانی کے ہیں۔ جناب غوث پاک کے مناقب اور کرامات ... معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پُر اثر طریق سے قلمبند فرمایا ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸؍

عین الفقر

...اسرار الٰہی عاشقوں کی جان صادقوں کا ایمان حضرت سُلطان باھُو قادری قدس سرہ العزیز کی اعلےٰ تصنیفات سے ہے۔ اس میں مصنف ...الرحمۃ نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ مسائل تصوف کو بیان فرما کر طالبان مولےٰ پر احسان عظیم فرمایا ہے علم تصوف کے شائقینوں کا فرض ہے کہ اس ...بے بہا کو خرید فرما کر حرز جاں بنائیں۔ خوشخط لکھائی اعلےٰ درجہ کی چھپائی۔ غرضکہ قابل دید کتاب ہے۔ ترجمہ اُردو قیمت ۔ ۔ عہ؍

مجالستہ النبی

...رسالہ بھی حضرت سُلطان باھُو قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کا نہایت سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں بھی حضرت نے نہایت ...عمدگی سے بعض مسائل تصوف کو نہایت خوبی سے بیان فرما کر طالبان خدا اور عاشقان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ کیلئے ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۲؍

گنج الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سُلطان باھُو قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے طالبان مولےٰ کی خاطر اس کا ترجمہ بھی سلیس با محاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ بس دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؍

حجُت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سُلطان باھُو قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے۔ جس کا نہایت عمدہ سلیس اُردو ترجمہ با محاورہ طالبان مولےٰ کیلئے کیا گیا ہے۔ نہایت اعلےٰ درجہ کی قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؍

کلید التوحید

یہ رسالہ بابرکت از تصنیف لطیف حضرت سُلطان باھُو قدس سرہ العزیز سے ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس رسالہ کی نسبت دیباچہ میں دعوےٰ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سراپا رحمت رسالہ کو بغور پڑھے اور اس پر عمل کرے۔ اگر بے علم ہو تو عالم با... ...ہو۔ اگر ناقص ہو تو ...ہے اگر فقیر ہو تو غنی بنے مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ گنجینہ اسرار الٰہی بحکم خدا و الہام ... در بنظور ... جناب ...الٰہی میں ... لکھا گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام کلید التوحید رکھا گیا۔ طالبان صراط مستقیم کیلئے ... ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؍

Marfat.com

حیاتِ جاودانی

یعنی

مناقب وحالات حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بزبان اُردو

یہ کتاب نایاب جو حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محی الدین سید شیخ عبد القادر گیلانی کے حالات و کرامات و مناقب میں جامع ہے۔ عربی کتاب

قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر

مطبوعہ مصر کا نہایت سلیس با محاورہ اُردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں حضرت موصوف کے بچپن سے لیکر آخیر تک کے کل حالات مع کرامات عالیہ نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ آپکے علم و فضل کے حالات، آپکے مدرسہ کی کیفیت، آپکے یارانِ صحبت کے سوانح، اور اُن بزرگوں کے حالات جو آپکے زمانہ میں اولیائے کرام میں سے تھے۔ نیز آپکے شاگردوں کے حالات اور اُن لوگوں کا ذکر جن کو جناب عالیمقام سے فیض باطنی نصیب ہوا ہے۔ آپکے فرزندانِ عالیمقام کے حالات اور شجرہ انساب اسکے علاوہ دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے آج تک اردو زبان میں کوئی جامع کتاب نہیں چھپی۔ لہذا بپاس خاطر عاشقان جناب غوث اعظم و طالبان جمال محبوب ربانی غوث الثقلین سید عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیش بہا کتاب کو عربی سے اُردو میں بصرف زر کثیر ترجمہ کیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی کتابت کی عمدگی چھپائی کی صفائی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ... عمر

مرأۃ العارفین

یہ کتاب بے بہا تصنیف لطیف جگر گوشہ رسول مقبول حضرت احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و نور دیدہ علی المرتضےٰ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی راہ سلوک میں ہے۔ جناب امام علیہ السلام نے طریق سلوک کو نہایت عمدگی سے بتایا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ اُردو میں ساتھ ہے۔ خوبی اور برکت پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ قیمت ... ۱۴ر

اُردو ترجمہ تحفہ قادریہ

اس بابرکت کتاب میں حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبد القادر جیلانی کے ہیں جناب غوث پاک کے مناقب اور کرامات کو نہایت معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پُر اثر طریق سے قلمبند فرمایا ہے۔ قیمت ... ۸ر

مکمل مجموعہ ابیات علی حیدر

یہ کتاب نظم پنجابی میں نہایت اعلےٰ درجہ کی ہے جس کی تلاش مدت سے تھی۔ اسکا ہر ایک شعر عارفان باللہ کے لئے تیر و نشتر کا کام کرتا ہے۔ یہ مجموعہ ہے جو عرصہ کی جانفشانی اور عرق ریزی سے بصرف زر کثیر عوام الناس کیلئے عموماً اور صوفیائے کرام کیلئے خصوصاً چھپوایا ہے۔ قوالوں کے لئے تو ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ لکھائی چھپائی قابل دید ہے۔ قیمت ... ۱۴ر

دریائے حقیقت

یعنی پنجابی دوہڑے ہاشم شاہ۔ یہ کتاب آشنایانِ طریقت و واقفانِ رموز حقیقت شناوران میں بے توحید و عاشقانِ الٰہی سینے در دو ہجر جواہرات کے ٹکڑے ہیں قیمت ۸ر

المشتہر

ملک حسن الدین و ملک تاج الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی تاجران کتب قومی بازار کشمیری لاہور کوچہ ککے زئیاں

Marfat.com

9 JUN 1968
تاریخ داخل کتابخانہ
ذخیرہ [illegible]

ہشت [illegible]

سوانح عمری [illegible]

جس میں ذیل [illegible]

(۱) قدوۃ السالکین [illegible]

(۲) [illegible] الاولیا زبدۃ الاصفیا [illegible]

(۳) [illegible] السالکین [illegible]

(۴) حضرت بابا [illegible]

(۵) حضرت [illegible]

(۶) حضرت [illegible]

(۷) حضرت خواجہ [illegible]

(۸) حضرت خواجہ [illegible]

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مولفہ [illegible]

[illegible]

مطبع [illegible]

قیمت

Marfat.com

متفرق کتابیں

چھ سو برس پہلے
ہندوستان میں پہلا مسلمان

یعنی ۷۲۵ھ ہجری میں دنیا کے سفر اور عجیب حالات و واقعات کا مسلمان سیاح ابن بطوطہ کا سفرنامہ جس میں پچیس برس کے حالات سفر درج ہیں۔ یہ پہلا مسلمان سیاح ہے جو ہندوستان میں آیا اس کتاب کے مطالعہ کر چھ صدی پہلے کی ہندوستانی معاشرت شاہان اسلام کی بےنظیر اولوالعزمی ہنود کے ساتھ بہترین برتاو کی مستند مثال ملتی ہے۔

جلد اول کا ترجمہ جناب عطاء الرحمٰن صاحب نے کیا ہے۔ قیمت چار روپے کاغذ چکنا صفحات ۵۷۲

جلد دوم کے مترجم جناب خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صاحب ایم اے سی آئی ای مرحوم قیمت فی جلد تین روپے کاغذ چکنا ٹائیٹل رنگین خوشنما صفحات ۳۲۵ قیمت ہر دو جلد سات روپے عمہ

بہشتی زیور کامل معہ گوہر مطبوعہ دہلی قیمت عہ
عورتوں کی تعلیم کے لئے نہایت مفید دینی اور دنیوی تمام ضروریں دس حصوں میں درج ہیں گیارھواں بہشتی گوہر خاص مردوں کے مسائل میں ہے حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب کی یہ کتاب ایسی مقبول ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے ۴۴۸ صفحے ہیں۔ عایتی عہ

ہفت بہشت یعنی سوانح عمری خواجگان چشت
آسمان ولایت کے سات ستارے یعنی (۱) حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ عثمان ہارونی (۲) عمدۃ الاولیا زبدۃ الاصفیا حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری (۳) فرد السالکین فرید الکاملین قطب العالمین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ (۴) حضرت بابا فرید الدین گنج شکر (۵) سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا (۶) حضرت علاء الدین علی احمد صابری کلیری (۷) حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی۔ ان بزرگان دین کے مزارات کے صحیح اور خوشنما نقشے ان کے حالات کے آخر میں علیحدہ علیحدہ شامل کئے گئے ہیں قیمت عہ

سچی سوانح عمری معہ ملفوظات خواجہ غریب نواز کی سوانح عمریاں یوں تو آپ ہر کتاب فروش کے یہاں طرح طرح کی دیکھیں گے مگر ہم نے یہ سچی سوانح عمری نہایت تحقیق اور صحت کیساتھ قلمی کتابوں سے اخذ کر کے چھاپی ہے۔ قیمت عہ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	ذکر حضرت خواجہ ابی النور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز۔	
۲	نقشہ مزار فیض آثار حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ۔	
۳	ذکر خواجہ خواجگان حضرت سید خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔	
۴	نقشہ مزار حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ۔	
۵	ذکر حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین اوشی چشتی ثم الدہلوی قدس سرہ	
۶	نقشہ مزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ	
۷	ذکر حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر مسعود قدس اللہ سرہ	
۸	نقشہ مزار مبارک حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ۔	
۹	ذکر حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ۔	
۱۰	نقشہ مزار مبارک حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہ۔	
۱۱	ذکر حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ العزیز	
۱۲	نقشہ مزار مبارک حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ العزیز	
۱۳	ذکر حضرت قدوۂ عارفان زبدۂ کاملان شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس اللہ سرہ العزیز	
۱۴	نقشہ مزار مبارک حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ	
	ذکر حضرت خواجہ ابوالحسن امیر خسرو طوطی ہند ملک الشعرا عارف باللہ دہلوی	
	نقشہ مزار مبارک خواجہ ابوالحسن امیر خسرو طوطی ہند ملک الشعرا عارف باللہ دہلوی۔	

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

ذکر حضرت خواجہ ابی النّور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز

کنیّت آپ کی ابی النور ہے ۔ خرقہ خلافت آپ کو حضرت نیر الدین حاجی شریف زندنی قدس سرہ سے حاصل ہوا۔ آپ بمقام قصبہ ہارون مضافات نیشاپور ۵۳۰ھ یا ۵۳۶ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور پانچویں یا چھٹی شوال ۶۱۷ھ یا ۶۳۰ھ ہجری نبوی کو مکہ معظمہ میں وفات پائی ۔ باختلاف مورخین آپ کی عمر ستاسی یا چورانوے سال کی ہوئی ۔ آپ کا سلسلہ خلافت حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب عم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح ملتا ہے ۔

(۱) حضرت خواجہ ابی النور خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ (۲) حضرت نیر الدین حاجی شریف زندنی قدس سرہ (۳) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی بن حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہ (۴) حضرت خواجہ سید ناصر الدین ابو یوسف چشتی شمع صوفیان بن سید محمد سمعان قدس سرہ (۵) حضرت خواجہ ناصح الدین ابو محمد بن خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہ (۶) حضرت خواجہ سید ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہ العزیز ابن فرستافہ رئیس اعظم قصبہ چشت (۷) حضرت خواجہ شرف الدین ابو اسحاق شامی چشتی قدس سرہ (۸) حضرت خواجہ کریم الدین ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز (۹) حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ العزیز (۱۰) حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی قدس سرہ (۱۱) حضرت خواجہ ابو اسحاق سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی قدس اللہ سرہ العزیز از اولاد امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

(۱۲) حضرت خواجہ ابو علی فضیل ابن عیاض قدس اللہ سرہ العزیز (۱۳) حضرت خواجہ ابو الفضل عبدالواحد
بن زید قدس اللہ سرہ العزیز (۱۴) حضرت ابو محمد خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتاولاد
حضرت خواجہ اویس قرنی رض (۱۵) حضرت امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
آپ نے کامل ستر برس تک ایسی ریاضت کی کہ اس عرصہ میں نہ کبھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا
اور نہ نیند بھر کر سوئے آپ حافظ قرآن تھے اور ہر روز ایک کلام مجید ختم کیا کرتے تھے
آپ کی دعا کبھی درگاہ الٰہی سے رد نہ ہوئی۔ آپ سماع سے بیحد رغبت رکھتے تھے نقل ہے کہ جب
آپ کے مرشد کامل نے کلاہ چار ترکی آپ کے سر پر رکھی تھی تو اس وقت ارشاد کیا تھا کہ اس
سے مراد چار ترک ہیں۔ اول ترک۔ ترک دنیا۔ دوسرا ترک۔ معبود حقیقی اور عقبیٰ کے سوائے
کسی سے محبت نہ رکھنا۔ تیسرا ترک۔ ترک خور و خواب مگر قدرے برائے سد رمق کہ ضروری
ہے۔ چوتھا ترک۔ ترک خواہش نفسانی۔ یعنی نفس کے خلاف کرنا۔ پس کلاہ چار ترکی
اسی کے لئے سزاوار ہے جو مذکورہ بالا چاروں چیزوں کو ترک کریگا۔ نقل ہے کہ حضرت خواجہ
ممدوح اپنے پیرو مرشد کے حکم سے سیاحی بہت کیا کرتے تھے۔ ایک روز پھرتے پھراتے
آتش پرستوں کے مسکن پر آپ کا گذر ہوا۔ جابجا آگ کے شعلے روشن دیکھکر ایک جانب قیام کیا
اور اپنے خادم سے ارشاد کیا کہ آگ لاؤ اور کھانا پکاؤ۔ خادم آگ لینے آتش پرستوں کے پاس
گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ آگ ہماری معبود ہے۔ کسی کو اس کا دینا ہمارے مذہب میں جائز
نہیں۔ خادم نے واپس ہو کر ساری حقیقت خواجہ سے عرض کی چنانچہ آپ خود تشریف لیگئے
اور آتش پرستوں سے فرمانے لگے کہ دیکھو پرستش کے لائق صرف وہی معبود حقیقی ہے
جس نے منجملہ کائنات عالم کے یہ آگ بھی پیدا کی ہے۔ اسی اللہ کو پوجو اور اسی پر ایمان
لاؤ اور آتش پرستی سے توبہ کرو تاکہ دوزخ سے نجات پاؤ انھوں نے کہا کہ اگر تم آگ میں
کود کر صحیح و سلامت نکل آؤ گے تو ہم تمہارے معبود پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ نے فوراً
وضو کر کے دوگانہ نفل ادا کیا اور جناب احدیت میں نہایت عجز و انکساری سے دعا مانگ کر
ایک آتش پرست کے بچہ کو گود میں اٹھا کر آگ میں کود پڑے اور بہت دیر تک آگ میں ٹھہرے
رہے اور بچے سمیت باہر نکل آئے بچہ ہنستا ہوا آپ کے ساتھ تھا اور آپکے پیراہن کو آگ

Marfat.com

کوئی صدمہ نہ پہونچا۔ آتش پرست یہ کرامت دیکھکر ایمان لے آئے اور صدق دل سے کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھکر خواجہ صاحب کے مرید ہو گئے **ایک اور نقل ہے** کہ بادشاہ وقت نے خواجہ صاحب کو سماع سے منع کیا آپ نے فرمایا کہ سماع ہمارے پیروں کی سنت ہی ہمیں اسکے سننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بادشاہ نے قوالوں پر سخت احکام جاری کیے اور اعلان کردیا کہ اگر کوئی قوال خواجہ عثمان ہارونی کو قوالی سنائیگا وہ گردن مارا جائیگا۔ آخر میں سلطان نے علماء کی مجلس منعقد کی اور خود بھی شریک ہوا اور خواجہ صاحب کو بلا لیا۔ مگر جب علماء نے آپ کے خلاف گفتگو کرنی چاہی یارائے گویائی نہ رہا اور مجمع علماء میں ایک خاموشی طاری ہو گئی۔ اور تمام عمر کا پڑھا پڑھایا ایک دم دل سے محو ہو گیا۔ ہر چند سلطان تحریک کرتا ہے لیکن وہ ساکت ہیں۔ آخر کار سب کے سب آپ کے قدموں پر گر پڑے اور قصور کی معافی چاہی آپ نے مسکرا کر سب کا قصور معاف کیا فوراً سب کے سب اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ سلطان بھی آپ کا معتقد ہو گیا اور پھر کبھی معترض سماع نہ ہوا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن آپ کے ہمراہ تھا چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پہونچے مگر وہاں کوئی کشتی نہ تھی جسکے ذریعہ سے پار ہوتے پیر مرشد نے ارشاد فرمایا کہ معین الدین آنکھیں بند کر لو۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں۔ کچھ دیر بعد فرمایا آنکھیں کھولدو میں نے آنکھیں کھولیں تو مرشد کو اور اپنے کو دریا پار دیکھا اور مجھے مطلق محسوس نہ ہوا کہ دریا سے کیونکر پار ہو گئے۔

حضرت خواجہ غریب نواز سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص سراسیمہ میرے مرشد کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ میرا لڑکا مدت سے گم ہے اور ہر چند تلاش کی مگر کہیں اس کا پتہ نہیں لگتا۔ آپ تھوڑی دیر مراقبہ میں گئے بعدہٗ آنکھیں کھولکر فرمانے لگے کہ جا تیرا لڑکا تیرے گھر آ گیا۔ وہ بندہ گھر پر آیا تو اپنے بیٹے کو موجود پایا فوراً اس لڑکے سمیت حضرت پیر روشن ضمیر کی خدمت میں آیا اور شکریہ ادا کیا۔ حاضرین نے لڑکے سے دریافت کیا کہ تم کہاں غائب ہو گئے تھے اس نے کہا میں ایک جزیرہ میں دیووں کی قید میں تھا کہ یکایک خواجہ صاحب کی سی صورت مجھے نظر پڑی مجھ سے کہا کہ اٹھ کھڑا ہو اور اپنا پاؤں میرے پاؤں پر رکھ اور آنکھیں بند کر۔ میں نے ایسا ہی کیا آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو اپنے گھر کے دروازہ پر پایا **ایک یہ بھی نقل** ہے کہ ستر

Marfat.com

آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوئے حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی کرامتوں کا ذکر کر رہے تھے آدھی رات کا وقت تھا سبھوں نے کہا کہ ہم تو جب ان کی کرامت کا یقین کریں کہ ہم سبھوں کے دلوں کے موافق طرح طرح کا کھانا خواجہ صاحب اسی وقت کھلوائیں۔ جس جس کھانے پر ہمارا دل راغب ہو وہی کھانا ہر ایک کی خواہش کے موافق ملے یہ سمجھوتہ کر کے وہ سب کے سب خواجہ صاحب کے پاس آئے آپ نے انھیں دیکھکر فرمایا واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم اور انھیں اپنے پاس بٹھا کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھکر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بڑھائے اُسی وقت ایک خوان نقرئی قسم کے کھانوں کا غیب سے نمودار ہوا۔ خواجہ نے ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق کھانا فرمایا اور وہ سب کے سب آپ کی یہ کرامت دیکھکر مرید و معتقد ہو گئے۔

مسدس در فضائل حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ

مجھے ورد زباں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی شہ کون و مکاں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی	کہ خواجہ خواجگاں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی شہنشاہ جہاں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی
خدا کے رازداں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی چراغ چشتیاں ہیں حضرت عثمان ہارونی	
تمہارے فیض نے شہرت زمانہ میں مچائی ہے بھنور سے ناؤ لاکھوں کی کنارہ پر لگائی ہے	جہاں چاہا تصور میں وہیں صورت دکھائی جو بھٹکا کوئی تو راہ طریقت بھی بتائی
خدا کے رازداں ہیں حضرت عثمان ہارونی چراغ چشتیاں ہیں حضرت عثمان ہارونی	
ہدایت جس کو فرمائی ہوا ہے وہ ولی کامل جہالت دور کر دینے کی خاطر کر دیا عاقل	لگا تیر محبت فقر کا دل ہو گیا بسمل تو ہر دم دیکھکر اعجاز یہ کہتا ہے اپنا دل
خدا کے رازداں ہیں حضرت عثمان ہارونی چراغ چشتیاں ہیں حضرت عثمان ہارونی	
خدا نے دونوں عالم میں کری ہے آپ کی عزت	ہر اک انسان نے اُن کے ہاتھ پر کری بیعت

Marfat.com

گیا جب ہاتھ ہاتھوں میں تو دیکھی اور ہی رنگت — جیا تو خوش رہا اور مر گیا تو مل گئی جنت

خدا کے رازداں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی
چراغِ چشتیاں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی

رہے محوِ تماشائے رخِ محبوب وہ دایم — نہیں غافل ہوئے یادِ الٰہی سے وہ کوئی دم
کیا دینِ محمد مصطفٰے کو آپ نے قایم — کوئی رویا جدائی میں تو تا محشر رہا خرم

خدا کے رازداں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی
چراغِ چشتیاں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی

سفر میں جو کراماتیں ہوئی ہیں آپ سے ظاہر — خیالِ عقل سے وہ دور ہیں ادراک سے باہر
سوائے ذات خالق کے کوئی اس سے نہیں ماہر — رہا کرتے تھے خدمت میں فرشتے رات دن حاضر

خدا کے رازداں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی
چراغِ چشتیاں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی

مریدوں کو نہایت شوق ہے ان کی زیارت کا — بھریں کیونکر نہ دم ہر وقت سب انکی عنایت کا
غم مردسا ہو گیا جب سے ہمیں انکی شفاعت کا — گیا دل سے قلق اپنے گناہوں اور قیامت کا

خدا کے رازداں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی
چراغِ چشتیاں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی

مریدوں میں کئی گذرے ہیں اپنے وقت پر بھاری — بھلا کر عیش دنیا کا کری اللہ سے یاری
انہیں کے فیض سے یہ چشت کا دریا ہوا جاری — انہیں کا نام لینے سے مٹی ہے ضبط بیماری

خدا کے رازداں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی
چراغِ چشتیاں ہیں حضرتِ عثمان ہارونی

Marfat.com

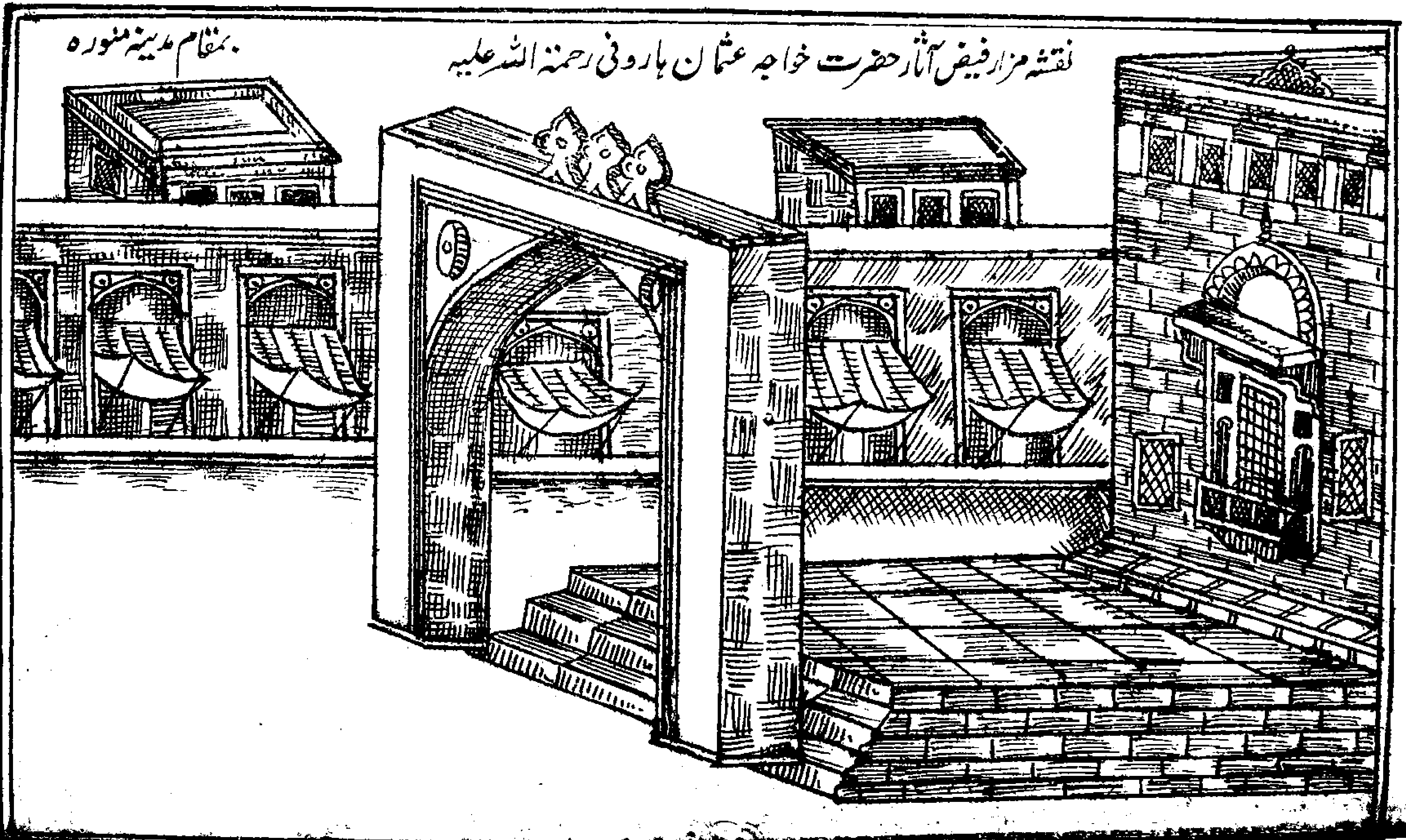
نقشہ مزار فیض آثار حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
بمقام مدینہ منورہ

Marfat.com

ذکر خواجہ خواجگان حضرت سید خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

بیان ولادت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ

واضح ہو کہ حضرت سید خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ مقام سنجر میں جو کہ بلاد غور کے ہے سن پانسو سینتیس ۵۳۷ھ ہجری پیر کے روز پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت سید غیاث الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ بی بی ماہ نور صاحبہ کا سلسلۂ نسب بھی حضرت امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پایا جاتا ہے اسی وجہ سے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو حسنی الحسینی لکھتے ہیں **شجرۂ نسب نامہ** حضرت سیّد خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید غیاث الدین حسن چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیّد کمال الدین حسن چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیّد نجم الدین طاہر رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیّد عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیّد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیّدنا امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سیدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بن سیّدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بن سید السادات عالی درجات حضرت امام حسین شہنشاہ کربلا بن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ **کتب معتبر سے منقول ہے** کہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد غیاث الدین حسن چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ سنجر شریف کے بہت بڑے متمول با فیض بزرگ تھے آپ کی رحلت سن پانسو باون ۵۵۲ ہجری میں ہوئی مزار مبارک آپ کا دروازہ شام کے قریب ہے اکثر مخلوق خدا کو اب تک حضور پر نور کے مزار پر انوار سے فیض حاصل ہوتا ہے جس وقت حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے وفات پائی اسوقت حضرت خواجہ غریب نواز کی عمر شریف پندرہ سال کی تھی۔ بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے آپ تمام مال واسباب کے مالک ہوئے اور ایک ہوا چلی اور ایک باغ میوہ دار آپ کے والد

Marfat.com

بزرگوار کی ملکیت سے آپ نے پایا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ اپنے درختوں کو پانی سے شاداب کر رہے تھے کہ اتنے میں حضرت شیخ ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ کو آتے ہوئے دیکھا پس آپ اسی دم تیز قدم ان کی پیشوائی کو تشریف لے گئے اور ان کو اپنے ہمراہ لائے اور ایک درخت کنجان کے زیر سایہ آپ کو بٹھایا اور درخت سے دو چار تازہ میوے توڑ کر آپ کی نذر کئے حضرت شیخ موصوف کے پاس بھی آپ کا کچھ حصہ تھا انھوں نے ایک ٹکڑا[1] شیرمال کا اپنی جھولی سے نکال کر اپنے منہ میں چبا کر حضرت خواجہ غریب نواز کو مرحمت فرمایا اس لقمہ کو حضور نے بخوشی نوش فرمایا اس نوالہ کا تناول فرمانا تھا کہ اسی وقت آپ کا قلب انوار ظاہری اور باطنی سے مالامال ہوگیا اور اس کریم کارساز بے نیاز کی تجلیاں آپ پر روشن اور نمایاں ہونے لگیں بس اسی وقت سے دنیا کی الفت اور مال واسباب کی چاہت آپ کے دل سے جاتی رہی الغرض آپ نے اپنا تمام مال واسباب مع ہواچکی اور باغ کے فروخت کر کے غریبوں اور مسکینوں کو للہ تقسیم فرما کر برائے سیر زمانہ اپنے مکان سے روانہ ہو کر بمقام سمرقند تشریف فرما ہوئے اور چندے وہاں قیام فرما کر بخارا کی طرف روانہ ہوئے وہاں پہونچکر حضرت مولانا حسام الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں رہکر قرآن مجید فرقان حمید اور علوم ظاہری بہت کچھ حاصل کیا لیکن بعد حصول علم ظاہری کے آپکو شوق علم باطنی اور مرشد کامل کی چاہت بدرجہ غائت ہوئی۔ الغرض اس تلاش میں آپ بخارا سے روانہ ہو کر قصبہ **ہارون** جو کہ بلاد **نیشاپور** میں ہے تشریف لائے اور وہاں پیشوائے دین رہبر کاملیں حضرت مولانا عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے در دولت پر پہونچکر حضور کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کے دست مبارک پر بیعت حاصل کی۔

کتاب انیس الارواح میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے مرید ہونیکا حال اسطرح لکھا ہے

کہ بعد مرید ہونے حضرت خواجہ غریب نواز کے آپ کے پیر دستگیر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اے معین الدین برائے شکرانہ رب العالمین کے تم دو رکعت نماز

[1] بعض مصنفین نے تل بعض نے روٹی کا ٹکڑا بعض نے کھلی کا ٹکڑا لکھا ہے اصل لفظ جس کے ترجمہ میں یہ فرق پڑا ہے کنجارہ ہے جس کا کسی نے کچھ کسی نے کچھ ترجمہ کیا ہے ۱۲

Marfat.com

ادا کرو۔ اول رکعت میں ایک ہزار سورۂ الحمد اور ایک بار سورۂ اخلاص اور دوسری رکعت میں ایک ہزار بار سورہ اخلاص اور ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھو چنانچہ بموجب فرمان حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے خواجہ غریب نواز نے نماز دوگانہ ادا کی پھر ارشاد فرمایا کہ قبلہ رو ہو کر سورہ بقر ایک بار اور تینتیس۳۳ بار کلمہ اللہ پڑھو۔ جس وقت آپ آیات اور کلمات پڑھ چکے اس وقت حضرت خواجہ ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے دست مبارک حضرت خواجہ غریب نواز کا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر بارگاہ خداوندایزدی میں یہ دعا کی کہ اے رب العالمین درویشی میرے معین الدین صدق و یقین کی قبول فرما۔ یہ کہکر کلاہ ذیجاہ اپنے سر مبارک سے اتار کر حضرت خواجہ غریب نواز کے سر پر رکھی اور فرمایا کہ ہزار بار سورۂ اخلاص خلوص دل سے پڑھو۔ جس وقت آپ پڑھ چکے اُس وقت حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے معین الدین سوئے آسمان بریں نگاہ کرو جوں ہی آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا شان کبریائی نظر آئی گویا پردہ حجاب درمیان سے اٹھ گیا۔ پھر حضرت خواجہ عثمان حبیب الرحمٰن نے اپنی دو انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا کہ اے معین الدین ان انگلیوں کے درمیان نگاہ کرو کیونکہ یہ انگلیاں جام جہاں نما ہیں۔ ان میں کل موجودات کی سیر دکھائی دے گی۔ بعدازاں فرمایا کہ اے معین الدین تمہارے کاموں کا انجام نیک ہو یہ فرما کر ایک مشت زر اپنے مصلے کے نیچے سے نکالکر حضرت خواجہ غریب نواز کو دے کر فرمایا کہ اس کو فقرا، اور مساکین کو تقسیم کرو چنانچہ بموجب فرمان حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے خواجہ غریب نواز نے وہ زر فقراء اور مساکین کو تقسیم فرما کر پیر دستگیر کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے معین بفضل رب العالمین اب تم ہمارے پاس رہا کرو چنانچہ بموجب فرمان حضرت خواجہ عثمان آپ ہر وقت مرشد برحق کی خدمت بابرکت میں رہنے لگے بعد چند ماہ کے حضرت خواجہ ہارونی رحمۃ اللہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو ہمراہ لیکر مکہ شریف کو روانہ ہوئے کعبہ میں پہونچکر طواف خانہ خدا کر کے خواجہ غریب نواز کا ہاتھ پکڑ کر جناب باری میں التجا کی کہ اے پروردگار میرے اس درویش کو قبول فرما آپ کی دعا مقبول بارگاہ خدا ہوئی غیب سے آواز آئی ہمنے معین الدین کو قبول فرمایا۔ چنانچہ بعد حج بیت اللہ شریف کے آپ مدینہ منورہ کو

Marfat.com

روانہ ہوئے جس وقت حضرت خواجہ حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در اقدس پر پہونچے حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے معین الدین شہنشاہ مرسلین کی جناب میں سلام عرض کرو آپ نے باادب عرض کیا الصلوٰۃ والسلام علیکم یاسید المرسلین خاتم النبیین۔ روضۂ منورہ سے جواب آیا کہ وعلیکم السلام یاقطب المشائخ معین الدین بعد ازاں بموجب فرمان حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے خواجہ غریب نواز رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پائیں مودب بیٹھکر درود شریف پڑھنے لگے یہاں تک کہ رات ہو گئی الغرض بعد نماز عشاء آپ نے آرام فرمایا تو خواب میں بشارت ہوئی کہ اے معین الدین بحکم رب العالمین ہمنے تمکو شہنشاہ ہند کیا اب تم صبح اٹھکر اپنے مرشد برحق سے رخصت لیکر ہندوستان کو جاؤ کیونکہ وہاں پر کفار ناہنجاروں کا بہت زور شور ہے اس خواب کے دیکھتے ہی آپ بیدار اور بیقرار ہو کر صبح تک یاد الٰہی میں مشغول رہے اور بعد نماز صبح اپنے پیر دستگیر کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہوکر تمام ماجرا اپنے خواب کا اپنے مرشد برحق سے عرض کیا آپ کے پیر روشن ضمیر نے فرمایا اے معین الدین تمنے اُس کفرستان ہندوستان کو نہیں دیکھا ہے اپنی آنکھیں بند کر لو میں تمکو وہاں کا ہر ایک شہر پُر قہر ایک نظر دکھلا دوں چنانچہ آپ کے مرشد کامل نے لفضل رب العالمین آپ کو ہندوستان کی سیر وہیں دکھلائی اور دستار خلافت مرحمت فرماکر بہت سے راز نہاں آپ پر عیاں کر کے ہندوستان کو روانہ کیا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری ہند الولی عطائے رسول صلعم مدینہ منورہ سے رخصت ہونا

واضح ہو کہ حضرت خواجہ ہند الولی عطائے رسولؐ اپنے مرشد برحق حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت سے رخصت ہو کر بغداد شریف تشریف فرما ہوئے اور قطب ربانی محبوب سبحانی جناب غوث الاعظم شیخ محی الدین محمد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہو کر پانچ ماہ تک مقیم بغداد فرخندہ بنیاد رہے اور حضرت پیران پیر دستگیر

Marfat.com

کی صحبت بابرکت سے بہت فیض و فوائد حاصل کیے پھر آپ نے پیران پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ سے رخصت ہو کر حضرت ضیاء الدین النجیب سہروردی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں شریک ہو کر ان کی صحبت بابرکت سے بہت فوائد حاصل کیے بعد ازاں بغداد شریف سے روانہ ہو کر بمقام **ہمدان** تشریف فرما ہوئے اور حضرت شیخ ابو یوسف ہمدانی قدس سرہ سے ملاقی ہوئے اور وہاں سے رخصت ہو کر بمقام تبریز فرحت انگیز رونق بخش ہوئے اور وہاں پر حضرت ابی سعید قدس سرہٗ جو حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ کے پیر روشن ضمیر خوش تقریر اور کامل فقیر اپنے وقت کے بہت اچھے بزرگ صاحب کشف تھے ملاقات کی اور کچھ روز ان کی صحبت بابرکت میں رہکر **سنجار** پر بہار میں رونق افروز ہوکر پے در پے چند چلے کھینچے اور وہاں کے بہت سے مشائخوں سے ملاقات حاصل کی پھر وہاں سے روانہ ہونے کے وقت آپ کو بہت نعمتیں ملیں۔ الغرض آپ سنجار کے ہر ایک بزرگوار سے رخصت ہوکر مقام **اصفہان** رشک پرستان میں رونق افروز ہوئے اور حضرت شیخ محمود اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ کے مکان رشک گلستان میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی بھی وہاں موجود ہیں اور حضرت شیخ محمود اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ سے آپ چاہتے ہیں کہ مرید ہوں لیکن جوں ہی نظر فیض اثر حضرت خواجہ بزرگوار کی حضرت قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ پر پڑی اور آپ نے بھی آپ کے روئے منور کو ایک نظر دیکھا ہزار جان سے حضرت خواجہ غریب نواز پر فدا ہو گئے اور اسی وقت اس طرح عرض کرنے لگے یا حضرت مجھکو اپنے دست مبارک پر بیعت کیجیے اور اس خاکسار کو اپنی غلامی میں لیجیے چنانچہ حضرت خواجہ بزرگ کو بھی آپ سے از حد محبت تھی اسی وقت باخلاص اپنی ردائے خاص کہ جسکو آپ ہمیشہ اوڑھا کرتے تھے از راہ کرم حضرت خواجہ قطب الدین رحمتہ اللہ کو مرحمت فرمائی پھر حضرت خواجہ بزرگ سے رخصت ہو کر مقام **مہنہ** تشریف لائے اور وہاں پر حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہٗ کے مزار پر انوار کی زیارت کی اور وہاں سے رخصت ہو کر **خرقان** رشک گلستان میں رونق افروز ہوئے اور حضرت ابوالحسن خرقانی حبیب حمانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار فیض آثار کی زیارت سے مشرف ہوئے اور کچھ روز فرحت اندوز

Marfat.com

وہاں پر قیام فرمایا لیکن جب خرقان کے لوگوں نے آپ کو ہر ایک امر کے لئے ستانا شروع کیا تو آپ خرقان سے **استر آباد** تشریف لائے اور وہاں کے حضرت شیخ نصیر الدین استر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے جو کہ ایک بڑے بزرگ صاحب کشف تھے ملاقات کی اور چند روز ان کی صحبت میں رہے اور ان سے بہت فیض آپ کو حاصل ہوئے پھر آپ استر آباد سے رخصت ہو کر **ہرات** میں رونق افزا ہوئے اور حضرت شیخ الاسلام عالی مقام امام عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر ایک مدت تک قیام پذیر رہے اس عرصہ میں وہاں کے گرد و نواح کے مشائخ اور صاحبان کمال کی ملاقات مسرت آیات سے مشرف ہوتے رہے اور وہاں کے مزارات کی زیارتیں بھی کرتے رہے لیکن آپ کا قاعدہ تھا کہ جب کہیں آپ کا اتفاق زیادہ قیام کا ہو جاتا تو آپ کی وہاں بہت کچھ شہرت ہو جاتی تو وہاں کے لوگ آ آ کر آپ کو ہر ایک بات کشف و کرامات کے لئے دق کرنے لگتے آپ کی یاد الٰہی میں فرق آتا تو پھر وہاں سے رخصت ہو جاتے جب کہ آپ کی ہرات میں زیادہ شہرت ہو گئی تو آپ وہاں سے **سبزوار** رشک گلزار کی طرف روانہ ہوئے۔ جب یہاں تشریف لائے تو یہاں ایک عجیب واقعہ پیش آیا یعنی سبزوار کا حاکم محمد یادگار نہایت بداطوار اور بدکردار تھا اتفاق سے آپ اسی کے باغ میں لب حوض ایک درخت کے زیر سایہ جا کر آرام فرما ہوئے اس وقت یادگار کے ملازموں نے آپ سے عرض کی کہ یا حضرت ہمارا حاکم نہایت ظالم ہے اور ابھی اس باغ کی سیر کو آیا چاہتا ہے بہتر ہے کہ آپ یہاں سے اور جگہ تشریف لیجائیں یہاں قیام نہ فرمائیں کیونکہ وہ نہایت ہی بد ذات شخص ہے اور خاصکر بزرگان دین اور اولیائے کاملین کے ساتھ تو بہت ہی کدورت رکھتا ہے اور نہ اُن سے ملتا ہے بلکہ اُن کے دیکھنے سے جلتا ہے لیکن حضرت خواجہ بزرگ نے اُن ملازموں کی باتوں پر کچھ توجہ نہ فرمائی اتنے میں اُس کے جلوسی ملازم بھی آ گئے اور لب حوض ایک قالین خوش رنگ بچھا کر یادگار کا انتظار کرنے لگے لیکن حضرت کا ان پر ایسا رعب غالب ہوا کہ وہ سب کے سب خاموش بیٹھے رہے ایک حرف بھی اپنی زبان سے نہ کہہ سکے تھوڑی نہ گذری تھی کہ اتنے میں ان کا حاکم محمد یادگار ستم شعار پر غرور نشہ دولت میں مخمور آ کر فرش قالین پر بیٹھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا

Marfat.com

جونہی حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑا اور اُس خود سر کے اوپر پڑی اس کا اعضا اعضا بید کی طرح کانپنے لگا فوراً اٹھکر حضرت خواجہ بزرگ کے قدموں پر سر رکھکر عرض کرنے لگا کہ یا حضرت یہ خاکسار یادگار اپنے گناہوں اور برائیوں سے توبہ واستغفار کرتا ہے برائے خدا بحق مصطفٰےؐ میرے حال زار پر رحم فرمائیے اور اپنے دست مبارک پر بیعت کیجئے اور اپنی غلامی کی خدمت عطا کیجئے پس آپ نے ازراہ کرم اس کو اپنے ہاتھ پر مرید کیا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا ایک جام پانی اپنی مہربانی سے اس کو پلایا اس کے پیتے ہی اُس کا قلب نورانی ہوگیا پھر حضرت خواجہ بزرگوار نے اپنی نظر کرم سے اُس کو مالامال کردیا اور اسکا دامن تمنا گوہر مراد سے بھر دیا۔ الغرض محمد یادگار دولت دارین سے کامگار ہوکر بہت سا زر و جواہر حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی نذر کو لایا لیکن آپ نے اس کو قبول نہ کیا اور یہ فرمایا یہ مال تو نے لوگوں پر جس قدر ظلم کرکے لیا ہے اور اپنے پاس جمع کیا ہے ان کو واپس کردے تاکہ بروز جزا کوئی تیرا دامنگیر پیش رب قدیر نہ ہو چنانچہ جب ارشاد حضرت خواجہ بزرگوار محمد یادگار نے ویسا ہی عمل کیا اور بہت سا زر و جواہر غریبوں اور مساکین کو بخشدیا اور اپنے غلاموں کو آزاد کرکے بدل شادماں حضور خواجہ غریب نواز کے ہمرکاب **حصار شادماں** تک آیا تو حضرت خواجہ بزرگ نے دستار خلافت مرحمت فرماکر حصار شادماں کا گدی نشین کیا اور چند روز آپنے وہیں قیام کیا پھر وہاں سے روانہ ہوکر آپ **بلخ** تشریف لائے وہاں پر حضرت شیخ احمد حصرویہ کے مزار مبارک کی زیارت سے مشرف ہوکر وہیں مقیم ہوئے لیکن بلخ کے ایک حکیم عالم فاضل مولانا ضیاء الدین نامی صوفیائے کرام کے منکر جو علم تصوف پر بالکل اعتقاد نہ رکھتے تھے بلکہ اپنے شاگردوں اور طالب علموں کو اس کے برخلاف تعلیم دیا کرتے تھے حضرت خواجہ بزرگوار کی تشریف آوری کی خبر سنکر حکیم موصوف آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے جونہی نظر فیض اثر خواجہ بزرگوار کی ان پر پڑی تمام فاسد خیالات اُن کے دل سے جاتے رہے اور اسی وقت توبہ کرکے مع اپنے تمام شاگردوں کے حضرت خواجہ غریب نواز کے دست مبارک پر بیعت ہوئے پھر وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہنے لگے جب حضرت خواجہ بزرگوار رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے مولانا صاحب کو اچھی طرح ایک عرصہ تک آزما لیا تو از راہ محبت و شفقت حکیم صاحب کو دستا
خلافت مرحمت فرمائی اور آپ وہاں سے غزنی کو روانہ ہوئے اور **غزنی** پہونچکر آپ نے حضرت
شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی پھر آپ غزنی سے رخصت ہو کر **لاہور** تشریف
فرما ہوئے اور وہاں پر حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کی زیارت کی اور شیخ
زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات سے مشرف ہوئے اور چند روز انھیں کے پاس رہکر **دہلی** کی
طرف روانہ ہوئے جسوقت آپ لاہور سے رخصت ہو کر دہلی تشریف لائے اسوقت حضرت خواجہ غریب نواز
کے ہمراہ تقریبًا چالیس اولیاء اللہ آپ کے جلیس اور انیس تھے قدیم دہلی میں قیام فرما ہوئے پرانی
دہلی اسوقت کفار سے خوب آباد تھی اور نسل چوہان سے ایک راجہ بنام پرتھی راج عرف رائے پتھورا
وہاں کا حکمران تھا اور اُن دنوں ہندوؤں کے تعصب کا یہ حال تھا کہ اہل اسلام کے نام لینے سے
ہزاروں دشنام دیتے تھے کسی مسلمان صاحب ایمان کا ہندوستان میں قیام کرنا تو دیگر بات ہے وہ
بدذات شکل دیکھنا بھی گوارا نہ کرتے تھے لیکن خواجہ ہند الولی کے سامنے ان کی ایک نہ چلی آپنے انھیں
کفار ناہنجاروں کے درمیان قیام فرمایا اور تمام مراسم اسلام پنجوقتہ اذان کیساتھ ادا کرتے تھے مگر
یہ امر ہر ایک کفار ناہنجار کو سخت ناگوار گذرتا تھا اور ہر وقت آتش غضب پر تعصب ان کمینوں کے
سینوں میں بھڑکتی تھی مگر بفضل خلاق جہاں مالک زمین و آسمان کسی کفار ناہنجار کو مقابلہ کی
تاب نہ ہوتی تھی۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک کفار ناہنجار جو کہ اپنی شجاعت اور مردانگی میں دور
دور مشہور تھا ایک چھری اپنی بغل پر دغل میں چھپا کر حضرت خواجہ بزرگوار کے پاس آیا
اور دل میں یہ خیال سمایا کہ اگر موقعہ ہاتھ آیا تو ابھی آپ کا کام تمام کرتا ہوں دلا در دل میں
تمام کرتا ہوں لیکن حضور نے اپنے کمال باطنی سے یہ امر معلوم فرماکے اس ہنود مردود سے کہا کہ اے
کفار ناہنجار بدکردار تو جس کام بدانجام کے لئے یہاں آیا ہے اور چھری بغل میں چھپا کر لایا ہے اس
کام کو کیوں نہیں کرتا ہے وہ کفار ناہنجار اس راز نہاں کے عیاں ہونے سے آپ کی دہشت
سے کانپ اٹھا اور اسی وقت حضرت خواجہ بزرگوار کے قدموں پر سر رکھکر اپنے قصور کی معافی
کا طلبگار ہوا اور توبہ اور استغفار کر کے آپ سے تلقین اسلام کا خواستگار ہوا حضرت خواجہ
بزرگ نے از راہ کرم اس کا قصور معاف فرماکر مسلمان کیا اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول

Marfat.com

پڑھاکر ہر ایک بیہودہ امر سے منع فرمایا پھر تو دہلی کے بہت سے کفار حضرت خواجہ بزرگوار کی خدمت بابرکت میں صبح و شام آتے اور خدا و رسول پر ایمان لاکر مشرف باسلام ہو جاتے یہاں تک کہ ہزاروں کفار ناہنجار بفضل پروردگار حضرت خواجہ بزرگوار کی ہدایت باسعادت سے مسلمان صاحب ایمان ہو گئے جب دہلی میں بھی آپ کی شہرت گھر گھر پھیلی تو آپ وہاں سے موافق دستور اجمیر کی طرف روانہ ہوئے اور قطع منازل فرماتے ہوئے اجمیر تشریف لائے۔

کتاب معتبر سے منقول ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین ہندالولی عطائے رسول صلعم محرم شریف کی دسویں تاریخ سن پانسو اکسٹھ ہجری میں رونق بخش شہر اجمیر ہوئے اس وقت میں اجمیر ہندوؤں کا بہت بڑا تیرتھ تھا اور بہت سے مندر اس سرزمین کے اندر تھے اور تمام ہندوستان کے کفار ناہنجار ہر شہر و دیار سے تیرتھ کے لئے یہاں آتے تھے اس وقت ہندوں کو حضرت خواجہ بزرگ کا یہاں تشریف لانا سخت ناگوار گذرا الغرض خواجہ بزرگوار ایک درخت سایہ دار کے نیچے سکونت پذیر ہوئے کچھ دیر نہ گذری تھی کہ ایک کفار ناہنجار نے آپ کے وہاں ٹھیرنے پر تکرار کی کہ یہ جگہ مہاراجہ پتھورا کی اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے تم یہاں سے اٹھ جاؤ اور کہیں اپنا بستر لگاؤ یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ اے ساربان بدزبان ہم تو یہاں سے اٹھے جاتے ہیں مگر تیرے اونٹ اس جگہ بیٹھے ہی رہیں گے یہاں سے ہرگز نہ اٹھیں گے پس آپ اس جگہ سے اٹھکر نزدیک تالاب برسر کوہ مع مردمان ہمراہی ایک درخت سایہ دار کے نیچے جلوہ افروز ہوئے کہ اب وہاں پر آپ کا چلہ بنا ہوا ہے اور اکثر اہل اسلام اس متبرک مقام کی زیارت کو جایا کرتے ہیں آپ نے اسی جگہ سکونت اختیار کی اور آپ کے ہمراہیوں میں سے دو چار شخص بطور سیر آنا ساگر کی طرف گئے اور دو چار پرند شکار کر کے لب تالاب کباب تیار کرنے لگے اس بات پر وہاں کے برہمنوں نے بہت کچھ جھگڑا اور فساد شروع کیا بلکہ مرنے مارنے کو تیار ہو گئے اس وقت آپ نے فرمایا کہ ایک شخص ہمارے وضو کا آفتابہ لیجاکر اس تالاب سے بھر لائے حسب الحکم آپ کے خادم وضو کا کوزہ لیکر آنا ساگر تالاب پر گیا اور اس آفتابہ کو پانی سے بھر کر لے آیا حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ نے اپنی کرامت سے اپنے وضو کے آفتابہ میں تمام انا ساگر تالاب کا پانی بھروا منگایا یعنی اُس

Marfat.com

کوزہ کے بھرنے سے تالاب بالکل بے آب ہوگیا بلکہ گردونواح اجمیر کے اور بھی تالاب اور کنویں سوکھ گئے پھر تو کفار ناہنجار بہت گھبرائے اور اسی وقت بدحواس راجہ کے پاس دوڑے آئے تمام ماجرا حضرت خواجہ بزرگ کے تشریف لانے اور آپ کے حکم سے اونٹوں کے بیٹھے رہجانے اور آپ کے ہمراہیوں کے پرند شکار کر کے کباب پکانے اور ان کے ساتھ فساد کرنے سے تالابوں کے خشک ہوجانے کا پتھورا سے عرض کیا اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی راجہ کے ہوش و حواس جاتے رہے اور اُسی وقت محل میں جاکر تمام کیفیت اپنی ماں سے بیاں کی اس کی ماں نے جواب دیا کہ اے راجہ یہ وہی درویش صاحب کشف و کمال ہے کہ جس کے آنے کی خبر میں نے تجھکو فلاں سال میں اپنے علم نجوم سے دی تھی دیکھو خبردار ہوشیار اس کو ہرگز نہ ستانا اور اس کے کسی ہمراہی کو ایذا نہ پہونچانا بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کی تعظیم و تکریم بجالانا تاکہ موجب تیری خوشنودی اور سبب تیری بہبودی کا ہو اور اس کے ناخوش کرنے میں تیری جان و مال کو وبال اور تیری سلطنت کو زوال ہے آیندہ تجکو اختیار ہے تو اپنی طبیعت کا مختار ہے لیکن پتھورا نے اس بات کا کچھ خیال نہ کیا اور اسی وقت ایک قاصد صبا رفتار کو اپنے گرو گھنٹال جوگی جیپال کے بلانے کے لئے روانہ کیا اور تمام ماجرا اس کو حضرت خواجہ غریب نواز کے آنے کا سمجھا دیا جیپال بداعمال اس وقت میں ایک بڑا مشہور ساحر تھا اور بہت سے شاگرد فن جادو کے ماہر اپنے ساتھ رکھتا تھا اور راجہ پتھورا ایک دیو کو ہمراہ لیکر حضرت خواجہ بزرگ کے دیکھنے کے لئے اپنے محل سے روانہ ہوا مگر راہ میں کوئی بیہودہ امر حضور کی نسبت تجویز کیا مثل اندھا ہوگیا جب اس خیال باطل کو دل سے دور کیا آنکھیں بدستور روشن ہوگئیں اپنے دل میں نادم ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس دیو کو اپنے ہمراہ لایا تھا وہ دیو حضور پرنور کے جمال جہاں آرا کو دیکھکر ہزار جان سے نثار ہو کر آپ کے قدمبوس ہوا اور بصدق نیت توبہ استغفار کر کے مسلمان ہونے کا خواستگار ہوا آپ نے دست مبارک اس کے سر پر رکھکر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھایا اور اُس کا نام شادی جن رکھا کہ جس کو اب اجمیر کی مخلوق شادی دیو کہتی ہے۔ شادی جن مسلمان ہوکر بقول مولف یہ اشعار زبان پر لایا

نظم

Marfat.com

تصدق تم پہ میری جان خواجہ ۔ تمہارے نام پر قربان خواجہ
تمہارے روئے انور کی ضیا پر ۔ ہزاروں دل ہوئے قربان خواجہ
معین الدین چشتی والی ہند ۔ ہو سلطانوں کے تم سلطان خواجہ
جہاں کو فیض ہے در سے تمہارے ۔ تمہاری ہے وہ عالی شان خواجہ
تمنا میرے بھی دل کی بر آئے ۔ برائے حضرت عثمان خواجہ
بدولت آپ کے اس دوست کو بھی ۔ ملے اب دولت ایمان خواجہ

شادی دیو کے مسلمان ہو جانے سے پتھورا از حد پشیمان ہوا اور طیش میں آکر دیو سے کہنے لگا کہ تو نے میرے ہمراہ آکر اپنا دھرم کھویا اور میری آبرو کو ڈبویا یہ سنکر خواجہ بزرگوار نے فرمایا کہ اے کفار ناہنجار اگر تجکو اپنی عقل میں کچھ بھی دخل ہوتا تو یہ کلمات واہیات اپنی زبان پر نہ لاتا تو بھی اسی آن بصدق دل مسلمان ہو جاتا پتھورا نے کہا کہ مجکو گرو جوگی جیپال سے بڑھکر کسی پر اعتقاد نہیں کیونکہ اس زمانہ میں بڑا استاد صاحب کمال ہے حضرت نے فرمایا کہ اے خبیث ہمارے سامنے اس کی کیا حقیقت ہے اگر تیرا گرو گھنٹال جوگی جیپال کچھ کمال رکھتا ہے تو اس کو بھی اپنا حمایتی اور مددگار بنا کر لے آ الغرض پتھورا حضرت کے اس فرمان فیض ترجمان سے پشیمان ہوکر اپنے مکان کو چلا آیا کہ تھوڑے عرصہ میں اس کا گرو گھنٹال جوگی جیپال مرگ چھالے پر بیٹھا ہوا پراڑتا ہوا معہ اپنے شاگردوں کے جو کہ جادو کے شیبر اور اژدہوں پر سوار تھے راجہ کے مکان پر آپہونچے پتھورا نے اپنی تمام سرگذشت اور شادی دیو کے مسلمان ہو جانے کی کیفیت اپنے گرو جیپال سے بیان کی اور اس سے مدد چاہی - جوگی جیپال اس حال کے سنتے ہی مارے غصہ کے لال ہو گیا اور اسی وقت راجہ کو اپنے مرگ چھالے پر بٹھا کر معہ فوج ساحران کفار خونخوار اور جادو کے شیبر اور اژدہوں اور آتشیں چکر لے کر حضرت خواجہ بزرگ کی طرف روانہ ہوا اور اس کے شاگرد غول بیابانی کی طرح دہشتناک آواز سناتے اور آگ کا مینھ برساتے ہوئے آپ کے قریب آپہونچے اس طوفان کو دیکھکر حضور کے مردمان ہمراہی نے اس امر کی آپ سے اطلاع کی آپ نے اسیوقت اپنے ہمراہیوں کے گرد ایک حصار کھینچدیا اور آپ یاد الہی میں مشغول ہوئے کہ اس عرصہ میں جوگی جیپال اور

Marfat.com

پتھورا بداعمال معہ فوج ساحرانِ خونخوار کے شیر اور اژدہوں پر سوار آپ کے قریب آکر جادو کے آتشیں چکر اور ہزاروں شیر و اژدہے چاروں طرف سے حضرت خواجہ بزرگوار پر چھوڑنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اے کفار و نابکار و اس حرکت سے باز آؤ اور توبہ و استغفار کر کے خدا اور رسول پر ایمان لاؤ لیکن وہ بدذات آپ کے ان کلمات سے اور بھی طیش میں چاروں طرف سے وار کرنے لگے۔ جب تو حضرت خواجہ بزرگوار نے مجبور و ناچار ہو کر ایک مشت خاک پڑھکر ان کفار ناہنجاروں کی طرف پھینکی اس خاک کے پھینکتے ہی جادو کے تمام شیر و اژدہے آتشیں چکر انھیں کفار پر لوٹ کر حملہ آور ہوئے اور آتشیں چکروں سے ہزاروں جادوگر جلکر فنائے دارالسقر ہوئے تمام جادو کا انتظام درہم و برہم ہو گیا اور جیپال بداعمال کے کسی سحر میں اثر نہ رہا تو مجبور ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور آپ کے قدموں پر سر رکھکر اپنے قصور کی معافی کا خواستگار ہوا حضرت خواجہ بزرگ نے از راہ کرم ایک پیالہ پانی پر کلام ربانی پڑھکر جیپال کو پلایا اس پانی کے پیتے ہی کفر کی تاریکی جیپال کے دل سے جاتی رہی۔ پس اس وقت جیپال نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے بارگاہ ایزدی میں کیا منصب پایا ہے اور کس مقام والا تک آپ کی رسائی ہے آپ نے فرمایا کہ اول جو بات تو نے حاصل کی ہے وہ دکھلا بموجب فرمانِ حضور جیپال نے مرگ چھالا کو ہوا پر ٹھہرایا اور آپ جست کر کے اس پر جا بیٹھا اور آسمان کی طرف روانہ ہوا اور ادھر حضرت خواجہ غریب نواز نے بھی مراقبہ کیا جب کہ جیپال کو گئے ہوئے کچھ عرصہ گذرا آپ نے سر اٹھا کر اپنے ہمراہیوں سے فرمایا کہ آسمان کی طرف دیکھو تو جیپال کہاں تک پہونچا۔ ہر ایک نے آسمان کی طرف دیکھکر آپ سے عرض کی کہ یا حضرت جوگی جیپال ایک مرغ کی مثال نظر آتا ہے ایک لمحہ کے بعد پھر ارشاد ہوا کہ دیکھو اب کہاں ہے دیکھنے والوں نے عرض کی کہ یا حضور اب تو ہماری نظروں سے نہاں ہے پس اسوقت حضرت نے اپنی نعلین کی طرف اشارہ کیا۔ نعلین فوراً بروئے ہوا روانہ ہو کر جیپال کو فی الحال زدوکوب کرتی ہوئی لے آئیں جیپال نے حضور کے قدموں سر رکھکر امان چاہی آپ نے نعلین کو زدوکوب سے منع فرمایا۔ پھر جیپال نے حضور سے عرض کی کہ آپ بھی اپنا زینہ عالی دکھلائیں اور اس خاکسار کو اپنے ہمراہ لیجا کر عالم بالا کی سیر کرائیں چنانچہ

Marfat.com

حضرت خواجہ غریب نواز جیپال کو اپنے ہمراہ فلک کی سیر کے لئے لے گئے جب جنت کے دروازہ پر پہونچے حضرت خواجۂ بزرگ اندر تشریف لے گئے مگر جیپال کو داروغۂ جنت نے اندر جانے نہ دیا کہ اے شخص سوائے کلمہ گویوں کے دوسرا آدمی بہشت میں نہیں جاسکتا جس وقت حضرت خواجہ بزرگ جنت کی سیر سے واپس آئے جیپال نے عرض کیا کہ یا حضور مجھکو بھی کلمہ پڑھائیے میں بصدق نیت اپنی تمام برائیوں سے توبہ کرکے مسلمان ہوتا ہوں پس اسی وقت حضرت خواجہ بزرگ نے کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) پڑھایا اور عالم بالا کے بہت سے مدارج طے کرکے واپس آکر جیپال نے عرض کی کہ یا حضرت اس احقر کی آرزو ہے کہ قیامت تک زندہ رہوں یہ سنکر حضور خواجہ غریب نواز نے بارگاہ یا حیّ یا قیوم میں دعا کی آپ کی دعا مقبول بارگاہ ہوئی آپنے فرمایا کہ اے جیپال تو بصدق دل ایمان لایا تو ہمنے پھر تیری زیست ابدی کے لئے دعا کی اب تو ہمیشہ زندہ رہے گا پھر آپ نے ازراہ مہربانی جیپال کو لقب خضر بیابانی مرحمت فرمایا کہ اب تم ہمیشہ بھولے ہوئے آدمیوں کو رستہ بتایا کرو۔ سننے میں آیا ہے کہ اب تک حضرت بیابانی واسطے فاتحہ خوانی کے پنجشنبہ کے روز حضرت خواجہ بزرگ کے دربار میں حاضر ہوا کرتے ہیں اکثر اہل نظر نے ان کی زیارت بھی کی ہے اور اُن کی ملاقات سے بہت فیض حاصل کئے ہیں چنانچہ داسطے مشاہدہ حق کو ناحق کے اس وقت اجمیر کی مخلوق جمع تھی رائے پتھورا کو جیپال کے مسلمان ہوجانے کی نہایت پریشانی اور پشیمانی ہوئی آخر مجبور ناچار ہوکر اپنے مکان کو چلا آیا لیکن اتنا خیال کبھی کبھی دل میں ضرور کرتا تھا کہ خواجہ صاحب نے جو دیو اور جیپال کو مسلمان کرکے مجھپر قابو پایا وہ محض اپنی کرامت کی وجہ سے پایا ورنہ ازروئے جنگ تو میں بازی لیجاتا چنانچہ منقول ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ نے اس کے اس خیال باطل کو اپنے کشف باطنی سے معلوم کرکے اس کو کہلا بھیجا کہ ماترا زندہ بہ بادشاہ مسلمانان سپردیم۔ پتھورا اس بات کو سنکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس طرح سے عرض کرنے لگا کہ یا حضرت نہ میں جادو پر مائل نہ کرامت کا قائل اگر بزور شمشیر کوئی مجھکو اور میری فوج کو تسخیر کرے تو ماننے کی بات ہے ورنہ جادو منتر کشف و کرامت سب واہیات ہے یہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ پتھورا ایسا ہی ہوگا چنانچہ آپنے سلطان شہاب الدین محمد غوری کو خواب میں بشارت دی کہ اے بادشاہ غور اپنے لشکر ظفر پیکر کو لیکر ہندوستان کو روانہ ہو بفضل رب العالمین فتح

Marfat.com

وظفر تیرے ہمقرین ہے اس خواب کے دیکھتے ہی سلطان شہاب الدین غوری اپنا لشکر ظفر پیکر
ہندوستان کو روانہ ہوا اور ادھر کے مخبروں نے یہ خبر وحشت اثر راجہ پتھورا کو دی کہ بادشاہ اسلام
بڑے تزک و احتشام سے لشکر ظفر پیکر لیکر دہلی کی طرف آرہا ہے اس خبر کے سنتے ہی پتھورا اپنے
بہادر سپاہ لیکر اجمیر سے دہلی کو روانہ ہوا دہلی پہونچنے سے معلوم ہوا کہ ابھی بادشاہ کا لشکر سرہند
دو تین منزل ادھر ہے راجہ پتھورا دہلی سے تیس ہزار پیادہ و سوار اور تین سو ہاتھی لڑائی کے لیکر
گرما گرمی سے روانہ ہو کر سرہند ہوتا ہوا تراوڑی کے میدان میں جا پہونچا اور ادھر سے بادشاہ اسلام
بھی اپنی فوج ظفر موج لئے ہوئے قریب شام اسی میدان میں آموجود ہوا اور پتھورا کی فوج کے
میں لشکر کے ٹھہرنے کا حکم دیا الغرض تمام شب دونوں جانب کے پیادے اور سوار اپنے اپنے لشکر کی
حفاظت کرتے رہے صبحکو دونوں جانب سے فوج کی صف آرائی ہونے لگی ہر طرف کے نقیب آوازیں
پکارنے لگے ہر ایک سردار اپنے اپنے بہادروں کو بڑھا کر میدان میں لائے پھر تو میدان کارزار میں
بزن بزن اور مار مار کی آواز آنے لگی لشکر اسلام کے ترک دلیر مانند شیر حملہ آور ہوئے اور پتھورا کی
کے جوان بھی بڑی سرگرمی اور جانبازی کے ساتھ ترکوں کا مقابلہ کر رہے تھے غرضکہ کبھی تو دلاور
پتھورا ترکوں کو جا دباتے اور کبھی فوج شہاب الدین کے ترک دلیر ہندوستانیوں پر غالب آتے
الغرض سحر تا بہ نماز عصر دونوں طرف کے شجاع میدان میں زندہ دلی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے
مگر بعد نماز عصر بادشاہ نامدار دو تین ہزار سوار آزمودہ کار لیکر اور نصر من اللہ کہکر ایکبار کفار ناہنجار
کی فوج پر ٹوٹ پڑا آن کی آن میں میدان لاشوں سے پٹ گیا۔ جب تو کفار ناہنجار کے اوسان
بگڑ گئے پیر اکھڑ گئے تاب مقابلہ کی نہ لاسکے بھاگ نکلے مگر ترکوں نے جانے نہ دیا ہزاروں گرفتار
کیا پتھورا بھی پکڑا گیا بادشاہ اسلام نے فرمایا اگر تو اسلام قبول کرنے پر راضی ہو تو میں تجھے چھوڑ دوں
لیکن وہ بے ایمان ایمان نہ لایا اور بخواری اپنے کو قتل کرایا چنانچہ بعد مارے جانے رائے پتھورا
کے شہاب الدین نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو نائب سلطنت کیا اور آپ واسطے زیارت
حضرت خواجہ ہند الولی کے اجمیر تشریف فرما ہوا اور اجمیر آکر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ
علیہ کی زیارت سے مشرف ہوا اور یہاں کے بتخانوں کے بتوں کا توڑنے کا حکم دیا مگر رائے پتھورا کے
مندر میں ڈھائی روز کے اندر محراب سنگ مرمر پر آیات کلام الٰہی کندہ کرائے اور بتخانہ

Marfat.com

نہ خدا بنا کر نماز جمعہ اس میں پڑھی اور حضرت خواجہ بزرگ سے رخصت ہو کر غزنی کو روانہ ہوا۔

ذکر اولاد حضرت خواجہ بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ

کتب معتبر سے منقول ہے کہ حضرت خواجہ بزرگوار نے حسب بشارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نواسی برس کی عمر میں سید حسن مشہدی خنگ سوار اجمیر کے داروغہ کی بیٹی عصمت اللہ بانو سے اپنا نکاح پڑھایا اور دوسرا نکاح آپ کا ایک راجہ کی بیٹی امۃ اللہ سے ہوا بی بی عصمت بانو سے تین فرزند ارجمند پیدا ہوئے فرزند اول خواجہ حسام الدین صاحب فرزند دوم خواجہ فخر الدین صاحب فرزند سوم خواجہ ابو سعید صاحب اور زوجہ ثانی بی بی امۃ اللہ بانو کے بطن سے صاحبزادی بی بی حافظ جمال صاحبہ حضرت خواجہ بزرگ کی صاحبزادی تھیں اور خرقہ خلافت سے مشرف تھیں حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ بعد نکاح سات برس تک زندہ رہے آپکی عمر شریف کل ستانوے برس چھ ماہ چھ روز کی تھی۔

قطعہ تاریخ وفات

روز جمعہ و ششم رجب بودہ	کز جہاں خواجہ نقل فرمودہ
نود و ہفت سال عمرش بود	کاں زماں نقل از جہاں فرمود
سال نقلش بعزت و تمکیں	گو سراجِ جناں معین الدین
روضۂ پاک اوست در اجمیر	زائرش جن وانس از در وشیر

آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت سید خواجہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جانشین ہوئے اور عرصہ بیس سال تک آپ سے مخلوق خدا کو فیض حاصل ہوتے رہے آخر چھ سو تریپن ہجری میں کہ اس وقت آپکی عمر شریف تریسٹھ برس کی قصبہ سرواڑ میں وفات پائی قصبہ شہر اجمیر سے سولہ کوس کے فاصلہ پر بسمت جنوب راجہ کشن گڈھ کی ریاست میں ہے دوم صاحبزادہ سید حضرت خواجہ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب کشف تھے جو کہ ابدال کی صحبت میں رہکر غائب ہو گئے اور حضرت خواجہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اجمیر شریف

Marfat.com

میں وفات پائی آپ کا مزار مبارک اندرون درگاہ خواجہ غریب نواز کرناٹکی والان کے قریب ہے چھتری سنگ مرمر کے بنا ہے اور حضرت خواجہ غریب نواز کی دونوں بی بی صاحبہ کے مزار متصل مسجد صندل خانہ زیر درخت چنبیلی کے ہے۔

شجرۂ بیعت

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ و ہو من حضرت خواجہ عثمان ہارونی و ہو من حاجی شریف زندانی و ہو من خواجہ مودود چشتی و ہو من خواجہ قطب الدین مودود و ہو من خواجہ یوسف چشتی و ہو من خواجہ محمد چشتی و ہو من احمد ابدال چشتی و ہو من خواجہ اسحاق شامی و ہو من خواجہ ممشاد علو دینوری و ہو من شیخ امین الدین ابی ہبیرۃ البصری و ہو من شیخ سدید الدین و ہو من سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی و ہو من شیخ ابو الفیض و ہو من شیخ ابو الفضل و ہو من حضرت عبد الواحد بن زید و ہو من حضرت شیخ حسن بصری انصاری و ہو من حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلفا نامی کے اسم گرامی

حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ کے بیشمار مرید اور خلفاء گذرے ہیں لیکن ان میں سے چند خلفائے نامی کے اسم گرامی اس جگہ تحریر کیے جاتے ہیں خلفائے اول حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ دوم حضرت خواجہ حمید الدین صوفی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے سوم حضرت خواجہ فخر الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ آپ کے منجھلے بھائی صاحبزادے خلفائے چہارم حضرت شیخ وجیہہ الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے پنجم حضرت شیخ خواجہ برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے ششم حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے ہفتم حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ خلفائے ہشتم حضرت سلیمان غازی رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے نہم حضرت شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے دہم حضرت شیخ حسن خیاط۔ خلفائے یازدہم حضرت خضر بیابانی رحمۃ اللہ صرف جوگی جیپال خلفائے دوازدہم حضرت خواجہ صدر الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ خلفائے

Marfat.com

سیزدہم[13] حضرت خواجہ شیخ محمد ترک نارنولی رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے چہاردہم[14] آپ کی صاحبزادی بی بی حافظ جمال صاحبہؒ۔ خلفائے پانزدہم[15] حضرت خواجہ محمد یادگار سبزواری رحمۃ اللہ علیہ خلفائے شانزدہم[16] حضرت خواجہ ضیاء الدین حکیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے ہفدہم[17] حضرت خواجہ شیخ علی سنجری رحمۃ اللہ علیہ خلفائے ہشتدہم[18] خواجہ عبد اللہ بیابانی۔ خلفائے نوزدہم حضرت خواجہ شیخ مناکار رحمۃ اللہ علیہ خلفائے بستم[20] حضرت خواجہ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ خلفائے بست ویکم[21] حضرت خواجہ شیخ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ خلفائے بست ودوم[22] حضرت خواجہ سلطان مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ خلفائے بست وسوم حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی رحمۃ اللہ علیہ۔

حال تعمیر روضہ حضرت خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ العزیز

اخبار الاخیار میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ حسین ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز نے۔ جو حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں تھے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر بہت عرصہ تک مجاوری کی اس زمانہ میں اجمیر شریف بالکل غیر آباد تھا اور اس کے گردو نواح میں بہت سے درندے رہا کرتے تھے یہاں تک کہ حضور کے مزار مقدس پر بھی کوئی عمارت نہ تھی حضرت خواجہ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ مقدس کی عمارت بنوانے میں کوشش کی اور سلطان غیاث الدین خلجی نور اللہ مرقدہ بادشاہ کی اعانت سے اپنے ارادے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سلطان مذکور حضرت خواجہ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز حاصل کرنے کا بہت مشتاق تھا کئی مرتبہ آپکو بلوایا مگر آپ تشریف نہ لیگئے آخر کار یہ کہلا بھیجا کہ میرے پاس موئے مبارک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سنتے ہی حضرت خواجہ حسین رحمۃ اللہ زیارت کیلئے تشریف لے گئے، سلطان نے بہت تحفہ تحائف پیش کئے مگر حضرت نے منظور نہ فرمائے لیکن آپ کے صاحبزادے بالاتیار نے خواہش ظاہر کی حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس شرط سے تم لے سکتے ہو کہ اس روپے سے حضرت خواجہ بزرگ اجمیری اور حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہم کے روضہ مقدس کی عمارت بنوا دو چنانچہ آپ نے یہ منظور کر لیا اور دونوں بزرگوں کے روضے بنوا دئے۔

Marfat.com

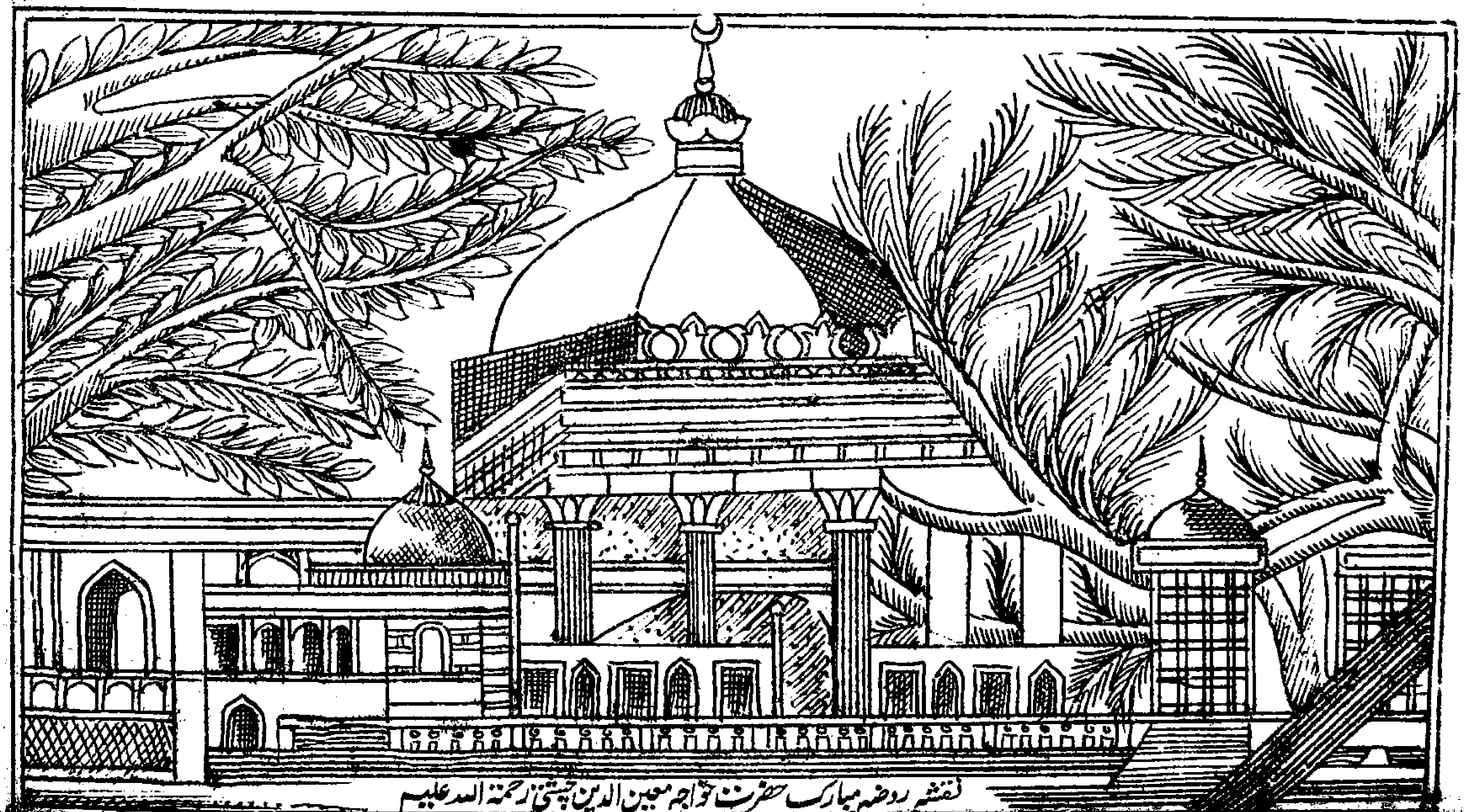

نقشہ روضہ مبارک حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ذکر حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین اوشی چشتی ثم دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

سیر الاقطاب میں لکھا ہے کہ پہلے آپ کو بختیار کہتے تھے بعد میں ملقب بہ قطب الدین ہوئے اور صاحب مرۃ الاسرار یوں فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ بزرگ از راہ مہربانی اکثر قطب الدین بختیار فرمایا کرتے تھے قطب الدین نام تھا بختیار خطاب ہوا اور نسب آپ کا حضرت امام حسین بن رضی اللہ تعالیٰ تک منتہی ہوتا ہے یعنی خواجہ قطب الدین بن سید کمال الدین احمد بن سید موسیٰ اوشی بن سید محمد بن سید احمد بن سید اسحاق حسن بن سید معروف بن سید احمد چشتی بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیخ تاج الدین اوشی کہ حضرت کے مرید تھے از روئے تحقیق لکھتے ہیں کہ آپ کی والدہ ماجدہ کو اول سے نصف قرآن مجید یاد تھا وہ کثرت سے قرآن شریف پڑھا کرتی تھیں آپ بسبب قوت ولایت کے یاد فرمایا کرتے تھے اور باآواز بلند اسم ذات کیا کرتے تھے اور ہر نیم شب باآواز بلند ذکر اسم ذات کیا کرتے تھے گھر والوں میں سے ہر ایک سنتا تھا بس جو کمالات ورتبہ عالی پروردگار نے طفلی میں حضرت کو عطا کیا تھا کسی اولیا کو بزرگی میں بھی میسر نہ ہوا ہوگا۔ شیخ تاج الدین نے اس روایت کو حضرت کی والدہ سے بپایہ تحقیق پہونچایا والدہ حضرت کی فرماتی تھیں کہ جس روز آپ تولد ہوئے ہیں آدھی رات تھی کہ میں اٹھی تھا کہ زمین سے آسمان تک تمام گھر روشن ہے میں اٹھی اور اپنے پروردگار کی درگاہ میں مناجات کی کہ الٰہی یہ کیا بھید ہے اس بندی پر ظاہر فرما۔ غیب سے ندا ہوئی کہ یہ وقت زائش تیرے فرزند کا ہے یہ روشنی اس کے نور دل کی ہے اسی وقت [illegible] اور حضرت تولد ہوئے شب دوشنبہ اور [illegible] تولد ہوئے سر اپنا سجدہ میں جھکا دیا اور ذکر اسم ذات [illegible] کیا کہ تمام محلہ سنتے تھے اور متعجب ہوتے تھے [illegible] لگا اور پیدا ہوتے ہی کلمہ پڑھا ستر ڈھانکنے کا حکم کیا اور فرمایا کہ جلد غسل دو یہ کہکر پھر چپ

Marfat.com

ہو گئے اور طفولیت میں بھی حضرت کی یہ کیفیت تھی کہ جو زبان سے نکلتا فوراً اس کا ظہور ہوتا
اور جب عمر شریف ڈھائی برس کی ہوئی آپکے والد کا انتقال ہو گیا فقط آپ کی والدہ ہی پرورش
فرماتی رہیں جب عمر شریف پانچ برس کی ہوئی پڑھنے بیٹھے اور صاحب جوامع الکلم راوی ہیں کہ
جب عمر شریف چار سال چار ماہ کی ہوئی آپ کی والدہ ماجدہ نے بڑی دھوم دھام سے آپ
کی بسم اللہ کی اور ایک غلام اور ایک کنیز اور کچھ نقد اور کچھ شیرینی ہمراہ کر کے محلہ کے
مکتب میں روانہ کیا ناگاہ راستہ میں ایک مرد ملا اور اس نے غلام سے پوچھا کہ اس
نیک کردار کو کہاں لئے جاتا ہے غلام نے کہا کہ محلہ کے مکتب میں بٹھانے جاتا ہوں
اس مرد نے کہا کہ اس سعید ازلی کو مولانا **ابا حفص** کے مکتب میں لیجا کہ وہ عارف
کامل ہے الغرض وہ مرد بھی ہمراہ ہوا اور حضرت کو لیکر مولانا مذکور کے پاس آئے واسطے
تربیت کے سپرد کیا اور وہ مرد چلا گیا اُس وقت مولانا نے اُس مرد غلام سے پوچھا کہ اُس
مرد کو کہ جو تیرے ہمراہ تھا تو جانتا ہے اس نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا مولانا نے فرمایا
وہ خضر علیہ السلام تھے صاحب سیر الاقطاب ناقل ہیں کہ حضرت نے تکمیل علوم ظاہر
اور باطنی کی مولانا ابو حفص سے کی اور صاحب سنابل ناقل ہیں کہ ایام مکتب خواجہ نزدیک
تھا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی سیر کرتے ہوئے داخل اوش ہوئے حضرت
قطب الاقطاب پہلے ہی صحبت میں مرید ہوئے اور سبع سنابل میں ہے کہ جب عمر شریف
حضرت کی پانچ برس کی ہوئی ایام مکتب قریب تھے کہ خواجہ بزرگ داخل اوش ہوئے
حضرت قطب الاقطاب کی والدہ نے آپ کو خواجہ بزرگ کی خدمت میں بھیجا آپ نے تختہ
دست مبارک میں لیکر چاہا کہ کچھ تحریر کریں غیب سے ندا ہوئی کہ ذرا ٹھہر حمید الدین
آتا ہے وہ تعلیم کرے گا ادھر قاضی حمید الدین نے ناگور میں آواز سنی کہ اوش میں جا کر
قطب کی تعلیم کر قاضی جی نے چشم بند کیں معاً اپنے کو اوش میں محفل خواجہ میں پایا اور حضرت
سے کہا کہ تمہارے واسطے کیا لکھوں آپ نے فرمایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا
من المسجد الحرام۔ قاضی نے کہا کہ یہ پندرھویں پارہ میں ہے تو نے پہلے کس سے پڑھا
فرمایا کہ میری والدہ کو اول کے پندرہ پارے یاد تھے وہ پڑھا کرتی تھیں میں یاد کر

Marfat.com

تھا۔ الغرض آپ نے چار روز میں قرآن شریف تمام کیا صاحب سیر الاولیا سے نقل ہے کہ آپ نے بماہ رجب ۵۲۲ھ میں بمقام مسجد امام ابو اللیث سمرقندی شہر بغداد میں روبرو شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ اوحد الدین کرمانی و شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمود اصفہانی کے حضرت خواجہ بزرگ سے بیعت کی اور بتدریج خرقہ خلافت پایا اور ہمراہ خواجہ بزرگ بغداد شریف میں ریاضت شاقہ کی اور ہدایت خلق اللہ میں مصروف رہے پھر ادرچندے خواجہ بزرگ سے جدا ہو کر سیر کی اور بزرگوں سے ہم صحبت رہے کس واسطے کہ حضرت خواجہ بزرگ بحکم رسول مقبول ہندوستان میں تشریف لے آئے تھے جب حضرت نے سنا کہ حضرت خواجہ بزرگ بمقام اجمیر مقیم ہیں شہر بغداد سے واسطے زیارت پیر مرشد کے عازم ہندوستان ہوئے اول ملتان میں تشریف لاکر شیخ بہاء الدین ذکریا اور شیخ جلال الدین تبریزی سے ملے اور بہت کچھ اتحاد پیدا ہوا چندے قیام فرما کر رونق افروز دہلی ہوئے اور ایک عرضی شوق قدمبوسی میں تحریر کر کے حضرت خواجہ بزرگ کی خدمت میں ارسال کی حضرت خواجہ بزرگ نے اس عرضی کو ملاحظہ فرما کر لکھا کہ قرب روحانی بعد مکانی ہرگز مانع نہیں ہے، اور زبانی فرمایا کہ بابا بختیار کو دہلی میں رہنا چاہیے جب یہ جواب آیا حضرت نے دہلی میں قیام فرمایا مگر دو تین بار واسطے زیارت حضرت خواجہ بزرگ کے اجمیر تشریف میں تشریف لے گئے صاحب دلیل العارفین لکھتے ہیں کہ حضرت کی تشریف آوری کو سلطان شمس الدین بادشاہ دہلی نے غنیمت جانا اور پیشوائی کی اور شہر میں لاکر رکھا۔

حالات مولانا جمال الدین محمد بسطامی و شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام

ہر دو بزرگ دیکھتے ہی معتقد ہوئے اور باہمی نہایت اتحاد بڑھا اور سلطان بھی ہر ہفتہ میں دوبار حضرت کی زیارت سے مشرف ہونے کو حاضر خدمت ہوتا تھا محل بادشاہی جو دہلی میں تھا بابت کیلو کھڑے کہ جہاں اب مقبرہ ہمایوں بادشاہ ہے پانچ کوس کا بعد ہے آخر سلطان نے بہت منت لاکر شہر میں اپنے قریب رکھا لاڈو سرائے کے جنگل میں قریب عمارات سلطان شمس الدین التمش حضرت کی حویلی کے نشان مشہور ہیں معتقد وہاں بھی جبہ سائی کرتے ہیں اور مسجد اعز الدین آپ کے سپرد کی جہاں بیٹھ کر حضور ہدایت خلق میں مصروف رہتے تھے اور بزرگان و امرایان شہر سب حضرت کی

Marfat.com

خدمت میں ارادت و عقیدت رکھتے تھے بلکہ روئے مبارک کے شیدا تھے اسی عرصہ میں مولانا بدالدین غزنوی نے حضرت سے بعیت کی اور پھر خلافت حاصل کی صاحب سیر العارفین ناقل ہیں کہ جب مولانا جمال الدین کا انتقال ہوا تو سلطان نے چاہا کہ حضرت کو شیخ الاسلام بنائے حضرت نے قبول نہ کیا تب ناچار ہو کر شیخ نجم الدین صغرا کو شیخ الاسلام بنایا اس عہدہ جلیل القدر کے ملتے ہی قلب انکا مکدر ہوا اور غرور پیدا ہو گیا اور من جانب حضرت کے رنج پیدا ہوا ایکبار حضرت سے عرض کیا کہ آپکے آگے میری کوئی عزت نہیں کرتا الغرض ایسا حسد بڑھا کہ خود حاسد مشہور ہوئے سیر الاولیا سے نقل ہے کہ ایک بار حضرت خواجہ بزرگ واسطے کسی کار ضروری اولاد کے دہلی میں تشریف لائے اور حضرت قطب الاقطاب کے مکان پر فروکش ہوئے حضرت نے اپنے مرشد کی تشریف آوری کو سعادت سمجھکر عرض کیا کہ آپکو بادشاہ کے پاس جانیسے کیا فائدہ خود دولت سرائے بادشاہ پر تشریف لے گئے بادشاہ آپکے آنے کی خبر سنکر خوش ہوا اور اپنی سعادت سمجھی کہ زہے طالع کہ حضرت نے میرے گھر کو لزوم سے مشرف فرمایا اور بہت کچھ پیش کش کیا اور فوراً کاربراری ہو گئی اسی مجلس میں رکن الدین حلوائی حاکم اودھ حاضر ہوا اور حضرت سے بالادست بیٹھا بادشاہ کو یہ حرکت اُس کی ناگوار معلوم ہوئی حضرت نے نور باطن سے دریافت فرمایا ارشاد کیا کہ جب حلوا اور کاک موجود ہوں اگر کاک پر حلوا بیٹھے تو کیا غلطی ہے حضرت **سلطان المشائخ** رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ جب حضرت خواجہ بزرگ رونق افروز دہلی ہوئے ہیں تو شیخ نجم الدین صغرا شیخ الاسلام دہلی تھے ان میں اور خواجہ بزرگ میں بہت دوستی تھی بلکہ خراسان کی ملاقات تھی خواجہ بزرگ مکان شیخ نجم الدین پر ملنے تشریف لائے یہ اپنے مکان کے صحن میں کچھ بنوا رہے تھے حضرت خواجہ بزرگ کی طرف متوجہ نہ ہوئے حضرت نے نزدیک پہونچکر سلام علیک کی اور فرمایا کہ شیخ الاسلام دہلی نے تیرا دماغ بگاڑ دیا کہ جو قدیم دوستوں سے بھی نہیں ملتا شیخ الاسلام نے کہا کہ میں تو آپ کا معتقد اور نیازمند ہوں مگر تم نے اس شہر میں اپنے مرید کو چھوڑا ہے اُس کے آگے میری شیخی کو کوئی نہیں پوچھتا آپنے تبسم کر کے فرمایا کہ میں قطب الدین کو اپنے ہمراہ اجمیر لیجاؤں گا جب حضرت قیام گاہ پر تشریف لائے **خواجہ قطب الدین** کو اپنے روبرو بلایا اور فرمایا کہ بابا قطب الدین اس شہر کے بعض لوگ تیرے شاکی ہیں میرے ہمراہ اجمیر میں چل اور وہاں کی مسند شیوخت پر بیٹھ میں تیرے روبرو حاضر ہوں گا اور خدمت کروں گا

Marfat.com

قطب الاسلام نے دست بستہ عرض کی جو ارشاد ہوا حضور کی بندہ نوازی ہے میری مجال تو
آپ کے روبرو کھڑے ہونے کی بھی نہیں چہ جائے بیٹھوں صبح حضرت خواجہ قطب الدین کو ہمراہ
لیکر طرف اجمیر کے چلے یہ حال سُنکر تمام شہر میں غل مچا سب کی آنکھوں میں جہاں تیرہ و تاریک
ہوگیا سلطان اور تمام شہر ہمراہ ہو کر پیچھے دوڑے آپ کے قدموں کی خاک چہروں سے ملتے اور
روتے چلے جاتے تھے جب حضرت خواجہ بزرگ نے خلق دہلی کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ بابا قطب الدین
جا دہلی میں رہ کہ یہ تمام دہلی تیرے جانے سے بہت رنجیدہ ہے اتنے دلوں کو دکھانا نہ چاہیئے
جا تجھکو خدا کے سپرد کیا اور دہلی کو تیرے حفظ امان میں چھوڑا حضرت خواجہ بزرگ راہی طرف
اجمیر کے ہوئے اور بادشاہ اور رعایا نے مقدم حضرت قطب الاقطاب کو غنیمت سمجھا بہت
خوشی کرتے ہوئے ہمراہ حضرت کے شہر میں آئے لکھا ہے کہ جس وقت خواجہ بزرگ **شیخ
نجم الدین صغرا** کے مکان پر رونق بخش ہوئے تھے تو وہ بوجہ حسد قطب الاقطاب
کی بے مروتی سے پیش آئے خواجہ بزرگ نے اس وقت فرمایا تھا کہ نجم الدین تو بہت رسوا ہوگا
آخر ویسا ہی ہوا اس کی کیفیت یہ ہے کہ **شیخ جلال الدین تبریزی** کہ خلیفہ شیخ
شہاب الدین کے اور پیر بھائی **شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی** کے تھے جب وقت
شیخ شہاب الدین نے بغداد سے شیخ بہاءالدین کو طرف ملتان کے روانہ کیا تو شیخ جلال الدین
نے بھی بوجہ محبت اپنے پیر بھائی کے اپنے پیر سے رخصت لیکر دونوں صاحب ہمراہ وارد ہندستان
ہوئے شیخ بہاءالدین ملتان میں ٹھہرے اور شیخ جلال الدین سیر کرتے ہوئے دہلی میں آئے
جب ان کی خبر سلطان کو پہنچی شہر سے باہر آکر ان کا استقبال کیا کس واسطے کہ یہ وارد ہندوستان
ہوتے ہی شہرۂ آفاق ہو گئے تھے جب شیخ کا اور سلطان کا مقابلہ ہوا سلطان نے اپنا گھوڑا خالی کیا
اور مصافحہ کیا اور باعزاز تمام لیکر شہر میں آیا یہ امر شیخ نجم الدین کو اچھا نہ معلوم ہوا حسد کی آگ بھڑکی
اس واسطے کہ ان کی کرامات تو پہلے ہی بادشاہ شاہ ولایت ہند صلب فرما چکے تھے یہ خالی رکھے تھے سلطان
نے شیخ نجم الدین سے دریافت کیا کہ شیخ جلال الدین کو کس جگہ ٹھہرانا چاہیئے انھوں نے کہا یہ جو
محل سلطانی کے قریب ہے خالی ہے اسمیں قیام کرا دیجئے ان کا مدعا یہ تھا کہ اس مکان میں جن ہتا ہے
کسیکو ٹھہرنے نہیں دیتا اسمیں شیخ کی قلعی کھلجائیگی شیخ جلال الدین نے نور باطن سے اس امر کو دریافت فرما کر کہا کہ

Marfat.com

اس مکان کی کنجی دو۔ تا میں اس مکان میں قیام کروں جب کنجی شیخ کو ملی اپنے خادم تراب کو کنجی
دیکر فرمایا کہ اس مکان میں جا اور بلند آواز سے کہدے کہ اس مکان میں جلال الدین تبریزی آتا ہے
جلد اس مکان سے نکل جاؤ پس اس آواز کے سنتے ہی جن وہاں سے فرار ہوئے اور شیخ جلال الدین
وہاں آکر قیام پذیر ہوئے جب شب گذری اپنے وظائف سے فارغ ہوکر واسطے ملاقات
قطب الاقطاب کے چلے حضرت کو نور باطن سے ان کا آنا معلوم ہوا اور دروازہ سے پیشوائی کر کے
مکان میں لائے اُس روز آپ کے یہاں مجلس سماع تھی تمام درویش حاضر تھے درویشوں کو اس بیت پر
وجد ہو رہا تھا در میکدہ وحدت ہشیار نمیگنجد ٭ در عالم تیر نگی جز یار نمیگنجد ٭ اور وہ دن بھی جمعہ کا تھا
دونوں بزرگوں نے نماز جمعہ ادا کی اور پھر اپنے قیام گاہ کو واپس آئے لکھا ہے کہ شیخ عشا کے وضو سے نماز صبح کی
ادا کیا کرتے اور بعد نماز چاشت کے پلنگ پر لیٹ جاتے تھے اور غلام تلوے سیلایا کرتے تھے غلام ترکی
صاحب جمال تھا اس کو شیخ نے ایک ہزار دینار دیکر خرید کیا تھا اور شیخ کو بہت عزیز تھا ایک روز شیخ
جلال الدین معمولی طور پر صحن مکان میں پلنگ پر دراز تھے اور یہی غلام چپی کر رہا تھا اور شیخ نجم الدین واسطے
امامت نماز صبح کے بالاخانہ محل سلطانی پر تھے ان کی بھی نظر شیخ پر پڑی اسیوقت بادشاہ سے
کہا کہ جس کے آپ معتقد ہیں دیکھئے نماز فجر بھی ادا نہیں کی اور اس صاحب جمال سے خلوت رکھتا ہی شیخ
جلال الدین نے اپنے کشف سے معلوم کیا اور باآواز بلند کہا کہ نجم الدین اگر پہلے دیکھتا تو اس لڑکے
کو میری بغل میں دیکھتا اس بات سے سلطان شرمندہ ہوا اور شیخ نجم الدین کو بہت کچھ جھڑکا مگر یہ اب
بھی باز نہ آیا اس کا حسد اور زیادہ ہوا اور اس فکر میں ہوا کہ کسی طرح شیخ کو زک دیجئے اتفاقاً شہر میں ایک
گانیوالی عورت بہت حسین تھی اور کبھی کبھی شیخ جلال الدین کے روبرو بھی گانے آتے تھی اور شیخ نجم الدین
کے پاس بھی جاتی تھی شیخ نجم الدین نے ڈھائی سو دینار اس کو نقد دیئے اور ڈھائی سو دینار کسی دوکاندار
کے پاس جمع کرا دیئے اور کہا کہ شیخ جلال الدین پر زنا کی تہمت لگائے جب تو یہ کام کر دیگی ڈھائی سو
اس دوکاندار سے لیلینا اُس عورت نے ایسا ہی کیا یعنی مشہور کیا کہ جلال الدین نے یہ جبر مجھسے حرام کیا
جب یہ خبر سلطان کو پہونچی نہایت متفکر ہو کر اطراف جوانب سے علما اور مشائخ روزگار مثل شیخ
بہاؤالدین ملتانی کو ملتان سے شیخ حمید الدین سوالی کو ناگور سے طلب کیا اور ایک مجلس جمع کر کے اس عورت اور شیخ
جلال الدین کو بلایا شیخ بہاؤالدین نے اُس مجمع میں اس عورت سے فرمایا کہ اہل اللہ پر کچھ پوشیدہ نہیں ہے تو

Marfat.com

کہدے ورنہ تو اپنے کئے کو پہونچے گی اُس عورت نے عرض کیا کہ یہ افترا نجم الدین صغرا کا ہے اس نے مجکو پانچسو دینار فلاں دوکاندار کے روبرو دیکر یہ بات غلط کہوائی تھی اور شیخ جلال الدین بالکل پاک میں جب دوکاندار سے دریافت کیا اس نے بھی سچی گواہی دی سلطان نجم الدین پر بہت خفا ہوا اور شیخ الاسلامی سے جدا کیا چنانچہ خواجہ بزرگ کی خفگی اور قطب الاقطاب کے حسد کا یہ ثمرہ ہوا صاحب راحت المحبین ناقل ہیں کہ حضرت خواجہ قطب الدین جسکو مرید کرتے کامل بناتے تھے اور ارشاد فرمادیتے تھے کہ فقرا کی خدمت کرنا بادشاہوں اور امیروں سے دور رہنا ایک یہ کرامت تھی کہ جس کو جو کچھ تعلیم فرمائی وہ تمام عمر اس پر عمل کرتا تھا لکھا ہے کہ حضرت نے سب سے پہلے حضرت بابا **فرید الدین** گنج شکر کو مرید اور خلیفہ فرمایا چنانچہ جب بابا صاحب کو حضرت کی خدمت میں دیکھا تو خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ بابا بختیار تو نے بہت بڑے شاہباز کو قید کیا کہ جس کا آشیانہ صدرۃ المنتہیٰ ہوگا یہ فرید شمع ہے اس سے ہمارا خاندان روشن اور منور ہوگا یہ ذکر اسوقت کا ہے کہ جب حضرت خواجہ بزرگ دوبارہ دہلی تشریف لائے تھے۔ صاحب مراۃ الاسرار ناقل ہیں کہ حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ عہد سلطان شمس الدین التمش میں ایک درویش کے یہاں مجلس سماع تھی اور حضرت خواجہ قطب الدین و قاضی حمید الدین بھی موجود تھے کہ **شیخ** علی غل مچاتے ہوئے آئے اور حضرت سے کہا کہ مولانا رکن الدین سمرقندی بہت سے علما کو ہمراہ لئے آتا ہے کہ درویشوں کو سماع سے باز رکھے حضرت قاضی **حمید الدین** نے صاحب خانہ کو بلا کر کہا کہ تو روبرو نہ آنا اگر وہ بے اجازت ہماری آوے گا ہم سمجھ لیں گے اور پھر سماع میں مشغول ہوئے اور مولانا مذکور دروازہ پر آئے اور صاحب خانہ کو بلایا جب اُس کا نشان نہ ملا ناچار ہوئے اور اُن کے دل پر ایک ہیبت چھاگئی آخر واپس پھر گئے اور بحر المعانی میں لکھا ہے کہ جب حضرت دہلی میں مقیم ہوئے تو اس وقت مقتدائے شہر خواجہ **سید مبارک تھے** دونوں بزرگوں نے باہم نماز جمعہ ادا کی بعدہ حضرت نے سید مبارک سے فرمایا کہ ہم تم دونوں سماع سنیں سید صاحب نے کہا بے اجازت رسول مقبول میں کچھ نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آج کی شب تم کو اجازت ہو جائے گی چنانچہ سید صاحب نے اسی شب کو خواب میں دیکھا کہ رسول مقبول فرماتے ہیں کہ اے فرزند قطب الدین کی مجلس میں حاضر ہو صبح سید صاحب آکر شریک سماع ہوئے اور سماع کی کیفیت یہ ہے کہ جب قاضی حمید الدین ناگوری بعد تعلیم قطب الاقطاب دہلی کو آئے تھے کہ راستہ میں ایک مرغ صوتیں

Marfat.com

کہ اس کو ققنس بھی کہتے ہیں اس کی چونچ میں دو سوراخ ہوتے ہیں جب وہ مست ہو کر آواز دیتا ہے
ہر سوراخ سے صدائے گوناگوں نکلتی ہے وہ ایک جگہ بیٹھا تھا اور قاضی صاحب کا وہاں سے
گذر ہوا اور وہ مستی کے عالم میں صدائیں دے رہا تھا اُس کی آواز حضرت کے گوش زد ہوئی بیخود
ہو کر گر پڑے بعدہٗ وجد کرنے لگے ہر چند مرید شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے مگر یہ گداز گی
حضرت خواجہ بزرگ کی صحبت کے اثر سے پیدا ہوئی جب آپ کو ہوش ہوا تو خضر علیہ السلام کو اپنے
پاس کھڑا پایا کہ فرماتے ہیں کہ اے حمید الدین تو نے سماع سنا اور مشائخوں نے بھی سنا ہے اُس
روز سے قاضی بخلاف اپنے پیروں کے سماع سنتے رہے **شاہ اشرف جہانگری** نے اپنے
مکتوبات میں لکھا ہے کہ حضرت قطب الاقطاب ملتان میں تشریف لاکر ایک مسجد میں ٹھہرے
شیخ **بہاء الدین زکریا** نے نور باطن سے دریافت کر کے ایک خادم کو حضرت کی خدمت
میں بھیجا حضرت وضو کر رہے تھے خادم نے دیکھا کہ جو قطرہ پانی کا زمین پر گرتا ہے اُس کو
ملائک اٹھا لیتے ہیں چونکہ خادم بھی اہل نظر تھا یہ حال دیکھکر خدمت شیخ میں جاکر عرض
کی شیخ اُسی وقت پہنچے اور حضرت کو سوار کرا کر اپنی خانقاہ میں لائے اور بہت دھوم سے
ضیافت کی تب حضرت کھانے سے فارغ ہوئے تبسم کر کے فرمایا بہاء الدین ضیافت تو کی
خشک کی شیخ حضرت کے اشارہ کو سمجھ گئے اور قوالوں کو طلب کیا سماع شروع ہوا عاشقان دل
سوختہ کو وجد ہوا آواز ہائے ہو بلند ہوئی یہ غلغلہ سنکر تمام درویشان سہروردی جمع ہو کر آئے
اور اس ارادہ سے شیخ کو منع کیا شیخ نے کہا کہ ایک بزرگ چشتیہ مہمان ہے اسکی خاطر یہ عمل
جب وہ لوگ نزدیک حضرت کے آئے اُنپر بھی آتش عشق شعلہ زن ہوئی اور اُن کے دلوں کو آتش عشق
چشتیہ نے کباب کر دیا سب کو ذوق اور شوق وجد ہوا جب اُنکو افاقت ہوئی بعضے اُن میں سے
مرید ہوئے بعض نے خرقہ خلافت حاصل کیا اور ہانسی تک سب حضرت کے ہمراہ آئے صاحب
فوائد المسلمین ناقل ہیں کہ بندہ ایک بار واسطے پابوسی حضرت خواجہ قطب الدین کے حاضر
ہوا اسوقت اکثر واصلان حق خدمت عالی میں حاضر تھے مثل قاضی حمید الدین و سید نور الدین
مبارک و مولانا علاء الدین کرمانی کہ کچھ حج کا ذکر آگیا حضرت نے زبان مبارک سے فرمایا اللہ
تعالیٰ اپنے بندگان خاص کے واسطے اگرچہ وہ کہیں بیٹھے ہوں خانہ کعبہ کو واسطے طواف

Marfat.com

کرتے اُن کے بھیجدیتا ہے اس بات کے سنتے ہی اہل مجلس کو عالم بیہوشی تاری ہوا اور کعبہ کو اپنے روبرو دیکھا پس جو شرائط طواف کعبہ تھے ہم سب بجالائے پس غیب سے آواز آئی کہ اے عزیز حج تمہارا قبول ہوا اس میں مجلس برخاست ہوئی بندہ بھی اٹھا اور طرف ہانسی کے چلنے کا ارادہ کیا میری طرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ بابا فرید تو جاتا ہے میں نے پھر آداب کیا اور عرض کی جو ارشاد ہو فرمایا کہ جا تقدیر میں ایسا ہی لکھا ہے کہ وقت نقل خواجہ بزرگ کے میں حاضر نہ تھا میرے سفر آخرت کے وقت تو حاضر نہ ہو اور اہل مجلس سے فرمایا کہ گنج شکر کے واسطے فاتحہ اور اور اخلاص پڑھو اور مصلےٰ اور عصا بندہ کو عطا کرکے فرمایا کہ دوگانہ ادا کر اور فرمایا باقی تبرکات تیری امانت قاضی حمید الدین کے سپرد کر دوں گا میری نقل سے پانچ چار روز بعد تجھکو دینگے میری جگہ تیری جگہ ہے فرمایا کہ مرید کو چاہیئے کہ پیر کے قدم بہ قدم رہے اس سے تجاوز نہ کرے پھر بندہ کو گلے لگایا اور فرمایا کہ تجھکو خدا کے سپرد کیا بندہ مرخص ہوکر ہانسی کی طرف روانہ ہوا۔ فواید الفواید سے منقول ہے کہ حضرت کو ہر وقت کمال استغراق رہتا تھا اگر کوئی ملنے آتا بدیر خبر ہوتی اور عذر کرکے جلدی رخصت فرماتے یہاں تک فنائے احدیت میں مستغرق رہتے تھے کہ فرزند کا انتقال ہوگیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی اس کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ حضرت کے پسر خواجہ محمد نے سات سالہ عمر میں وفات پائی اُن کی والدہ کے رونے کی آواز جب گوش زد حضرت ہوئی دریافت فرمایا کہ یہ کیا شور ہے عرض ہوئی کہ حضرت کے صاحبزادہ خواجہ محمد صاحب نے انتقال کیا اُن کی والدہ روتی ہیں یہ سنکر فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اگر اس کی بیماری کی پہلے سے خبر ہوتی تو اس کو صحت ہوتی اور صاحب مراۃ الاسرار نے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت دہلی سے اجمیر گئے ہیں **نقل** از سیر الاولیا کہ جن روزوں میں حضرت بمقام ملتان شیخ بہاء الدین کے مہمان تھے ایک شب افواج کفار زیر حصار ملتان آئے اور چاہا کہ شہر کو لوٹیں اُس وقت حاکم ملتان حضرت کی خدمت میں آیا اور حضرت اور شیخ بہاء الدین اور شیخ جلال الدین صاحبوں سے اُن کی دفع کی دعا چاہی اس وقت حضرت کے دست مبارک میں ایک تیر تھا وہ حاکم کو عنایت فرماکر کہا کہ اس کو اپنے کھڑے چلا اور فوج غنیم کی طرف پھینک اس نے ایسا کیا اُسیوقت اس فوج پر بجلی سی چمکی جس کی ہیبت سے ان کے دل کانپ اٹھے اور فرار ہوئے

Marfat.com

لکھا ہے کہ ایک روز قطب الدین ایبک چند توڑہ زر لیکر حضرت کی خدمت میں آیا حضرت نے انکو قبول نہ فرمایا اور تبسم کر کے فرمایا کہ اس کی بندہ کو حاجت نہیں یہ بات اس کو ناگوار گذری آپ نے نور باطن سے معلوم فرما کر جس بوریہ پر فروکش تھے اُس کا کونہ الٹ کر فرمایا کہ دیکھہ جب شنے نظر کی دیکھا کہ ایک دریا بہ رہا ہے جسمیں بیشمار توڑہائے زر و نقرہ بہتے چلے جاتے ہیں وہ یہ حال دیکھکر شرمندہ ہوا اور اپنی جبرت پر استغفار کی حضرت بابا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت کے ہمراہ مسافر تھا کہ ایک دریا کے کنارہ پر پہونچے اس کے کنارہ پر جھاڑی تھی وہاں شیر لگتا تھا اور کشتی بھی موجود نہ تھی حضرت نے میری طرف دیکھکر فرمایا کہ اے فرید کہو کیونکر اس دریا کے پار ہوں جو شیر کی آفت سی بچیں میں حیران تھا کچھ جواب نہ دیسکا تبسم فرما کر سورۂ اخلاص پڑھنی شروع کی ہنوز سورہ تمام نہیں ہوئی تھی کہ پانی اِدھر اُدھر ہو گیا بیچ میں راستہ دیدیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور دریا سے پار آئے

نقل ہے کہ ایک پیرزال شکستہ حال حضرت کی خدمت میں آئی اور آداب بجالا کر عرض پرداز ہوئی کہ تیرہ برس کا عرصہ گذرا کہ میرا فرزند کہ جس کی عمر نو برس کی تھی غائب ہو گیا ہے اُس کی کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا آپ نے چندے مراقبہ فرمایا بعدہٗ سر اٹھا کر فرمایا کہ وہ تیرے مکان پر موجود ہے آپ یہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص دوڑا آیا اور اس پیرزال سے کہا کہ تیرا فرزند ابھی تیرے گھر آیا وہ سنتے ہی دوڑی آئی اور فرزند سے ملی اور اس سے حال دریافت کیا کہ تو کہاں تھا اور کیونکر آیا اس نے بیان کیا کہ میں ملک ادم میں تھا ایک سوداگر مجھکو اپنے ہمراہ لے گیا تھا اسی وقت کا ذکر ہے کہ ایک مرد بزرگ مجھسے ملا اور کہا کہ تیری مادر تیرے فراق میں روتی ہے اُسے چلکر مل میں نے کہا کہ وہ کہاں ہے اس نے کہا کہ وہ قریب ہے میں اُس کے ہمراہ شہر کے باہر آیا اس نے کہا تو آنکھیں بند کریں لے آنکھیں بند کیں جب آنکھہ کھولی اپنے کو اس گھر میں پایا **جواہر فریدی** سے نقل ہے کہ غلغلہ سخاوعطا سلطان شمس الدین کا بلند ہوا تو **ناصری شاعر** ایک قصیدہ سلطان کی شان میں لکھکر لایا یہاں حضرت خواجہ قطب الدین کی کرامات کا شہرہ سنا ایک قصیدہ حضرت کی شان میں بھی کہا اور حضرت کی خدمت میں آیا قصیدہ پڑھکر دعا چاہی کہ بادشاہ کی سرکار سے مجھکو بہت زر ملے حضرت نے دعا کی اور فرمایا کہ تجھکو بہت کچھ ملیگا جب دربار سلطان میں حاضر ہوا قصیدہ پڑھا سلطان اُس کو سنتے ہی دوسری طرف متوجہ ہوئے اس نے اُس وقت حضرت کی طرف رجوع کی بادشاہ نے پھر متوجہ ہو کر فرمایا کہ پھر پڑھ اُس

پھر پڑھنا شروع کیا سلطان بہت خوش ہوا اور پچپن ہزار روپیہ عنایت کیا صاحب سیر الاولیا نقل ہیں کہ حضرت نے خود فرمایا ایک بار بندہ اور قاضی حمید الدین مسافر تھے کنارہ دریا پر پہونچے اور تین دن کے بھوکے تھے ایک بکری پیدا ہوئی جو کی دو روٹیاں اس کے منہ میں تھیں ہمارے آگے رکھکر چلی گئی اس کو فرستادہ خدا سمجھکر ہمنے کھایا اور شکر یہ خدا ادا کیا اسی عرصہ میں ایک بچھو گھبرایا ہوا ہمارے روبرو آیا اور دریا کی طرف چلا ہم بھی اُس کے پیچھے چلے جب کنارہ پانی کے پہونچے دریا نے رستہ دیا جب دوسرے کنارہ پر گئے دیکھا کہ ایک شخص بشکل مردہ پڑا ہے اور ایک اژدہا اسکو کھانا چاہتا ہے اُس بچھو نے اس اژدہے کے ایک ڈنک مارکر ہلاک کیا اور ناپید ہوا جب ہمنے قریب جاکر دیکھا تو وہ ایک شرابی تھا جو بدمست و مدہوش پڑا تھا ہمکو تعجب ہوا کہ ایسے نافرمان پر یہ مہربانی ہیں آواز آئی کہ اے عزیز و نیکوں کو ہم نگاہ رکھیں بدوں کی محافظت کون کرے پھر وہ مرد ہوشیار ہوا اور یہ ماجرا سُنکر شرمندہ ہوا اور توبہ کی سیر الاولیا سے نقل ہے کہ ایک بار حضرت کے گھر تین فاقہ گذرے آپ کے گھر میں شرف الدین بقال کی عورت سے کبھی قرض لیلیا کرتی تھیں وہ ہمسایہ تھا ایک روز اُس کی عورت نے ازراہ غرور خواجہ کے گھر میں کہا کہ اگر ہم تمہارے ہمسایہ نہ ہوتے تو تم کہاں سے کھاتے کیونکر اوقات بسر کرتے یہ خبر حضرت کو بھی ہوئی آپ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ آج سے جسقدر کافی ہو میرے حجرہ کے طاق میں سے کاک لیلیا کرو اُس روز سے ایسا ہی ہوا دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت کے زیر مصلے سے کاک برآمد ہوتے تھے اس وجہ سے کاکی کا لقب ہوا ایک روایت یہ ہے کہ آپ حضرت خواجہ بزرگ کے ہمراہ تھے ایک روز بعد نماز صبح کے قطب الاقطاب کو خواہش کھانے کی ہوئی تھا ایک طباق پر از کاک آسمان کی طرف سے معلق آتا ہوا معلوم ہوا جب قریب آیا حضرت خواجہ بزرگ نے اور اہل اللہ کو کہ جو اُس وقت موجود تھے فرمایا کہ ایک مرد ہاتھ بڑھاکر لو جس کی قسمت کا ہوگا اسکو ملیگا الغرض ہر شخص نے ہاتھ اونچا کیا جو ہاتھ اونچا کرتا وہ طباق اور اونچا ہو جاتا پھر نیچا ہوتا یہانتک کہ حضرت قطب الاقطاب نے جب دست دراز کیا وہ آپ کے دست مبارک میں آیا حضرت نے اپنے پیر کے روبرو رکھدیا حضرت نے تبسم کرکے فرمایا کہ بابا بختیار اللہ عالم الغیب ہے تم کو اس وقت اشتہائے طعام تھی خداوند تعالیٰ نے تم کو اپنے ید قدرت سے مرحمت فرمایا کھاؤ اور

Marfat.com

دوستوں کو دو تاکہ یہ بھی محروم نہ رہیں اُس روز سے کاکی لقب مشہور ہوا اور ایک روز امیر خسروؒ نے حضرت سلطان المشائخؒ سے دریافت کیا کہ یا حضرت حضرت خواجہ قطب الدین کو کاکی کیونکر کہتے ہیں آپ نے فرمایا ایک وقت حضرت یاروں سمیت حوض شمسی پر تشریف رکھتے تھے اور ہوا سرد چل رہی تھی یاروں نے عرض کی کہ یا خواجہ اگر اسوقت کا کہائے گرم ملیں تو کیا خوب ہو فرمایا کیا کرو گے انھوں نے عرض کی کھاویں گے۔ حضرت اُس جگہ سے اٹھے اور حوض میں گئے اور کا کہائے گرم حوض میں سے لاکر یاروں کو مرحمت فرمائے اُس روز سے کاکی مشہور ہوئے بعض اہل تاریخ نے ایک نقل بدین مضمون تحریر کی ہے کہ علمائے دہلی کو بوجہ سماع کے حضرت سے کشیدگی ہوئی اور شیخ جلال الدین کو بلایا کہ ولایت دہلی ان کے قابل ہے اور غوث بہاء الدین ذکریا آئے اور حضرت خواجہ بزرگ تشریف لائے انھوں نے فرمایا کہ ولایت ہند رسول مقبول نے مجھے دی ہے جلال الدین تو یہاں سے چلا جا آگے تیرا سلسلہ نہ رہیگا نہ معلوم اس کی سند کہاں سے ہے کس واسطے کہ ایک تو حضرت خواجہ قطب الدین اور شیخ جلال الدین میں بہت اتحاد تھا اور مرید بھی تھے دوسرے اہل اللہ سب ایک ذات اور ایک رنگ ہیں حسد اور بغض ایسے مناقشہ سے پاک ہیں اور صاحب سیر الاقطاب اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ جب حضرت دہلی تشریف لائے ہیں باتفاق قاضی حمید الدین سماع سنتے تھے سلطان شہاب الدین کو جب یہ خبر ہوئی اس نے منع کرا بھیجا حضرت نے اُس کے جواب میں فرمایا کہ کہدو اس سیاہ دروں سے کہ تو کیا جانے سماع کی تجھکو حرام اور ہمکو مباح ہے سلطان یہ سنکر بہت خشمگیں ہوا اور قسم کھائی کہ اگر اب کے سماع ہوا تو میں خواجہ کو دار پہ کھینچونگا جب اس ارادہ شہاب الدین کی خبر حضرت کو ہوئی فرمایا کہ عین القضات نباشد کہ اسکو جلوا دیا اگر تو سلامت ہے تو دار پہ کھینچے گا پس اُسی مہینہ میں سلطان نے دہلی سے نقل کی اور سلطان شمس الدین بادشاہ ہوئے کہ آخر حضرت کے مرید اور خلیفہ ہوئے مگر قاضی عماد اور قاضی صادق دونکو حضرت سے مخالفت ہوئی انھوں نے سلطان سے کہا کہ خواجہ قطب الدین اور قاضی حمید الدین شب و روز سماع سنتے ہیں شرعًا منع ہے حضرت پر یہ حال منکشف ہو گیا اور یہ خیال ہوا کہ کسی طرح دونوں قاضی سماع میں شامل ہوں اتفاقًا ایک روز دونوں قاضی واسطے تنبیہ کرنے کے خانقاہ حضرت پر آئے وہاں سماع ہو رہا تھا قاضی حمید الدین کو وجد تھا

Marfat.com

حضرت دست بستہ کھڑے تھے قاضی عماد نے حضرت کو دیکھکر کچھ اشارہ کیا اور کہا کہ امرد کو نہ چاہیئے کہ حاضر سماع ہو آپنے تبسم کیا اور دونوں ہاتھ چہرۂ مبارک پر پھیر کر فرمایا کہ دیکھو امرد کون ہے ان دونوں نے دیکھا کہ ریش موجود ہے اس کرامت کو دیکھکر حیران رہے اور سلطان سے سارا حال بیان کیا سلطان کو اور بھی عقیدت زیادہ ہوئی مگر قاضیوں نے کہا کہ سلطان اس کا بندوبست کرے کہ یہ فتنۂ عظیم ہے سلطان نے فرمایا کہ وہ لائق اس کار کے ہیں چشم پوشی چاہیئے پھر انھوں نے کہا کہ ہم اہل شرع ہیں اُنکو روانہ کہیں گے سلطان نے کہا کہ مجھسے کیا چاہتے ہو انھوں نے عرض کی کہ اختیارات جزا اور سزا سلطان ہمکو دے تاکہ ہم انپر حد شرع جاری کریں سلطان نے بپاس شریعت مسند قضا انکو عنایت کی انھوں نے حضرت کو لکھا کہ تم ہمارے محکمہ میں حاضر ہو کر حرمت سماع میں جو کچھ گفت گو کرنی ہو پیش کرو حضرت نے جواب میں کہلا بھیجا کہ کل فاتحہ عرس ہمارے پیروں کی ہے فرصت دو کہ سماع و عرس پیروں سے فارغ ہو کر تمہارے محکمہ میں حاضر ہونگے یہ سنکر انھوں نے منظور کیا اور ایک ایک سو سپاہی دونوں دروازوں خانقاہ خواجہ پر متعین کیے کہ کوئی نفر اہل شہر سے اندر خانقاہ کے وارد نہ ہونے پاوے یہاں وقت معینہ پر مجلس شروع ہوئی خادم خواجہ نے یہ ماجرا بیان کیا حضرت نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ جسقدر رکھا تا ہمیشہ تیار ہوا کرتا ہے اُس سے دوچند تیار کرو خلق خدا کو ہماری مجلس سے کون منع کر سکتا ہے خادم نے بموجب امروا الادونی بجنت کی تیاری کی قدرت خدا سے اُسی وقت شیخ **بہا رالدین زکریا ملتانی** باجماعت کثیر ملتان سے تشریف لائے اور داخل خانقاہ خواجہ ہوئے حاجیان دروازہ نے کسی کو اندر جاتے نہ دیکھا اللہ تعالیٰ نے تصرفات خواجہ سے سب کو کور فرمایا اتنو یہ کیفیت ہوئی جس نے چاہا بیدھڑک چلا آیا تھوڑی دیر بعد شیخ **جلال الدین تبریزی** جماعت کثیر کے ہمراہ دروازہ شرقی سے داخل خانقاہ ہوئے جب مجلس گرم ہوئی یہ خبر قاضیوں کو پہونچی بدرالدین کو ہمراہ لیکر خانقاہ میں آئے بدرالدین نے روئے مبارک کو دیکھتے ہی اگلی باتوں

Marfat.com

سے توبہ کی اور حضرت کے قدموں پر سر رکھا اور عرض کیا کہ بندہ سلک مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اے بدرالدین آج کی شب تجھکو پیغمبر خدا نے میرے سپرد کیا میں نے تجکو اپنی مریدی میں قبول کیا اور اُسی وقت بیعت ظاہری سے بھی مشرف فرمایا نقل ہے کہ ایک بار بحضور حضرت قوال حاضر ہوئے اور راگ شروع کیا پہلی بیت یہ تھی ؎ سرود چیست کہ چندین فسون عشق دردست ٭ سرود محرم عشقت دعشق محرم اوست ٭ اسپر حضرت کو یہ حالت ہوئی سات شبانہ روز بیہوش رہے مگر جب وقت نماز کا آتا ہوشیار ہوکر نماز ادا فرماکر پھر بیہوش ہوجاتے تھے صاحب جوامع الکلم ناقل ہیں کہ ایک روز خدمت خواجہ میں باباصاحب اور قاضی حمیدالدین و شیخ جلال الدین وغیرہ بزرگ حاضر تھے کہ قوال بھی آگئے اور سماع شروع ہوا حضرت کو وجد ہوا اور کھڑے ہوگئے حاضرین بھی استادہ ہوئے مگر سب پر حالت تاری تھی حضرت نے باباصاحب کو حکم دیا تھا کہ یہ جو لوگ میرے قدم پر سر رکھتے ہیں اُنکو جدا کردیا کرو اور آپ حالت شوق میں کبھی درحجرہ پر اور کبھی صحن میں آتے اور بارہا سجدہ کرتے اور روتے جاتے تھے اور نالے بلند فرماتے۔ صاحب اداب السالکین لکھتے ہیں کہ مشغول پیران چشت کے دو رکن ہیں اول رکن کہ نماز ارکان اُس کے بہوش ادا کرنا چاہتے ہیں کہ فاسد نہوجائے دوسرا رکن سماع کہ وہ تمام بیخودی ہے صاحب سماع کو چاہیئے کہ خودی کو دل سے دور کرے کہ اعلیٰ مرتبہ سماع کا جلانا ماسوا اللہ کا ہے یعنی جو صوفی سماع میں آوے سوائے محبت حق اُسکے دل میں اور کچھ نہ ہو کس واسطے کہ مرتبہ خودی اور بیخودی میں بہت بڑا فرق ہے صاحب کتاب فردوسیہ قدسیہ ناقل ہیں کہ ایک بار نان پز سے کھانے بادشاہی سوختہ ہوگئے تھے وہ بیچارہ نہایت متفکر تھا کہ حضرت بھی وہاں تشریف لے آئے اس کو پریشان دیکھکر ازراہ مہربانی دریافت فرمایا کہ کیا دیکھتا ہے بسم اللہ کہکر تنور میں ہاتھ ڈال نان پز نے بموجب امر حضرت بسم اللہ کہکے ہاتھ اپنا تنور میں ڈالا اور کاک عمدہ نکالنے شروع کئے اور حضرت کی کرامات پر متحیر اور معتقد ہوا اہل لغت نے لکھا ہے کہ کاک لفظ فارسی ہے یعنی کلچہ نان تنوری اور عربی میں کعک کہتے ہیں صاحب مفتاح السعادت بیان کرتے ہیں کہ سعدالدین تنبولی بھانجہ شمس الدین کے

Marfat.com

کہ جس کو سلطان نے اپنا متبنّیٰ کیا تھا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مرید ہونا چاہتا ہوں فرمایا ابھی تجھے قابلیت مرید ہونے کی نہیں ہے تو ہمیشہ خدمت فقیر و میں آتا ہے اور دنیا جمع کرتا ہے تجھکو محبت فقرا سے کیا نفع ہے وہ شخص واپس اپنے مکان پر آیا اور جو کچھ نقد و جنس تھا سب درویشوں کو دیکر تارک اور تائب ہوا صبح دوسرے روز کچھ شیرینی کچھ پان ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت میں آیا اور ارادت چاہی آپ نے قاضی حمید الدین سے فرمایا کہ اس مرد تارک دنیا کو بیعت کرو قاضی حمید الدین نے بحکم حضرت اُس کو بیعت کیا اور کدورت سینہ اس کی کو صاف کیا حضرت نے اس کو فرمایا کہ آسمان کیطرف دیکھ جب اس نے آسمان و زمین کی طرف دیکھا عرش سے کرسی اور تحت الثریٰ تک روشن معلوم ہونے لگا۔ قاضی حمید الدین نے اُس کو فرمایا کہ آج تجھکو اتنا ہی کافی ہے انشاءاللہ بعد اس کے مقامات عالی کا مشاہدہ کریگا اور ایک کمل چوکھونٹا کہ جو آپکے پاس تھا اس کے کندھے پر ڈالدیا اُسی وقت سے دنیاوی امور سے اُسکا دل سرد ہوگیا واپس اپنے مکان پر آنکر مشغول بحق ہوا اور فقر و فاقہ اختیار کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ سعد الدین خدمت حضور میں حاضر تھا اور سلطان بھی واسطے زیارت کے آیا رستہ میں سلطان نے اپنے دلمیں یہ خیال کیا تھا کہ اگر فقیروں میں کچھ کرامت ہے تو میرے واسطے کھانا ضرور موجود کرینگے آتے ہی حضرت سے عرض کیا کہ بندہ بھوکا ہے حضرت نے دست مبارک سیدھا کیا عمدہ کاک گرما گرم آگئے سلطان کی موجودگی میں سلطان اس کرامت سے حیران ہوا۔ اور پھر عرض کی کہ اکیلی روٹی کس طرح کھائی جاویگی۔ آپ نے قاضی حمید الدین کی طرف اشارہ فرمایا اُنھوں نے گیلی مٹی وضو حضرت کی اٹھاکر کاک پر رکھی رکھتے ہی حلوا ہوگیا سلطان سعد الدین سے کہا تو نے بھی ان بزرگوں کی صحبت سے کچھ پایا آپ نے سعد الدین کی طرف دیکھا اُس نے اپنی بغل میں سے پان کی گلوریاں نکالکر دیں سلطان کو اپنے بھانجے کی کرامات کا بھی یقین ہوا پھر سلطان نے عرض کیا کہ ہمراہی سپاہ میری سب خواہش مند کھانے کے ہیں قاضی اور سعد الدین اٹھے تمام فوج کو کھانا اور پان تقسیم کئے اُس روز سے سعد الدین ولی مشہور ہوئے سلطان کو یہ کرامت دیکھکر نہایت اعتقاد ہوا اور اُسی روز حضرت سے

Marfat.com

بیعت کی بعض نے لکھا ہے کہ خواجہ نے دوکاک قاضی سے حلوا سعدالدین نے پان تقسیم کی
صاحب سیر الاقطاب ذکر کرتے ہیں کہ ہندوستان میں قاضی حمید الدین سہروردی ثم
چشتی ناگوری سے سماع کا رواج ہے اور یہ سند لاتے ہیں کہ حضرت **خواجہ عثمان ہارونی**
اپنے مریدوں کو سماع سے باز رکھتے تھے ایک روز مریدوں نے عرض کی کہ مخدوم آپ کو
اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ قوت اور نصرت عطا کی ہے آپ سماع کیوں نہیں سنتے آپ نے فرمایا
ہندوستان میں قاضی حمید الدین ناگوری علم شریعت اور طریقت میں شیخ ہوگا بنائے سماع
اس سے ہوگی اگرچہ وہ سہروردی ہوگا اُن کے سلسلہ میں سماع منع ہے وہ بنا کریگا تاکہ
چشتیوں کی قید معلوم ہو اور لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ قاضی حمید الدین کے ذوق
شوق کا سبب یہ ہے کہ حضرت خواجہ **قطب الدین** نے اُن کو خرقہ خلافت عطا فرمایا
تھا **صاحب سیر الاولیا** ناقل ہیں کہ حضرت کے گھر میں فاقہ تھا اور اکثر
فاقے ہوا کرتے تھے آپ کسی پر اظہار نہ فرماتے اگر کسی کو خبر ہوتی اور وہ کچھ پیش کی
کرتا آپ قبول نہ فرماتے ایک روز سلطان نے بہت سے توڑے روپیہ اشرفی کے حضرت
کی خدمت میں بھیجے اور بہت منت کرا بھیجی کہ حضور اس نظر کو قبول فرماویں آپ نے
ان کی طرف نظر بھی نہ کی اور فرمایا کہ اس کو لیجا کر بادشاہ کے سپرد کرو اور کہدو کہ میں تجھے اپنا
دوست سمجھتا ہوں تو میرا دشمن ہے کہ ایسی چیز جس کو خدا نے دشمن فرمایا اُسکو اپنے دوستوں کو دیتا
ہے **حضرت باباصاحب** فرماتے ہیں کہ ایک بار خدمت حضرت میں حاضر تھا کہ وزیر سلطان
چھ گاؤں کا فرمان اور ایک کشتی طلائی اشرفیوں سے بھری ہوئی اس پر توڑے پوش زرنگار
کا پڑا ہوا لیکر حضور کی خدمت میں آیا اور بہت ادب سے عرض کیا کہ سلطان نے برائے اخراج
خادمان نعوم المکان کے بھیجا ہے اور بہت عجز سے عرض کیا ہے کہ حضور اس کو قبول فرماویں آپ نے
تبسم فرماکر ارشاد کیا میرے پیروں نے ایسی چیزیں کبھی قبول نہیں کیں میں بھی قبول نہیں کرسکتا
آج میں اُن کی متابعت نہ کروں تو فردا کیا منہ دکھاؤں گا پس اس کے طالب بہت سے ہیں
دو ہر چند اس نے عرض معروض کی جب نہ قبول فرمایا لاچار اُس نے پھر لاکر بادشاہ کے سپرد کیا
صاحب فیض العارفین ناقل ہیں کہ حضرت کے گھر میں تین فاقہ پیہم گذر چکے تھے اتفاقاً

Marfat.com

آپ کے صاحبزادہ نے کسی سے اُس کا اظہار فرمادیا اس نے کھانیکا سامان کر کے حضور کیخدمت میں حاضر کیا اور عرض کیا کہ بندہ کو معلوم نہ تھا کہ تین روز سے آپ کے گھر میں فاقہ ہے آپنے ارشاد کیا کہ جس نے میرا راز فاش کیا اس کی گردن ٹوٹے معاً یہ فرماتے ہی صاحبزادہ حضرت کے بالاخانہ پر سے گرے اور منکہ گردن کا ٹوٹ گیا جب آپ گھر میں تشریف لائے تو اُن کی والدہ رو رہی تھیں آپنے افسوس کر کے فرمایا کہ اگر پہلے مجھکو خبر ہوتی تو اس کی زندگی خدا سے چاہتا راحت القلوب سے نقل ہے کہ بار ہا ایسا ہوتا کہ حضرت کے تمام اہل خانہ اور خادمان اور درویشوں پر فاقہ ہوتا تھا اگر کوئی مسافر آجاتا تھا تو مولانا بدرالدین غزنوی سے فرماتے کہ ایک ایک پیالہ پانی سب کو پہنچا **فضل الفوائد** سے نقل ہے کہ حضرت خواجہ ہمیشہ درعالم سکر و شوق میں فرمایا کرتے تھے کہ جس نے راہ حق میں قدم رکھا منزل مقصود کو پہونچا جس نے تعریف اس کی کی متکلم ہوا جس نے اپنی چشم سے اُس کا جمال دیکھا بینا ہوا جس نے اُس کی شراب وحدت نوش کی مرد کامل ہوا نقل ہے کہ اول ہی اول جب حضرت کو عشق الٰہی پیدا ہوا ہے ذکر الٰہی میں مشغول اور مصلے پر شوق میں پڑے رہتے تھے آداب المریدین سے نقل ہے کہ حضرت حافظ قرآن تھے ہمیشہ ورد قرآن رکھتے تھے جب آیت یاس و حراس پر پہونچتے گریبان چاک کرتے سینہ کو نوچتے اور روتے اور بیہوش ہو جاتے تھے پھر تلاوت میں مشغول ہو جاتے تھے جب آیات رضا و رحمت پر آتے تبسم فرما کر کھڑے ہو کر تواجد کرتے پھر تلاوت میں مشغول ہوتے کبھی عالم تحیر میں ہوتے **صاحب روضۃ الاقطاب** ناقل ہیں کہ حضرت بمقام اوش بیعت ہونے سے پہلے تین ہزار بار درود پڑھا کرتے تھے اللھم صلی اللہ محمد عبدك ونبيك وحبيبك ورسولك النبی الامی وآلہٖ وسلم اتفاقاً آپنے نکاح کیا اور تین روز اس کی صحبت میں رہے تیسری شب کو ایک شخص میں نام نہاد اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا قبہ ہے اور بہت آدمی جمع ہیں ایک مرد کوتاہ قد اس قبہ میں آتا جاتا ہے اور آدمیوں کا جواب اس پہنچاتا ہے اسی خواب میں اس نے ایک مرد کوتاہ قد سے پوچھا کہ مرد کوتاہ قد کون ہے اور یہ قبہ کیا ہے اسی جواب دیا کہ قبہ رسول علیہ السلام کا ہے اور یہ کوتاہ قد عبداللہ بن مسعود ہے شخص یعنی میں نہادت خواب ہی میں عبداللہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرا اسلام رسول مقبول کو پہنچا اور عرض کر کہ رئیس دی آپکی زیارت سے مشرف ہونا چاہتے ہیں عبداللہ نے یہ پیام رسول مقبول کی خدمت میں عرض کیا رسول خدا نے

Marfat.com

فرمایا اس کو لیاقت میرے دیکھنے کی نہیں ہے مگر جاکر میر اسلام بختیار کاکی کو پہونچا دے اور کہہ ہر شب تو مجھیر تحفہ بھیجتا تھا مجھکو آرام پہونچتا تھا تین روز سے ایسے کار میں مشغول ہوا کہ مجھکو بھول گیا عبد اللہ نے یہ حکم رئیس کو پہنچایا یہ بیدار ہوا اور صبحکو حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر رات کا خواب بیان کیا آپنے اُسیوقت اس عورت کا مہر دیکر اس کو طلاق دی اور درود معینہ میں مشغول ہوئے سبحان اللہ جسکو چاہتے ہیں خود اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ سیر العارفین سے نقل ہے کہ اوائل عمر میں قدرے قلیل استراحت فرماتے آخر میں وہ بھی چھوڑ دیا تھا سیر العارفین لکھا ہے کہ حضرت شب و روز مراقبہ میں رہتے تھے جب وقت نماز آتا آنکھیں کھولتے غسل تازہ فرما کر تجدید وضو کرتے اور نماز ادا کرتے راحت القلوب سے نقل ہے کہ خواجہ و قاضی حمید الدین مولانا بدر الدین غزنوی جامع مسجد دہلی میں معتکف تھے ہر صاحب شب و روز میں دو دو قرآن ختم کرتے ایک شب یہ تہیہ کیا کہ آج کی شب زندہ رکھیں اور ایک پیر پر کھڑے ہو کر تمام شب میں دو رکعت نماز ادا کریں۔ چنانچہ بعد نماز عشا و وظیفہ معمولی کے قاضی حمید الدین کو امام کیا اور دونوں صاحب پیچھے کھڑے ہوئے قاضی صاحب نے پہلی رکعت میں ایک قرآن اور چار سیپارہ پڑھے دوسری رکعت میں دوسرا قرآن ختم کیا مگر ایک ہی پیر سے بعد اُسکے استادہ ہو کر درگاہ الہی میں مناجات کی کہ الہی ہمسے تیری کچھ عبادت ادا نہیں ہو سکتی جیسا کہ حق ہے تو ہمکو اپنی رحمت سے بخشدے گوشۂ مسجد سے آواز آئی کہ اے دوستو ہمنے تمکو بخشا تمہاری عبادت قبول کی اور تم کو اپنے عاشقوں میں قبول کیا حضرت **شیخ نصیر الدین چراغ دہلی** سے نقل ہے کہ **حضرت فرید الدین** کو اول اول لوگ قاضی بچہ دیوانہ کہا کرتے تھے اُس وقت قیام آپ کا کوہ سوالی پر قریب اجودھن کے تھا ناگاہ شیخ جلال الدین تبریزی کا بھی اُس طرف گذر ہوا وہاں کے لوگوں سے آپنے دریافت کیا کہ یہاں کوئی فقیر بھی ہے لوگوں نے بیان کیا کہ ایک قاضی بچہ دیوانہ ہے فلاں جگہ رہتا ہے شیخ آپکی ملاقات کو آئے اور ایک انار آپکو دیا چونکہ آپ روزے سے تھے کل حاضرین کو تقسیم کر دیا ایک دانہ دستار میں رکھ لیا شام کو اُس دانہ سے روزہ افطار کیا کھاتے ہی نور باطن چمکا آپ کو خیال ہوا کہ اگر کل دانہ کھاتا تو بہت کچھ نفع ہوتا پس جب آپ دہلی آئے اُس وقت خواجہ نے فرمایا کہ بابا فرید اُس انار میں یہی ایک دانہ تھا جو تجھے نصیب ہوا۔ افسوس کی کیا بات ہے **اخبار الاخیار** سے نقل ہے کہ ایک روز حضرت

Marfat.com

چنڈول میں سوار ہوئے چلے جاتے تھے جب اُس جگہ پہونچے کہ جہاں روضہ عالیہ ہے چنڈول سے اتر کر تھوڑی دیر مراقبہ میں رہے بعدہ فرمایا کہ اس زمین سے بوئے محبت آتی ہے اور مالک زمین کو طلب فرماکر اُس کے منہ مانگے دام دیکر اس جگہ کو خریدا اور فرمایا کہ میرا مرقد اسی جگہ ہوگا اس جگہ کی نسبت یہ بھی مشہور ہے کہ زمانہ سلیمان علیہ السلام میں کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان تخت پر سوار چلے جاتے تھے جب اس جگہ پر گذر ہوا دیکھا کہ فرشتہ طبقہا ئے نور لا لاکر اس زمین میں بھرتے ہیں آپ نے یہ ماجرا دیکھکر عرض کی کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے آگاہی بخش فرمان ہوا کہ اے دوست یہ احترام و اختشام اس واسطے ہے کہ نبی آخرالزمان کی امت میں ایک قطب الاقطاب ہوگا اس کا مدفن اس جگہ ہوگا۔ سیرالاقطاب میں لکھا ہے کہ اختیارالدین کچھ اشیا کچھ نقد حضور کی خدمت میں لایا اور بہ منت اس کی قبولیت چاہی حضرت نے قبول نہ فرمایا اور بوریہ نماز کا کونہ اٹھاکر فرمایا کہ دیکھو جب **اختیارالدین** نے نظر کی دیکھا کہ چاندی اور سونیکا دریا بہ چلا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ ایسا تصرف عطا کرے وہ تمہارے تحفہ کا محتاج نہیں ہے لکھا ہے اوائل عمر میں حضرت کو خضر علیہ السلام کے ملنے کا شوق ہوا اور ایک روز مسجد میں بعد نماز کے وظیفہ میں مشغول تھے کہ لڑکا خوب رو آیا اور خواجہ سے سلام علیک کی اور پوچھا کہ اس مسجد میں کیوں مشغول ہے آپ نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام کی ملاقات کے واسطے اس نے کہا ملاقات کس واسطے ہے دین چاہتا ہے یا دنیا آپ نے فرمایا کہ بندہ کو دونوں سے مطلب نہیں صرف اللہ کے واسطے ملنا چاہتا ہوں اُسی وقت خضر علیہ السلام پیدا ہوئے اور آپ سے ملے اور ناجیات ملتے رہے **جوامع الکلم** سے نقل ہے حضرت دل شکستہ ولب بستہ گریہ وزاری میں دروازہ حجرہ بند کئے ہوئے رہتے تھے ہر کوئی پاس کم جانے پاتا تھا جب خلقت واسطے زیارت کے ہجوم کرتی اور چلاتی کہ یا حضرت جمال جہان آرا سے ہم تشنگان دیدار کو سیراب کیجئے اسوقت مجبور خادم حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا کہ خلق برائے زیارت ہجوم کئے ہوئے ہے یہ بات سُنکر آپ آہ سرد بھر کر ارشاد فرماتے کہ آنے دو آپ صحن چمن میں استادہ بہ نظر مرحمت سب کو دیکھکر خادم کو فرماتے کہ ایک پیالہ پانی سب کو دو جب تک وہ پیتے آپ وعظ فرماتے بعد سب کو رخصت فرماکر پھر در حجرہ

Marfat.com

بند کرکے یادالہی میں مصروف ہوتے **افضل الفواید** سے ذکر ہے کہ مجلس حضرت میں ایکبار
کچھ سلوک کا ذکر ہوا آپ کو اُسی وقت سکر اور تحیر ہوا سانس سرد کھینچکر روئے سات شبانہ روز
یہی حالت رہی اس میں جب وقت نماز آتا تھا نماز ادا کرتے تھے پھر بدستور وہی صورت ہو جاتی تھی
مولانا خضر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ایک شب کنارہ حوض شمسی پر پیچھے عیدگاہ کہنہ
کے ایک مسجد میں بیدار تھا ایک مرد نورانی غیب سے مسجد میں ظاہر ہوا اور صبح کی اذان کہی اور
سنتیں پڑھیں اور سر مراقبہ میں جھکا لیا کہ اتنے میں خضر علیہ السلام پیدا ہوئے اور برابر اُس شخص
کے بیٹھ گئے جب صبح روشن ہوئی دونوں صاحب اٹھے اور خود تکبیر کہکر بندہ کو امامت کا اشارہ
کیا میں نے بایائے خضر کے نماز پڑھائی وہ شخص بعد ادائے نماز مسجد سے باہر چلا گیا خضر علیہ السلام
نے بندہ سے فرمایا کہ یہ جو شخص چلا گیا اس کو بھی جانتے ہو میں نے عرض کی میں نہیں جانتا کہا کہ
تبریز میں صاحب خانقاہ اور صاحب سجادہ ہے ایک روز اس کی ناک میں بوئے حلوا
پہونچی نفس نے حلوا طلب کیا اس نے نفس سے کہا کہ نان جوین کو ترک کرکے حلوا چاہتا
ہے یہ کہکر اٹھا اور شہر بدر ہوا بارہ برس ہوئے کہ جنگلوں اور پہاڑوں میں سیر کرتا ہے کڑوے
درختوں کی پتی کھاکر ایام گذاری کرتا ہے یہ شخص دوسری مرتبہ اس مسجد میں آیا ہے حضرت نے
فرمایا ہے کہ کنارہ حوض شمسی کا اور مقام پس پشت عیدگاہ کہنہ پر یہ دونوں محل اجابت دعا
کے ہیں جو کوئی شب کو بیدار رہکر یاد خدا میں بسر کرکے بعد نماز صبح کے جو دعا کرے یقین ہے مستجاب
ہو اور لائق عبادت کرنے کے ہے چنانچہ اکثر مقام پر مشغول رہا کرتے تھے اور وہ مسجد
کہ جو بالائے حوض شمسی ہے اُس کو خواجہ بزرگ کی مسجد کہتے ہیں اکثر مریدان حضرت بھی وہاں
عبادت کیا کرتے تھے اور بادشاہ ابوظفر بھی جتنے دنوں قطب صاحب میں رہتے
تھے نماز پنجگانہ سے ایک وقت کی نماز ضرور اُس مسجد میں ادا کیا کرتے تھے اور میرے
شیخ جب کبھی حاضر درگاہ معلی ہوتے باہر آستانہ کے کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھکر مسجد موصوف
میں جاکر پہلے دوگانہ ادا کرکے پھر قیام گاہ پر قیام فرماتے **سیر العارفین** سے نقل ہے کہ ایک
روز سلطان شمس الدین کے دل میں یہ خیال ہوا کہ اگر اس جگہ پانی تبریز نکل آئے تو تالاب
بناؤں چونکہ بادشاہ بہ برکت انفاس حضرت صاحب ولایت اور اہل کرامات تھا ہوا اسکے

Marfat.com

فکر ہوتا رسول مقبولؐ کو خواب میں دیکھتا اس کی ترکیب حضرت فرماتے وہ کار حل ہو جاتا پس جس روز فکر کیا تھا اُسی شب کو دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ علیہ السلام گھوڑے پر سوار چند صحابہ کو ہمراہ لئے میدان حوض میں پہنچے اور سلطان کو طلب فرمایا سلطان نے حاضر ہو کر پائے مبارک کا بوسہ دیا فرمایا کہ تو حوض بنانا چاہتا ہے اور بنیاد چشمہ شیریں کی ڈالے گا سلطان نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ جس جگہ حکم ہو وہاں حوض بناؤں اُسی وقت گھوڑے نے سم زمین پر مارا کہ وہاں سم کے برابر گڑھا ہوا بعد ادائے نماز کے با مراد دولت جس جگہ اب حوض ہے آیا گھوڑے کے سُم کا نشان پایا اور آب شیریں اس میں جاری تھا اُسی وقت تعمیر حوض شروع ہوئی اور بجائے سم کے ایک چبوترہ بنا کر اُس کے اوپر گنبد بنایا اب تک موجود ہے حوض کا فرش سنگین مٹی کے نیچے دب گیا ہے اور جو مسجد خواجہ بزرگ ہے اس کو اب اولیا مسجد کہتے ہیں یہ حوض عجیب نورانی جگہ ہے اکثر بزرگوں سے ثابت ہوا ہے کہ اس حوض پر عالم ارواح شہدا سیر کناں آتے ہیں یہ تمام بزرگی بسبب روضہ حضرت قطب الاقطاب کی ہے روضہ اقدس کی نواح میں ایک تو کبھی وبا نہیں آتی اور کسی کو بدجن وغیرہ کی نظر نہیں ہوتی جس جگہ جس کا جی چاہے جو کچھ کھاوے کبھی کسی کی نظر نہیں لگتی **صاحب سیر الاولیا** ناقل ہیں کہ جب عمر حضرت کی آخر ہو پہنچی جسم مبارک پر آثار ضعف ظاہر ہوئے ماہ رمضان گذرا عید کے روز عید گاہ میں تشریف لیگئے نماز ادا کی لکھا ہے کہ ایک روز قاضی حمید الدین نے حضرت سے استفسار کیا کہ جناب روز بروز چہرہ مبارک سے آثار ضعف ہویدا ہوتے جاتے ہیں بعد آپ کے صاحب سجّادہ کون ہو گا فرمایا کہ بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے فرید کو اپنا جانشین کیا یہ تمہارا کام ہو گا کہ جب وہ ہانسی سے دہلی آوے گا یہ تبرکات میرے پیروں کا اُس کو دینا مقام اُس کا اجودھن ہو گا اور لکھا ہے کہ دسویں ربیع الاول کو خانقاہ **شیخ علی سنجری** میں مجلس سماع تھی حضرت بھی مدعو تھے اور تمام بزرگ دہلی سب جمع تھے قوالوں نے قصیدہ شیخ احمد جام نہایت عمدگی کے ساتھ شروع کیا جب نوبت اس بیت کی پہونچی یعنی۔ کشتگان خنجر تسلیم را ٭ ہر زماں از غیب جانے دیگر است حضرت کو اس بیت پر شوق ہوا اور بیہوش ہو گئے نوبت بہ نزاع پہونچی آخر جب مجلس ہو چکی قاضی حمید الدین

Marfat.com

وغیرہ حضرات آپکو معہ قوالان مکان پر لائے اور قوالی شروع ہوئی ہر بار آپ اسی بیت کا امر فرما
تھے مثل مرغ نیم بسمل کے پڑے رہتے تھے الا وقت نماز پر قدرے افاقہ ہوتا تھا آپ نماز ادا کر لیتے تھے
پھر وہی کیفیت ہو جاتی تھی کبھی اوپر جاتے کبھی نیچے گرتے تھے الغرض تین روز کے بعد ہر بن موئی
تسبیح اسم ذات جاری ہوئی اور خون کے قطرہ ٹپکنے لگے جو قطرہ زمین پر گرتا تھا نقش اللہ ظاہر
ہوتا تھا چوتھے روز ہر اعضائے سے صدائے سبحان اللہ آنے لگی اور قطرہ خون سے نقش سبحان اللہ
والحمد للہ ظاہر ہوا جب قوال مصرع اولی کہتے تھے گویا حضرت بے دم ہو جاتے تھے جب مصرع
ثانی کہتے گویا زندہ ہو جاتے بعض نے لکھا ہے کہ جب آپ سینہ بےکینہ سے آہ کرنیکا ارادہ کرتے
قاضی حمید الدین دہن حضرت کو اپنے ہاتھ سے بند کرتے اور کہتے تھے کیا غضب کرتے ہو
زمین و آسمان کو جلا دوگے ضبط کرو مولانا **فخر الدین زرادیؒ** سے روایت ہے کہ اسی
حالت میں **شمس الدین طبیب** جو حاذق وقت اور حضرت کا مرید تھا حاضر ہوا اس نے
نبض دیکھی اور کہا کہ یہ مرض عشق ہے آتش عشق نے دل و جگر سوختہ کر دیا میں اس کا علاج
نہیں جانتا جب حضرت کو اس بیت پر زیادہ تکلیف ہوتی قوالوں کو بھی تکلیف ہوتی یا
وفادار اس بیت کو آغاز کرتے الغرض یاروں نے مصرع اولی کو اس قدر کہا کہ جان بحق تسلیم
کی مولانا بدر الدین غزنوی فرماتے ہیں کہ پائے مبارک میری گود میں تھے اور سر اقدس
قاضی حمید الدین کے زانوں پر تھا کہ اسی حال میں بندہ کو غنودگی آگئی دیکھا کہ خواجہ نے آسمان کی
طرف روح پرواز کی اور بندہ سے فرمایا کہ اے بدر الدین دوستان خدا مرتے نہیں ہیں جب
میری آنکھ کھلی دیکھا کہ حضرت نے رحلت فرمائی یعنی ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری میں حضرت کی وفات
ہوئی اور تمام شہر میں شور و ماتم ہو گیا تمام مشائخ مرید و امرا اور سلطان سب جمع ہوئے اژدہام
خلائق تھا کہ خواجہ ابو سعید نے باواز بلند فرمایا کہ حضرت خواجہ کی وصیت ہے نماز
جنازہ کی وہ پڑھاوے کہ جس نے تمام عمر حرام نہ کیا ہو اور سنت ہائے نماز عصر اور تکبیر اولی
کبھی ترک نہ کی ہو یہ کلام سنکر سب متحیر ہوئے سلطان شمس الدین التمش بھی فکر میں خاموش تھے
کہ اس صفت کے ساتھ موصوف برآمد ہو جب کچھ دیر ہوئی اور کسی نے پیش قدمی نہ کی اسوقت
سلطان امامت کے واسطے آگے بڑھے اور کہا کہ میں اپنا راز پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا لیکن

Marfat.com

خواجہ کے حکم میں کچھ چارہ نہیں آخر سلطان امام ہوئے اور تین طرف اولیاء اللہ کھڑے ہوئے اور ایک
جانب خالی رکھی بعد ادائے نماز مدفن مقدس میں رکھا **صاحب سنابل** راوی ہیں کہ جب جسد
مطہرہ کو قبر میں رکھا ایک فرشتہ آیا اور اُس نے سلام باری تعالیٰ کہا اور ایک کاغذ سبز
رنگ دست مبارک خواجہ میں دیا اُس میں لکھا تھا کہ اے دوست میں تجھسے راضی ہوں تو بھی
مجھ سے راضی ہو اور برکت تیری سے آج عذاب قبور تمام دنیا سے اٹھالیا **قطعہ تاریخ**
از مخبر الواصلین + فیض بخش جہاں بصدق ویقین ٭ قطب آفاق خواجہ قطب الدین ٭ عقل تاریخ عقل آں
محمود ٭ آب جنت بقطب الدین فرمود ٭ پیدائش حضرت کی دوشنبہ ۵۲۷ھ یا ۵۳۲ھ بمقام اوش ہوئی
اور وفات ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ میں بمقام دلی کہنہ ہوئی روضہ عالیہ بمقام مہرولی زیارتگاہ خاص
عام ہے حضرت سلطان المشائخ سے روایت ہے کہ جس شب خواجہ کا واقعہ ہوا اسی شب کو باباصاحب
کو بشارت ہوئی صبح وہ ہانسی سے روانہ ہو کر خانقاہ خواجہ میں آئے۔

اسمار خلفار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید گنج شکر۔ سلطان شمس الدین التمش بن ایلم خاں ترک قدس اللہ سرہ العزیز۔ حضرت خواجہ
مولانا بدرالدین غزنوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ قاضی حمید الدین ناگوری ؒ شیخ علی سنجری قدس اللہ
سرہ العزیز۔ صاحب زادہ عالیقدر یعنی حضرت خواجہ احمد قدس سرہٗ باباحاجی ادابہ قدس سرہٗ
مولانا سعد قاضی عمادؒ۔ شیخ نظام الدین ابو المؤید قدس اللہ سرہٗ۔ شیخ منیر الدین دہلوی خواجہ
محمود موبنہ دوز قدس اللہ سرہٗ۔ شیخ فرالدین ناگوری نبیرہ سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری
حضرت دائی من میل قدس سرہٗ حضرت شیخ احمد رئیس قدس سرہٗ حضرت شیخ امام الدین ابدال
قدس سرہ۔ شیخ حسن دانا قدس سرہٗ حضرت خواجہ حسن خیاط قدس سرہٗ۔ حضرت سید احمد
سید زین الدین قدس سرہٗ۔ حضرت شیخ احمد نہروانی قدس سرہٗ۔ شیخ جلال الدین تبریزی
قدس سرہٗ۔ حضرت شیخ محمد ترک نارنولی قدس سرہٗ۔

Marfat.com

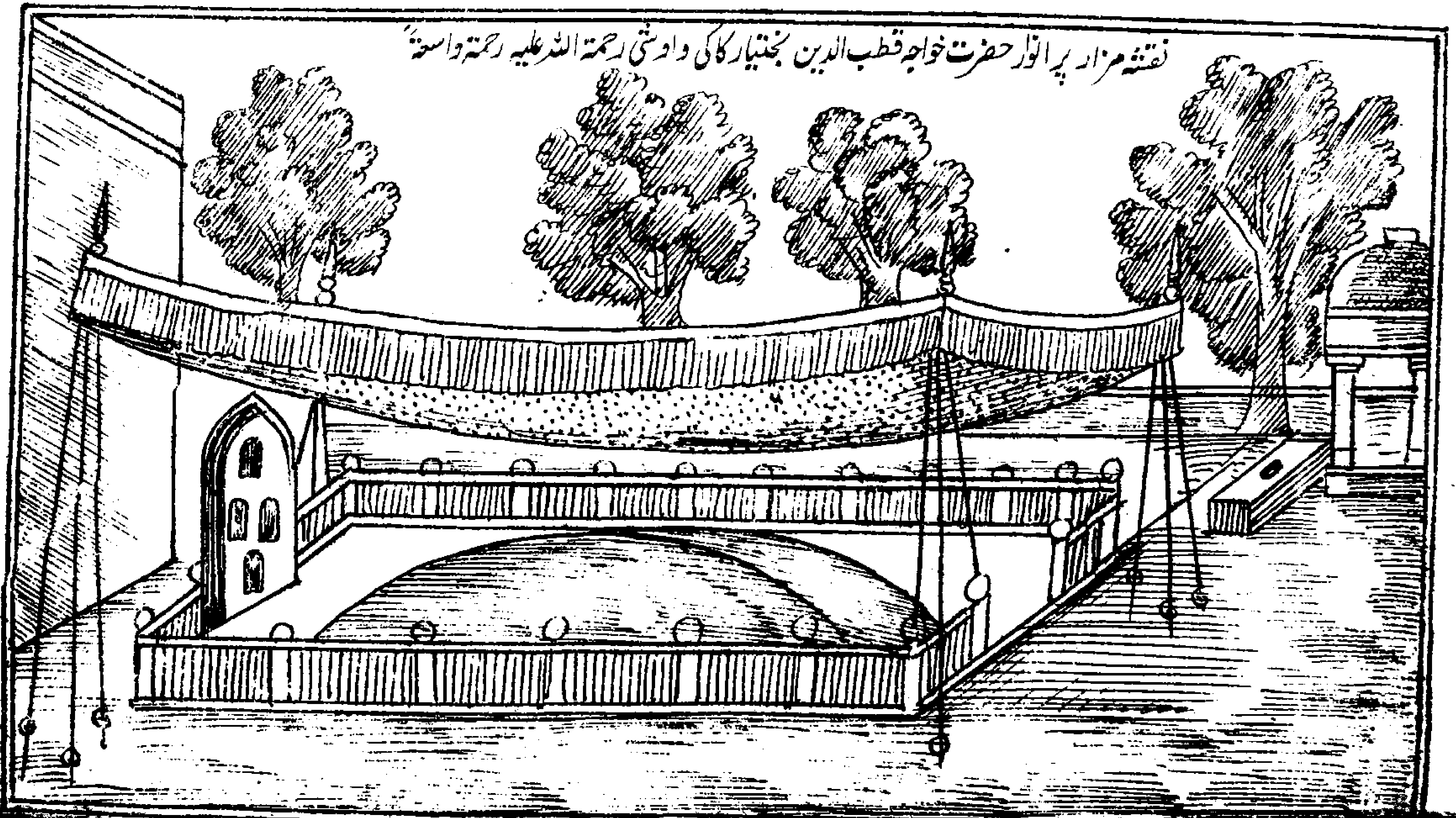
نقشۂ مزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

Marfat.com

ذکر حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر مسعود قدس سرہ

کہ سلطان واصلان حق و برہان عاشقان ذات مطلق تھے کہ تمام مشائخ ان کے کمالات عرفان ومحبوبیت اور وجدان پر متفق ہیں اور ریاضت ومجاہدہ ترک وتجرید وفقر شوق جو حضرت کو تھا کم ہر کسی کو میسر ہوتا ہے تھوڑی ہی اپنی توجہ سے ساکنان ناسوت کو مقام لاہوت پہنچا دیتے تھے اور اول سے تا آخیر صفائے باطن میں کوشش کی دنیا اور آخرت کو نظر بھر کر بھی کبھی نہیں دیکھا باوجود ایسے کمالات کے وہ خلق محمدی تھا کہ تمام خلق حسن سیرت حضرت کی فریفتہ تھی اور آپ جملہ خلفائے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہیں محبوب تر بن اور بعد اصحاب سجادہ تھے اور سلسلۂ نسبی حضرت کا حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب تک اس طرح ملتا ہے یعنی حضرت گنج شکر بن شیخ سلیمان بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شہاب الدین بن احمد المعروف فرخ شاہ کابلی البلخی بن نصیر الدین محمود بن عثمان شاہ بن سلیمان بن مسعود بن عبداللہ بن واعظ الاصغر بن واعظ الاکبر بن ابوالفتح بن حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ قول صاحب سیر الاولیا کا ہے مگر بعض روایت میں یہ بھی ہے کہ ابوالفتح اسم اسحاق سلطان ابراہیم لاولد تھے اور آپ کے والد جمال الدین سلیمان ہمشیرزادہ سلطان محمود غزنوی کے تھے سیر الاولیاء میں لکھا ہے کہ فرخ شاہ بادشاہ کابل تھے تمام سلاطین اُن کے مطیع تھے اور یہ سلطنت کابل کی سلطنت غزنی سے پہلے تھی جب سلطنت غزنی کو قوت ہوئی سلطنت کابل شامل سلطنت غزنی ہوئی لیکن فرزندان فرخ شاہ کابل میں رہے آخر چنگیز خاں نے خروج کرکے ایک عالم کو زیر وزبر کیا اور کابل بھی تاراج ہوا۔ اسی جھگڑے میں آپ کے پردادا شیخ احمد نے شربت شہادت نوش کیا اور آپ کے جد شیخ شعیب مع اپنے عیال واطفال کے لاہور میں آئے بعد چند روز کے قصور میں پہونچے قاضی قصور نے اُنکی بہت مدارات کی اور ان کی کیفیت سے بادشاہ کو مطلع کیا بادشاہ نے قضا قصبہ کوتھی کی جو قریب ملتان کے ہے تفویض کی آپ کے دادا اور والد دونوں صاحبوں کے مزار قصبہ کوتھی میں ہیں لکھا ہے کہ قاضی سلیمان کے تین پسر ہوئے اول شیخ عزالدین محمود دوسرے

شیخ فرید الدین مسعود تیسیرے شیخ نجیب الدین متوکل قدس اللہ اسرارہم اور مادران بزرگوار بی بی قرسم خاتون دختر مولانا وجیہ الدین کہ ان کے کمالات ملفوظات خواجگان چشت میں اکثر جگہ موجود ہیں یہ بی بی عفت مآب صالح واصلان حق سے تھیں بعض نے لکھا ہے کہ شیخ کمال الدین سلیمان محمود غزنوی کے ہمشیرزادہ تھے لکھا ہے پہلے نام حضرت کا مسعود تھا حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ نے اپنی مہربانی سے فرید الدین نام عنایت کیا اور روایت صحیح یہ ہے کہ فرید الدین غیب سے ملقب ہوئے اور کتب ہائے مشائخ سے ثابت ہے کہ حضرت کے ایک سو ایک نام ہیں ان کا پڑھنا واسطے ہر حاجت کے کافی ہوتا ہے چنانچہ تجربہ بھی ہے وہ اسمار مبارک یہ ہیں شیخ فرید خواجہ فرید مخدوم فرید بابا فرید شاہ فرید مولانا فرید حاجی فرید درویش فرید عاجز فرید مسکین فرید فقیر فرید غریب فرید موجود فرید مسعود فرید محمود فرید مقصود فرید قاصد فرید مقصد فرید چشتی فرید اجودھنی فرید حامد فرید حمر فرید صادق فرید مکمل فرید خادم فرید متوکل فرید سالک فرید مسالک فرید زاہد فرید عابد فرید عالم فرید صابر فرید شاکر فرید امام فرید مجتہد فرید متدین فرید متقی فرید محب فرید مرشد فرید وکیل فرید خالص فرید مخلص فرید عاشق فرید عارف فرید اعظم فرید معظم فرید ہادی فرید مہدی فرید ولی فرید سخی فرید قطب فرید غوث فرید مبغث فرید سیاح فرید جہاں گشت فرید کبیر فرید گنج شکر فرید الحق فرید عجیب فرید عزیز فرید مقبول فرید صوفی فرید صافی فرید عتیق فرید مدقق فرید سلطان فرید برہان فرید واصل فرید قدم فرید قدم فرید اول فرید آخر فرید ظاہر فرید باطن فرید جل فرید تھل فرید بحر فرید نجی فرید جیت فرید نور اللہ فرید نظر اللہ فرید فیض اللہ فرید لطیفتہ اللہ فرید انہ اللہ فرید اہل اللہ فرید سر اللہ فرید عزیز اللہ فرید روح اللہ فرید عبد اللہ فرید حبیب اللہ فرید قطب الاقطاب فرید مشکل کشا فرید قاضی الحاجات چاہیئے کہ جس کار کیواسطے پڑھے چالیس روز ایک لاکھ تمام کرے جو وقت مقرر کرے اسی وقت پر پڑھے اگر کل نہ ہو سکیں تو یہ پانچ نام ضرور پڑھے شیخ فرید مولانا فرید خواجہ حاجی فرید درویش فرید اور ان کے پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ جب کوئی مہم پیش آوے باوضو پہلے اکتالیس بار آیتہ الکرسی پھر اکتالیس بار الحمد پھر اکتالیس بار سورۂ اخلاص اور سو درود اور پچاس بار آیتہ الکرسی تا آخر اور قرآن میں سے جسقدر ممکن ہو پڑھکر اول سو بار شیخ فرید پھر خواجہ فرید پھر سو بار مولانا فرید پھر سو بار درویش فرید پھر سو بار شیخ فرید حاجی پڑھکر اسی جگہ سو رہا کرے لیکن

Marfat.com

کے پڑھا کرے حضرت کو خواب میں دیکھیگا جو حاجت ہو عرض کرے جیسا حکم ہو اسپر کاربند ہو
اور سوتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور یا غفورا اور یا اللہ اور یا ہو تین تین بار اپنے سینہ پر اپنی انگشت
سے لکھے بعضے ملفوظات پیران چشت میں لکھا ہے کہ جب حضرت گنج شکر حمل میں تھے کہ آپکی والدہ کو بیروں
کی طرف رغبت ہوئی ان کے ہمسایہ میں ایک درخت بیری کا پھیلا ہوا تھا آپ بے اجازت مالک
کے چند بیر توڑنا چاہتی تھیں کہ کھاویں آپنے اندر شکم کے بیقراری کی کہ جس کی وجہ سے والدہ حضرت
بیقرار ہوئیں اور بیر ہاتھ سے گر گئے لکھا ہے کہ جب آپ بڑے ہوئے تو آپ کی والدہ نے
عذر کیا کہ فرزند تیرے حمل کے دنوں میں کبھی کوئی چیز مشکوک نہیں کھائی آپنے جواب دیا کہ بے اجازت
مالک بیری کے چند بیر آپ نے توڑے میں نے بیقراری کر کے آپکو مال مشکوک سے بچایا یاد کریجیے
یہ سنکر والدہ حضرت متحیر ہوئیں کہ میں نے تو اس کا اظہار کبھی کسی سے نہیں کیا اور جو یہ پسر کہتا
ہے سچ کہتا ہے صاحب سیر السالکین سے روایت ہے کہ انتیس ۲۹ شعبان کو ابر آسمان پر محیط تھا
مسلمانان شہر خدمت قاضی سلیمان پدر حضرت میں آئے اور کہا کہ آج ۲۹ ہے اگر حکم ہو تو کل روزہ
رکھیں آپ نے فرمایا چاند میں شک ہے درصورت شک روزہ رکھنا مکروہ ہے اُس وقت میں ایک بزرگ
تھا کہ جنہیں گمان ابدال کا تھا مقیم تھے اُن کی خدمت میں آئے اور یہ مسئلہ پوچھا بزرگ نے فرمایا کہ آجکی رات
قاضی کے یہاں بچہ پیدا ہوا ہے وہ قطب ہوگا اگر کل اس نے شیر نہ پیا تو کل تم بھی روزہ رکھو اگر اس نے
دودھ پیا تو کل روزہ نہ ہوگا الغرض اُسی شب کو حضرت تولد ہوئے اور صبح شیر نہ پیا روزہ رکھا
تمام شہر نے حضرت کی متابعت سے روزہ رکھا جب وقت افطار کا آیا آپنے پستان مادر دہن مبارک
میں لیا اور شیر نوش کیا اسی طرح تمام روزے رکھے صاحب سیر العارفین حضرت سلطان المشائخ
سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت مکتب میں بیٹھے تھوڑے ہی دنوں میں قرآن حفظ کیا اور تحصیل
علوم سے فارغ ہوئے اور شہر ملتان میں مسجد مولانا منہاج الدین میں کتاب نافع پڑھتے تھے کہ
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی تشریف فرمان ملتان ہوئے اور اُسی مسجد میں ٹھہرے شیخ کو
دیکھکر دریافت کیا کہ اے طفل کیا پڑھتا ہے آپنے عرض کیا کہ نافع پڑھتا ہوں آپنے فرمایا نافع ہوگا یہ
بات آپکی ایسی موثر ہوئی کہ مرید ہوئے جب خواجہ دہلی میں تشریف لانے لگے آپ بھی ہمراہ ہوئے خواجہ نے
فرمایا ابھی اسی جگہ رہکر علوم ظاہری کی تحصیل کر بعد اُس کے میرے پاس آنا کس واسطے کہ زاہد بے علم تسخیر

Marfat.com

شیطان میں آجاتا ہے حضرت ملتان سے قندھار میں آئے بعد تحصیل علوم بغداد میں پہونچے اور شیخ شہاب
الدین سہروردی اور سیف الدین باخرزی و سعدی حموی و بہاء الدین حموی و بہاء الدین و شیخ
واحد الدین کرمانی و شیخ فرید الدین محمد نیشاپوری سے مشرف حضوری حاصل کر کے مستفیض ہوئے
بعد اُس کے بمقام دہلی خدمت پیر روشن ضمیر میں حاضر ہوئے حضرت قطب الاقطاب نے ایک
جدا حجرہ آپ کی عبادت کے واسطے مقرر فرمایا بعد ترتیب کمال کو پہونچکر مشرف بخرقہ خلافت
ہوئے چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے شیخ شہاب الدین کو خود دیکھا اور ان کی صحبت
میں رہا ہر روز دس ہزار دینار سے کم فتوح نہ تھا مگر وہ صبح سے تا شام تک سب راہ خدا میں صرف فرماتے
کل کے واسطے ایک پیسہ نہ رہتا تھا خود حضرت بابا صاحب نے فرمایا ہے کہ بغداد میں میں نے

شیخ اجل تبریزی کے ہاتھ کو بوسہ دیا ہے مجھکو انھوں نے یہ دعا دی کہ تیری روزی میں

برکت ہو جب میں بغداد سے باہر آیا ایک درویش کو ایسا دیکھا کہ صرف پوست اور استخواں باقی تھا چند
ان کی صحبت میں رہا وہاں سے بخارا آیا شیخ سیف الدین باخرزی کو دیکھا بڑے بزرگ تھے میں
آداب بجا لا کر نزدیک اُن کے بیٹھا جب میری طرف ملاحظہ کرتے فرماتے کہ یہ لڑکا مشائخ زمانہ
میں سے ہوگا تمام عالم اس کے مریدوں اور فرزندوں سے بھر جائے گا اور کمل سیاہ اوڑھے ہوئے
تھے بندہ کو عنایت کر کے فرمایا کہ اس کو اوڑھ لے چند روز اس بزرگ کی خدمت میں رہا وہاں
چلکر ایک مسجد میں آیا اُس کے پاس ایک بزرگ رہتے تھے میں نے دیکھا کہ ہوا کی طرف آنکھیں
کئے کھڑے ہیں چار روز یہی کیفیت رہی بعدہٗ آنکھ کھولی میں نے سلام کیا جواب دیا اور فرمایا بیٹھ
جب میں بیٹھا آپ نے کل کیفیت بندہ سے بیان کی اُس شب کو بھی میں ان کی خدمت میں رہا
جب صبح ہوئی ان بزرگ کو نہ پایا وہاں سے چلکر بدخشاں میں پہونچا اور وہاں کے بزرگوں
سے ملا وہاں سے پھر ملتان میں آیا شیخ بہاء الدین ذکریا سے مصافحہ ہوا انھوں نے پوچھا
اپنا کام کہاں تک پہونچایا میں نے کہا کہ اگر میں کہوں تو آپ کرسی پر بیٹھکر ہوا پر تشریف لیجائیں
یہ کہتے ہی کرسی ہوا پر سے پیدا ہوئی شیخ بہاء الدین نے ہاتھ اس پر مارا اور کہا کہ مولانا
خوب انجام دیا وہاں سے چلکر میں دہلی میں آیا اور یاد حق میں مشغول ہوا حضرت نے مجھے
نعمت عطا کی اور فرمایا کہ مولانا فرید تو اپنا کام پورا کر کے میرے پاس آنا حضرت کے مشائخ

Marfat.com

اور مجاہدہ اور ریاضات و عبادات مشہور ہیں اور حضرت سلطان المشائخ سے روایت ہے کہ بابا صاحب نے ایکبار فرمایا کہ میں بمقام سیستان مجلس شیخ واحد الدین کرمانی میں موجود تھا کہ دو فقیر آئے کچھ ذکر کرامات فقرا کا ہو رہا تھا یہانتک ان دونوں نے کہا کہ اس محفل میں جتنے درویش ہیں اپنی اپنی کرامات دکھائیں اول صاحب خانہ کی طرف اشارہ ہوا انھوں نے فرمایا والی شہر مجھسے بدعقیدہ ہے طرح طرح کی تکلیف دیتا ہے تعجب ہے کہ آج میدان سے سلامت آدے کہ اسی وقت خبر آئی کہ حاکم شہر گھوڑے پر سے گر کر ابھی مرگیا پھر مجھسے کہا کہ تم کچھ دکھاؤ میں نے مراقبہ کیا اور حاضرین سے کہا کہ آنکھیں بند کرو سب نے اپنے کو کعبہ میں دیکھا جب آنکھ کھولی پھر اُسی مجلس میں پایا اور ان دونوں مسافروں نے اپنے خرقہ اوڑھے اور مُعًا غائب ہو گئے فقط خرقہ پڑے رہے۔ صاحب مراۃ الاسرار و فوائد السالکین حضرت گنج شکر سے ناقل ہیں یعنی حضرت فرماتے ہیں کہ جب میں بشرف ارادت خواجہ قطب الدین بختیار مشرف ہوا کلاہ چہار ترکی سر دعاگو پر رکھکر بہت شفقت فرمائی اس وقت قاضی حمید الدین مولانا **علی کرمانی سید نورالدین مبارک شیخ نظام الدین ابوالموید مولانا شمس ترک شیخ محمود موئینہ دوز** وغیرہ حاضر تھے حضرت قطب الاقطاب نے زبان مبارک سے فرمایا کہ شیخ کو ذاتی قوت اور تصحیح ایسی چاہیئے کہ جو کوئی اس کے پاس مرید ہونے آوے وہ قوت نظر باطنی اپنی سے زنگ اُس کے سینہ کا صاف کرلے کہ کچھ کدورت سینہ میں باقی نہ رہے بعد اس کے اُسکا ہاتھ پکڑے اور خدارسیدہ کرے اور لکھا ہے کہ حجرہ آپ کا قریب دروازہ غزنوی کے نیچے برج کے تھا آٹھویں روز مرشد کی خدمت میں حاضر ہوتے باقی یاد حق میں مشغول رہتے صاحب سیر الاولیا سے نقل ہے کہ جب حضرت گنج شکر نے چاہا کہ مجاہدہ زیادہ کریں خواجہ کی خدمت میں عرض کیا خواجہ نے فرمایا کہ پہلے روزے کہ جب غیب سے ہو نچے افطار کر تیسرے روز غیب سے روٹیاں آتیں آپ افطار کرتے بعد ایک ساعت کے جی متلاتا اور قے ہوجاتی تھی معدہ پاک ہو جاتا تھا بعد چند روز حضرت نے یہ حال خدمت خواجہ میں عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ مسعود طعام خماری سے افطار کرتا تھا [illegible] شکم میں نہیں ٹھہرتا اب چھ روز کے بعد افطار کر بعد چھ روز کے اشتہا جب غالب ہوئی ہاتھ زمین پر مارا

Marfat.com

سنگریزہ ہاتھ میں آیا جب اسکو منہ میں رکھا شکر ہو گیا اسیوقت اُسکو منہ سے باہر کیا اسی طرح چار بار اشتہا ہوئی اور سنگریزہ منہ میں ڈالے شکر ہو گئے پھر دل میں آیا کہ خواجہ نے فرمایا تھا کہ جو غیب سے پہونچے اُس سے افطار کرنا شاید یہ افطاری غیب سے پہونچتی ہے چند سنگریزہ اٹھا کر کھائے وہ شکر ہو گئے جب صبح ہوئی خدمت خواجہ میں حاضر ہو کر تمام حال عرض کیا خواجہ نے فرمایا خوب کیا جو غیب سے ہے وہ نیک ہے جا مانند شکر کے شیریں رہیگا اس روز سے گنج شکر خطاب ہوا اور یہ فرمایا۔ سنگ در دست تو گہر گردد ؎ زہر در کام تو شکر گردد ؎ اور صاحب سیر العارفین نے لکھا ہے کہ ایک روز شیخ خدمت خواجہ میں آئے بسبب ضعف کے زمین پر گر پڑے قدرے مٹی منہ کے پاس پہونچی شکر ہو گئی اُس روز سے گنج شکر ہوئے اور صاحب اخبار الاخیار فرماتے ہیں کہ سوداگر چند بیلوں پر شکر لادے جاتے تھے شیخ نے اُن سے شکر طلب کی انھوں نے جواب دیا کہ یہ نمک ہے شیخ نے فرمایا کہ نمک ہوگا جب سوداگروں نے گونیں کھولیں تو اُن میں سے نمک نکلا بہت شرمندہ ہو کر شیخ کی خدمت میں آکر عرض کیا جب آپ نے کرم کی نگاہ کی پھر بدستور شکر ہو گئی نواب بیرم خاں خاناں نے کہا ہے۔ کان نمک جہان شکر شیخ بحر و بر ؎ آں کز شکر نمک کند واز نمک شکر ؎ صاحب سیر الاولیا نے لکھا ہے کہ وہ سوداگر یہ کرامت دیکھکر معتقد ہوئے سردار کا نام عالم تھا۔ ایک نقل ہے کہ حضرت کو ایام طفولیت میں شیرینی سے بہت ذوق تھا کہ آپکی والدہ جب نماز پڑھتی تھیں مصری کے ٹکڑے زیر مصلے رکھتی تھیں جب سلام پھیرتی تھیں ان کو اشارہ کرتیں اس جگہ مصری رکھی ہے ایک روز والدہ حضرت کی مصری زیر مصلے رکھنی بھول گئیں آپ نے موافق عادت کے زیر مصلے ہاتھ ڈالا بہت سی ڈلیاں مصری کی نکلیں آپ نے فرمایا اور آج تم مصری رکھنی بھول گئیں پروردگار نے مجھکو بہت سی مصری دی والدہ نے فرمایا اے پسر یقین ہوا کہ تو ضایع نہ ہوگا اور مثل شکر شیریں رہیگا اس روز سے گنج شکر خطاب پایا اور خود بخود مشہور ہوئے ایک نقل ہے کہ جناب سرور عالم نے آپ کے پیدا ہونے سے پہلے آپ کی خبر دی تھی اور گنج شکر ملقب فرمایا تھا صاحب گلشن اولیا سے نقل ہے کہ سات سو برس پہلے ظہور شیخ فرید الدین سے اکثر مشایخ سلف نے آپکی خبر دی تھی کہ ایک شیخ کامل پیدا ہوگا گنج شکر کہلائیگا بہت کو قرب خدا میں پہونچا دیگا اُس کے مرید قطب روزگار ہوں گے اور روایات معتبر اُس طرح بھی ہیں کہ حضرت جنگلوں میں پہاڑوں میں ریاضت فرماتے تھے سوائے گھاس خشک

Marfat.com

اور پتوں کے کچھ نہیں نوش فرماتے تھے ایک روز تشنہ ایک چاہ پر پہونچے راہ دیکھنے لگے کہ ڈول رسی آسکے تو پانی پیوں دیکھا کہ ہرنوں کی ایک ڈار آئی اُن کے آتے ہی چاہ نے جوش مارا وہ ہرن پانی پیکر روانہ ہوئے جب آپ نے قصد پانی پینے کا کیا پانی سمٹ کر پھر چاہ میں چلا گیا آپنے بدرگاہ باری میں عرض کی کہ پروردگار عالم جانوروں کو پانی دیا میں جو تیری راہ میں چلا ہوا ہوں مجھسے پانی دریغ رکھتا ہے فرمان ہوا کہ اے فرید تیری نظر ڈول رسی پر تھی ہرنوں کی نظر صرف ہماری طرف تھی اس وجہ سے ان کو پانی دیا تجھکو نہ دیا اُسی وقت آپ اُس چاہ میں اولٹے چالیس روز لٹکے رہے اور نفس کو پانی نہ دیا بعد چالیس روز کے قدرے خاک منہ میں ڈالکر افطار کیا وہ خاک منہ میں پڑتے ہی شکر ہوگئی اُسی وقت اس کو تھوک دیا آواز آئی کہ اے فرید تیرا چلہ قبول ہوا اور آج سے تجھکو گنج شکر کیا نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے حضرت خواجہ سے عرض کیا کہ بہت سخت ایک چلہ کروں آپنے فرمایا کہ ضرورت کچھ حاجت نہیں یہ باتیں واسطے شہرت کے ہیں حضرت فرماتے ہیں کہ مجھکو اس روز سے بہت بڑا خیال اور پشیمانی ہے کہ میں نے ایسی بات کہی جو خاطر مبارک پر ناگوار گذری الغرض بعد چند روز کے حضرت قطب الاقطاب نے فرمایا کہ فرید ایک چلہ معکوس کر آپ نے عرض کیا کہ جس ترکیب سے ارشاد ہو کروں خواجہ نے فرمایا کہ ایسی مسجد ہو کہ جسمیں سوائے موذن کے اور کوئی نہ رہتا ہو بعد نماز عشا کے مسجد خالی رہتی ہو اور موذن بھی دیندار امانت دار ہو اس مسجد میں کنواں ہو کنویں پر درخت ہو ایسی جگہ تمام شب اُلٹا لٹک کر مشغول ہو تا کہ چلہ پورا ہو جائے پس موجب ارشاد پیر روشنضمیر ارادہ مصمم کرکے مسجد موصوف کی تلاش میں نکلے نواح دہلی میں ایسی صفت کی مسجد نہ پائی دہلی سے ہانسی آئے وہاں بھی اس صفت کی مسجد نہ پائی اسی طرح شہر بشہر قصبہ بقصبہ دیہہ بدیہہ تجسس کیا اوچ میں مسجد موصوف پائی اور **خواجہ رشید الدین مینائی** متوطن ہانسی وہاں موذن تھے حضرت کے کمال معتقد تھے آپ اُس مسجد میں چند روز رہے اور بعد میں موذن صاحب سے کہا کہ اگر میرا راز کسی پر نہ کھلے تو میں یہاں معکوس ایک چلہ کروں انھوں نے کہا کہ میں نیازمند ہوں امانت داری کروں گا اُنکو یہ ہوا کہ بعد نماز عشا جب سب نمازی چلے جاتے اُس وقت ایک سراسی کا موذن آپ کے پیر میں باندھتا دوسرا سرا اسکا درخت کی ٹہنی سے باندھتا آپ تمام شب اُس چاہ میں چاہ محبوب حقیقی میں لٹے لٹکے رہتے صبح ہونے کے قبل از آنے نمازیوں کے موذن آکر آپ کو نکالتا پھر آپ نماز صبح ادا کر کے مراقبہ میں رہتے اسیطرح

Marfat.com

چالیس شب پوری کیں سے

سعد یا کنگرہ عشق بلند ست بلند — تا تو سر پا نہ کنی دست تو آنجا نہ رسد

بقول مولانا نظامی

برقص آمدہ جملہ اعضائے من — سر من شدہ کرسی پائے من

حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مجھکو جو کچھ ملا ہے وہ متابعت رسول مقبول علیہ السلام سے ملا ہے یعنی حضرت نے بھی نماز معکوس ادا کی ہے پس میں بھی اپنے پیر میں رسی باندھکر کوئیں میں اولٹا لٹکا کرتا تھا چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت خواجہ محمد چشتی نے بہت نماز معکوس ادا کی ہے اس سنت کو حضرت بابا صاحب نے بھی ادا کیا حضرت سلطان المشائخ سے روایت ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی دہلی میں تشریف لاکر خانقاہ قطب الاقطاب میں فروکش ہوئے حضرت خواجہ نے بحضور خواجہ بزرگ اپنے خلفا کو پیش کیا ہر شخص کو اس کے ظرف کے موافق نعمت عطا فرمائی بعد اس کے فرمایا کہ بابا قطب الدین تمہارے مریدوں میں سے کوئی اور باقی ہے آپ نے عرض کی کہ مسعود نام فقیر چلہ میں بیٹھا ہوا ہے حضرت خواجہ بزرگ اٹھے اور حضرت خواجہ قطب الدین کو ہمراہ لیکر حجرہ بابا صاحب پر آئے اور حجرہ کھلوا اندر گئے بابا صاحب بسبب ضعف کے تعظیم کو کھڑے نہ ہو سکے آنکھوں میں آنسو بھر کر سر اوپر زمین کے رکھا خواجہ بزرگ نے یہ حال دیکھکر ازراہ رحم فرمایا کہ بابا بختیار اس جوان کو مجاہدہ میں کب تک جلاؤ گے کچھ بخشش کر قطب الاقطاب نے عرض کی کہ میری کیا مجال ہے کہ روبرو حضرت کے بخشش کر سکوں خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ اس کا تعلق تجھ سے ہے اور منہ طرف قبلہ کے کرکے حجرہ موصوف میں کھڑے ہوئے خواجہ صاحب نے بھی متابعت کی اور دونوں بزرگوں نے بابا صاحب کے حق میں دعائیں کیں اور اسم اعظم کہ سینہ بسینہ چلا آتا تھا تلقین فرمایا اور خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ فرید شمع ہے خاندان درویشوں میں اس سے فقر کو روشنی ہوگی یہ تمام عالم پر اظہر من الشمس ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ میر سید محمد کرمانی مولف سیر الاولیا نے کیا خوب فرمایا ہے۔ بیت

بخشش کونین از شیخین شد در باب تو — پادشاہی یافتی زین پادشاہان جہاں

مملکت دنیا و دین گشتہ مسلم مر ترا — عالمے کن گشتہ اقطاعی تو اے شاہ جہاں

Marfat.com

بھی حضرت جناب سلطان المشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وقت نقل خواجہ قریب پہونچا قاضی حمید الدین کے خیال میں آیا کہ خرقہ اور سجادہ مجھکو عطا ہوگا اور یہی خیال مولانا بدر الدین کے دلمیں گذرا کہ خرقہ اور سجادہ مجھکو ملیگا اُسی وقت خواجہ نے نور باطن سے ان کے دل کا حال معلوم کر کے فرمایا کہ یہ خرقہ اور عصا و مصلے و نعلین جو ہیں اور دیگر تبرکات میرے پیروں کے جو ہیں میں نے فرید کو دے کہ وہ میرا جانشین ہے اور اُس امانت کو قاضی حمید الدین کے حوالہ فرما کر جان بحق تسلیم ہوئے جب بابا صاحب دہلی پہو نچے قاضی حمید الدین نے کل امانت آپ کے سپرد کی آپ بعد چند روز کے تشریف فرمان ہانسی ہوئے باقی کیفیت اوپر بیان ہو چکی ہے پس اسی زمانہ میں شیخ جمال الدین ہانسوی مرید ہوئے جب یہاں بھی خلقت نے اژدہام کیا آپ قصبہ کوتھی وال وطن آبائی میں آئے اور چندے سرفرمایا چونکہ یہاں سے ملتان قریب تھا یہاں بھی لوگوں نے گھبرا مشوش ہو کر چاہا کہ لاہور میں چلئے اسوقت لاہور تاخت چنگیزیوں کے سبب سے ویران تھا آخر قصبہ اجودھن کو مجہول جگہ سمجھکر جودھن میں تشریف لائے اسوقت وہاں ایک جوگی صاحب استدراج رہتا تھا کل شہر اُسکو مانتا تھا آٹھویں روز گائے کا دودھ اُس کے واسطے لیجاتے تھے یہ صرف آٹھویں روز دودھ پیتا تھا بی یہ تھی کہ جتنا دودھ آجاتا اپنے کشف سے سب پی لیتا سیف زبان تھا بہت سے مقامات جوگ کے ہوئے تھا پری ذام یعنی حبس دم بھی کرتا تھا بعض مقامات ایسے تھے کہ وہ نہ کھلتے تھے اُس کو ک مدت سے فکر تھی کہ کوئی فقیر اہل اسلام ایسا کامل ملے کہ جس کی وجہ سے یہ مقامات بھی طے جاویں کہ حضرت بھی وہاں رونق افروز ہوئے اور خلقت نے حضرت کی طرف رجوع کی اس جوگی اسکا نام شنبھو ناتھ تھا خبر ہوئی کہ ایک مسلمان فقیر اس قصبہ میں وارد ہے یہ اپنے سیکڑوں وں اور ہمراہی فقیروں کو لیکر حضرت کی طرف چلا اور دل میں یہ خیال کیا کہ اگر فقیر کامل ہے تو میرے وں مندرے کان کے اُس کے آگے نکل کر جا پڑیں گے تو میں سمجھوں گا کہ وہ کامل ہے پس جب و حضرت کے گیا آپ نے نور باطن سے اُس کے دل کا حال معلوم فرما کر اُن مندروں کو دیکھا وقت مُندرے خود بخود اُس کے کانوں سے نکلکر حضرت کے روبرو آپڑے پھر اس کے میں خطرہ گذرا کہ اگر یہ شاخیں پیدا کرادیں تو جانوں حضرت کو بھی اُس کے خطرہ سے آگاہی اور دست مبارک سے دونوں مندرے اٹھا کر مٹی میں ڈالے وہ اسیوقت اگ آئے یہ کرامت

Marfat.com

دیکھکر وہ اعتقاد لایا اور عرض پرداز ہوا کہ ایک دلیل اور باقی ہے آپنے ارشاد فرمایا وہ کیا اس نے کہا میں غائب ہوتا ہوں اگر آپ نے مجھکو ڈھونڈھ لیا تو میں بیشک آپ کا چیلہ ہونگا یہ کہکر وہ دراز ہوا اور اپنی چادر اوڑھی پڑتے ہی روح اُس کی قالب سے پرواز کر کے عالم بالا پر پہونچی جسم اس کا مثل مردہ کے ہوگیا حضرت نے سر مراقبہ میں جھکایا اُس کی روح عالم ملکوت سے گذر چکی تھی کہ روح مبارک نے اُس کو گھیرا اور آواز دی کہ باش آگے تیرا گذر نہ ہوگا یہ مقام اہل ایمان کے واسطے ہے یہاں تک بھی تیرا گذر اس سبب سے ہوا کہ تیرے دل میں عظمت اور محبت اسلام کی تھی یہ فرماتے ہی روح اُس کی واپس ہوئی اور اپنے قالب میں آئی وہ اٹھ بیٹھا حضرت نے مراقبہ سے سر اٹھایا وہ قدموں پر پڑا اور مع اپنے چیلوں کے صدق دل سے مسلمان ہوا اور حضرت سے بیعت کی چندے حضور کی خدمت میں رہکر علم الٰہی کی تکمیل کی بعدہٗ حضرت نے اُس کو شاہ ولایت ملک سیوستان کا فرماکر معہ اُس کے چیلوں کے اُس طرف رخصت فرمایا وہ جوگی اور سب اس کے چیلے اولیا ہوئے صاحب سیر السالکین اور سیر الاقطاب نے اور طرح طرح پر نقل کیا ہے دونوں قول قریب قریب ہیں صاحب اقتباس الانوار تحریر کرتے ہیں کہ میں نے وہ درخت بچشم خود دیکھے ہیں کہ موجود تھے پتے اُن کے نہایت سرخ رنگ خوشنما تھے کہ ان درختوں کو وہاں کے لوگ درخت کسنبہ کہتے تھے اور قریب آبادی کے زیارت گاہ ہیں یہ ذکر سنہ لھ کا ہے کہ شاہ اکرم جامع اقتباس الانوار اُس شہر میں پیش امام تھے اور بہت روز وہاں رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت نوشہرہ میں تشریف فرما ہوئے ایک روز مسواک کر کے چوب مسواک کو زمین میں استادہ کیا اسی وقت اس میں نشو و نما ہوا یعنی جالکا درخت ہوا بعد چند روز کے جب حضرت وہاں سے چلے تو دیکھا کہ وہ درخت پیچھے آتا ہے فرمایا کہ باش دریں جا باش غرض تین بار ایسا ہی فرمایا جب وہ نہ رکا غصہ ہوکر اس کی شاخ پکڑ کر زمین پر دے مارا اور فرمایا کہ باش باش دریں جا باش وہ اُسی جگہ سر سبز ہے میں نے دیکھا اور زیارت گاہ عام ہے نقل ہے کہ ایک روز حضرت تشریف فرماتے جسم مبارک میں کچھ تکسر تھا عصا ہاتھ میں لیکر کھڑے ہوئے چند قدم چلے تھے کہ عصا دست مبارک سے گرا اور آثار تفکر و حیرت ظاہر ہوئی حضرت سلطان المشائخ نے عرض کی کہ مخدوم معلوم نہیں کہ اس وقت حیرت اور تفکر کس سبب سے ہے فرمایا کہ جب میں

Marfat.com

عصا پر تکیہ کیا عنایت الٰہی ہوئی کہ کس واسطے سوائے ہمارے دوسرے پر تو نے تکیہ کیا اس وجہ سے میں نے عصا ڈال دیا اور پشیمان ہوا سیر السالکین سے روایت ہے کہ آپ کے عہد میں درویشان کوہ قاف میں باہم اختلاف پیدا ہوا بعض کہتے تھے کہ جہاں میں قطب اکبر ہے بعضے کہتے تھے نہیں ہے کس واسطے کہ اگر ہوتا کوہ قاف میں کبھی تو آتا آخر یہ امر طے ہوا کہ دو شخص فلاں فلاں کہ جو کامل اور شیخ مانے جاتے ہیں تلاش میں جاویں جب قرار پا چکا اُن دونوں معتبروں کو روانہ کیا یہ تمام عالم میں پھرے جہاں جس کامل کو سنا وہاں گئے اُس سے ملے مگر صفات قطب کبرا نہ پائیں صفات قطبیت کبریٰ اور دیگر صفات مقامات فقر اللہ نے چاہا تو دوسرے رسالہ میں تحریر ہونگے الغرض یہ دونوں بزرگ تفحص کناں وارد ہندوستان ہوئے اور حضرت گنج شکر کی کرامات اور ریاضت و عبادت کا شہرہ سنا وارد اجودھن ہوئے آپ سے ملاقات کی آثار قطبیت کبریٰ کے تو پائے حالات باطنی کو نہ پا سکے اور حضرت کی خدمت میں رہنا سعادت سمجھا جب ان کو بہت دن لگے دو شخص اور آئے وہ بھی رہ گئے پھر دو اور آگئے وہ بھی رہ گئے اسی طرح کل درویشان وہاں کے آئے اور آپ کی خدمت میں رہنے لگے جب حضرت نے دیکھا کہ وہ مقام اولیا سے خالی ہے اُس وقت اُن سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے مقام کو خالی چھوڑ دو وہیں چلے جاؤ اور مقام قطبیت کبریٰ اُن کو معاینہ کرا دیئے وہ درویش اپنے جرائم و ناایم عفو کرا کر بامراد اپنے وطن کو گئے بعد اُس کے ایک بار شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی اور حضرت عالم طبر میں تھے سیر کناں کوہ قاف ہوئے ایک مسجد دلکشا دیکھکر وہاں قیام کیا وہاں کے کل درویش واسطے پابوسی حضرت بابا صاحب کے حاضر ہوئے اور خدمات بجا لائے ایک روز واسطہ وعظ کے عرض کی آپ نے تفسیر قرآن مجید بیان کی جس کے سننے سے تمام خلائق محظوظ ہوئی اسوقت سامنے سے حجاب اٹھ گیا تھا ایک حالت طاری تھی بعد اُس کے جب بنا دارد نے بہت ستانا شروع کیا دونوں بزرگواروں نے واپس ہندوستان کو مراجعت کی حضرت **شیخ محمد غوث گوالیری قدس سرہٗ** نے اوراد غوثیہ اور دیگر مکاشفات اپنے میں تحریر کیا ہے کہ ایک شب میں حاضر وقت تھا یکایک ایک آواز آئی کہ تیری حضوری اور معموری کا ہی جیب میں نے سر نکالا دیکھا کہ دریائے عظیم ہے اور تمام عالم اسی دریا کو دیکھ رہا ہے اور ایک تخت

Marfat.com

مرصع بلند پایہ لا دریا پر رکھا گیا اور آگے اُس تخت کے ایک صورت جمال ایک صورت جلال متجلی ہوئی
اور ایک مرد باوقار اس تخت پر جلوہ افروز ہے اور تمام خلق اُس دریا میں آگئی ہے وہاں سے جا نہیں
سکتی مگر چند شخص کہ جنکو میں پہچانتا ہوں نصف راہ طے کر چکے تھے کہ میں نے اُن سے سبقت کی
اور قریب اس تخت کے پہونچا وہ جو محافظ تھے وہ آگے جانے کو مانع ہوئے کہ یوں نہ جاؤ اور اپنا
پیراہن مجھکو عطا کیا اور دو طبق انوار فیض جمال سے اور تین طبق فیض جلال سے میرے سر پر ڈالے
جب میں نے زیادہ طلب کیے کہا کہ اتنا ہی تیرے نصیب میں ہے پھر میں نے التماس کیا کہ آپ کا نام
کیا ہے فرمایا کہ فریدالدین گنج شکر کہتے ہیں پس میں نے قدم اُن کے لئے اور پھر عرض کی کہ یہ کیا جگہ
ہے فرمایا کہ یہ دریائے ہستی ہے اور یہ تخت رب العالمین ہے جو ولی اور نبی کہ اس مقام پر پہنچتا ہے
نعمت ہائے جلال و جمال سے فیضیاب ہوتا ہے پھر میں نے عرض کیا کہ حضرت تنہا اس جگہ کے
محافظ ہیں فرمایا چار شخص ہیں ایک خواجہ بایزید بسطامی دوسرے خواجہ جنید بغدادی تیسرے خواجہ ذوالنون
مصری چوتھا یہ فقیر پھر میں نے عرض کیا کہ آپ صاحبوں کی پیدایش بعد رسول مقبول علیہ السلام کے
ہے پہلے کس طرح حفاظت ہوتی ہو گی فرمایا حقیقت ہمارے مرتبہ سے تعلق رکھتی ہے پہلے ظہور بدن
سے اور بعد ظہور سے اس جسم عنصری کو کچھ دخل نہیں پس وسعت حضرت گنج شکر کی اس جگہ سے معلوم
کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالی نے کیا مرتبہ عنایت فرمایا سیر الاقطاب سے نقل ہے کہ جب غوث بہاالدین
کی رحلت ہوئی بابا صاحب واسطے تعزیت کے ملتان میں تشریف لے گئے **شیخ صدرالدین**
پسر و جانشین شیخ نے آپ کا آنا غنیمت اور سعادت دارین جانا بعدہ دو روز کے اظہار کیا کہ ایک قریب
روضہ کے ایک چاہ ہے اسکا رہٹ ہر وقت آپ ہی پھرتا ہے بیلوں کا کچھ کام نہیں تمام مویشی
پانی پیتے ہیں دوسرا امر یہ ہے کہ قبر مبارک سے ہاتھ باہر آتا ہے لکھو کھا آدمی جمع ہوتے ہیں اور
اس امر سے حیران رہتے ہیں حضرت نے مراقبہ فرمایا سر اٹھا کر کہا کہ مجھکو کل حال روح پاک شیخ سے معلوم
ہو گیا شیخ نے چاہ پر ایک دیو متعین کر دیا تھا کہ وہ رہٹ کو پھرایا کرے اور خادم سے فرمایا کہ اُس
چاہ پر جا اور کہدے کہ اگر اسے پھرانے والے رہٹ کے حکم خدا سے پھرانا ہے تو مباح ہے ورنہ یہاں
سے چلا جا اُسی وقت ایک سخت آواز آئی اور رہٹ پھرنا موقوف ہوا خادم نے حاضر ہو کر کل
حال عرض کیا آپنے فرمایا کہ اب کبھی آپ سے نہ پھرے گا بعد اس کے آپ معہ صاحب سجادہ

Marfat.com

روضہ پر آئے وہ ہاتھ بدستور قبر میں سے نکلا حضرت نے پانی کا آفتابہ اپنے خادم سے طلب کیا جو چلتے وقت اُس کے حوالہ کیا تھا اور قدرے پانی اپنے ہاتھ میں لیکر دست برآمدہ قبر میں ڈالا وہ ہاتھ اندر ہو گیا پھر باہر آیا پھر آپ نے چند قطرے اُس ہاتھ پر ڈال دیئے وہ پھر اندر ہو گیا تیسری بار پھر نکلا آپنے پھر تھوڑا پانی دیا وہ ہاتھ پھر اندر ہو گیا بابا صاحب نے ارشاد کیا کہ جب شیخ کو غسل میت دیا ہے تو ناف آپ کی خشک رہگئی تھی اسی واسطے ہاتھ بطلب آب باہر آتا تھا اب وہ مدعا پورا ہوا اب کبھی ہاتھ باہر نہ آوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا نقل ہے کہ ایک بار شیخ بہاء الدین ذکریا نے شیخ جمال ہانسوی کو طلب کیا کہ تھوڑے دن میرے پاس رہیگا بابا صاحب نے فرمایا کہ برادر اپنا جمال بھی کوئی کسی کو دیتا ہے شیخ بہاء الدین جب چپ ہو رہے لیکن شیخ جمال کے دل کو اپنی طرف کشید کیا اُسی وقت شیخ جمال نے بابا صاحب سے عرض کیا کہ اگر حضور کی مرضی ہو تو تھوڑے دن شیخ بہاء الدین کے پاس گذاروں حضرت نے جواب نہ دیا پھر انھوں نے بعد چند روز کے عرض کی پھر کچھہ جواب نہ دیا پھر شیخ جمال نے تیسری بار عرض کیا حضرت کو ناگوار گذرا خفا ہو کر فرمایا کہ تجکو اپنا اختیار ہے جا مگر کرامات اور نعمت ان کی صلب ہوئیں وہاں سے نکلکر جنگلوں میں پریشان پھرنے لگے اور تمام بدن میں زخم ہو کر تقیح ہو گئے حضرت نے کل اہل خانقاہ کو حکم دیدیا کہ کوئی کبھی ہمارے روبرو شیخ جمال کا ذکر نہ کرے اور شیخ جمال کے چہرہ کا رنگ ایسا متغیر ہو گیا تھا کہ کوئی شناخت بھی نہ کر سکتا تھا بعد ایک مدت کے عالم نام سوداگر کہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور حضرت کا مرید بھی تھا ایک جنگل میں شیخ جمال سے ملا ان کی یہ حالت پریشان دیکھکر پوچھا کہ شیخ کیا حال ہو گیا شیخ جمال روئے اور اپنی سرگذشت بیان کی اس سوداگر کو ان کے حال پر رحم آیا اور کہا کہ تسلی رکھو شیخ کی خدمت میں پہنچکر تمہاری حقیقت عرض کروں گا جب عالم سوداگر خدمت حضور میں حاضر ہوا شیخ جمال کی کیفیت عرض کرکے سفارش کی کہ اُس کو طلب فرمائے شیخ جمال کی کیفیت سنکر حضرت کو بھی رحم آیا اور فرمایا کہ اے عالم یہ رباعی اُس کو لکھہ بھیج اس نے بموجب حکم والا کے وہ رباعی تحریر کرکے ایک فقیر کے ہاتھ شیخ جمال کے پاس روانہ کی وہ یہ ہے رباعی

رو گرد جہاں بگرد آبلہ کن　　گر ہیچ منی بابی بارا پے کن
یک صبح باخلاص بیا بر در ما　　گر کار تو بر نیاید آنگہ گلہ کن

Marfat.com

شیخ جمال بمجرد دیکھنے اس رباعی کے خوش ہوئے اور جلدی سے خدمت پیر مرشد میں حاضر ہوئے
زمین خدمت کی چومی اور بہت روئے حضرت نے اُن پر بہت مہربانی فرمائی اور فرمایا کہ میرا جمال
قطب عالم ہے اس روز سے مخاطب بہ قطب ہوئے اُسی وقت وہ ہیبت اصلی پر آگئے اور نعمت
صلب شدہ اور دیگر نعمتہائے عظما سے مشرف ہوئے نقل ہے کہ حضرت ملک مالوہ میں مسافر تھے
ایک روز زیر درخت بڑ کہ بر سر تالاب قصبہ بڑودہ علاقہ منجسو میں ہے تشریف فرما تھے
کہ تیز و تند آندھی آئی بہت سے درخت گر گئے اور اس درخت کی بھی ایک شاخ کو سر مبارک پر
تھی ٹوٹی اور ٹہنی سے جدا ہوئی جب اس کے ٹوٹنے کی آواز آپ کے کان میں پہنچی سر اوپر اُٹھا کر
اس کو دیکھا وہ اُسی جگہ قائم ہو گئی باوجودیکہ ٹہنی سے جدا ہو چکی تھی ادھر میں سرسبز اور
شاداب رہی **نقل** ہے کہ چھٹے مہینے آپ کے واسطے طبقہ زہر برسے ایک مشک پر آب
آتی تھی آخر سلطان ناصر الدین نے اوس مشک کو اجودھن سے منگا کر اُس کے تعویذ بنا کر اہل و عیال
کے گلے میں ڈالے سیر الاقطاب سے نقل ہے کہ بابا صاحب کو ایک روز حالت پیدا ہوئی بہت دیر
بیہوش رہے جب ہوشیار ہوئے یاروں کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھسے وعدہ فرمایا
کہ جو تیرے مرید اور مریدوں کے مرید ہیں جو تیرے سلسلہ میں پہونچیں گے ان پر آتش دوزخ حرام کی تمام
یار سننے سے اس خبر کے خوش ہو گئے اور شکر حق بجالائے کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے بابا صاحب سے فرمایا کہ اے فرید تجھکو خوشخبری دیتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ نے تیرے مریدوں اور مریدوں کے مریدوں اور جو تیرے سلسلہ میں پہونچیں گے ان سب
پر آگ دوزخ کی حرام کی مگر وہ جو تیرے پیر دہوں گے کس واسطے کہ مرید وہی ہے جو پیر کے قدم
بقدم ہو صاحب مراۃ الاسرار سے نقل ہے کہ بابا صاحب اور شیخ بہاء الدین زکریا میں کمال دوستی
تھی مثل برادر حقیقی کے مگر بعض مفسد بابا صاحب کی خدمت میں شیخ کی شکایت کرتے اُن کی خدمت
میں اُن کی شکائتیں کرتے اُس کے دفعیہ کے واسطے شیخ بہاء الدین لکھتے ہیں کہ ہم میں تم میں
عشق بازی ہے دوسرے کی گنجائش نہیں اُس کے جواب میں بابا صاحب لکھتے ہیں کہ ہم میں تم میں
عشق بازی نہیں حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ بابا صاحب کو افطار کم تھا خواہ وہ کیسی ہی
حالت ہوتی اور شیخ بہاء الدین کو صوم کم اور طاعت عبادات زیادہ چنانچہ دو رکعت میں قرآن

Marfat.com

ختم کرتے تھے صاحب سیر السالکین ناقل ہیں کہ ایک روز حسن قوال حضرت کی خدمت میں آیا اور
عرض کی کہ شیخ بہاء الدین کی بہت تعریف سنی ہے جی چاہتا ہے ان کو جا کر دیکھوں حضرت نے فرمایا جا
مگر بے ادبی نہ کرنا الغرض حسن ملتان پہنچکر دروازہ خانقاہ شیخ بہاء الدین پر حاضر ہوا خدام شیخ نے
اس کے آنے کی خبر گذارش کی حکم ہوا کہ آنے دو جب یہ قریب گیا دیکھا کہ مکان عالیشان ہے اور
ہر طرح آراستہ ہے جسمیں قاقم اور دیبا کا فرش ہے اس پر ایک پلنگ جڑاؤ بچھا ہوا ہے اوس پر مخمل وغیرہ کی
نکئے تکیہ وغیرہ آراستہ ہیں اور شیخ بہاء الدین اوسپر بیٹھے ہیں یہ تکلف دیکھکر اس کے دل میں خیال
گذرا کہ کیا یہ شیخی ہے کہ کل سامان عیش دنیا کے موجود ہیں فقیری گنج شکر کے گھر ہے جہاں سوائے ایک بورئے
کے دوسرا نہیں۔ شیخ نور باطن سے دریافت کر گئے اور فرمایا کہ او بے ادب بھائی فرید الدین نے تجھسے
کہدیا تھا کہ بے ادبی نہ کرنا تونے نہ مانا اور شیخ کو غصہ آیا چاہا کہ اس کو اٹھا کر پھینکدیں دست بابا صاحب
درمیان میں آگیا شیخ پھر درگذر کر گئے دوسری بار پھر چاہا کہ اس کو سزا دیں پھر وہی ہاتھ آڑے آگیا تیسری بار
زک دینی چاہی پھر وہ ہاتھ درمیان میں آیا اور اس ہاتھ نے کہا کہ اے حسن اس ہاتھ کو پہچانتا
ہے حسن نے کہا کہ قربان اس ہاتھ کے اگر یہ ہاتھ نہ ہوتا تو میں زندہ نہ رہتا۔ لکھا ہے کہ ایک روز
یہی حسن قوال حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری لڑکی کی شادی ہے کچھ عنایت کیجئے بابا صاحب نے فرمایا
کہ میرے پاس کیا ہے جو دوں تو خوب جانتا ہے اس قوال نے کہا کہ اگر کچھ نہیں ہے تو یہ ہی اینٹ
اٹھالے تھوڑی دیر تو آپ ساکن رہے بعدہٗ فرمایا کہ اٹھالے اوس نے جو اوس اینٹ کو ہاتھ لگایا وہ سونے کی
ہوگئی یہ خوش ہوا اور پھر عرض کیا کہ حکم دیجئے تاکہ دوسری خشت بھی اٹھاؤں آپ نے فرمایا کہ یہی
کافی ہے جب اس نے اصرار کیا فرمایا کہ اس کو تو اوٹھالے مگر پھر نہ اٹھانا اس نے فصلو کیا وہ اینٹ
بھی اس کے ہاتھ لگاتے ہی زر ہوگئی پھر اوس نے عرض کی کہ تیسری کی بھی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا
کہ تجھکو کہدیا کہ اب کچھ نہ کہنا اور تو پھر کہتا ہے قوال نے کہا راست کہا ...
آپ نے تبسم فرما کر ارشاد کیا کہ خیر ایک اور اٹھالے اٹھاتے ہی وہ بھی سونے کی ہوگئی وہ قوال
بخوشی تینوں خشت زر لیکر مکان پر آیا اور بڑی دھوم دھام سے اپنی دختر کی شادی کی اور اپنی کل
برادری سے حضرت کی یہ کرامت بیان کی نقل ہے کہ ایک رند خدمت بابا صاحب میں آیا آپ ریش
مبارک میں کنگھا کر رہے تھے اوس نے کہا کہ یہ کنگھا مجھکو دے آپ نے فرمایا کہ مستعمل ہے اوس نے

Marfat.com

کہا یہی تو دے ورنہ میں لیلوں گا اور تجھکو برکت ہوگی آپ نے فرمایا تجھکو اور تیری برکت کو دریا میں ڈالا وہ رند خانقاہ سے باہر آیا اور تالاب میں غسل کرنے کو گھسا اسی روز ڈوب کر مرگیا صاحب تاریخ فرشتہ نے لکھا ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین پسر حضرت نے روبروآپکے آکر شکایت کی قاضی اجودھن نے مجھکو اور میرے مریدوں کو بہت برا بھلا کہا اور ایسے کلمات ناشائستہ کہے کہ جنسے بہت ہی بیعزتی ہوئی حضرت نے یہ سنکر عصا اپنا اٹھاکر زمین پر مارا اُسی وقت قاضی کے شکم میں درد اٹھا اس نے بیقرار ہوکر کہا کہ مجھکو جلد بابا صاحب کی خدمت میں لیچلو تاکہ میں اپنی خطا معاف کراؤں اُس کے احباب اُس کو اٹھاکر لیچلے رستہ ہی میں وہ مرگیا صاحب سیر المشائخ نقل کرتے ہیں کہ ایک جوان خوبرو دہلی سے بارادہ ارادت وبیعت اجودھن کو چلا ایک بازاری عورت فاحشہ کہ صاحب جمال تھی راستہ میں ملی شام کو سرائے میں دونوں کا ایک جگہ مقام ہوا اُس کوٹھری میں سوائے اس کے تیسرا نہ تھا اُس عورت نے چاہا کہ اس مرد کو اپنے قبضے میں لیجیئے اور ہم صحبت ہو قریب تھا کہ یہ مرد آلودہ بہ گناہ ہو اسی وقت ایک مرد اوس جگہ پیدا ہوا اور ایک طمانچہ اوس جوان کے منہ پر مارا اور کہا کہ اے بے ادب واسطے ارادت شیخ کے جاتا ہے اور راستہ میں بدکاری کرتا ہے یہ کہکر غائب ہوا یہ جوان استغفار پڑھتا ہوا وہاں سے نکلا اور بعد چند روز کے خدمت شیخ میں پہنچا پہلی بات شیخ نے یہ فرمائی کہ الحمد للہ والمنۃ کہ راستہ میں تو نے مکر عورت فاحشہ سے نجات پائی سبحان اللہ کیا ولایت کیا رتبہ عالی تھا صاحب خزینۃ الاصفیا سیر الاقطاب سے ناقل ہیں کہ بادشاہ دہلی نے فوج کو واسطے تاراجی قصبہ دیپالپور کہ اہل قصبہ مسلمان نہوتے تھے روانہ کیا جب یہ فوج پہونچی اونھوں نے بعضوں کو قتل کیا بعضوں کو قید کیا ایک مسلمان تیلی کی عورت گرفتار ہوئی اوسکا خاوند حضرت بابا صاحب کی خدمت میں آیا اور بصد زاری عرض کیا کہ میری عورت بھی مبتلائے بلا ہوئی لشکری اوسکو پکڑکر لے گئے حضرت نے اوسپر مہربان ہوکر فرمایا کہ تسلی رکھ تین روز تو میرے پاس رہ اللہ قادر ہے تیری منکوحہ تجھکو ملجائے گی قدرت خدا سے اوسی روز ایک منشی سرکاری قید ہوا اور وارد اجودھن ہوکر واسطے دعائے خلاصی اور بہبودگی اپنی کے حضور کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا کہ اگر تو خلاص ہو جائے تو فقیروں کی کیا مدد کرے گا اوس نے عرض کیا کہ مال دونگا فرمایا تیرے مال سے کچھ غرض نہیں مگر جو تجھکو خلعت ملے وہ اس تیلی کو دیدینا اوس نے قبول کیا

Marfat.com

اوسی وقت حکم اوس کے بحال کا آیا وہ اوس تیلی کو ہمراہ لیکر خدمت حاکم دپال پور میں حاضر ہوا
اوس نے اُس کو خلعت سرفرازی دیا اوس میں ایک اسپ اور ایک کنیزک خوبرو بھی تھی اور پھر
اوسکو اوس کے کام پر بحال کیا اوس منشی نے وہ سامان اس تیلی کے حوالہ کیا اوس عورت نے جب
اپنے شوہر تیلی کو پہچانا منہ کھولدیا اور دونوں شکر پروردگار بجا لائے اور اپنا کل مال و متاع خیرات
کر کے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ترک دنیا کی اور عبادت حق میں مشغول ہوئے
نقل ہے کہ ایک حاکم دپال پور کو باز کے شکار کا بہت شوق تھا ایک اوس کا بہت پیارا
باز تھا وہ ایک بازدار کے سپرد تھا اور یہ حکم تھا کہ بے حکم ہمارے اس کو شکار پر نہ چھوڑنا اتفاقاً
وہ بازدار حسب منشا اپنے دوستوں کے جنگل میں آیا اور ان دوستوں کے اصرار سے اوس
باز کو شکار پر چھوڑا جب شکار باز کے ہاتھ نہ لگا باز آسمان پر ہوا ہوا اور نظر سے غائب ہوگیا
تو یہ بازدار گھبرا گیا ناچار فقیر ہی کا گھر سوجھا بعقیدہ تمام خدمت باصاحب میں آیا اور رنج
کا کل حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ مت گھبرا خدا خیر کرے گا اور اُس کو کھانا
کھلایا جب کھانا کھا چکا فرمایا کہ دیکھہ تیرا باز وہ اوس دیوار پر بیٹھا ہے اور جبتک
تو نہ جائے گا وہ نہ اڑے گا بازدار نے اوس کے قریب جاکر اوس کو پکڑا اور قدمبوسی کر کے اپنے
حاکم کی خدمت میں گیا اور کامل ماجرا باز کا عرض کیا وہ یہ کمال حضرت کا سنکر خدمت
عالی درجت میں گیا اور مرید ہوکر ترک دنیا کی اور تاحیات جاروب کشی آستانہ شریف میں
مصروف رہا صاحب خزینۃ الاصفیا ناقل ہیں کہ قطعہ زمین حضرت کا زر خرید تھا ایک
اور شخص نے اوسپر اپنی ملکیت کا دعوے کیا اور وہ مقدمہ اجلاس حاکم دپال پور میں پیش
ہوا بعد ترتیب مسل دعوے مدعی حاکم نے حضرت کو واسطے جوابدہی کے طلب کیا
آپ نے جواب دیا کہ اس مقدمہ کا حال اہل قصبہ سے دریافت کرلو سب جانتے
ہیں اوس نے جواب دیا کہ یہ مقدمہ ایسی بے پروائی سے فیصل نہ ہوگا خود حاضر ہو یا تمہارا
وکیل اور جبتک وہ سند پیش نہ کرے گا قابل توجہ نہ ہوگا حضرت نے رنجیدہ ہوکر فرمایا
کہ اوس گردن شکستہ سے کہو کہ ہمارے پاس نہ سند ہے نہ گواہ اگر ہمارے کہنے
کا اعتبار ہے تو کافی ہے ورنہ زمین متنازعہ سے دریافت کرلو کہ تو کس کی ملک ہے یہ سنکر

Marfat.com

حاکم متحیر ہوا اور برائے امتحان موقع پر آیا اُسوقت خلائق اجودھن اس معاملہ کے دیکھنے
کو موقع پر حاضر تھی بحکم حاکم مدعی نے کہا کہ اے زمین تو کس کی ملک ہے کچھ جواب نہ ملا پھر حضرت
کے ایک خادم نے باواز بلند کہا کہ اے زمین فرید الدین گنج شکر کا حکم ہے راست بیان کر کہ تو کس
کی ملک ہے زمین نے بفصاحت جواب دیا کہ میں خواجہ فرید الدین کی ملک ہوں مدعی منفعل
ہوا حاکم متحیر واپس پھرا راستہ میں اس کی گھوڑی کا قدم الجھا وہ گرا اور وہ حاکم اُسپر سے گردن
کے بل گرا کہ منکا اُس کی گردن کا ٹوٹ گیا اور فوت ہوا۔ راحت القلوب سے نقل ہے کہ محمد شاہ
ایک شخص یاران حضرت سے تھا آیا آداب بجا لایا مگر مکدر خاطر تھا حضرت نے کدورت کا حال دریافت
کیا اُس نے عرض کیا کہ میرا برادر بیمار ہے اُس کو حالت نزع میں چھوڑ آیا ہوں آپ کی قدمبوسی کو
آیا ہوں شاید اُس کو زندہ نہ پاؤں گا آپ نے فرمایا کہ جا تیرا برادر اچھا ہے اُس کو شفا ہو گئی جب
محمد شاہ مکان پر آیا اپنے بھائی کو تندرست پایا نقل ہے کہ چند درویش بیت المقدس سے آپ کی خدمت
میں آئے اور حضرت کو تیز نظر سے دیکھا آپ گردن جھکائے بیٹھے رہے آخر ایک نے کہا کہ یا مخدوم
میں نے آپ کو بیت المقدس میں جاروب کشی کرتے ہر روز دیکھا ہے اور آپ نے نام اپنا
فرید الدین اجودھنی بتایا تھا فرمایا کہ ہمارے تمہارے کیا عہد تھا کہ یہ حال کسی سے نہ کہنا تم
عہد فراموش کیا سنو مردان خدا جس جگہ ہیں وہیں کعبہ ہے وہیں بیت المقدس وہیں عرش ہے کرسی
جو کچھ پیدائش خدا ہے سب ان کی پیش نظر ہے مگر اُس طرف توجہ ہو جس طرف کی
ہی حال معلوم ہو گیا اگر یقین نہیں ہے تو آنکھیں بند کرو بعد ایک ساعت کے فرمایا کہ کھولو
حلفاً اہل مجلس کے روبرو بیان کرو اُس فقیر نے بحلف کہا کہ میں نے بچشم باطن معائنہ کیا اور
اُس کے حضرت کا مرید ہو کر کار تکمیل کو پہونچا کر خرقہ خلافت حاصل کیا اور سیستان کا شاہ
ہوا راحت القلوب سے نقل ہے کہ ایک مرید مسمی بہ شہاب الدین لاہور سے چلکر حضور کی
میں حاضر ہوا اور آداب بجالایا پچاس دینار روبرو حضرت کے رکھے اور عرض کیا کہ حاکم لاہور
آداب کورنش عرض کیا ہے اور نذرانہ پیشکش کیا ہے آپ نے تبسم کر کے فرمایا کہ شہاب الدین
خوب حصہ کیا برابر کے آدھے آپ رکھے آدھے ہمارے پاس لاکر پیش کئے شہاب الدین خجل ہو
عذر تقصیر چاہا اور توبہ کی اور باقی ماندہ پچاس دینار آگے رکھدیئے حضرت نے فرمایا کہ جدید بعد

Marfat.com

کہ تیری توبہ ساقط ہو گئی اُس نے پھر دوبارہ بیعت کی یہاں تک کہ خرقہ خلافت عطا ہوا اور
بلخ کا شاہ ولایت کیا گیا فوایدِ شریف سے نقل ہے کہ حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ میں
ایک روز خدمت شیخ میں حاضر تھا کہ موئے مبارک ریش حضرت سے جدا ہوا اور آپ کی
بغل کی طرف پڑا میں نے عرض کیا کہ ایک بال ریش مبارک سے جدا ہوا ہے اگر حکم ہو تو اسکو
لیکر بعزت تمام تعویذ بناکر حرز جان کروں فرمایا کہ لیلے میں نے اُس کو لیکر تعویذ کیا جب بعد چند
روز کے پھر دہلی میں آیا جو مریض طلب تعویذ میں میرے پاس آتا میں اُ سے موئے مبارک کے
تعویذ دیتا اس کو شفا ہوتی ایک روز پسر تاج الدین ملتانی بیمار تھے اور تاج الدین کہ میرا دوست
تھا بطلب تعویذ موئے مبارک آیا میں اسکو ایک طاق میں دھر کر بھول گیا ہر چند تلاش
کیا نہ ملا آخر وہ پسر فوت ہوا بعد چند روز کے اور ایک شخص آیا وہ بھی میرا دوست تھا اس نے
بھی تعویذ موئے مبارک طلب کیا یکایک میری نظر اُسی تعویذ پر جا پڑی طاق سے اٹھا کر اوس کو دیا
وہ جس کے واسطے لے گیا تھا اس کو شفا ہوئی اب میں نے معلوم کیا کہ حیات پسر تاج الدین کی باقی
نہ تھی اس وجہ سے وہ تعویذ میری نظر سے پوشیدہ ہو گیا تھا نیز حضرت سلطان المشائخ سے روایت
ہے یعنی سلطان الاولیا فرماتے ہیں کہ محمد نام ایک میرا ہمسایہ تھا اسکو ہمیشہ نارو کا عارضہ
لاحق رہتا تھا جب میرا ارادہ واسطے زیارت شیخ اجودھن کا ہوا اُس نے معلوم کر کے مجھ سے
بمنت کہا کہ جب تم شیخ کی خدمت میں پہونچو میری شفا کے واسطے عرض کرنا جب میں حاضر
ہوا اس کا بھی پیام عرض کیا اور تعویذ چاہا فرمایا کہ لکھو اللہ کافی اللہ شافی اللہ معافی میں نے
تحریر کیا پیش کیا اُس کو مطالعہ فرما کر ارشاد کیا کہ اس کو دیدینا جب واپس دہلی میں آیا وہ تعویذ
اس کو دیا برکت اُس تعویذ سے پھر کبھی تا حیات اُس کی نارو نہ ہوا نقل ہے کہ ایک بار سات
درویش حضرت کی خانقاہ میں آئے اور بیان کیا کہ تمام عالم میں پھرے فقیر نہیں دیکھا مگر چند مدعی
دیکھے آپ نے فرمایا بیٹھو ہم تم کو فقیری دکھاویں گے انھوں نے اس بات کی طرف توجہ نہ کی
اور وہاں سے چلدیئے آپ نے فرمایا فقیری دیکھو گے وہ درویش جب اجودھن سے باہر
ہوئے باد سموم یعنی لوں لگنے سے مرگئے سیر الاولیا سے نقل ہے کہ سلطان ناصر الدین
خلف شمس الدین التمش نے اوچ اور ملتان کی طرف لشکر کشی کی اور واسطے قدمبوسی

Marfat.com

حضرت گنج شکر کے اجودھن میں آیا بعد ملازمت کے چار سندیں موضع کی اور کچھ زر نقد ہمدست
سلطان غیاث الدین بلبن کے کہ یہ اُس زمانہ میں امرائے سلطانی سے تھا شیخ کی خدمت میں
پیشکش کیا حضرت نے نقد تو فقرا کو تقسیم کر دیا اور معافی جاگیر قبول نہ فرمائی اور کہا کہ اس کے اور
بہت طالب ہیں اُن کو دو۔ شاہ ما رادہ دہد منت نہد + رازق ما رزق بے منت دہد۔ اُس وقت
غیاث الدین کے دل میں یہ آیا کہ سلطان ناصر الدین لاولد ہے اگر حضرت کی توجہ ہو تو بادشاہی
مجھکو ملجاوے حضرت نور باطن سے معلوم فرما کر یہ دو بیت زبان مبارک پر لائے بیت

فریدون فرخ فرشتہ نبود زعود عنبر سرشتہ نبود
زداد و دہش یافتہ او نیکوئی تو داد دہش کن فریدون توئی

حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ حضرت گنج شکر ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے چند روز
دانہ مویز پیالہ پانی میں تر کر کے اُن کا آب زلال نوش فرماتے اور شربت حاضرین
کو تقسیم کرتے سحری کے وقت دو نان آتیں ان میں سے قدرے نوش کرتے باقی تقسیم فرماتے
اور بعد افطار روزہ کے ہر قسم کا کھانا حاضرین کو کھلاتے آپ اس میں ہاتھ کم ڈالتے۔ نیز حضرت
سلطان المشائخ سے روایت ہے کہ درویشی صاحب دہلی آئے جامع مسجد میں ٹھہرے بھوکے
تھے حضرت بابا صاحب نے دانائی سے معلوم کیا اور گھر میں گئے وہاں سوائے قدرے جوار کے اور
اور کچھ موجود نہ تھا اُس جوار کو آپ نے پیسا اور روٹیاں پکا کر درویشوں کے پاس لائے اُن
درویشوں نے کہا کہ تمہارے گھر میں سوائے اس جوار کے اور کچھ نہ تھا تم نے کس طرح پیسا اور
پکایا ہم دیکھ رہے تھے اب کیا چاہتے ہو کہو الغرض جو مطلب حضرت کا تھا وہ اُن درویشوں کی
مدد دعا سے پورا ہوا ہمیشہ آپ کے یہاں تنگی رہتی مگر جو درویش آتا تھا خالی نہ جاتا تھا کس
واسطے کہ فقرا کا قاعدہ ہے کہ خدمت فقرا سے ہرگز دریغ نہیں کرتے بلکہ سعادت جانتے ہیں
پس یہی قاعدہ حضرت شاہ غلام فرید کا تھا حضرت سلطان المشائخ سے نقل ہے کہ میں اجودھن
سے آکر دہلی میں مقیم ہوا اور وہ کمل جو شیخ نے مرحمت فرمایا تھا اُس کو اوڑھے رہتا تھا ایک بار جامع
مسجد میں گیا شیخ شرف الدین قبائی نے مجھکو طلب کیا اور احوال مجھ سے دریافت کیا میں نے اپنی
مریدی اور عطائے خرقہ کی کیفیت اُن سے بیان کی یہ سنتے ہی حضرت گنج شکر کی شان میں کلمات

Marfat.com

نامناسب کہے جو مجھکو ناگوار گذرے اور مجھکو بھی بُرا کہا باوجودیکہ میں جواب رکھتا تھا مگر اُن کی برداشت کی جب پھر خدمت شیخ میں بمقام اجودھن پہونچا اُس ماجرے کو عرض کیا حضرت ہائے ہائے کرکے روئے اور میری بُردباری پر آفریں کی اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ شرف الدین گیا پس جب میں پھر دہلی میں آیا شرف الدین مرچکا تھا نیز روایت ہے کہ شیخ یوسف ہانسوی کہ حضرت کے یاران سابق سے تھا اوچ سے آیا حضرت نے پوچھا کہ یوسف اس سفر میں کیا دیکھا ہے اُس نے عرض کی کہ فلاں فلاں جگہ فلاں درویش فلاں جگہ فلاں فلاں کاملین کو دیکھا ایسے عابد ایسے زاہد تھے یہ سنکر حضرت نے وضو کیا اور اُٹھے اور ہوا پر پرواز کی جب تھوڑی دیر بعد تشریف لائے یوسف نے عرض کی کہ کہاں تشریف لے گئے تھے فرمایا کہ یوسف تیرے بیان سے مجھکو اُن مشایخوں کے دیکھنے کا شوق ہوا ان کو دیکھنے گیا تھا صاحب مراۃ الاسرار ناقل ہیں کہ ایک روز شیخ صدرالدین بن شیخ بہاالدین ذکریا نے پدر بزرگوار اپنے سے عرض کیا کہ شاہ کرویز کے مزار سے ہاتھ باہر آتا ہے اور بیعت کرتا ہے مگر آپ کے فرزندان کی طرف اتنی رجوع نہیں ہے جتنی اُس ہاتھ کی طرف ہے آپ نے چندے تغافل فرماکر کہا کہ بابا اس خیال میں تم مت پڑو جب مصر ہوئے تو ناچار فرمایا کہ مرقد پاک شاہ کرویز پر خود جاکر التماس کرکہ آپ کے کمالات میں کسی کو شک نہیں لیکن رعایت اپنے جد کی شریعت کے لازم ہے شیخ صدرالدین مزار پر گئے اور پیام پدر عرض کیا اس روز سے وہ ہاتھ نکلنا اور بیعت کرنا بند ہوا مزار شاہ کرویز کا نواح ملتان میں ہے اس حکایت کا یہاں موقع نہ تھا مگر بر سبیل تمثیل تحریر کے اب چند کلمات طیبات بابا صاحب ملفوظات حضرت سے تبرکاً تحریر ہوتے ہیں یعنی حضرت گنج شکر نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے معاملہ درست رکھنا چاہیئے جو وہ دیتا ہے اس کو کوئی لے نہیں سکتا جب وہ لیتا ہے کوئی دے نہیں سکتا نہ وہاں سفارش چلتی ہے نہ رشوت کام دیتی ہے۔ کلمہ دوم درویش کو چاہیئے کہ آرائش ظاہر میں نہ کوشش کرے واسطے دنیاوی عزت کے اپنے کو روبرو خدا کے بیقدر نہ کرے حرمت خاندان نگاہ رکھے صرف طلب حق میں مشغول رہے۔ کلمہ سوم جو سائل دروازہ پر آوے اُس کو جو موجود ہو دیوے یا موجود نہ ہو نہ دیوے نرمی سے کہدے کہ اس وقت نہیں ہے اور براھلا اور سخت کلامی سے پیش نہ آوے چنانچہ اس بارے میں آیہ کریمہ دال ہے واما السائل فلا تنہر یعنے سائل کو مت

Marfat.com

جھڑک اور اُس سے سخت کلامی مت کر بُرے بھلے کا خیال کچھ نہ کرے روٹی دے اہل اللہ کو کسی جگہ نہ بھولے جو بات کہے سمجھکر کہے دل کو بازیچہ دیوانہ نہ کرے کلمہ چہارم بھاگنا اپنے سے اور پہنچنا طرف حق کے عوام سے حذر کرنا گوشہ اختیار کرنا کم بولنا کم کھانا کم سونا کم ملنا نہ مثل برگ نیب تلخ ہونا نہ مثل شکر وشیر ہونا بین بین رہنا کلمہ پنجم دشمن کیسا ہی دوست ہو دوستی میں اُس سے بے ڈر نہ رہنا چاہیئے جیسا کہ نفس شیطان ہے اور جو ڈرے اُس سے ڈرنا چاہیئے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔ ازاں کس تو ترسد بترس اے حکیم * کلمہ ششم اپنی توانائی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے کہ نہ معلوم موت کس وقت آدے اور اہل اللہ کی صحبت کو غنیمت جانے اُن کی کتب دیکھے اور جو شخص تمام جہان میں اپنا دشمن بنانا چاہے تکبر اختیار کرے جو اپنی حرمت اپنا اعتبار کھونا چاہے وہ مجازی دروغگوئی اختیار کرے کلمہ ہفتم درباب سماع یعنی ایک بار اباحت اور حرمت سماع میں کہ اختلاف علما کا ہے گفتگو ہو رہی تھی حضرت نے فرمایا سبحان اللہ یکے سوخت و خاکستر شد و دیگرے ہنوز در اختلاف است یعنی ایک جلا خاکستر ہوا دوسرا اختلاف میں ہے صاحب سیر الاقطاب فرماتے ہیں کہ حضرت کی تین ازواج تھیں ایک بی ہزیرہ دختر سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ دہلی اور دوسری بیوی سارہ اور تیسری بی بی شکر و یہ دونوں خادمہ دختر سلطان کے ہمراہ آئیں تھیں دختر شاہ نے اپنی خوشی یہ دونوں خادمہ حضور کے تصرف میں دیدیں تھیں اور کیفیت اس کی یہ ہے کہ بعد وفات حضرت قطب الاقطاب بابا صاحب چندے دہلی میں رہے ہیں ایک روز سلطان غیاث الدین بلبن واسطے زیارت حضرت کے آیا اور عرض کیا کہ بندہ اکثر بار سعادت زیارت سے مشرف ہوا ہے لیکن بیگمات کا باہر گھر کے آنا محال ہے میں اُنکی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ حضور نوازش فرماکر میرے گھر قدم رنجہ فرماویں تو وہ پردہ نشینان بھی قدمبوسی سے مشرف ہوں آپ نے فرمایا کہ ہمارے پیروں نے ہمیشہ امرا کے گھر جانے سے اجتناب کیا ہے مگر مشیت ایزدی میں دم نہیں مارا جاتا اگرچہ سنت پیروں کی ہاتھ سے جاتی ہے مگر حکم خدا اسی طرح ہے بسم اللہ کہکر آپ ہمراہ بادشاہ کے محلسرا میں داخل ہوئے دختر سلطان ہزیرہ بانو ڈیوڑھی پر استادہ تھیں کہ نظر حضور کی اونپر پڑی تادیر ان کی طرف دیکھتے رہے اور سلطان سے پوچھا کہ یہ دختر کس کی ہے سلطان نے عرض کیا کہ آپ کے غلام کی

Marfat.com

سے حضرت چپ ہو رہے اور کل اہل محلسرا نے قدمبوسی کی اور حضرت بزودی باہر تشریف لائے
بادشاہ نے اُسی وقت وزیر کو طلب کیا اور فرمایا کہ حضرت گنج شکر بموجب میرے
استدعا کے میرے گھر تشریف فرما ہوئے تمام مستورات نے قدمبوسی کی آپ نے کسی کی
طرف توجہ نہ فرمائی سر نیچے کئے چپ رہے میری دختر کو دیکھکر مجھسے پوچھا کہ یہ دختر کس کی
ہے میں نے کہا میری ہے کچھ جواب نہ دیا اور اسی وقت باہر تشریف لائے معلوم ہوتا ہے کہ
میل خاطر اُس کی طرف ہوا ہو تو ابھی حضرت کی خدمت میں جا اور میری طرف سے عرض کر کہ
اگر حکم ہو تو میں اپنی دختر کو واسطے خدمت عالی کے حاضر کروں وزیر نے جاکر پیام سلطان
ادا کیا حضرت نے وزیر سے فرمایا کہ میرا ارادہ ہرگز یہ نہ تھا کہ میں اپنے کو آلودہ کروں مگر حکم خدا
پیہم اُسی طرح ہوا کہ فرید میرے حبیب کی سنت ادا کر لاچار قبول کیا مگر میں حیران ہوں کہ
کیونکہ یہ حکم ہوا میں جس وقت محل میں داخل ہوا اور حق کی طرف متوجہ ہوا اسی وقت حکم ہوا
فرید سر اونچا کر جب میں نے سر اونچا کیا ناگاہ دختر پر پڑی اُسی وقت حکم ہوا کہ اسی دختر سے
تیرا نکاح ہوگا اس واسطے قبول کرتا ہوں وزیر یہ سُنکر حضور شاہ میں آیا اور کل حال عرض کیا
سلطان سنتے ہی خوش ہوا اور وزیر کو حکم دیا کہ ابھی تیاری کر ابھی نکاح کر کے اس دختر کو حضرت
کے سپرد کر اور جہیز شاہانہ ہمراہ کر وزیر نے اُسی وقت خود بجائے پدر وکیل بنکر دختر شاہ کا عقد کیا
اور دختر کو مع جہیز کے ایک مکان خاص میں پہونچا دیا شب کو جب حضرت بحکم خدا گھر میں آئے
اسباب وسامان دیکھکر حیران کھڑے رہے آخر ایک گوشہ میں اپنا مصلےٰ بچھاکر یاد حق میں مشغول
ہوئے دختر شاہ نے جب یہ دیکھا اُسی وقت مسند سے اُٹھکر طریقہ ادب بجا لائیں اور دست بستہ
کھڑی رہیں اور حضرت بھی صبح تک عبادت میں مشغول رہے صبح باہر آگئے جب دوسری شب
ہوئی پھر اُسی گوشہ میں تمام شب مشغول عبادت رہے آخر چوتھی شب کو بی بی نے عرض کی
میں نہیں جانتی کہ مجھسے کیا قصور ہوا کہ آپ میری طرف توجہ نہیں فرماتے آپ نے فرمایا
بی بی رضامندی فقیر کی رضامندی خدا کی ہے اگر رضائے حق درکار ہے تو دنیا کو ترک کر
اس درویشی پہن اور عبادت میں مشغول ہو اور یہ تمام مال ومنال راہ خدا میں صرف کر
بی بی نے سنتے ہی اس حکم کے اسی دن تمام مال ومنال درویشوں کو دیا کچھ باقی نہ رکھا

Marfat.com

حضرت اس بات سے بہت خوش ہوئے اور مکان سے باہر آکر یاروں سے فرمایا کہ ہماری
اہل خانہ کے واسطے جفت پلاس تیار کرو شیخ محمود موئینہ دوز نے اُسی وقت
تیار کی وہ اپنی زوجہ کو دی یہ خبر بادشاہ کو ہوئی اس نے بار دگر پھر
اوتنا ہی مال و متاع دیا بی بی نے اُسی وقت اُس کو بھی راہ خدا میں
صرف کیا بادشاہ نے پھر تیسری بار اُتنا ہی دیا بی بی نے وہ بھی راہ خدا
میں صرف کیا مگر تین سو باندیاں جو اُن کے باپ نے دی تھیں وہ باقی تھیں
بی بی نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ کنیز قدیمی ہیں دوسروں کو دینا مناسب
ہے اُن کو واپس کر دیا جاوے مگر ان میں سے جو آپ کو اچھی معلوم ہوں واسطے اپنی
خدمت کے رکھ لیجئے چنانچہ سارہ اور شکر رکھ لی گئیں باقی سب کو سلطان کے پاس واپس بھیج دیا
اور بی بی نے عرض کیا کہ ہمنے فقر اور فاقہ سے گذارا کیا میرا باپ بادشاہ ہے وہ کب گوارا کریگا
اس سے بہتر ہے کہ ہم ایسی جگہ رہیں کہ جہاں ہم کو کوئی نہ جانے اور ہم بہ ذوق عبادت میں مصروف
رہیں حضرت نے اس صلاح کو پسند کیا اجودھن میں تشریف لائے اور دہلی میں اپنے برادر شیخ نجیب
الدین متوکل کو اپنا خلیفہ کر کے رکھا اور حضرت کے چھ پسر اور تین دختر پیدا ہوئیں جنمیں شیخ عبد
پسر خورد خورد سالی میں شہید ہوئے ان کا مزار پاک پٹن میں بیرون شہر جانب جنوب قریب حرم
حضرت گنج شکر کے واقع ہے اور وہ شیخ عبد اللہ بیابانی مشہور ہیں باقی سب سے اولاد ہوئی
صاحب مراۃ الاسرار پانچ پسر اور دو دختر تحریر کرتے ہیں اور حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی
سے نقل کرتے ہیں کہ نکاح حضرت کا اجودھن میں ہوا تھا اور آپ نے نزدیک جامع مسجد کے
اپنے رہنے کا مکان بنایا تھا مگر آپ اکثر مسجد میں مشغول رہا کرتے تھے یا جنگل میں زیر درختان کریل
فرماتے اور اہل و عیال کا گذر پیلو یا کل کریر پر تھا وہ بھی شکم سیر نہ ملتا تھا فتوحات بدرجہ غایت
حضرت کل مساکین اور مسافر کو تقسیم فرماتے آپ عادت معہود پر رہتے باوجود اس قدر آمد
و نقد و جنس کے حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ جس روز مجھکو کل کریر شکم سیر ہو کر ملتی تھی
روز روز عید ہوتا تھا۔ بڑے صاحبزادہ شیخ بدر الدین سلیمان تھے کہ صاحب سجادہ ہوئے ان کے
بھی چھ بیٹے اور پانچ دختر تھیں مزار ان کا گنبد معلی میں ہے ان کو سوائے اپنے خاندان پیدا

Marfat.com

کے علیحدہ خاندان چشت سے ارادت تھی چنانچہ خواجہ غور و خواجہ رودز خواجگان چشت سے حیات
بابا صاحب میں قصبہ چشت سے تشریف فرمائے اجودھن ہوئے تھے بابا صاحب نے شیخ سلیمان
و شیخ شہاب الدین کو تبرکاً مرید کرادیا تھا۔ دوسرے مخدوم زادہ شیخ بہاء الدین مشہور شہاب الدین
گنج عالم تھے بڑے عالم متبحر تھے ان کے پانچ پسر تھے ان کا مزار بھی متصل روضہ کے ہے مگر آپکے
خلفاء نے وہیں دوسرا مقبرہ بناکر آپ کے جسد مبارک کو وہاں مدفون کیا تیسرے صاحبزادہ شیخ یعقوب
تھے اُن کے دو پسر تھے ان کا مزار معدوم ہے کہتے ہیں کہ ابدالوں میں مل گئے تھے چوتھے پسر شیخ
نظام الدین کہ محبوب ترین تھے ان کی شہادت ہوئی یہ سپاہ پیشہ تھے بروقت رحلت پدر ہمراہ سلطان
غیاث الدین پٹیالہ میں تھے جس شب پدر کا انتقال ہوا انھوں نے از راہ کشف معلوم کیا اور صبح
حاضر ہوئے اور تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے ان کا مزار مٹھپور میں ہے پانچویں صاحبزادہ شیخ
نصیر اللہ تھے ان کے چھ پسر تھے اور یہ شارو کے شکم سے تھے مزار ان کا موضع چاولیانہ پرگنہ
قبولہ میں واقع ہے وہیں شیخ کے بڑے بھائی کا بھی مزار ہے اور اسی موضع کے قریب ایک
چاہ ہے وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ اس چاہ میں بابا صاحب نے ایک معکوس چلہ کیا تھا بعض نے
شیخ نصر اللہ کی نسبت لکھا ہے کہ یہ شارو کے ہمراہ آئے تھے حضرت انکو مثل فرزندوں کے پرورش اور
تعلیم فرمایا اور بہت محبوب تھے اور دختر نیک اختر یہ ہیں ایک بی بی فاطمہ دوسری بی بی شریفہ
تیسری بی بی مستورہ۔ بی بی فاطمہ کا نکاح حضرت نے شیخ بدر الدین اسحاق سے کیا تھا صحیح
النسب سادات بخارا اور خلیفہ شیخ داؤد کے تھے ان کے دو پسر ہوئے خواجہ محمد خواجہ موسیٰ
اور بی بی مستورہ کا نکاح شیخ عمر صوفی الفاروقی سے ہوا ان کے ایک پسر شیخ محمد پیدا ہوئے
اور بی بی شریفہ جوانی میں بیوہ ہوئیں انکی اولاد نہ ہوئی تمام عمر عبادت حق میں مشغول رہیں اور
اولیا ہوئیں چنانچہ حضرت نے ان کی نسبت فرمایا تھا کہ اگر خلافت اور سجادہ عورت کو دینا روا ہو
تو میں بی بی شریفہ کو دیتا ان کے شوہر کا نام معلوم نہیں ہوا بعضے حضرات نے چار دختر بیان کیں ہیں
اور کہتے ہیں کہ چوتھی دختر حضرت منکوحہ **حضرت شیخ علی احمد صابر** کی تھیں اس قول کی تصدیق
اخبار الاخیار معارج الولایت سیر الاقطاب سے ہے جیساکہ صاحب اخبار الاخیار
نے لکھا ہے کہ **شیخ علی احمد صابر** داماد اور **خلیفہ شیخ فرید الدین گنج شکر**

Marfat.com

کے ہیں اور سلسلہ **شیخ عبد القدوس گنگوہی** وغیرہ کا اُن سے منتہی ہوتا ہے قبر اُنکی گلبرگہ میں ہے اور صاحب معارج الولایت اور سیر الاقطاب نے خواہر زادہ داماد خلیفہ بابا صاحبؒ کا لکھا ہے صاحب خلاصۃ القادریہ ملفوظات بابا صاحبؒ سے نقل کرتے ہیں کہ بوقت تعمیر روضہ غوث الثقلین بابا صاحبؒ بغداد میں موجود تھے ہر روز مزدوری میں شریک ہوتے جب وقت مزدوری ملنے کا ہوتا آپ اُس سے پہلے چلے آتے تھے بہت دن اسی طرح گذرے آخر ایک روز صاحبزادہ **سید عبد الرزاق** نے فرمایا کہ عجب مزدور ہے تمام دن مزدوری کرتا ہے وقت مزدوری لینے کے حاضر نہیں رہتا کام ختم ہوا اس کچھ نہیں لیا اسی شب کو صاحبزادہ سے فرمایا کہ وہ مزدور نہیں ہے فرید مسعود ہے برائے حصول سعادت آیا ہے اُس کا اکرام کرنا دعوت کرنا باعزاز تمام رخصت کرنا معلوم ہوا کہ غوث پاک سے روحی فیض ہوا حضرت سلطان المشائخ سے نقل ہے کہ شب ماہ محرم تھی کہ نماز عشا حضرت نے جماعت سے ادا کی بعد اُس کے بیہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو دریافت کیا کہ نماز عشا میں نے پڑھ لی کہا پڑھ چکے فرمایا دوبارہ پڑھ لوں اسی طرح تین بار نماز عشا ادا کی بعدہٗ یاحی یاقیوم کہتے ہوئے مشاہدہ حق میں جان بحق تسلیم ہوئے وفات حضرت کی شب شنبہ پنجم محرم سنہ ۶۶۶ھ ہجری میں ہوئی نزد بعض سنہ ۶۷۰ھ نزد بعض ۶۶۴ھ ہجری میں ہوئی صاحب مخبر الواصلین نے لکھا ہے۔ **تاریخ**

افتخار زمانہ فخر زمین — شیخ اہل جہاں فرید الدین
بیگماں پنجم محرم بود — کہ فرید از زمانہ نقل نمود
روز ترحیل او شنبہ داں — کاندریں نیست حرف شک و گماں
سال شنفار او جلیل آمد — برکمالات او دلیل آمد

عمر شریف آپکی ۹۵ سال کی ہوئی اور بعد انتقال اپنے پیر کے تیس سال بقید حیات رہے صاحب سیر الاولیا نے لکھا ہے کہ بابا صاحبؒ پندرہ برس کی عمر میں بیعت کی اور سات برس کی عمر سے آثار کرامت ظاہر ہونے لگے تھے مزار گہربار پاک پٹن شریف ملک پنجاب میں زیارتگاہ خلائق ہے اور روز عرس شریف ہزارہا خلائق اور مشائخ روزگار اور آپکے سلسلہ کے خلفائے نامدار و صاحب سجادہ ہائے عالی وقار جمع ہوتے ہیں اور دروازہ روضہ منبرکہ کو دروازہ بہشتی سمجھکر اُس میں سے نکلتے ہیں اور دروازہ پانچویں محرم کو کھلتا ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سلطان المشائخ

Marfat.com

بعد انتقال حضرت کے حاضر ہوئے ہیں آپ نے رسول صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کو اس دروازہ میں تشریف فرما دیکھا ہے اور فرماتے ہیں کہ یا نظام الدین من دخل فی ہذا الباب کان آمنا یعنی جو کوئی اس دروازہ میں داخل ہو وہ امان میں رہے اس روز سے بہشتی دروازہ مشہور ہے ایک بار کسی نے حضرت سلطان المشائخ سے پوچھا کہ وقت نقل حضرت گنج شکر کے آپ حاضر تھے چشم پرآب کر کے فرمایا کہ حضرت نے مجھکو ماہ شوال میں دہلی روانہ کیا اور نقل حضرت کی پانچ محرم کو ہوئی لیکن وقت رحلت بندہ کو یاد کیا اور فرمایا کہ فلاں دہلی میں ہے میں بھی قطب الاقطاب کی نقل کے وقت موجود نہ تھا اور میرے شیخ بھی خواجہ بزرگ کی وفات کے وقت موجود نہ تھے اور خرقہ عطیہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی شیخ بدرالدین اسحاق اپنے داماد کے سپرد کر کے فرمایا کہ یہ امانت نظام الدین بدایونی کی ہے اس کو پہونچا دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب بعد وفات بابا صاحب کے حضرت سلطان المشائخ اجودھن میں پہونچے شیخ بدرالدین نے وہ امانت آپ کے سپرد کی۔ لکھا ہے کہ خلفا آپ کے بے تعداد ہوئے ہیں اور جواہر فریدی میں پچاس ہزار لکھے ہیں مگر چند حضرات کا نام تبرکاً اس جگہ ذکر کیا جاتا ہے۔

اسمائے گرامی خلفائے حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان المشائخ بدایونی ثم دہلوی حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیری شیخ جمال الدین ہانسوی بدرالدین سلیمان صاحبزادہ و صاحبزادہ شیخ شہاب الدین گنج عالم و صاحبزادہ نظام الدین شہید و صاحبزادہ شیخ یعقوب و صاحبزادہ شیخ نصیر الدین شیخ بدرالدین اسحاق و شیخ دہارو خادم شیخ معین الدین و مشفقی و شیخ شکر ریز و شیخ علی شکر باراں و شیخ علی الحق سیالکوٹی و شیخ محمد سراج و شیخ ... ہی و شیخ جمال عاشق کامل و شیخ عارف سیستانی و شیخ ذکر المسندھی شیخ صدر دیوانہ و شیخ جلال الدین شیخ رکن الدین و سید محمد بن سید محمود کرمانی و شیخ منتخب الدین برادر شیخ برہان الدین غریب شیخ یوسف و شیخ برہان الدین ہانسوی صوفی بن شیخ جمال الدین قطب ہانسوی و شیخ محمد شاہ ... وری و مولانا محمد مولتانی و مولانا علی بہاری شیخ محمد نیشاپوری و شیخ حمید الدین مکانی و شیخ شہاب الدین بلخی و عصارہ سیوستانی و شیخ داؤد پالہی شیخ نجیب الدین متوکل۔

Marfat.com

نقشہ مزار مبارک حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

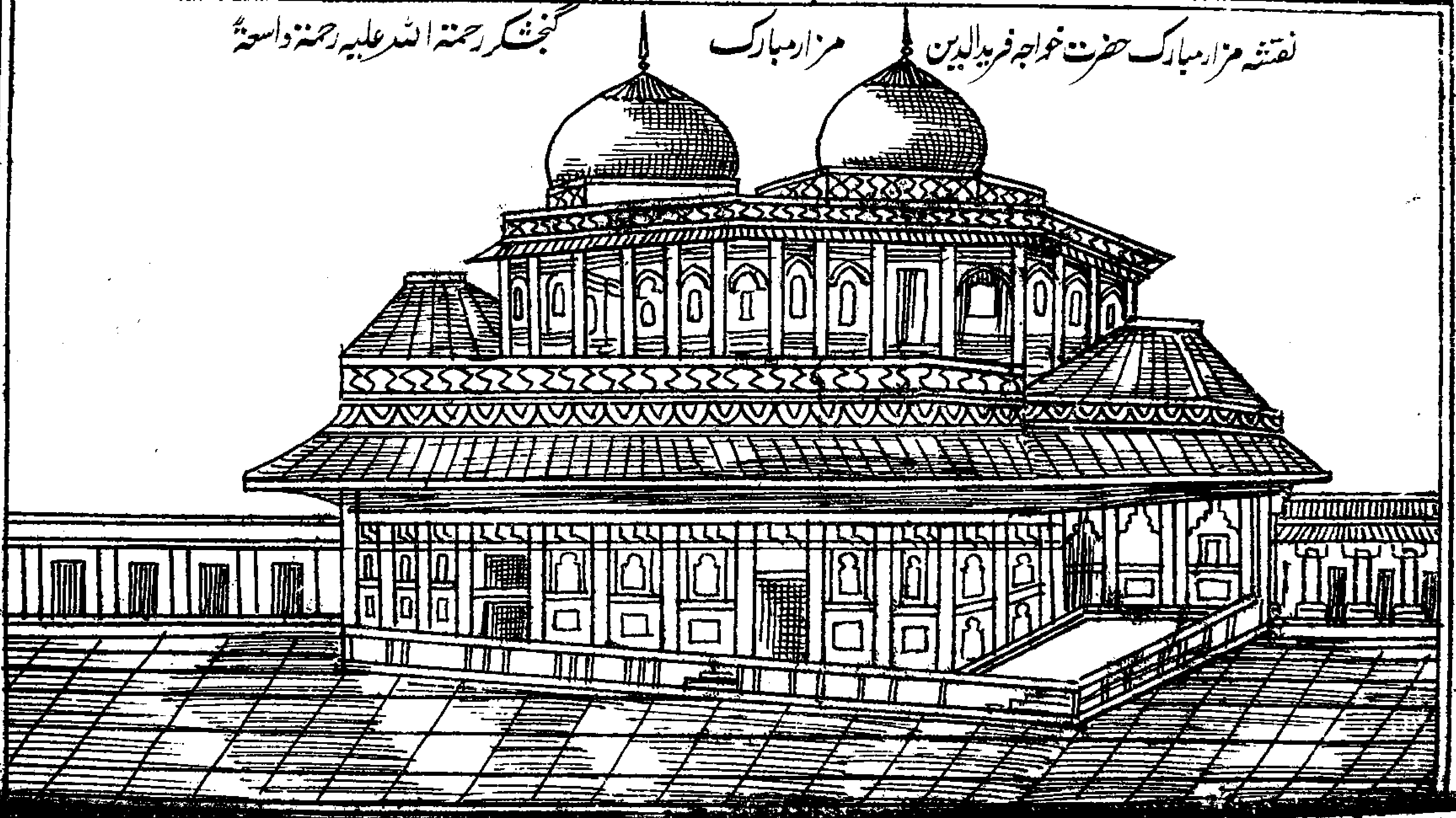

Marfat.com

ذکر حضرت سلطان الاولیا نقاوہ ودودمان چشتیہ محبوب الہی حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا زر زریں زر بخش قدس اللہ سرہ العزیز

ابن خواجہ احمد بن خواجہ علی بخاری بن سید عبد اللہ بن سید حسین بن سید علی رضا بن سید ابی عبد اللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر بن سید علی ہادی بن امام محمد جواد بن امام علی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امیر المومنین امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور از طرف مادر بھی سید حسینی ہیں بلکہ سلسلہ مادری بھی آخر سلسلہ جدی سے ملجاتا ہے یعنی آپکی والدہ ماجدہ بی بی زلیخا دختر سید ابو المفاخر کی وہ بیٹی سید محمد اظہر کی خلیفہ پیران پیر کے تھے اور وہ بیٹے سید حسین کے اور وہ بیٹے سید علی کے چنانچہ اس جگہ سے دونوں سلاسل ملحق ہو گئے صاحب مراۃ الاسرار نے لکھا ہے کہ اجداد حضرت کے بخارا کے رہنے والے اور گنجینہ علم حلم تھے جد مادری حضرت کے خواجہ عرب اور جد حضرت کے خواجہ علی دونوں بزرگ باہم وارد ہندوستان ہوئے پہلے لاہور میں قیام کیا پھر بدایوں میں تشریف لائے اور وہاں کی سکونت اختیار کی دونوں بزرگوں میں آپس میں قرابت پیدا ہوئی یعنی خواجہ عرب نے اپنی دختر نیک اختر رابعہ عصر بی بی زلیخا کی شادی خواجہ احمد خلف خواجہ علی کیساتھ کی خواجہ احمد کمال صالح اور دیندار تھے بادشاہ وقت نے انکو بدایوں کا قاضی کیا مزار اُن کا بدایوں میں ہے اُن دو صدف پاک سے اللہ تعالیٰ نے ذکر معرفت کان کرامت سرمایۂ عشق محبت حضرت سلطان المشائخ ۶۳۴ھ ہجری میں کہ یہی سن قطب الاقطاب کا تھا بروز آخری چہار شنبہ بعد از طلوع آفتاب ۲۷ صفر کو قصبہ بدایوں میں تولد ہوئے اسی وجہ سے ہر سال آخری چہار شنبہ کو غسل مزار مبارک دیا جاتا ہے اور غسل کا پانی تبرکاً لیا جاتا ہے چنانچہ اپنی حین حیات میں بھی حضرت آخری چہار شنبہ کو ہر سال غسل فرماتے تھے وہی رسم چلی آتی ہے نیز لکھا ہے کہ آپ تمام منقلات غوثی اور قطبی اور فردانیت سے گذر کر مرتبہ محبوبی کو پہنچے تھے اقوال وافعال حضرت کے تمام مشائخوں کو حجت قاطع ہے الغرض جب عمر شریف پانچ برس کی ہوئی آپ یتیم ہو گئے یعنی آپکے والد خواجہ احمد صاحب نے انتقال کیا جب سن بلوغ کو پہونچے کمال زہد اور تقوے کیساتھ علوم ظاہری کے حاصل کرنے میں مشغول ہوئے ۲۵ برس کی عمر میں معہ اپنی والدہ کے دہلی میں تشریف لائے اور پرانے قلعہ کے قریب ایک شخص کے دروازہ میں ٹھہرے پھر ایک شخص کے کوٹھے پر جو خس پوش تھا

اسمیں ہی اور مولانا شمس خوازمی کے درس میں کہ جو بڑے فاضل وقت اور کامل تھے اور مخاطب بہ شمس الملک تھے علوم دین کی تکمیل کی مولانا آپکی بہت عزت رکھتے تھے اور مولانا کمال الدین زاہد سے مشتاق الانوار دیکھی اور مولانا مذکور نے سند فضیلت اپنے ہاتھ سے لکھکر دی مولانا کمال الدین حقیقت میں باکمال تھے کہ سلطان غیاث الدین بلبن نے انکو اپنا پیش امام بنانا چاہا مولانا نے فرمایا کہ میرے پاس سوائے نماز کے دوسری چیز نہیں ہے اب بادشاہ چاہتا ہے کہ یہ بھی مجھ سے جاوے۔ مزار مولانا کا دہلی میں ہے اور حضرت سلطان المشائخ نے بعد میں شیخ نجیب الدین متوکل کے ہمسایہ میں قیام فرمایا اور دونوں بزرگوں میں کمال محبت رہی انھیں دنوں میں آپ کی والدہ ماجدہ نے بھی انتقال فرمایا صاحب اخبار الاخیار تحریر کرتے ہیں کہ آپ کی بارہ برس کی عمر تھی لغت دیکھتے تھے کہ ایک مرد ابو بکر قوال آپ کے استاد کی خدمت میں آیا اور اُس نے چند شعر اور ایک قصیدہ شیخ بہار الدین کا پڑھا پھر ذکر کیا کہ کنیزان شیخ آسیا پیسنے میں بھی ذکر کرتی ہیں اور بہت تعریف کی آپ کے دلپر کسی بات نے اثر نہ کیا بعد اس کے قوال نے بیان کیا کہ جب اجودھن میں آیا شیخ فرید الدین کو دیکھا کہ آپ کی ریاضت اور زہد کا ذکر کیا یہ سنتے ہی آپ کے دل میں اشتیاق اور محبت شیخ کی پیدا ہوئی کہ اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے سوتے جاگتے بابا صاحب کا خیال بندھ گیا آخر بدایوں سے روانہ ہوکر دہلی میں تشریف لاکر تحصیل علم دین کی اور مقامات حریری مولانا شمس الدین صدر ولایت سے پڑھی یہاں تک کہ سند فضیلت حاصل کی بعدہ بشوق ارادت شیخ فرید الدین اجودھن میں آئے اور قدمبوسی شیخ سے مشرف ہوئے شیخ نے معایبت فرمائی۔ اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ ٭ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ ٭ حضرت خود فرماتے ہیں کہ میں اُس وقت اپنا بھی اشتیاق ظاہر کرنا چاہتا تھا مگر بوجہ ہیبت اور عظمت کے کچھہ عرض نہ کرسکا اور تفسیر اگلی چھ سپارہ کلام اللہ کی پیش شیخ تجدید کی اور چھ باب عوارف شریف کے سند کی اور تمہید ابو شکور سلمی اور بعضی کتابیں شیخ سے پڑھیں اور حضرت سے بیعت کی اور عرض کیا کہ ترک تعلیم کرکے نوافل میں مشغول ہوں شیخ نے فرمایا کہ میں کسی کو تعلیم سے منع نہیں کرتا یہ بھی کرو درویش کو علم ضرور چاہیئے کہ شیطان کے دھوکہ میں نہ آوے بعد چند روز کے بتاریخ ۲۱ ربیع الاول ۶۶۴ ہجری میں آخری چہارشنبہ کو خرقہ خلافت عطا ہوا اور دہلی کو رخصت فرمایا حضرت سلطان الاولیا فرماتے ہیں کہ جب میں اجودھن میں تھا شیخ پر بہت تنگی تھی ایک مرید پانی لانا

Marfat.com

ایک ہیزم لاتا ایک جنگل سے کریلا تا میں اُن کریروں کو اوبال کر شیخ کے روبرو لیجاتا آپ ان میں سے قدرے لیکر افطار کرتے باقی دوسروں کو تقسیم فرماتے تھے ایک روز میں نے نمک قرض لیکر کریروں میں ڈالکر پکایا اور پیالہ میں اُن کو اوتار کر روبرو شیخ کے لیگیا آپنے دیکھتے ہی فرمایا اس میں شبہ ہے میں نکھاؤنگا میں نے عرض کیا کہ مولانا بدرالدین اسحاق اور شیخ جمال ہانسوی ایک ایک چیز لاتے ہیں میں پکاتا ہوں شبہ کی وجہ آپ پر ظاہر ہوگی فرمایا کہ درویش فاقہ سے مرجائیں مگر لذت نفس کے واسطے قرض نہ لیں کیونکہ قرض اور توکل میں مشرق اور مغرب کا سا بُعد ہے اسوقت سے میں نے عہد کیا کہ کبھی کسی سے قرض نہ لونگا پھر جبکہ کمل پر آپ تشریف فرما تھے وہ مجھکو دیا اور دعا دی کہ تو ہرگز کسی کا محتاج نہ ہوگا اور دہلی چلتے وقت وصیت فرمائی کہ دشمنوں کو خوش رکھنا اور جس سے قرض لیا ہو اُس کو ادا کرنا جب دہلی میں آیا شیخ نجیب الدین سے اپنی سرگذشت بیان کی وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مولانا ہم تم پیر بھائی ہوئے حضرت سلطان المشائخ خود فرماتے ہیں کہ دہلی میں جائے فراغت لائق عبادت نہ دیکھکر جنگل میں جاکر رہتا تھا ایک روز میں کنارہ حوض تغلق کے بیٹھا ہوا حفظ قرآن پڑھ رہا تھا ایک درویش صاحب حال آگیا میں نے پوچھا تم شہر میں رہتے ہو کہا کہ شہر سکونت کی جگہ نہیں اگر عبادت کی حلاوت چاہے تو جنگل میں رہے پھر میں ایک باغ میں گیا اور تجدید وضو کر کے دوگانہ ادا کیا اور دعا کی کہ الہی جو جگہ میرے واسطے مناسب ہو آگاہی بخش تاکہ وہاں مقیم ہوں ہاتف غیب نے ندا دی کہ تیری جگہ غیاث پور ہے وہاں رہ الحاصل میں غیاث پور میں جا رہا اور ہدایت خلق میں مشغول ہوا اس روز سے ہزاروں مرید اور معتقد ہونے لگے اور اسی جگہ معزالدین کیقباد نے نیا شہر بنایا تمام امرا اور شاہزادہ جوق جوق آنے لگے میں اس اندیشہ میں تھا کہ یہاں کا رہنا اب بہتر نہیں کہ اسی روز ظہر کی نماز کے وقت ایک جوان حسین بہت دبلا آیا اور کہنے لگا کہ اول تو مشہور نہ ہونا چاہیئے اگر مشہور ہوگیا تو ایسا ہونا چاہیئے کہ قیامت کے دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمندگی ہو پھر کہا کہ کیا حوصلہ ہے کہ خلق سے جدا ہوکر حق سے مشغول ہوں حوصلہ یہ ہے کہ خلق میں رہکر حق سے مشغول رہیں جب میں نے یہ بات سنی قدرے کھانا ان کے آگے لایا انھوں نے نہ کھایا میں نے اُس روز سے نیت کی کہ اسی جگہ رہوں گا انھوں نے اس وقت تھوڑا پانی پیا اور غائب ہوگئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ پھر حضرت اسی جگہ قیام پذیر رہے اور خواص و عوام نے رجوع کی اور باب فتوح کھلا اور ایک عالم حضرت کے انعام اور احسان سے

Marfat.com

ممنون رہا اور خود ریاضت شاقہ اختیار کی ہمیشہ صائم رہتے افطار کے وقت قدرے باسی
کھانے اگر نہ ہوتی کچھ نہ کھاتے خادم عرض کرتا کہ مخدوم ایک تو وقت افطار کے حضرت پہلے
ہی تھوڑا کھاتے ہیں اگر اس کو بھی ترک کیا تو ضعف زیادہ ہوگا اس وقت رو کر فرماتے کہ چند مساکین
مسجد وغیرہ میں فاقہ زدہ پڑے ہیں میرے حلق سے طعام کیونکر اترے لے جا پس یہاں تک
رجوع ہوئی کہ امیر سیف الدین نے اعزالدین علی شاہ اور حسام الدین احمد اور خواجہ خسرو کو
مرید کرایا خواجہ امیر خسرو کی عمر اُسوقت بیس برس کی تھی بحر المعانی سے نقل ہے کہ غیاث
الدین تغلق کو بوجہ سماع کے حضرت سے خصومت پیدا ہوئی اور چاہا کہ خادمان حضرت کو
اذیت پہنچاوے قدرت خدا سے بہ کیفیت ایک سیاح نے ملتان میں پہونچکر شیخ رکن الدین
ابو الفتح نبیرہ شیخ بہار الدین ذکریا سے بیان کی کہ بادشاہ اور حضرت میں یہ مناقشہ ہے
شیخ کو سلطان جی سے کمال محبت تھی تاب نہ لاکر دلی میں تشریف لائے اور حضرت
کے مکان پر ٹھہرے قوال جمع ہوئے سماع شروع ہوا حضرت سلطان المشائخ کو حالت
ہوئی آپ کھڑے ہوئے مگر شیخ رکن الدین نے آپ کی آستین پکڑ کر بٹھایا آپ پھر کھڑے
ہو گئے پھر شیخ نے دامن پکڑ کر بٹھایا آپ پھر کھڑے ہو کر وجد کرنے لگے شیخ نوافل میں
مشغول ہوئے جب مجلس برخاست ہوئی مولانا محمد شاہ امام نے کہا کہ یا شیخ رکن الدین
میں ایک سوال کرتا ہوں شیخ نے فرمایا کہو انھوں نے کہا آستین پکڑنے میں اور پھر دامن
پکڑنے میں پھر نوافل میں مشغول ہونے میں کیا اسرار تھا شیخ نے فرمایا کہ مولا جب برادر نظام الدین
کو وجد ہوا اور کھڑے ہوئے تو قدم ساتویں آسمان پر مارا ہاتھ میرا آستین تک نہ پہونچا دامن
پکڑ کر بٹھایا جب تیسری بار کھڑے ہوئے میں نے دیکھا کہ کہاں گئے میں نوافل میں مشغول
سیر الاولیا سے نقل ہے کہ ایک بار مولانا ظہیر الدین کو توال دہلی خدمت سلطان المشائخ
حاضر ہوئے انکو خوشبو عود کی آئی سمجھا کہ حجرہ میں عود روشن ہوگا کہ خادم نے حجرہ
کھولا وہاں سے کچھ بو نہ آئی حیران رہے حضرت نے نور باطن سے معلوم کرکے فرمایا
کہ مولانا بو عود کی نہیں ہے یہ دوسری چیز کی بو ہے سبحان اللہ جو ولی کامل مراتب
قطبیت اور فردانیت کو طے کرکے مرتبہ محبوبی اور معشوقی کو پہونچا تو اس کی ذات

Marfat.com

مظہر اسرار الٰہی ہو جاتی ہے اور ارادہ اُس کا ارادہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اور جسم مبارک محبوب کا سر تا پا عطریات غیبی سے معطر ہو جاتا ہے اہل دل اُس کے پاس جاتا ہے وہ بو اُس میں اثر کرتی ہے پس حضرت سلطان المشائخ کا رتبہ محبوبی اظہر من الشمس ہے طالب تو دیکھے اور سمجھے۔ گر نہ بیند بروز شپر چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ نقل ہے کہ وہ گلیم مبارک کہ جو بابا صاحب نے حضرت کو عطا کی تھی آپ نے قاضی محی الدین کاشانی کو مرحمت فرمائی اُس میں سے نہایت خوشبو آتی تھی قاضی نے اس کو سر پر رکھا اور اپنے گھر میں لائے اور مثل حرز جان کے نگاہ رکھا قاضی سمجھے کہ یہ بو عارضی ہے بہت روز بعد پھر اُس کو دیکھا خوشبو زیادہ پائی امتحاناً اُس کو خوب پانی میں دھویا دھو اور ہوا میں سکھایا اور بھی بو زیادہ ہوئی متعجب ہو کر یہ کیفیت حضرت کی خدمت میں عرض کی حضرت نے چشم پر آب کر کے فرمایا کہ قاضی یہ بوئے محبت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو عنایت کرتا ہے۔ ایں بوئے نہ بوئے بوستانست * ایں بوئے زکوئے دوستانست * لکھا ہے کہ اول دہلی میں آپ کے یہاں بہت تنگی رہتی اکثر تمام طلبا اور فقرا پر فاقہ گذر جاتا تھا ایک ضعیفہ آپ کے ہمسایہ میں تھیں کہ وہ سوت کات کر اُس کی اجرت سے روزہ افطار کرتی تھی ایک روز اُس کو معلوم ہوا کہ تمام درویش فاقہ سے ہیں اُس وقت اُس کے پاس آدھ سیر آٹا جو کا موجود تھا آپ کے پاس لائی حضرت نے شیخ کمال الدین یعقوب کو فرمایا کہ یہ آٹا لیکر مٹی کی ہانڈی میں پانی ملا کر پکاؤ کہ کسی مسافر کے کام آجاوے انھوں نے اُس کو بموجب حکم چولھے پر چڑھایا ایک دو جوش آئے تھے کہ ایک فقیر دلق پوش آیا اور آواز بلند کہا کہ نظام الدین کچھ کھانا ہے تو لا جواب دیا گیا کہ ذرا ٹھہرو پکتا ہے اُس درویش نے کہا کہ تو آپ اٹھا ہانڈی جیسی ہے لے آ میرے آگے کر حضرت اٹھے اور اپنے دامن سے اُس کو پکڑ کر آگے درویش کے رکھا اُس نے پہونچے تک اپنا ہاتھ ہانڈی میں ڈالکر گرم گرم کھانا شروع کیا اُس کو گرمی نہ معلوم ہوئی جتنا کھایا گیا کھایا بعدہ اٹھکر ہانڈی کو اٹھا کر زمین پر دے مارا کہ وہ ٹوٹ گئی اور کہا کہ نعمت باطنی تو نے فرید سے پائی اور فاقہ ظاہری تیرا ہم نے توڑا اور اُسی وقت غائب گیا اُس روز سے فتوحات بدرجہ غایت بڑھنی گئی نقل ہے کہ حضرت سلطان المشائخ

Marfat.com

ہر جمعہ کو غیاث پور سے کیلوکھری میں پیادہ جایا کرتے تھے ایک روز یہ خیال آیا کہ گھوڑی ہوتی تو میں اُس پر سوار
ہو کر جایا کرتا دوسرے روز شیخ نورالدین ملک یار پران کہیں سے گھوڑی پر سوار آیا اور بیان کیا کہ آج کی
شب میرے پیر نے خواب میں فرمایا کہ جتنی گھوڑیاں تیرے پاس ہیں نظام الدین کی نذر کر کہ وہ جمعہ کو پا پیادہ
نجاوے چنانچہ یہ کل گھوڑیاں موجود ہیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنے پیر کے حکم سے گھوڑیاں دیتے ہو میں بھی تو اپنے پیر سے انکے
لینے کی اجازت حاصل کروں چنانچہ اُسی شب کو حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ شیخ نورالدین میرا مرید ہے میں نے
ہی اُسے اجازت دی تھی کہ گھوڑیاں نظام الدین کو دے شوق سے رکھ لے صبح حضرت نے بخوشی وہ نذر قبول کی
اخبار الاولیا سے نقل ہے کہ سلطان علاؤالدین خلجی کے مرنے کے بعد سلطان قطب الدین مبارک شاہ تخت دہلی پر بیٹھا سنہ ۷۱۶
میں اس نے تخت پر بیٹھتے ہی فرزند علاؤالدین خضر خاں کو کہ جو مرید حضرت کا تھا اُسکو شہید کیا اور مقبرہ عالی کی عمارت
اسی کی تعمیر کرائی ہوئی ہے اور یہ ارادہ کیا کہ حضرت کو بھی ستادے مگر تمام امراء لشکر کل مرید اور معتقد
تھے اسوجہ سے کچھ نہیں کر سکتا تھا ایک روز بادشاہ نے اپنے مشہر قاضی محمد غزنوی سے پوچھا خرچ اسقدر
نظام الدین کے پاس کہاں سے آتا ہے یہ قاضی بھی حضرت سے ناخوش تھا جواب دیا کہ امرا شاہی اور
سپاہی پہنچاتے ہیں اس وجہ سے کشادہ پیشانی خرچ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دو ہزار تنگ زر سرخ
روزانہ باورچی خانہ کا خرچ ہے یہ سنکر سلطان کو اور حسد ہوا حکم ہوا کہ جو کوئی شیخ کو کچھ دے گا اوسکا وظیفہ
خزانہ سلطانی سے موقوف کیا جائے گا اور نہ کوئی جانے پاوے جو جاوے اپنا گھر کہیں اور بنادے جب
حضرت کو خبر ہوئی خواجہ اقبال کو حکم دیا کہ آج سے کل اخراجات میں دونا خرچ کیا جاوے جو درکار ہو فلاں طاق
میں بسم اللہ کہکر ہاتھ ڈال۔ اور لیا کر خواجہ اقبال آپکے مرید اور خلیفہ اور مصاحب اور خانساماں اور زرخرید
تھے خواجہ اقبال نے بموجب امر والا دونا خرچ کرنا شروع کیا جب کئی روز گذرے کہ اہل شہر سے کوئی خانقاہ میں
نہیں گیا اور نہ کچھ فتوحات ہوا خرچ دونا ہو گیا سلطان نے اس کا سبب خفیہ دریافت کیا معلوم ہوا کہ کچھ
حضرت طاق میں سے برائے خرچ ہر روز ملتا ہے یہ سنکر سلطان منفعل ہوا اور ایک امیر کو حضرت کی خدمت
میں بھیجا اور کہلا بھیجا کہ شیخ رکن الدین ہر سال میرے دیکھنے کو ملتان سے آتے ہیں۔ اور تم تو دہلی میں رہتے
تم نہیں آتے اسمیں میری تحقیر ہے یہ سنکر آپنے جواب دیا کہ میرے پیروں کی عادت نہیں کہ امرا کے مکان
پر جاویں مجھکو معاف رکھئے یہ سنکر سلطان اور بھی غصہ ہوا اور پھر کہلا بھیجا کہ میرے حکم کی تمکو تعمیل
کرنی ہوگی حضرت سلطان المشائخ نے شیخ علی سنجری کو شیخ ضیاء الدین رومی کے پاس بھیجا کہ مرشد

Marfat.com

بادشاہ کے اور خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے یہ کہلا بھیجا تھا کہ آپ بادشاہ کو روکیں کہ فقرا کے ستانے میں اُس کی بہبودگی نہ ہوگی جب شیخ علی سنجری پہنچے دیکھا کہ وہ از حد بیمار تھے واپس کر حضرت سے ذکر کیا تیسرے روز شیخ ضیاءالدین نے انتقال کیا اور دہلی میں مدفون ہوئے ان کی تقریب فاتحہ میں کل اکابر اور مشائخ اور سلطان سب جمع تھے حضرت بھی تشریف لے گئے کل حاضرین تعظیم کو کھڑے ہوئے آداب بجالائے مگر سلطان ملتفت نہ ہوا تلاوت قرآن میں مشغول رہا اور سب حال آنکھوں سے دیکھا اور بھی آتش غضب سے جلا بعض نے حضرت سے کہا کہ سلطان بھی اس مجلس میں ہے سلام علیک کیجئے فرمایا کچھ حاجت نہیں وہ تلاوت کر رہا ہے مخل ہونا چاہیئے بعد فاتحہ و ختم محفل برخاست ہوئی سب اپنے مکان پر گئے بادشاہ نے کل علما اور مشائخ کو جمع کر کہا کہ شیخ نظام الدین کو سمجھاؤ کہ ہر روز میرے دیکھنے کو آیا کریں اگر نہ ہو سکے آٹھویں دن ورنہ ہر ماہ نو کی مبارکباد کو ضرور آیا کریں اور جو وہ کہیں مجھ سے کہو کہ میں کچھ اور فکر کروں چنانچہ سید قطب الدین غزنوی شیخ عماد الدین طوسی شیخ وجد الدین و برہان الدین کہ ان صاحبوں کے مزارات بھی دہلی میں ہیں بلائے سلطان حضرت کی خدمت میں آئے اور کہا کہ حضرت سلطان آپ کو کہتا ہے کہ ہر روز نہ ہو سکے اٹھویں روز ورنہ ہر چاندرات کو ضرور آیا کریں اور مصلحت وقت بھی ہے کہ اس کا ارادہ فاسد معلوم ہوتا ہے آپ نے چندے تامل کیا اور فرمایا انشاءاللہ لفظ انشاءاللہ کے فرمانے کو ان صاحبوں نے جانا کہ راضی ہیں وہاں سے خوشی خوشی آئے اور سلطان سے کہا کہ وہ راضی ہیں اور بادشاہ بھی خوش ہوا اس روز ۲۷ صفر تھی کہ خواجہ وحید قریشی اور اعزالدین برادر حضرت امیر خسرو تے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا شیخ ہم نے سنا کہ حضور واسطے دیکھنے سلطان کے راضی ہوئے فرمایا کہ میں ہرگز برخلاف اپنے پیروں کے نہ کرونگا یہ متحیر ہوئے کہ سلطان منتظر ہے کہ کب شام ہو اور شیخ میرے دیکھنے کو آویں اور شیخ کا ہرگز ارادہ نہیں اسمیں بڑا فساد ہوگا حضرت نے آنکھ کھولکر فرمایا کہ سلطان مجھپر ہرگز فتحیاب نہ ہوگا الغرض جب اونتیس تاریخ ہوئی خواجہ اقبال نے عرض کی کہ امشب شب ماہ نو ہے واسطے ملاقات سلطان کے جو نبرک حکم ہو فراہم کروں فرمایا جب وقت نماز عصر ہوا بعد نماز کے پھر خواجہ اقبال نے عرض کی مجھکو حکم ہو جو کچھ جواب دیا اب خواجہ اقبال سمجھے کہ شیخ بادشاہ کے دیکھنے کو نہ جاوینگے آخر جب پہر رات گئی سلطان غیاث الدین

Marfat.com

تغلق کہ جو اس کا معتبر اور پچاس ہزار منصب رکھتا تھا بارادہ سلطنت آبا اور کوشک ہزار ستون میں معہ قاضی محمد غزنوی کو جاہر بیگ کے ہاتھ سے ہلاک کرایا اور اس کے اطفال کو بھی قتل کیا یہ ذکر ۷۲۱ھ عیسوی کا ہے اور خود چار سال سلطنت کر کے مر گیا اخیار الاخیار سے نقل ہے کہ ایک بار حضرت نے فرمایا کہ ایک بار میں شیخ کے ہمراہ کشتی میں تھا مجھکو اپنے روبرو بلایا اور فرمایا کہ تجھسے کچھ کہتا ہوں جب تو دہلی جاوے مجاہدہ میں رہیو بیکار رہنا کچھ نہیں روزہ رکھنا آدھی راہ ہے اور نماز و حج زکوۃ آدھی راہ ہیں پھر فرمایا میں خدا سے چاہتا ہوں کہ جو تو خدا سے چاہے وہ ملے فرماتے ہیں کہ ایک بار پھر مجھسے شیخ نے فرمایا کہ تیرے واسطے میں نے اللہ تعالے سے قدرے دنیا بھی طلب کی ہے اور خلافت کے وقت فرمایا کہ مجاہدہ کرنا چاہئے برائے استعداد پھر ایکبار حجرہ میں سر برہنہ کر کے یہ رباعی فرمارہے تھے اور چہرہ متغیر ہوتا جاتا تھا۔ رباعی۔

خواہم کہ ہمیشہ در رضائے تو زیستیم ✤ خاکے شوم بزیر پائے تو زیستیم
مقصود من خستہ زکونین توئے ✤ از بہر تو میرم و برائے تو زیستیم

جب یہ تمام کر چکے سر سجدہ میں رکھا اور میری طرف دیکھا میں حجرہ میں گیا اور اپنا سر شیخ کے قدموں پر رکھا فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے جاہ کیا چاہتا ہے میں نے دین حسن چاہا فرمایا بخشا پھر میں اپنے دل میں پچھتایا کہ یہ نہ مانگا کہ سماع میں مروں نقل ہے کہ چند شخص واسطے ملازمت حضرت سلطان المشائخ کے چلے بازار سے کسی نے کچھ تحفہ لیا کسی نے کچھ لیا ان میں ایک متعلم تھا وہ سمجھا کہ ٹکے کیوں خرچ کیجئے کس واسطے کہ شیخ ہر ایک تحفہ کو کیا دیکھیں گے سب سانئہ پیش ہو نگے خدام اٹھا لیجاویں گے یہ سوچکر قدرے خاک کاغذ میں باندھ لی جب سب پہونچے تحفہ سب نے شیخ کے روبرو رکھے خادموں نے ان کو اٹھانا چاہا فرمایا کہ اس کاغذ کو نہیں چھوڑو کہ یہ سرمہ شریف خاص میری آنکھوں کے واسطے ہے متعلم تائب ہوا اور شیخ نے اسپر بہت مہربانی فرما کر کہا کہ جو تجھکو حاجت ہو بیان کر۔ نقل ہے کہ ایک شخص اپنی جگہ سے واسطے زیارت حضرت کے آتا تھا جب بوندی میں آیا وہاں ایک شخص موہن بزرگ تھے اُن کی زیارت کو گیا اُن بزرگ نے پوچھا کہ کہاں جائیگا اُس نے کہا کہ شیخ نظام الدین کی زیارت کو دہلی جاتا ہوں انھوں نے فرمایا کہ شیخ نظام الدین کو میرا اسلام کہنا کہ ہر شب جمعہ میں تم سے کعبہ میں ملتا ہوں

Marfat.com

وہ مجھکو پہچان لیں گے یہ شخص خدمت حضور میں حاضر ہوا اُس درویش کا پیام دیا آپ نے آزردہ ہوکر فرمایا کہ وہ درویش عزیز ہے مگر زبان بند نہیں رکھتا بزرگی شیخ موہن کی بھی اس جگہ سے ظاہر ہے مزار ان کا یونمری میں ہے نقل ہے کہ سلطان علاوالدین بن شہاب الدین کہ یہ بادشاہ اپنے کو سکندر ثانی کہتا تھا بڑا مدبر اور فاضل پابند شریعت تھا اس نے بائیس برس نہایت عدل و داد کے ساتھ سلطنت کی ایک بار بقصد امتحان چند باتیں متعلق امور سلطنت کے تحریر کرکے لکھا کہ آپ تمام عالم کے مخدوم ہیں دین و دنیا کی حاجتیں آپ کی ذات بابرکات سے بر آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مملکت دنیا میرے ہاتھ میں دی ہے چاہے کہ جو کار جو مصلحت ملکی پیش آوے حضرت کی خدمت میں عرض کروں آپ اس میں مشورہ دیں کہ میری اور خلقت کی خیر ہو اور ہر ایک کے نیچے حدیث نبوی تحریر فرماکر میرے پاس روانہ کیجئے اس طرح تحریر کرکے اپنے چھوٹے بیٹے خضر خاں کو دیا کہ یہ حضرت کا مرید بھی تھا اور کہا کہ اس کاغذ کو شیخ کی خدمت میں لیجا اور جواب لا پس خضر خاں نے بموجب امر پدر حاضر ہوکر کاغذ سلطان شیخ کے دست مبارک میں دیا حضور نے اُس کو مطالعہ فرماکر حاضرین مجلس سے فرمایا کہ فاتحہ پڑھو بعدہ فرمایا کہ فقیروں کو کار بادشاہوں سے کیا کار میں درویش ہوں شہر کے ایک کونہ میں پڑا ہوں بادشاہ اور تمام مسلمانوں کی دعائے خیر میں مشغول ہوں اگر بادشاہ نے اس بارہ میں پھر مجھ سے کہا تو میں یہاں نہ رہوں گا ارض اللہ واسعۃ جب یہ جواب خضر خاں نے پدر کو دیا سنکر خوش ہوا اور معتقد ہوکر عرض کرایا کہ میں زیارت کو حاضر ہوتا ہوں آپ نے فرمایا کہ کچھ حاجت نہیں میں دعائے غیب میں مشغول ہوں غیب کی دعا میں زیادہ اثر ہوتا ہے میرے مکان کے دو دروازہ ہیں اگر سلطان ایک دروازہ سے داخل ہوگا میں دوسرے سے نکل جاؤنگا نقل ہے کہ ایک شخص نے تقریر کی کہ فلاں جگہ تمہارے یار جمع ہوکر مزامیر سنتے ہیں فرمایا کہ میں منع کرتا ہوں کہ مزامیر و محرمات درمیان ہو اچھا نہیں ہے اس بارے میں اور بہت کچھ فرمایا اور پھر کہا کہ شیخ وحدالدین کرمانی شیخ شہاب الدین کے پاس آئے شیخ نے اپنا مصلےٰ لپیٹ کر زیر زانو رکھا یہ بات مشائخوں کو نہایت تعظیم کی معلوم ہوئی جب رات ہوئی شیخ وحدالدین نے سماع طلب کیا شیخ شہاب الدین نے قوالوں کو طلب کیا جب سماع مرتب ہوا خود ایک گوشہ میں مشغول ہوئے

Marfat.com

حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ جو کچھ کہ سماع میں صفتیں میں نے سنی ہیں اکثر اوصاف و اطلاق شیخ پر گمان کرتا ہوں ایک روز حیات شیخ میں قوالوں سے یہ بیت سنی ہے۔ مخرام بدیں صفت مبادا ٭ کز چشم بدت رسد گزندے۔ مجھکو اخلاق حمیدہ اوصاف برگزیدہ اور کمال بزرگی اور لطافت اُن کی یاد آتی ہے یہ فرماکر چشم پُرآب کر کے فرمایا کہ تھوڑے دن گذرے ہیں کہ آپ نے رحلت کی نقل ہے کہ جب سلطان غیاث الدین تغلق ۷۲۱ عیسوی میں بادشاہ ہوا تھوڑے دنوں بعد اس نے بنگالہ پر لشکر کشی کی راستہ میں سے حضرت سلطان المشائخ کو لکھا کہ تا آنے میرے تم غیاث پور سے چلے جاؤ تمہاری وجہ سے آدمیوں کی ایسی کثرت رہتی ہے کہ میرے متعلقوں کو جگہ نہیں ملتی حضرت کے پاس یہ خط پہنچا آپ نے مطالعہ کر کے فرمایا کہ ہنوز دلی دور ہے پس ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ دہلی میں نہیں پہونچا پہلے تغلق آباد میں آیا وہاں چوتھے سال جلوس میں مکان کے نیچے دبکر مر گیا۔ نقل ہے کہ ایک بار خانقاہ حضرت سلطان المشائخ میں مجلس سماع گرم تھی کہ ایک صوفی نے آہ کی اور اس کے بدن میں آگ لگی جلکر خاک ہو گیا اُسوقت حضرت کو یہی حالت تھی جب آپکو ہوش آیا اور دریافت کیا کہ خاک کیسی ہے عرض کیا کہ ایک صوفی نے آہ کی اور جل گیا یہ اس کی خاک ہے آپ نے پانی طلب کر کے اس خاک پر چھڑکا وہ صوفی زندہ ہوا آپنے اسکو ارشاد کیا ابھی تم میں خامی ہے جب تک پختہ نہ ہو تو میری مجلس میں نہ آنا نقل ہے کہ ایک روز حضرت واسطے زیارت مزار پرانوار خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ کے حاضر ہوئے تھے واپس ہوتے وقت کنارہ دریا پر گذر ہوا دیکھا کہ میر حسن علائی سنجری اپنے یاروں سمیت بہت خوش شراب نوشی کر رہا ہے حضرت کو دیکھکر منفعل ہوا اور یہ شعر پڑھے۔

سالہا باشد کہ با ہم صحبتیم ٭ گر ز صحبت ہا اثر بودے کجاست
زہد تا فسق از دل ما گم نہ کرد ٭ مایاں بہتر از زہد شما است

یہ رباعی سنکر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ صحبت کو بہت اثر ہے اس لفظ کے فرماتے ہی اُسکے دل پر اس کا اثر ہوا دوڑ کر اپنا سر حضور کے قدموں پر رکھا اور تائب ہوا بعدہ مرید ہو کر سعادت دارین سے بہرہ مند ہوا چنانچہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتا تھا ٭ اے حسن توبہ آنگہی کردی ٭ کہ ترا طاقت گناہ نماند یعنی انھوں نے ۳۰ برس کی عمر میں توبہ کی اور فواید الفواد جمع کی کہ مقبول کتاب ہے یعنی نظر فیض آثار

کے پڑتے ہی کامل ہو گئے نقل ہے کہ شمس الدین بزاز نے کہ نہایت متمول اور حضرت کا دشمن جانی تھا ایک روز قریب سبزی منڈی کے شراب خواری کا ارادہ کیا چشم ظاہر سے حضرت کو دیکھا کہ سامنے کھڑے انگشت سے اشارہ فرماتے ہیں کہ نہ پی یہ معاملہ دیکھتے ہی اس نے شیشہ اور جام شراب توڑ ڈالا اور خدمت شیخ میں حاضر ہو کر عرض حال کیا آپ نے فرمایا کہ جس کا نصیب یاور ہوتا ہے ایسا ہی معاملہ پیش آتا ہے آخر وہ مرید ہو کر سعادت ابدی سے بہرہ مند ہوا نقل ہے کہ ایک روز آپ کے کسی مرید کے گھر مجلس سماع تھی اور کھانا بھی تھا مگر وقت عین مجلس کے ہزار وں آدمی صوفی اور دیگر اہل شہر آ گئے کھانا اسقدر نہ تھا کہ سب کو کفایت کرے صاحب خانہ حیران ہوا اب کیا کیجیے حضرت نے نور باطن سے معلوم فرما کر خواجہ مبشر خادم خاص کو فرمایا کہ جب سب کے ہاتھ دھلا چکے تو ایک روٹی کے چار چار ٹکڑے کر کے اکو چادر سے ڈھانک کر بسم اللہ کہکر تقسیم کرنا شروع کرو دو کے آگے ایک طباق رکھ حسب الحکم انھوں نے ایسا ہی کیا وہ پچاس آدمیوں کا کھانا کئی ہزار آدمیوں کو کافی ہوا لکھا ہے کہ قاضی محی الدین کاشانی سخت بیمار تھے وقت نزع حضرت اُن کی عبادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ قاضی بیہوش تھے شناخت مردم بھی جاتی رہی تھی حضرت نے قریب پہونچکر دست مبارک اُن کے چہرہ پر پھیرا اُسی وقت اُن کو ہوش آیا صحت ہوئی بعد اُس کے ایک مدت زندہ رہے بعض حضرات ایسا مشہور کرتے ہیں کہ جب حضرت قاضی کی عبادت کو گئے اُن کو خبر ہوئی انھوں نے کہلا بھیجا کہ آخری وقت میں انکی صورت نہیں دیکھنا چاہتا کہ وہ سماع سنتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے توبہ کی جب یہ خبر قاضی کو ہوئی اپنی پگڑی بھیجی کہ اس کو بچھا دو وہ اسپر قدم رکھکر تشریف لاویں نہیں معلوم اس کی سند اُن حضرات کو کہاں سے ملی کس واسطے کہ قاضی محی الدین کاشانی آپ کے مرید اور خلیفہ تھے ایسا گستاخانہ کلام کسطرح کہتے واللہ اعلم اور ایسے ہی ایک نقل اور جہلا نے مشہور کر رکھی ہے کہ حضرت بوعلی قلندر آپ کی کرامات چھین لے گئے تھے جس کو امیر خسرو بوساطت مبارز خاں واپس لائے مقام غور ہے کہ یہ سلطان الاولیا اور وہ بخشی یہ محبوب کبریا وہ عاشق اللہ بعض کا قول ہے شیخ شہاب الدین عاشق خدا کے مرید تھے بعض کہتے ہیں کہ خواجہ قطب الدین بعض کا عقیدہ ہے کہ حضرت سلطان المشائخ کے مرید تھے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مرتبہ محبوبیت کل مراتب سے اعلیٰ ہے

Marfat.com

قطبیت اور ابدالیت اور وحدانیت یہ سب مراتب محبوبیت کے آگے ادنیٰ ہیں پس ادنیٰ اعلیٰ کا مقابل ہرگز نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ اولیا میں ایسا منافشہ نہیں ہوتا میرے نزدیک یہ ایسی باتیں ہیں جیسے گنواروں نے بیر براور اکبر اعظم کی بنا رکھی ہیں نقل ہے کہ قصبہ سامانہ میں ایک جاگیردار کے گھر میں آگ لگی فرمان معافی جاگیر بھی ہمراہ دیگر سامان کے جلگیا وہ غریب واسطے حاصل کرنے سند کے دہلی میں آیا اور بمشقت جدید فرمان حاصل کیا جب کچہری سلطانی سے باہر آیا کہیں گرکر گم ہوا بہت ڈھونڈھا نہ ملا روتا ہوا حضرت کی خدمت میں آیا اور دعا چاہی حضرت نے تبسم فرماکر کہا کہ ابھی بازار سے حلوا لاکر اسپر والدین بابا صاحب کی فاتحہ دلا تیرا فرمان ملجائیگا وہ اسی وقت اٹھکر بازار میں آیا اور قریب دروازہ خانقاہ کے جو حلوا فروش تھا اُس سے حلوا مول لیا حلوائی نے وزن کر کے اُس کے رکھنے کو کاغذ نکالا چاہتا تھا کہ اُس کو پھاڑے اس نے دیکھا تو وہ اسی کا فرمان تھا اس نے غل مچایا کہ اس کو نہ پھاڑ تاپیں حلوا اور وہ فرمان لے کر حضرت کی خدمت میں آیا مرید ہوا لکھا ہے کہ سلطان علاء الدین خلجی نے چاہا کہ کسی بہانہ سے حضرت کو اپنے پاس بلاوے پس یہ کہلا بھیجا کہ عرصہ دراز گذرا کہ جو لشکر میرا مہم پر ہے اُس کی کچھ خبر نہیں آئی میں نہایت متردد ہوں اگر آپ ایک ساعت کو تشریف لادیں تو عین مصلحت ہے اور مہربانی ہوگی حضرت یہ پیام سنتے ہی تھوڑی دیر گردن جھکائے رہے بعد اس کے فرمایا کہ سلطان سے کہدو کہ میرے آنے کی کچھ حاجت نہیں انشاء اللہ کل بوقت چاشت تم کو خوشخبری ملیگی اور تمہارا برادر الف خاں صحیح اور سالم معہ اسباب غنیمت خوش و خرم ملیگا چنانچہ دوسرے روز الف خاں فتح اور نصرت کے ساتھ آیا اور ملازمت سلطان حاصل کی سلطان نے خوش ہوکر پانچ ہزار دینار خدمت شیخ میں ارسال کئے اسی وقت اسفندیار قلندر آگیا حضرت نے اُسی وقت اُس کو مرحمت فرمادے نقل ہے کہ حضرت نے نکاح نہیں کیا تمام عمر تجرد رہا اس کا سبب محققوں نے یوں بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت سلطان المشائخ بمقام اجودھن حاضر تھے بابا صاحب نے فرمایا کہ کچھ لانا کہ میں کھاؤں حضرت نے اپنی دستار رہن کر کے لوبیا اور نمک خرید کر اسکو جوش کیا نمک ملایا اور بابا صاحب کے آگے لا رکھا بابا صاحب نے معہ یاروں کے نوش کیا فرمایا کہ اچھا نمکین بنایا میں خدا سے چاہتا ہوں کہ ہر روز ۳۰ من نمک تیرے باورچی خانہ میں خرچ ہوا

Marfat.com

کر کے حضرت نے کھڑے ہو کر آداب بجایا اس وقت بابا صاحب نے دیکھا کہ پائجامہ حضرت کا پھٹا ہوا تھا اپنا پائجامہ عنایت کیا حضرت نے فخر اپنا سمجھکر اسکو اپنے پائے جامے کے اوپر پہنا جلدی میں اُسکا ازار بند ایک طرف سے نکلگیا باباصاحب نے فرمایا کہ ازار بند محکم باندھ حضرت نے عرض کیا کہ انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا اس وجہ سے تمام عمر تجرد رہا نقل ہے کہ جب حضرت کا شہرہ عالمگیر ہوا اسوقت اہل مکہ نے کہا کہ افسوس ہے مولانا نظام الدین نے حج ادا نہیں کیا اسوقت وہ بزرگ بھی موجود تھے جو چالیس برس سے مجاور خانہ کعبہ تھے انھوں نے کہا کہ غلط ہے مولانا نظام الدین ہمیشہ صبح کی نماز اول وقت کعبہ میں ادا کرتے ہیں اس بات کا مکہ میں شہرہ ہوا حاجیان دہلی نے بھی سنا اور حضرت کے مریدوں سے بھی بیان کیا مگر بوجہ ہیبت اور عظمت کے کوئی کچھہ دریافت نہ کر سکتا تھا ایکبار حضرت اپنے حجرہ میں تھے اور ایک مرید درحجرہ پر وضو کو پانی لئے استادہ تھا جب دیر ہوئی وہ سمجھا کہ حضرت اوپر چھت کے ہوں گے یہ سمجھکر وہ اندر حجرہ کے گیا حضرت کو وہاں نہ پایا چھت پر گیا وہاں بھی نہ پایا ناچار ہوکر حجرہ کا دروازہ بند کر کے بدستور استادہ ہوگیا کہ اسی وقت حضرت نے وضو کو پانی طلب کیا اس میں اور مرید بھی آگئے تھے نماز ادا کی بعد نماز کے اُس مرید نے عرض کیا کہ چھت تک بھی آیا تھا حضور تشریف نہ رکھتے تھے جب میں باہر آیا اسی وقت آپنے پانی طلب کیا یقین ہے کہ واسطے ادائے نماز کعبہ میں تشریف لے گئے ہوں گے اور جو کچھہ حاجیوں سے سنا تھا عرض کیا آپ حضرت نے چشم پرآب کر کے فرمایا کہ میں اس قابل ہوں مگر یہ رحمت پروردگار ہے ایک سانڈنی غیب سے پیدا ہوئی حجرہ کی چھت سے مجھکو اپنے پر سوار کر کے کعبہ میں پہنچاتی ہے بعد فراغ نماز اسی جگہ پہنچا جاتی ہے الغرض جب عمر شریف حضرت ۹۱ سال کی ہوئی سات روز علیل و براز بند رہا آٹھویں روز خواجہ اقبال کو طلب فرما کر کہا کہ جو نقد و جنس ہو سب میرے آگے لاؤ انہو نے عرض کیا کہ جو فتوح ہوتا ہے اسی دن صرف ہو جاتا ہے مگر چند ہزار من غلہ خرچ امروزہ کو جمع ہے فرمایا کہ ابھی غربا کو تقسیم کر بعدہ گٹھری کپڑوں کی منگائی اس میں سے ایک دستار ایک کرتا اور مصلے اور سند خلافت مولانا برہان الدین غریب کو عطا کیا اور دکن کی جانب رخصت کیا جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اسی طرح ہر ایک خلیفہ کو عنایت فرمایا اُس وقت حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی حاضر نہ تھے ان کی نسبت کچھہ عنایت نہ ہوا۔ حاضرین مجلس کو فکر تھا کہ کیا وجہ ہے کہ جو وہ مرحوم

Marfat.com

رہے بعد تھوڑی دیر کے حضرت چراغ دہلی کو بلا کر وہ تبرکات کہ جو خواجگان چشت سے چلا آتا ہے اور بابا صاحب نے حضرت کو عطا فرمایا تھا کہ تم کو دہلی میں رہنا اور جفائے مردم اٹھانا ہوگا اُسکے بعد نماز عصر ادا کی ہنوز آفتاب غروب نہ ہوا تھا کہ اُس آفتاب دین محبوب رب العالمین نے کل نفس ذائقۃ الموت کی تکمیل کی یہ حادثہ عظیم بروز چہارشنبہ بتاریخ ۱۷ ربیع الآخر ۷۲۵ھ میں ہوا مگر عمر شریف کو بعض نے ۹۴ سال لکھا ہے روضہ متبرکہ بمقام غیاث پور متصل شاہجہان آباد درگاہ نظام الدینؒ زیارت گاہ خاص و عام ہے کیا خدا کی قدرت ہے کہ پیدائش حضرت کی ربیع الاول میں ہوئی اور وفات ربیع الآخر میں ہوئی لکھا ہے کہ ایک درویش باکمال مریدان شیخ سوندھا صابری سے تھے ان کو کشف القبور اور عالم ارواح میں کامل دستگاہ تھی صاحب اقتباس الانوار کہ جو اُن کامل کے پیر بھائی ہیں تحریر کرتے ہیں کہ ایک روز وہ کامل روبرو تربت حضرت سلطان المشائخ کے بیٹھے مراقبہ برزخ میں مشغول ہوئے ان کو ایک دریائے عظیم نور ذات سے معلوم ہوا اس میں ایک تخت مرصع بچھا ہے اُسپر ایک مرد صاحب جمال بیٹھا ہے اور وہ تجلی تھی کہ اس تجلی کے آگے آفتاب ایک ذرہ معلوم ہوتا تھا یہ درویش صاحب مراقبہ دریا سے گذر کر صاحب تخت کے نزدیک پہونچے پہونچتے ہی خوشبو سے معطر ہوگئے اور صاحب تخت سے پوچھا کہ آپ کون ہیں فرمایا کہ میں نظام الدین بدایونی ہوں معشوق حق ہوں لہذا تجلیات اُس سبحانہ تعالیٰ کی میری طالب ہیں اور اولیا ان کے طالب ہیں اور حضرت نے ایک دستار اُن درویش کو عطا کی اور فرمایا کہ جا تجھکو صاحب ولایت کیا صاحب اقتباس تحریر کرتے ہیں کہ تاحیات اُن کے جسم اُن کے لباس سے اہل دلوں کو خوشبو آتی رہی اور بعد مرنے کے بھی ان کے کپڑوں میں وہی خوشبو آتی رہی صاحب مونس الارواح نے ایک بار یہ ارادہ کیا کہ بغداد شریف میں پہونچکر حضرت غوث پاک کے روضہ مطہر کی زیارت سے مشرف ہوجئے یہ ارادہ مصمم کر کے چادر مزار اور دیگر سامان نذر و سفر تیار کر کے پہلا مقام غیاث پور میں کیا رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت پیران پیر تشریف لائے اور فرمایا کہ جہاں آنا کہاں جانا ہے انھوں نے عرض کیا کہ حضور کی زیارت اور چادر چڑھانے جاتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ میں تو یہیں ہوں انھوں نے عرض کی کہ مجھکو معلوم نہیں کہ آپ دہلی میں کہاں ہیں فرمایا

Marfat.com

کہ نظام الدین ہیں وہ میں ہی تو ہوں کیوں اتنا سفر اٹھاتا ہے صبح جب بیدار ہوئیں انکے ہمراہ جو علما اور مشائخ تھے سب کو طلب کر کے اپنا خواب بیان کیا باتفاق سب نے کہا آخر شب سب پر یہ کیفیتیں جداگانہ طاری ہوئیں کہ جو ہم مطلب آپ کے خواب کی ہیں پس صبح وہ سب سامان مزار پُرانوار حضرت سلطان المشائخ پر چڑھایا اور وہ نقد جو بغداد شریف کے اور آمد و رفت کے خرچ کے واسطے تھا کل مساکین اور خدام روضہ عالیہ کو تقسیم کیا صاحب سیر السالکین تحریر کرتے ہیں کہ آخر وقت مرض الموت حضرت سلطان المشائخ کی شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی کہ اُسوقت دہلی میں تھے واسطے عیادت کے آئے چاہا کہ زمین پر بیٹھیں حضرت نے فرمایا کہ میرے پلنگ پر بیٹھو انھوں نے کہا کہ قطب وقت اور محبوب رب العزت کے پلنگ پر کس کی طاقت ہے کہ بیٹھے حضرت نے مریدوں سے کرسی طلب کی جب کرسی آئی شیخ اسپر بیٹھے اور بعد دریافت احوال شیخ رکن الدین نے کہا کہ انبیا اور اولیا کو درمیان موت وحیات کے اللہ تعالے نے اختیار دیا ہے اگر آپ چند روز توقف کریں تو خلق کو نفع ہو ہزاروں ناقص کامل ہو جاویں حضرت نے فرمایا کہ اشتیاق دوست اس قدر غالب ہوا ہے کہ ایک ساعت باقی رہنے کو جی نہیں چاہتا بلکہ ایک ایک دم تہمیر دشوار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر شب معاملہ میں دیکھتا ہوں کہ مجھکو فرماتے ہیں کہ اے نظام الدین تیرا اشتیاق مجھکو زیادہ ہے میرے پہلو میں آ یہ سنکر شیخ رکن الدین اور جملہ حاضرین زار زار رونے لگے اور خود رفتہ ہو گئے بعد اُس کے شیخ رکن الدین نے کہا کچھ وصیت فرمایئے حضرت نے فرمایا کہ پیران چشت سے ایک بزرگ نے وصیت کی تھی کہ بعد مرنے میرے کے نزدیک جنازہ کے سماع کریں بعد اُس کے دفن کریں جب اُن حضرت نے وفات پائی اُن کے مریدوں نے نزدیک جنازہ کے سرود کہوایا اور وہ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے سات روز اسی طرح سماع رہا بعدہ سماع بند کر کے ان کو دفن کیا میں بھی ان کے قدم بقدم جاتا چاہتا ہوں تم بھی بعد مرنے میرے کے نزدیک جنازہ کے سماع کرانا پس جب حضرت سلطان المشائخ کی وفات ہوئی امامت جنازہ کی شیخ رکن الدین نے کی بعد نماز جنازہ کے شیخ رکن الدین نے کہا کہ آج تحقیق ہوا کہ چار برس مجھکو واسطے امامت جنازہ کے رکھا تھا کہ میں نماز جنازہ سلطان المشائخ کی امامت سے مشرف ہوں بعدہ شیخ رکن الدین نے قوال طلب کیا آپکے خلفا نے

Marfat.com

منع کیا کہ بمجرد سننے سماع کے حضرت کھڑے ہو جاویں گے وہ حضرت تو سات روز کے بعد سماع سے باز رہے مگر ہمارے حضرت قیامت تک سماع سے باز نہ رہیں گے جہاں میں فتنہ عظیم اٹھیگا یہ بات شیخ رکن الدین کی بھی سمجھ میں آگئی اور جنازہ کو اٹھا کر لے چلے اثنائے راہ میں ایک عورت اپنے دروازہ پر بیٹھی امیر خسرو کی غزل گا رہی تھی اس وقت یہ شعر تھا **شعر** اے تماشا گاہ عالم روئے تو ۔ تو کجا بہر تماشا میروی ۔ یہ آواز سنتے ہی دست مبارک حضرت کا کفن سے باہر ہوا شیخ رکن الدین نے دوڑ کر اُس عورت طوائف کو منع کیا جب تک جنازہ قبر کے نزدیک آیا ہاتھ اسی طرح باہر تھا قبر میں اوتارنے وقت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی نے عرض کیا کہ برہان شمار ازیں ہم بیشتر است اگر دست گرد آید بہتر باشد چراکہ قدم سید درمیان است یہ عرض کرتے ہی ہاتھ کفن کے اندر ہو گیا پس شیخ رکن الدین نے جنازہ قبر میں اوتارا اور قبر میں سے نکلتے ہی بیہوش ہو گئے جب ہوش ہوا لوگوں نے پوچھا کہ بیہوشی کا کیا سبب تھا شیخ رکن الدین نے کہا کہ یہ بھی قطب وقت تھے لوگوں سے فرمایا کہ جب میں نے حضرت کو قبر میں اتارا روحانیت رسول مقبول نے حاضر ہو کر برادر شیخ نظام الدین کو بغل میں لیا مجھکو طاقت مشاہدہ نور نبوت کی نہ تھی اس وجہ سے بیہوش ہو گیا تھا خلفائے حضرت سلطان المشائخ کہ جو چند حضرات مشہور ہیں تبرکاً تحریر ہوتے ہیں یعنی حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی حضرت امیر خسرو دہلوی سراج الدین عثمان شیخ قطب الدین منور نبیرہ شیخ جمال شیخ حسام الدین ملتانی مولانا جمال الدین نصرت خانی مولانا فخر الدین مولانا ابوبکر منڈوی مولانا فخر الدین مروزی مولانا علم الدین نیلی شیخ برہان الدین غریب مولانا وجیہہ الدین یوسف مولانا شہاب الدین امام مولانا حافظ قاضی محی الدین کاشانی مولانا وجیہہ الدین پاملی مولانا فصیح الدین مولانا شمس الدین یحی خواجہ کریم الدین سمرقندی شیخ جلال الدین اودھی مولانا جمال الدین قاضی شرف الدین مولانا کمال الدین یعقوب مولانا بہاؤ الدین شیخ مبارک خواجہ معز الدین خواجہ ضیاء الدین برنی شیخ تاج الدین دادری مولانا موید الدین انصاری خواجہ شمس الدین خواہرزادہ امیر خسرو و شیخ نظام الدین شیرازی خواجہ سالار شیخ فرید الدین میرٹھی شیخ علاء الدین اندرپتی شیخ شہاب الدین کنتوری مولانا حجۃ الدین ملتانی شیخ بدر الدین قوار شیخ رکن الدین خیبری شیخ عبد الرحمن سارنگ پوری حاجی احمد بدایونی شیخ

Marfat.com

لطیف الدین شیخ نجم الدین محبوب شیخ شمس الدین دہاری خواجہ یوسف بدایونی شیخ سراج الدین حافظ وقاضی شاد علی ومولانا قوام الدین یک دانہ مولانا برہان الدین ساوری مولانا جمال الدین اودھی شیخ نظام الدین مولانا قاضی عبد الکریم قدونی وقاضی قوام الدین قدوری ومولانا علی شاہ جاندار خواجہ تقی الدین خواہرزادہ حضرت سید محمد کرمانی سید یوسف حسنی وحمید شاہ قلندر خواجہ مبشر خان سامان ومصاحب اعلیٰ وخادم خاص۔ صاحب مراۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ سلطان الاولیاء وہ بزرگ تھے کہ گوشہ میں بیٹھے ہوئے تصرف فرماتے تھے! ایسا ہی روضہ متبرکہ انکا قبلہ حاجات عالم ہے وہ لکھتے ہیں کہ یہ ذرہ بمقدار ۱۰۴۲ھ میں بشرف سعادت زیارت آستانہ بادشاہ کونین پر حاضر ہوا فیض روحانیت حضرت سے بہت سی نعمتیں پائیں کہ احاطہ تحریر سے باہر ہیں سبحان اللہ آجتک ظہور تصرفات ولایت حضرت کا ہمیشہ بہ ترقی کے ہے اور تاقیامت رہے گا۔

غزل درشان حضرت سلطان نظام الدین اولیا

گراں ہے عرش پر پلہ نظام الدین چشتی کا
گڑا ہے فرش پر جھنڈا نظام الدین چشتی کا

مسلماں کافر وملحد سبھی سیراب ہوتے ہیں
رواں ہے فیض کا دریا نظام الدین چشتی کا

فلک خم پشت ہوکر مجرئی ہے آستانے پر
عجب پرشان ہے روضہ نظام الدین چشتی کا

جو کھینچا دست قدرت نے وہی بس نقش کامل ہے
کوئی کھینچے گا کیا نقشہ نظام الدین چشتی کا

کوئی خاکی بھلا ان نور کے پتلوں کو کیا جانے
خدا سے پوچھئے رتبہ نظام الدین چشتی کا

بھلا دربار کیسی واں تو اک رحمت برستی ہے
عجب دربار ہے حقا نظام الدین چشتی کا

نہیں جچنے کی آنکھوں میں ترے محمود کچھ جنت
مزار پاک گر دیکھا نظام الدین چشتی کا

Marfat.com

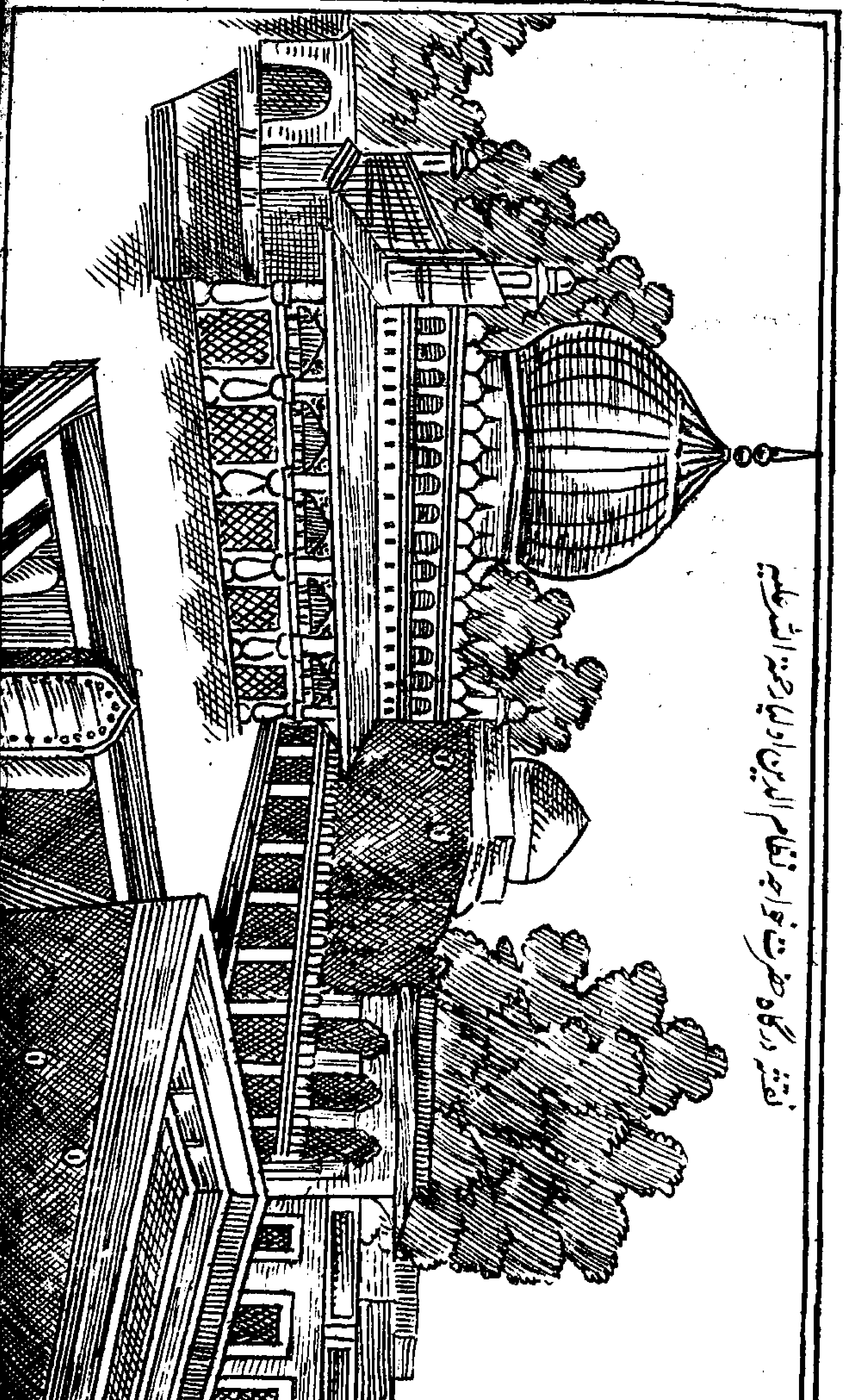

نقشہ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ذکر حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ العزیز

یہ بات مشہور ہے اور اکثر چھوٹے چھوٹے رسالوں میں بھی لکھا ہے مخدوم صاحب سادات حسنی میں سے ہیں اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے آپ کا سلسلہ ملتا ہے مگر یہ بالکل غلط ہے اور اس کا ثبوت کسی مستند کتاب سے نہیں ملتا بعض ناواقف مصنفوں نے آپکا نسب نامہ آپ کے والد ماجد کا نام بدلکر اس طرح لکھا ہے حضرت مخدوم العالمین سیدنا و مولانا علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ القادر بن شاہ عبد الرحیم عبد السلام بن شاہ سیف الدین عبد الوہاب بن محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی جناب غوث الاعظم شیخ محی الدین سیدنا ابی محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان نادانوں نے جنکو جہالت نے گھیرا ہے یہ بھی نہ سوچا کہ ہم مخدوم قدس سرہ العزیز کے والد ماجد کے نام نامی کو بدل لتے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہے اور جو کچھ لوگ اچھی طرح سے واقف نہیں وہ ہمارے اس بہتان لگانے پر اعتراض کریں گے خاکسار نے اس بات میں بڑی کوشش کی ہے کہ مخدوم صابر صاحب قدس سرہ العزیز حسنی ہیں یا حسینی سو جہاں تک معتبر اور مستند کتب سے ثابت ہوا تو یہی ثابت ہوا کہ آپ سادات حسینی سے ہیں اور آپ کا سلسلہ نسب اطہر صحیح یہ ہے۔

حضرت شیخ مخدوم العالمین سلطان العاشقین مولانا خواجہ مخدوم سید علاء الدین علی احمد قدس سرہ اللہ القادر بن سید السادات سید عبد اللہ بن سید السادات سید فتح اللہ بن سید السادات سید نور محمد بن سید السادات سید امجد بن سید السادات سید غیاث الدین بن سید السادات سید بہاء الدین بن سید السادات سید داود بن سید السادات بن سید السادات سید تاج الدین سید السادات۔

نسب نامہ مادری حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری

والدہ مشفقہ کا سلسلہ نسب اس طرح شروع ہوا ہے نام مبارک آپکا ہاجرہ عرف بی بی جمیلہ ہے دختر حضرت خواجہ سلیمان جمال الدین بن شیخ شعیب بن شیخ سلطان احمد

Marfat.com

بن سلطان محمد یوسف بن شیخ محمد اکبر بن احمد یوسف شاہ بن شہاب الدین علی عرف فرخ شاہ بادشاہ کابل آپکی والدہ صاحبہ کا نسب ساتویں واسطے میں فرخ شاہ بادشاہ کابل سے اور پندرھویں واسطے میں حضرت ابراہیم بن ادھم بلخی سے ملتا ہے آپکی والدہ شریفہ شیخ صدیقی ہیں۔

حال پیدائش حضرت علی احمد صابر

جواہر فریدی میں آپکی پیدائش کا حال اس طرح لکھا ہے کہ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر قدس سرہ کے والد بزرگوار خواجہ سلیمان جمال الدین علیہ الرحمۃ نے اپنی دختر نیک اختر ہاجرہ عرف بی بی جمیلہ خاتون کا نکاح حضرت سیدنا عبداللہ قدس سرہ ہراتی کے ساتھ سترھویں ماہ جمادی الثانی ۵۷۱ھ میں کیا اور بتاریخ گیارھویں ماہ ربیع الاول ۵۹۲ھ کی شب پنجشنبہ کو صبح صادق کے وقت بعد گذرنے ایک سال نودن مدت حمل کے آپ پیدا ہوئے۔

حضرت مخدوم صاحب کا یتیم ہونا

حضرت مخدوم پاک کی عمر شریف سات سال کی تھی جو دریتیمی کو پہونچے یعنی آپ کے پدر بزرگوار حضرت سیدنا عبداللہ علیہ الرحمۃ راہی خلد بریں ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے نام نامی اور لقب گرامی کی تحقیق

آپ کا اسم مبارک علی احمد اور لقب گرامی علاؤ الدین و مخدوم و صابر ہے آپکو لقب صابر آپکے پیرومرشد حضرت بابا فریدالدین شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز نے عطا فرمایا تھا لیکن لقب نامی گرامی علاؤ الدین کی وجہ تسمیہ کسی مستند اور معتبر کتاب میں نہیں لکھی غالباً آپ بوجہ اعلاء کلمات اللہ تعالیٰ (جو اکثر آپ سے وقوع میں آئے ہیں) اس اعلیٰ اور اشرف لقب سے ملقب ہوئے ہوں اور یہ بھی خیال میں آتا ہے کہ اپنے پیرومرشد کے لنگر خانہ کی خدمت کے صلے میں بلقب مخدومیت ملقب ہوئے ہوں غرض آپ علی احمد علاء الدین مخدوم صابر کے نام سے زبان زد خلائق و مشہور و معروف ہیں اکثر آپکو مولانا مخدوم سے

Marfat.com

علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ العزیز کتابوں میں لکھتے ہیں اور زبانوں میں استعمال کرتے ہیں اور بعض اوقات صرف مخدوم علاء الدین اور کبھی مخدوم علی احمد اور اکثر موقعوں پر فقط مخدوم صاحب اور کبھی کبھی صابر جی و پیران کلیر بھی بولتے ہیں۔

آپکے صابر لقب پانیکی وجہ تسمیہ

بعد وفات حضرت سیدنا عبداللہ قدس سرہ کے آپ کی والدہ ماجدہ نے کچھ عرصہ تک اوقات بسر کی جب نہایت تنگی سے گذر ہونے لگی اور تیسرے چوتھے وقت نان خشک پر نوبت آپہونچی تب بخیال آپکی پرورش کے ہرات سے پاک پٹن شریف اپنے حقیقی بھائی کے یہاں تشریف لائیں چنانچہ آخر ماہ شعبان سنہ ۶۰۹ھ میں حضرت بابا صاحب کے گھر پہونچیں اور عرض کیا کہ اے بھائی میرے علی احمد کو کہ یتیم ہوگیا ہے پرورش فرمایئے اور تعلیم دیجئے میں اس فرزند کو آپکی غلامی کے واسطے لائی ہوں آپ نے فرمایا کہ اے ہمشیرہ عزیزہ میں تمہارا نہایت احسانمند ہوا کہ تم نے ایسا سعادتمند فرزند مجھکو دیا انشاء اللہ بعد تعلیم علوم ظاہری کے تلقین طریقت سے بھی فیضیاب کروں گا لہذا تین برس تک آپکی والدہ صاحبہ نے اپنے بھائی کے یہاں قیام فرمایا حضرت بابا صاحب فرماتے ہیں کہ ان تین برس میں علاء الدین علی احمد نے مجھسے علم ظاہری اس قدر تحصیل کیا کہ دوسرا لڑکا چھ سال میں حاصل کرتا چنانچہ بعد تین سال کے آپکی والدہ مشفقہ نے قصد ہرات یعنی اپنے گھر جانیکا کیا اور وقت روانگی حضرت بابا صاحب سے بہت منت کیساتھ عرض کیا کہ اے بھائی میرا علی احمد تمہارا ہے اگر زندہ رہی تو انشاء اللہ بعد بارہ برس کے پھر یہاں آکر شادی اُس کی کرونگی آپ نے ان دونوں امور پر تبسم فرمایا اور حضرت مخدوم پاک کو آپکی والدہ کے روبرو بلاکر دست حق پرست پر بیعت کیا بمضمون اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ترجمہ۔ تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھسے وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ رمز سے آگاہ فرماکر سینہ بے کینہ کو آپنے اسرار معرفت الٰہی کا خزینہ اور ... طریقت وحقیقت کا گنجینہ بنایا اور حکم ہوا کہ صبح سے لنگر مساکین و فقرا کو تقسیم کیا کرو باورچی خانہ کا انتظام تمہارے سپرد کیا آپ کی والدہ مخدومہ یہ سنکر بہت خوش ہوئیں طبیعت کا ہراس ... ہوا اور با طمینان خاطر مقام ہرات اپنے گھر کو تشریف لے گئیں اور بابا صاحب قدس سرہ کا

Marfat.com

لنگر پانچویں محرم سنہ ۶۰۰ھ روز پنجشنبہ سے شروع ہوا تھا اور لنگر کا صرفہ عمر بن اسحاق علیہ الرحمہ سردار بلدہ سرخش ضلع خراسان ایک سال پہلے حساب کرکے روانہ کیا کرتا تھا چنانچہ آپ نے چھ سو تین ہجری سے لنگر تقسیم کرنا شروع کیا آپ کا ہمیشہ یہ قاعدہ رہا کہ بعد نماز اشراق لنگر تقسیم کرنے حجرہ سے باہر تشریف لاتے اور شام کو بعد نماز مغرب کے حجرہ کا دروازہ بند کرکے شغل نوری کہ جو حضرت پیرو مرشد سے تلقین ہوا تھا کیا کرتے تھے تقسیم طعام میں بعض کا قول ہے کہ ایک سال اور اکثر کہتے ہیں کہ بارہ برس تک آپ نے لنگر تقسیم کیا اور خود کبھی ایک دانہ بھی منہ میں نہ ڈالا یہی قول زیادہ مشہور ہے اور صحیح ہے اس عرصہ میں آپ نے علوم باطنی کی پوری تکمیل کی اور اس قدر ریاضات و مجاہدات کئے کہ ایک لمحہ اپنے جسم اطہر کو آرام نہیں دیا۔

حضرت مخدوم صابر کی والدہ ماجدہ کا آزردہ ہونا

لکھا ہے کہ جب حضرت مخدوم پاک کو اپنے ماموں حضرت بابا فرید الدین صاحب قدس سرہ کے یہاں رہتے ہوئے ایک زمانہ گذرا تو آپ کی والدہ مشفقہ رابعہ زمانہ کا دل شوق دیدار پسر میں بیقرار ہوا اور فرزند ارجمند کے دیدار فیض آثار کے لئے عزم سفر کیا چنانچہ سنہ ۶۱۱ھ ہجری میں مقام پاک پٹن تشریف لائیں اور صاحبزادہ کے رخ لالہ گوں کو زعفرانی دیکھا اور جسم مبارک پر بجز پوست کے کہیں گوشت نہ پایا آئینہ طبیعت باعفت میں جوہر حیرت پیدا ہوا اور اسی عالم میں حضرت دستگیر برنا و پیر صابر صاحب روشن ضمیر کا ہاتھ پکڑ کر خدمت بابرکت حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ میں حاضر ہوئیں اور آبدیدہ ہو کر یہ الفاظ زبان مبارک پر لائیں کہ اے بھائی میں نے بہت عجز و انکساری سے عرض کیا تھا کہ میرے علی احمد کو بھوکا نہ رکھنا آپ کے لنگر خانہ کی بدولت صدہا لوگوں کی پرورش ہوتی ہے ہزاروں بندگان بارگاہ صمدیت و مقبولان جناب احدیت توشہ خانہ عالی متعالی سے شکم سیر ہوتے ہیں کیا میرے در یتیم کا اس اکل حلال میں کچھ حصہ نہ تھا جب حضرت بابا صاحب قدس سرہ کو اپنی پیاری بہن کی محبت آمیز باتیں گوش گذار ہوئیں تو زبان فیض ترجمان سے یہ ارشاد فرمایا کہ اے بی بی جمیلہ خاتون میں تمہیں اور تمہارے فرزند کو نہایت محبت اور پیار کرتا ہوں چنانچہ تمہارے سامنے ہی لنگر تقسیم کرنے کا حکم دیدیا تھا اور لنگر خانہ

Marfat.com

کا انتظام اور باورچی خانہ کا اہتمام بالکل علاء الدین علی احمد کے سپرد کر دیا تھا پھر کھانا کھانے سے کیوں محروم رہے جب حضرت بابا صاحب کا یہ ارشاد ہوا حضرت مخدوم صابر صاحب نے دست بستہ کھڑے ہو کر کمال عاجزی سے عرض کیا کہ حضرت قبلہ وکعبہ نے جو کچھ ارشاد کیا بجا اور درست ہی لیکن حضور فیض گنجور کا ارشاد اس ناچیز حقیر کو صرف تقسیم طعام لنگر کے ہوا تھا نہ اس میں سے کچھ کھانے کے واسطے بلا اجازت اپنے شیخ برحق کے یہ فقیر کیا مجال رکھتا تھا جو ایک دانہ بھی اپنے صرف میں لاتا یا کچھ چکھتا جب حضرت صابر صاحب سے یہ عجز وانکساری کی باتیں سنیں بحر ذخار فریدیہ جو کہ انوار تجلیات الہیہ سے معمور تھا جوش زن ہوا فرمایا اے میرے پیارے صابر تو نے میرے صبر کو اپنے دل میں جگہ دی ہے۔ آمیرے سینے سے لپٹ جا لہٰذا اسوقت حضرت بابا صاحب کا سینہ حضرت صابر صاحب کے سینہ میں سرایت کر گیا تمام دولت ونعمت ظاہری وباطنی سے آپکا دل معمور ہو کر مخزن اسرار الہٰی بن گیا اسی دن سے آپ بلقب صابر ملقب ہوئے اور دعا دی کہ اے میرے صابر تم میری باطنی نعمت سے سرفراز ہوئے اسیوقت سلسلہ کے تمام اولیاء کبار کی ارواح طیبہ وطاہر کے انوار نے آپ کے سینہ مبارک میں نزول اجلال وجلوہ افضال فرما کر دولت ظاہری ونعمت باطنی سے آپ کے دل کو آباد وشاد فرمایا

حضرت علی احمد صابر صاحب کا عقد نکاح اور وفات بیوی

حضرت امام العاشقین سلطان العارفین بابا فریدالدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ والدہ علی احمد نے مجھ سے سوال عقد نکاح علاء الدین کا میری چھوٹی دختر خدیجہ بیگم عرف شریفہ بنت بی بی خاتون دختر سلطان غیاث الدین سے کہا میں نے ہر چند سمجھایا کہ مخدوم صابر شادی کے قابل نہیں ہے ہر وقت جذبۂ الٰہی میں رہتا ہے دنیا کی طرف ہرگز التفات نہیں کرتا مگر انھوں نے نہ مانا اور جواب دیا کہ میں بیوہ ہوں اور لڑکا میرا یتیم ہے اس وجہ سے آپ انکار کرتے ہیں یہ بات سنکر کہ ہمشیرہ عزیزہ کی دلشکنی نہ ہو رسوم نکاح کی اجازت دیدی اور سید علاء الدین کو درجہ فرزندی عطا کیا چنانچہ اکیسویں ماہ شوال سنہ ۶۱۳ ہجری کو علی احمد کا نکاح کیا اور نکاح سے چار ماہ بعد یعنی محرم سنہ ۶۱۴ھ کو جو میری دختر علی احمد کے نکاح میں آئی تھی خدیر بیں لوسد بارگئی صاحب

Marfat.com

اقتباس الانوار آپ کے حالات طیبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ وہ محویت و فنا کے جنگل کے شیر وہ لا احصی ثنا علیک کے بن کے غضنفر و متخلص باخلاق اللہ و متصرف بتصرفات اللہ و اسرار ربانی کے موافق وہ پروردگار کے عرفان و معرفت کے عارف وہ ظاہر کرنے والے اسرار عشق و محبت خدائے قادر حضرت مخدوم صابر بابا فرید الدین صاحب قدس سرہٗ کے محبوب ترین خلفاء نامدار و عمدہ ترین یاران نامدار اور آپ کے حقیقی بھانجے اور دامادی کی نسبت بھی رکھتے تھے اور ارادت و اعتقاد میں اکثر نامور یاروں سے اعلیٰ و اسبق رہے صاحب اخیار الاخیار آپکی شان میں فرماتے ہیں کہ آپ اکمل بے باکان درگاہ ایزدی و افرو سارعباد خداوندی میں سے تھے اور حضرت صوفیہ صافیہ کے طریقہ میں شان عظیم و رتبہ رفیع و حال بلند و ہمت قوی رکھتے تھے اور خدائے بزرگ و برتر کی جناب میں غلبہ استغراق کے سبب سے دنیا داروں کی طرف ہرگز رخ نہیں کرتے تھے چنانچہ لکھا ہے کہ آپ نے ابتدائے حال میں اس قدر ریاضت و مجاہدات و ترک و تجرید اختیار کر رکھا تھا کہ تمامی قیودات صوری و معنوی سے آزاد و بے نیاز تھے اور آزاد طور افرادوش زندگانی بسر فرماتے تھے لکھا ہے کہ جب مخدوم پاک قدس سرہ حضرت بابا فرید الدین صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت سراپا رحمت میں رہکر درجہ کمال کو پہونچے اور دین و دنیا کی نعمتیں حاصل کر چکے اور آثار ولایت ظاہر ہونے لگے تب حضرت سلطان العاشقین امام العارفین ہادی بن مرشد راہ مبین بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ نے چند اولیا عظام سے محفل ترتیب دیکر اپنے سامنے بٹھلایا اور امامت بیعت وارشاد خاندان عالیہ چشتیہ سے مشرف فرمایا اور اپنی کلاہ اٹھاکر عمامہ سبز اپنے ہاتھ سے باندھا اور جبہ پہنایا اور مقراض و عصا و پیالہ و مصلے آپ کو عطا کرکے ولایت نامہ پسند تحریر فرماکر حوالہ اور دہلی رہنے کو فرمایا اور اہل مجلس کو خطاب باطنی سے مطلع کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ بیٹا تم پہلے مقام ہانسی جاکر شیخ جمال الدین قطب ہانسوی کی مہر اپنے قطبیت نامہ پر کرا لینا بعدہٗ دہلی جانا آپ نے حکم پیر و مرشد قبول فرمایا اور سرگرم تعمیل ہوئے۔

حضرت مخدوم عالم قدس سرہٗ کا ہانسی تشریف لیجانا اور حضرت جمال الدین قطب قدس سرہٗ سے ملاقات کرنا اور دونوں حضرات میں تکرار و تنازع واقع ہونا

Marfat.com

القصہ حضرت مخدوم پاک قدس سرہ پاک پٹن شریف سے بسواری چنڈول مقام ہانسی کو روانہ ہوئے جب وہاں پہونچے تو انسی ہیئت سے قطب صاحب کی خانقاہ شریف کے اندر داخل ہوئے شیخ صاحب نے بیرونی دروازہ تک آکر آپ کا استقبال کیا مگر آپ چنڈول سے نہیں اترے اور اسی صورت سے لب فرش تک تشریف لے گئے گو یہ امر حضرت قطب صاحب کو ناگوار ضرور ہوا مگر مجبوری آپکی تعظیم کی اور اعزاز و اکرام کے ساتھ آپکو صدر مسند پر بٹھایا اور ایک ساتھ دونوں حضرات نے نماز مغرب ادا کی بعد نماز کے آپ نے قطبیت کا پروانہ کھولا اور دہلی جانیکی وجہ بیان کی چونکہ چراغ موجود نہ تھا اس وجہ سے حضرت قطب صاحب نے فرمایا کہ اسوقت نہیں ب آرام فرمایئے انشاء اللہ صبحکو مہر و دستخط کر دیئے جائیں گے آپ نے بتاکید مزید چراغ طلب کرایا اتفاقاً ہوائے تند کے جھوکے سے چراغ گل ہو گیا آپ نے اپنی انگشت پر دم کرکے مثل چراغ کے روشن کر لیا حضرت قطب صاحب نے آپ کا یہ جلال دیکھا غصہ میں بھر گئے اور فرمان قطبیت کو چاک کر ڈالا اور فرمایا کہ اہل دہلی بیچارے آپ کے اس آتشیں مزاج کی کب تاب لا سکتے ہیں ایک دم میں جلا کر خاک سیہ کر ڈالوگے حضرت قطب صاحب کی اس حرکت پر جناب مخدوم پاک بھی غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ میں نے بھی آپ کا سلسلہ قطبیت چاک کر ڈالا چنانچہ آپ وہاں سے رخصت ہو کر حضرت بابا صاحب کی خدمت بابرکت میں حاضر ہونے کو روانہ ہوئے لکھا ہے کہ جسوقت مقام ہانسی میں حضرت شیخ جمال الدین صاحب قطب ہانسوی اور حضرت مخدوم پاک قدس سرہ کے باہم تکرار و نزاع واقع ہو رہا تھا اس وقت حضرت امام العاشقین بابا فرید الدین صاحب قدس سرہ نماز مغرب کا وضو فرما رہے تھے تھوڑی دیر سکوت میں رہکر فرمایا کہ دین کے دو پہلوان آپس میں لڑ رہے ہیں خدا خیر کرے لہذا چند یوم کے بعد حضرت مخدوم پاک جناب پیر روشن ضمیر حضرت بابا صاحب کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ بیان کیا حضرت بابا صاحب نے فرمایا پارہ کردہ جمال را فرید نہ تواں دوخت یعنی جمال کے پھاڑے ہوئے کو فرید نہیں سی سکتا اور فرمایا کہ جب جمال باکمال نے تمہارا قطبیت نامہ چاک کیا تمنے بھی اپنی زبان سے کچھ کہا عرض کیا میں نے بھی طیش میں آکر یہ کہا تھا کہ تم نے میرے فرمان قطبیت کو پھاڑ ڈالا میں نے تمہارے سلسلہ کو پھاڑ ڈالا فرمایا کہ اول سے یا آخر سے کہا اول سے حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ دین کے پہلوانوں

کا تیر خطا نہیں کرتا ہے لیکن خیر ہوئی کہ تم نے اول سے کہا آخر سلامت رہا البتہ تمہارے سلسلہ میں ایک قطب پیدا ہو گا اور وہ مرید تمہارا دعا کرے گا اس کی دعا کی برکت سے قطب ہانسوی کا سلسلہ باقی رہیگا اور دعائے خیر سے یاد فرمایا کہ یہ اشارہ حضرت جلال الدین پانی پتی قدس سرہ کی طرف تھا جو کہ خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی علیہ الرحمۃ کے مرید و خلیفہ تھے خلاصہ یہ کہ حضرت مخدوم پاک کی زبان سیف اللسان سے جو کچھ خیر و شر سے سرزد ہوتا ویسا ہی وقوع میں آتا حضرت قطب صاحب جمال کے بارے میں جیسا فرمایا ظاہر ہوا یعنی قطب صاحب کے بڑے بیٹے جو کہ بیحد دانشمند اور ہوشیار تھے عشق الٰہی میں دیوانہ ہو کر باپ کے سامنے ہی جلد بریں کو سدھارے اور بعد وفات قطب صاحب کے ان کے چھوٹے بیٹے حضرت قطب الدین منور نے حضرت بابا صاحب سے تعلیم تربیت حاصل کی اور دولت نعمت ظاہری و باطنی کو بھی حاصل کیا لیکن دولت پدری اور رتبہ خلافت و اجازت بیعت سے بے بھی محروم رہے مگر حضرت قطب الدین منور کے پسر حضرت برہان الدین صاحب حضرت جلال الدین پانی پتی کے مرید ہو کر درجہ کمال کو پہنچے اور حضرت امام العاشقین سلطان الکاملین بابا فرید الدین صاحب کا فرمانا پورا ہوا یعنی سلسلہ قطب جمال ہانسوی جاری ہوا مناقب فریدثانی میں لکھا ہے کہ شیخ قطب منور حضرت سلطان الاولیا نظام الدین قدس سرہ کے خلیفہ تھے اور سلسلہ آپکا نظامیہ ہے ممکن ہے کہ حضرت قطب الدین منور قدس سرہ نے حضرت سلطان الاولیا علیہ الرحمۃ سے بھی فیض حاصل کیا ہو اور خاندان نظامیہ میں بھی آپ کو بیعت کی اجازت حاصل ہو اگر آپ کو حضرت جلال الدین پانی پتی قدس سرہ کا خلیفہ نہ مانا جائے اور خاندان و سلسلہ چشتی صابری نہ قبول کیا جائے تو حضرت بابا صاحب کا فرمانا کہ تمہارے مریدوں میں سے ایک مرید دعا کرے گا اس کی دعا سے پھر سلسلہ حضرت جمال الدین ہانسوی قدس سرہ کا جاری ہو گا غلط ہو جائے گا اور یہ غیر ممکن ہے کہ اولیاء اللہ کا کلام جھوٹ ہو جائے صاحب سیر الاقطاب تحریر فرماتے ہیں کہ سلسلہ شیخ جمال الدین ہانسوی جو دعا سے حضرت صابر صاحب کلیری کے مسدود ہو گیا تھا وہ حضرت جلال الدین پانی پتی قدس سرہ کی دعائے خیر سے جاری ہوا۔

Marfat.com

حالات حضرت قطب جمال ھانسوی

آپ خلفاء عظام و منظور نظر حضرت باباصاحب قدس سرہ کے تھے باباصاحب کو آپ سے کمال درجہ محبت تھی اسی وجہ سے بارہ برس ہانسی میں قیام پذیر رہے جس وقت حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ کا دہلی میں انتقال ہوا اس وقت بھی باباصاحب ہانسی ہی میں تشریف فرما تھے اور آپ کو یہ مرتبہ عطا فرمایا تھا کہ جس کو خلافت نامہ دیتے تھے ارشاد فرمادیتے کہ شیخ جمال ہانسوی کی مہر کرالاؤ ورنہ بدون اُن کی مُہر کے خلافت نامہ جائز نہ ہوگا اکثر باباصاحب فرمایا کرتے کہ شیخ جمال الدین ہے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اے جمال دل چاہتا ہے کہ تیرے اوپر سے قربان ہوجاؤں اور یہ بھی وردِ زبان رہتا کہ جمال باکمال کے پھاڑے کو فرید نہیں سی سکتا آپ کی تصنیفات علم تصوف میں ہیں اُن میں سے ایک ملہمات ہے لکھا ہے کہ آپ کی کرامات فرزندوں میں خواہ کسی قدر ضعیف تعلق ہو آجتک یہ ہے کہ اُن کو کوئی درندہ یا گزندہ تکلیف نہیں پہونچا سکتا اگر احیاناً کسی درندہ یا گزندہ نے اُن پر منہ مارا تو اُس سے زہر کا اثر کچھ نہیں ہوتا بلکہ وہ خود مرجاتا ہے سبحان اللہ کرامات اولیا برحق ہے

حضرت شیخ مخدوم العالم قدس سرہٗ کا کلیر میں رونق افروز ہونا اور کرامت دکھانا

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر قدس سرہ نے بحکم الٰہی حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ کو مقام کلیر کا صاحب ولایت مقرر فرماکر اپنے دست پاک سے ایک حکم نامہ تحریر فرمایا اور بعد عطائی خرقہ خلافت ایک مدت تک اپنے پاس رکھکر مقام کلیر کی طرف روانہ کیا اور فرمایا بابا فریدالدین گنج شکر نے جو خلافت نامہ حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ کو عطا فرمایا تھا وہ یہ ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد للہ الذی قدم احسانہ علی منہ واخر شکورہ علی

Marfat.com

النعمتہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن لا موخر لما قدم ولا مقدم لما اخر ولا معلن لما ابطن ولا یخفی اظھر ولا یکادونطوالاوائل والاواخر علی معرفتہ مبینہ اعتبار ولفاکلا والصلوٰۃ علی رسولہ المصطفی محمد والہ واھل الورد الدار تضی اما بعد فاعلموا ایھا الحاضرون الفاھمون ان اللہ تعالیٰ اعطی خرقہ وقلنسوہ فی لیلۃ المعراج الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطی سیدنا علی اسد اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہ وھو اعطی سیدنا خواجہ حسن البصری رضی اللہ عنہ وھو اعطی علی الخواجہ ابراھیم بن ادھم نوراللہ مرقدہٗ وھو اعطی الخواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ العلی الولی وھو اعطی الخواجہ ھبیرۃ البصری قدس سرہ اللہ تعالیٰ القوی وھو اعطی الخواجہ ممشاد علودینی رحمۃ اللہ العلی الباری مع ولایت دینور وھو اعطی الخواجہ قطب الدین ابو اسحاق نورقبرہ اللہ الرازق معہ ولایت شام وھو اعطی الخواجہ احمد ابدال رحمۃ اللہ اجلال معہ ولایت سیستان وھو اعطی الخواجہ ابو محمد محترم نور قبرہ اللہ الصمد الاکرم وھو اعطی الخواجہ ناصر الدین ابو یوسف قدس سرہ اللہ الروف وھو اعطی الخواجہ قطب الدین مودود نور ضریحہ اللہ الودود واعطی الخواجہ حاجی شریف زندنی وھو اعطی الخواجہ عثمان ھاروی قدس سرہ اللہ القوی وھو اعطی الخواجہ سید معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ الباری معہ ولایت ھند وھو اعطی الخواجہ سید قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ اللہ التعالیٰ معہ ولایت الدھلی وھو اعطی لاضعف الفقیر فرید ارجھی اللہ المجید وانا اعطیت خرقہ وقلنسوہ مقراضا وعصا وکاسا ومصلے وسلمت مافی قلبی وروحی وظاھری وباطنی معہ نظامت دھلی لولد الرشید قرۃ العین الامام النقی المرضی قطب المشائخ زین الائمۃ ولعلماء مفخر الاجلۃ والی ابقا علاء الملۃ والدین شیخ علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہٗ اللہ تعالیٰ فی الدارین وعظمت اللہ واہان اللہ من اہانہ واعانہ اللہ تعالیٰ علی ابتغاء مرضات اللہ وانالہ المنتھی ارحمتہ واعلی درجات سبقا بعد سبق من اولہٗ الی آخرہ بشرط بذل الجد والاجتھاد وفی الصحیح التصحیح من الدال وعلیہ المحلول واللہ والمیسر حرزہ ھذاہ الاسطر فقیر الفرید بیدی کان ذلک فی یوم الجمعۃ احدی عشر ذی الحجۃ ست اثنی وخمسین وستۃ مائتہ من ھجرۃ النبوادامہ اللہ علیہ دخل حماہ باذلک اللہ ہ

Marfat.com

ارشاد حضرت بابا فرید الدین صاحب

مراۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ صاحب سیر الاولیا نے جو حضرت بابا فرید الدین صاحب قدس سرہ کے خلفا کے حالات و مقامات درج فرمائے ہیں حضرت مخدوم پاک کا حال صرف اتنا تحریر کیا ہے کہ ایک درویش بزرگ و عارف صاحب نعمت ہے کہ جنکو شیخ صابر کہتے تھے اور ثابت قدم و جفاکش تھے اور قصبہ کلیر میں مسکن گزین تھے اور آپ کا رشتہ دامادی و بیعت کا حکم اور خلافت کی اجازت بھی حضرت بابا فرید الدین صاحب سے تھی اور بابا صاحب کا قاعدہ تھا کہ اپنے نامی گرامی خلفاء سے وقت روانگی کچھ وصیت فرمایا کرتے تھے اور کسی کو ساتھ بھی کر دیتے تھے اور آپ کے ساتھ علیم اللہ ابدال کو روانہ کیا تھا اسی طرح پر صابر صاحب نے رخصت کے وقت عرض کیا کہ خادم کے حق میں کیا ارشاد ہوتا ہے فرمایا صابر ہو کا خواہی کرو یعنی تو عیش کیساتھ عمر کاٹیگا سو ایسا ہی ہوا کہ آپ نے عیش کیساتھ زندگی بسر کی اور آپ مرد خوش باش و کشادہ پیشانی تھے صاحب مراۃ الاسرار یہ بھی فرماتے ہیں کہ سیر الاولیا کی عبادت اس فقیر کو نہایت ہی اچھی معلوم ہوئی کیونکہ یہ ایک ایسا جامع کلمہ ہے کہ جس سے بابا صاحب کا آپ پر اتنی ظاہری و باطنی نعمت کا ایثار کرنا ثابت ہوتا ہے کہ جس کی شرح دفتر میں نہ سمائے اگر کہا جائے کہ بابا صاحب کا فرمودہ کلمہ ہو کا ہے مراد دنیا و آخرت کی راحت و آسائش ہے درست آتا ہے اور جو اس سے تجلیات جمال و جلال کی راحت و آسائش جو کہ طرح بطرح کے مظہر کے ساتھ سالک پر نازل ہوتی ہے مراد لیجائے بجا ہے اور کہا جاوے کہ اس سے خداوند تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ کے قرب و بعد کی وہ راحت و آسائش مراد ہے کہ عین مشاہدہ خداوندی میں عارف کامل پر طاری و ساری ہوتی ہے اور جس سے کبھی لذت میں غرق ہوتا ہے اور اپنے بعض اوقات شوق خطاب میں بجلی کی مانند چمکتا ہے وہ بہت ٹھیک ہے جیسا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں **شعر** گہہ ناز گہہ کرشمہ گہہ لطف گہہ عتاب ٭ مسکیں دلم چرا نشود ایں ہمہ خراب۔
حضرت صابر صاحب قدس سرہ کے کمالات و معاملات کو اس مقام سے قیاس کرنا چاہیے کہ حضرت بابا صاحب نے اپنے کامل و اکمل مریدین مثل حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ کو ایک ایک وصیت فرماتے کہ جب تم اپنی جگہ پر پہونچو تو ریاضت و مجاہدہ

Marfat.com

کرو قرض دو نہ لو خداوند تعالیٰ تمہیں محتاج نہ رکھیگا لیکن حضرت مخدوم پاک کو سوائے اس کلمہ جامعہ مذکور
بالا کے اور کچھ نہ فرمایا تھا کیونکہ مرشد برحق کو آپ کی طرف سے کمال درجہ کی تسکین تھی اور جانتے تھے کہ
اس کامل کو نصیحت و وصیت کی حاجت نہیں چنانچہ صوفیہ صافیہ کے نزدیک یہ امر مقررہ ہے کہ جب
مرید پیر کامل کی خدمت میں رہکر درجہ کمال کو پہونچتا اور مشاہدہ حقیقی کا ایمان جو کہ حق جل و علیٰ کی
قربت سے حاصل ہوتا ہے پھر اس کو وصیت کی حاجت و ضرورت باقی نہیں رہتی ہے بلکہ حضرات
صوفیہ کے نزدیک ایسے کامل و اکمل کو نصیحت و وصیت کرنی فضول اور ناجائز ہے البتہ ایسے
مریدین کو نصیحت کی جاتی ہے کہ جو ابھی راستہ میں ہیں اور نشیب و فراز سے واقف نہیں اور نہ
انکو ثبات اور استقامت حاصل ہے چنانچہ بابا صاحب قدس سرہ نے اپنے تمام گرامی خلفاء کے درمیان
حضرت مخدوم پاک علو شان و رفعت مقام کے اظہار کی غرض سے یہ کلمہ فرمایا تھا۔

شہر کلیر کا صاحب ولایت مقرر فرمان

منقول ہے کہ جب بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہٗ نے جانا کہ حضرت صابر صاحب قدس سرہ کا
دہلی جانا محال ہے تب آپکو شہر کلیر کا صاحب ولایت مقرر فرما کر اپنے دست پاک سے ایک حکم نامہ تحریر
فرمایا اور بعد عطائے خرقہ و دستار و مقراض و عصا و پیالہ و مصلے چند روز زیر سایہ رکھا اسوقت
صابر صاحب کی عمر شریف اٹھاون۵۸ سال کی تھی اور کلیر شریف میں اسلام پھیلے ہوئے اڑتالیس
برس گذر چکے تھے الحاصل پندرھویں ماہ ذی الحجہ ۶۵۲ھ کو حضرت بابا صاحب نے مخدوم پاک کو بجانب کلیر شریف
معہ علیہم اللہ ابدال قدس سرہ کے روانہ کیا آپ اسم اعظم شریف کا ورد کرتے ہوئے دوسرے روز
شہر کلیر شریف میں جلوہ افروز ہوئے اسم اعظم بزبان سریانی مشابہ اسم مادر موسیٰ علیہ السلام ہے اور وہ
ایک لفظ ہے جو بتوجہ مرشد کامل و تصرف رہبر واصل لوح دل پر منقش ہو جاتا ہے عالم باللہ اس
سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور کاملان و اصلان رہبران مرشدان بہ بشارت اشارت بعد طے سلوک
اور آزمائش اعتقاد و خلفاء و مخلصان اولیا اور عامل شرع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ
و اولیاء امتہ اجمعین پا کر کمالات ایمان جتا کر اسم اعظم شریف کی خبر دیتے ہیں اور اس کے اوصاف سے
موصوف ہوتے ہیں استقامت و استدامت کا عہد و پیمان لیتے ہیں وہ شیخ وقت کہلانا ہی الحکم

Marfat.com

زیارت وحرمت اوراس کا مصافحہ اور معانقہ وصحبت رسول صلعم کی ہو کتب سلوک میں لکھا ہو کہ
جو شخص تربیت وتلقین ملنے سلوک مجاز ماذون کے بعد خلافت نامہ مطلق پاکر بامراد شیخ وقت قابل ادب
تعظیم ہو جاتا ہو اور درجہ ولایت بھی پالیتا ہو اُس کی شان میں الشیخ فی القوم کالنبی فی امة صادق آتا
ہے لاخوف علیھم ولاھم یحزنون راست آتا ہے الی صل مخدوم پاک قدس سرہ شہر کلیر میں پہنچے
اس سرزمین کو زینت بخشی اس خطہ کو نور ولایت سے منور فرمایا اُس جگہ کو اپنے شرف اقامت سے
آراستہ وپیراستہ کیا اور مسماۃ گلزار دی عبدالصمد انصاری کا پسر بہا رالدین بن ہارون احمد و
جمال روغن گر آپ کو دیکھتے ہی بہ دل وجان معتقد ہوئے اور حضرت مخدوم پاک کو اپنے گھر لے
گئے آپ نے بہار الدین کے یہاں قیام فرمایا اور قدم میمنت لزوم کی برکت اور نور معرفت سے ہر
مقام کلیر کو [illegible] فرمایا ہے شہر کلیر خوب آباد وشاد تھا اور علمار فضلا وامرا کا
منبع ومعدن بن رہا تھا اور کلیر میں یہ دستور تھا کہ امیر زموان مع امرار واراکین خود بروز جمعہ جامع مسجد
میں آکر قاضی تبرک کے پیچھے نماز جمعہ ادا کیا کرتا تھا کہ لکھا ہے کہ بروز جمعہ چار سو رئیس چنڈول سوار
نماز کو آتے تھے اور امرار فقرار کا ہجوم بہت کثرت سے ہوتا تھا۔

حضرت علی احمد صابر کی کرامات عالی کا ظہور

لکھا ہے کہ حضرت مخدوم پاک بروز جمعہ نماز کے لئے جامع مسجد میں پہلی بار تشریف لے گئے اول
صف میں ممبر کے پاس جا بیٹھے جب اور لوگ نماز کو آئے اپنی جگہ خالی نہ دیکھی آپ سے کہا کہ یہاں
سے اٹھکر دوسری جگہ بیٹھ جائیے آپ وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ جا بیٹھے الغرض اسی طرح جو رئیس
وامیر مسجد کے اندر آتا تھا آپ کو پیچھے ہٹاتا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ کو نہایت تکلیف کیساتھ مسجد
سے باہر کر دیا آپ ازدہام خلائق سے بہت تنگ وپریشان ہوئے اور کوئی بھی آپ کا پرسان
حال نہ ہوا اس کیفیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جامع مسجد میں علما مشائخ اور وزیر وامیر وغیرہ
کے مصلے حسب مراتب پہلے ہی سے قائم ہونگے ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھا تھا لہذا آپ مسجد سے
باہر تشریف لے آئے اہل مسجد کو ہدایت فرمانے لگے اور بہار الدین وجمال روغن گر جو آپ سے
بہت ہی محبت رکھتے تھے باآواز بلند کہنے لگے کہ اے لوگو آپ اس شہر کے صاحب ولایت ہیں آپ کی

Marfat.com

فرماں برداری سبکو لازم ہے اس کلام کے سنتے ہی اُس ناعاقبت اندیش جماعت نے یکبارگی شورش کر کے کہا کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ آپ یہاں کے صاحب ولایت ہیں صاحب ولایت کے واسطے کچھ دلیل و نشانی چاہیئے حضرت مخدوم پاک نے فرمایا کہ فقیر نے اپنے پیر و مرشد برحق سے خلافت نامہ حاصل کیا ہے اور اسی دلیل سے ہدایت و تعلیم طریقت کی کرتا ہے یہ بات سنکر سب خاموش ہو گئے مگر امیر کلیر نے آپ سے سوال کیا کہ اگر آپ واقعی یہاں کے صاحب ولایت ہیں تو ہماری بکری جس کا نام حرمنہ ہے اور تین ماہ سے گم ہو گئی ہے اس کا پتہ بتایئے کہ وہ کہاں گئی اور کس کے پاس ہے تب ہم جانیں گے کہ آپ سچے صاحب ولایت ہیں اور ہم سب آپکے مطیع ہوں گے آپ نے فرمایا کہ بکری کے کھانے والے حاضر آؤ چنانچہ اسیوقت بارشاد حضور ستائیس آدمی شہر کلیر میں سے نہایت پریشان حال گھبرائے ہوئے حاضر ہوئے آپ نے ... کہ تم نے بکری قیام الدین کی کس جگہ ذبح کر کے بھون کر کھائی ہے بیان کرو وہ منکر ہوئے آپنے پھر ارشاد فرمایا بتاؤ ورنہ ابھی پردہ فاش ہوا جاتا ہے وہ منکر ہوئے اور صاف جواب دیا کہ آپ ہمارا پردہ ضرور فاش کر دیں آخرکار آپ نے امیر سے فرمایا کہ تم اپنی بکری کا نام لیکر آواز دو اُسنے باآواز بلند حرمنہ کہکر پکارا فوراً ان لوگوں کے پیٹ میں سے جدا جدا آواز آئی کہ میں اسقدر فلاں کے پیٹ میں ہوں ان سب نے میرا گوشت بھون کر کھایا ہے اور ہڈیاں چاہ صدرق میں ڈالدی ہیں صدرق نامی ایک کوچہ شہر کلیر میں تھا امیر ذموان نے اُس کوچہ میں ایک کنواں نہایت گہرا کھدوایا تھا جسپر امیر کا عتاب ہوتا اس کو اُس کنویں میں ڈلوا دیا کرتا تھا لہذا اس کو چاہ صدرق کہتے تھے قاضی تبرک نے امیر سے کہا تم بہک گئے اور دھوکا کھا گئے یہ تو کوئی جادوگر معلوم ہوتا ہے قاضی کے کہنے سے امیر کلیر بھی بدگمان ہو کر کہنے لگا کہ واقعی آپ صاحب ولایت نہیں بلکہ جادوگر ہیں حضرت مخدوم پاک قدس سرہ نے تبسم کر کے فرمایا کہ الحمد للہ آج سنت حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اس فقیر عاصی سے بھی ادا ہوئی یہ فرما کر جامع مسجد سے باہر قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضرت بابا فریدالدین کا نام بنام امیر شہر کلیر تحریر فرمانا

صابر صاحب نے مفصل حال شہر کلیر کا تحریر فرما کر بدست علیم اللہ ابدال قدس سرہ حضرت بابا

قدس سرہٗ کی خدمت سراپا رحمت میں ارسال کیا حضرت بابا صاحب نے بموجب حکم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتولے بحوالہ حدیث وآیت قرآن مجید کے تحریر فرمایا اور مہر لگاکر بدست علیم اللہ ابدال قدس سرہ کے قاضی تبرک کے نام روانہ فرمایا چنانچہ علیم اللہ ابدال نے قاضی تبرک کو پہونچا دیا قاضی تبرک نے وہ فتو چاک کر کے اور اسکی پشت پر یہ جواب کہ قدیم سے یہاں ہماری امامت چلی آتی ہے تمہارے کہنے سے تمہارے خلیفہ کو کیونکر اپنا امام کروائیں تمہارا قول تمہارے یقین کو کافی نہیں اور آپ کے پاس بھجوا دیا آپ نے چاک شدہ فتولے دیکھکر فرمایا کہ بھائی تم قاضی سے جاکر کہنا کہ چاک کرنے سے کیا حاصل ہوا اگر اس کو بغیر چاک کئے فقیر کے پاس بھیجدیتے تو کیا ہوتا چنانچہ آپ نے اپنی عرضی کے ساتھ ہی وہ فتولے چاک شدہ حضرت پیر ومرشد کی خدمت میں بدست علیم اللہ ابدال روانہ فرمایا بابا صاحب نے آپکی عرضی پڑھکر اور چاک شدہ نامہ کو دیکھکر ایک نامہ بنام امیر شہر کلیر اس مضمون کا تحریر فرمایا کہ تجھکو خداوند کریم نے والی شہر گردانا ہے اور مخدوم علی احمد علاء الدین امام مقرر فرمایا ہے۔ بہتر ہے کہ تم سب مخدوم صابر کی فرمانبرداری اختیار کرو اور ہمیشہ مطیع رہو ورنہ تا حشر پشیمانی اٹھاتے رہو گے۔ افسوس کہ تم بمقابلہ آل نبی واولاد علی کے امام بنتے ہو اگر علاء الدین علی احمد سے انحراف کرو گے تو پچھتاؤ گے اللہ تعالیٰ صریح کلام مجید میں فرماتا ہے اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ترجمہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور صاحبوں حکم کے تم میں سے بعد ختم نامہ کے مہر لگاکر علیم اللہ ابدال کے ہاتھ روانہ کیا آپ نے امیر کلیر کو دیدیا قاضی نے سنکر مشورہ دیا کہ یہ سب باتیں غلط ہیں نامہ کو چاک کر کے ان کے خلیفہ کے پاس بھجوا دیا اور لکھوا دیا جیسا ہوگا دیکھا جائے گا قاضی کے کہنے سے امیر نے اپنے ہاتھ سے نامہ کو چاک کر کے مخدوم پاک کے پاس بھجوا دیا آپ نے یہ چاک شدہ نامہ بھی اور ایک عرضی میں یہ مضمون کہ حضرت فقیر کو نہایت صدمہ ہے اور ہر وقت تمام ہوتا ہے حضور انور کو تمام حال روشن ہے جلد اس صدمہ عظیم سے رہائی فرمایئے ورنہ فقیر کی بیماری طول پکڑ جائیگی اور علاج مشکل ہو جائے گا آئندہ جو ارشاد فرمائے حضور انور مختیار ہے تحریر فرماکر علیم اللہ ابدال کے ہاتھ روانہ فرمایا حضرت بابا صاحب نے قاضی

Marfat.com

تبرک وامیر کلیر کی یہ بیجا حرکتیں دیکھکر مخدوم صاحب کو تحریر فرمایا کہ بحکم خدائے عزوجل ولایت کلیر تمہاری بکری ہے خواہ اسکا گوشت کھاؤ یا دودھ پیو۔

جلال صابری

حضرت علیم اللہ ابدال قدس سرہٗ نے حضرت بابا صاحب کا پروانہ مخدوم پاک کو لاکر دیا آپ پڑھکر خوش ہوئے لکھا ہے کہ دسویں ماہ محرم الحرام ۶۵۲ھ کو پھر آپ نماز جمعہ کیواسطے جامع مسجد میں تشریف لے گئے تو وہی کیفیت سابقہ پیش آئی کسی نے جگہ نہ دی اور مسجد سے باہر نکالدیا لکھا ہے کہ جب سنتیں قبل الجمعہ پڑھکر لوگ فارغ ہوئے اور امام نے خطبہ شروع کیا تب آپ نے مسجد کی طرف چشم غضب سے دیکھکر فرمایا کہ تمام لوگوں نے نماز پڑھی اور تونے ہنوز سر نہیں جھکایا یہ فرمانا تھا کہ مسجد بیخ وبن سے اکھڑکر گر پڑی تمام شہر کی زمین لرزنے لگی اور تہلکہ پڑگیا صدہا نخوت شعار ہلاک ہوئے ہزارہا مسجد میں دبکر راہی عدم ہوئے اسوقت آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات صادر ہوتے تھے۔ یَاھُوْ یامن لیس لہ الاھو حق حق

کلیر کی بربادی اور غضب میں آنا اہل شہر کا

اس واقعہ سے جب تمام شہر میں حشر برپا ہوگیا اور ہر کوئی اپنے عزیز واقارب کی تلاش میں گھبرایا ہوا پھرنے لگا تو مسماۃ گلزار دی بھی دوڑی ہوئی آئی اور حضرت سے رو کر عرض کرنیلگی کہ میاں آپ کا غلام بہار الدین میرا بیٹا بھی نماز کو آیا تھا آپ نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ سیڑھی کی سیڑھی کے نیچے ہے نکال لاؤ لہذا بہار الدین کو حضرت علیم اللہ ابدال نکال لائے صاحب معارج الولایت فرماتے ہیں کہ جب آپ کلیر تشریف لے گئے تو علما ظاہر اور محض مشائخ نے آپکی ولایت کا انکار کیا ایک روز جمعہ کی نماز کو آپ اپنے یاروں کے ساتھ پیشتر سے جامع مسجد میں تشریف لیگئے اور اول صف میں جا بیٹھے جب جماعت علما اور مشائخ کی آئی اپنی جگہ خالی نہ پائی آپ کے یاروں سے کہا کہ یہاں سے اٹھو اور اپنی شایستہ جگہ پر بیٹھو جواب دیا کہ خانۂ خدا ہے کسی کا گھر نہیں یہ جگہ ہم لوگوں کے بیٹھنے کی ہے دوسروں کے لائق نہیں جب یہ بات زیادہ بڑھی اور غل ہوا حضرت مخدوم پاک نے

Marfat.com

پھر مراقبہ سے سر اٹھایا کہ ولایت یہاں کا تم لوگوں کے آگے بیٹھنے کا سزاوار ہے انھوں نے کہا کہ تمہاری کیا دلیل ہے چونکہ آپ حکم پیر و مرشد حاصل کر ہی چکے تھے آپ نے اپنے یاروں کا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ میری ولایت کی یہ دلیل ہے کہ تم لوگ ابھی مر جاؤ گے اور یہ شہر مدت تک آباد نہ ہوگا بمجرد اس ارشاد کے مسجد گری اور کئی ہزار آدمی دبکر مرگئے حضرت غوث الاعظم قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ بادشاہ دنیا اور آخرت کے ہیں اور جو ولی جس جگہ پر مامور ہے وہ وہاں کا حاکم اور رئیس ہے مشائخ چراغ امت محمد ہیں ان کا دشمن بے ادب دوزخی اور ان کا دوست حق شناس بہشتی ہے اور ان کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے اونھیں کی شان میں اولیای تحت قبای لا یعرفهم ولغیری وارد ہے انکی دفات کے غم میں زمین آسمان روتے ہیں لکھا ہے کہ بلندی مسجد زمین فرش نماز تک گیارہ گز تھی اور اوپر چڑھنے کی سیڑھیاں اکثر تھیں اور دروازہ کلاں اوپر اُن کے تھا دروازہ پر ایک نشان نہایت بلند زریں گڑا تھا اور فرش زمین سنگ یشب کے مصلے اور مابین اُن کے سنگ مقصود کی تحریریں تھیں اور عرض فرش بیرونی سو گز تیرہ گرہ اور طول دو سو گز ۹ گرہ کا تھا اور محراب دار دالان مسجد کے تیرہ اور عرض فرش اندرونی پچاس گز اور طول میں چھیانوے گز تیرہ گرہ تھا اور ممبر سنگ یشب یاقوت نگار طلائی و مینا کار عرض میں سوا گز طول میں تین گز تھا اور درمیان فرش بیرونی کے ایک حوض طول میں سات اور عرض میں چار گز تھا اور ظروف غسل و وضو نقرئی و طلائی سو عدد اور غسل خانہ فرش بیرونی کے پہلو میں تھے

اورنگ لائی جلال صابری

لکھا ہے کہ جسقدر تصرفات جلالی حضرت مخدوم پاک سے وقوع میں آئے ہیں خاندان چشتیہ کے کسی بزرگ سے اس قدر سرزد نہیں ہوئے آپ اپنے وقت کے یگانہ عصر و یکتائے دہر بے مثل بے نظیر تھے اور بقول اللسان سیف الرحمن آپ کی زبان مبارک شمشیر براں تھی جو کچھ صادر ہوتا وقوع میں آتا لہذا اسی سال حضرت صابر صاحب کے ارشاد کے موجب شہر کلیر میں وبا پھیلی کہ ایک کو دوسرے کے حال سے خبر نہ رہی گھر گھر یہی حال ہو گیا جا بجا بے گور و کفن مردے پڑے رہ گئے

Marfat.com

تمام شہر کے آدمی گرفتار اجل ہوئے اور کچھ رہے سہے تھے شہر کو چھوڑ کر اپنی اپنی جان بچا کر بھاگ گئے اور یہ بھی لکھا ہے کہ مرض طاعون کا پھیلا تھا الغرض آبادی شہر ویرانی صحرا سے مبدل ہو گئی صاحب معارج الولایت فرماتے ہیں کہ ولایت حضرت مخدوم سید علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب قدس سرہ کی ولایت موسوی پر اور قلب آپ کا قلب اسرافیل پر واقع ہوا تھا کہ اپنی زبان سیف رحمان سے جو بات خیر و شر سے فرماتے آناً فاناً میں ہوتی اور آپ کو طریقت میں حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ کے ساتھ مناسبت تامہ حاصل تھی ان دونوں حضرات کو حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے ولایت موسیٰ کی مناسبت عطا ہوئی تھی اور یہ حضرات مرتبہ غوثیت حاصل کئے ہوئے تھے صاحب لطائف اشرفی فرماتے ہیں کہ اس طائفہ علیہ صوفیہ صافیہ کے نزدیک یہ بات مقرر ہے کہ ہر ایک ولی کو ایک نبی کی ولایت نصیب ہوتی ہے صاحب مراۃ الاسرار فرماتے ہیں کہ ہر چند بعض شاہان دہلی نے چاہا کہ شہر کلیر کو دوبارہ از سر نو آباد کریں مگر آپ کے تصرفات جلالی سے یہ بات نصیب نہ ہوئی اور اس معاملہ میں آپ سے اسقدر کرامات ظاہر ہوئیں کہ جسکے تفصیلی حالات کیلئے طول طویل دفتر درکار ہے الحاصل جب شہر کلیر بالکل ویران و بے نشان ہو گیا تب حضرت مخدوم پاک قدس سرہ بفراغت تمام ریاضت اور مجاہدات میں مشغول ہوئے وحوش و طیور آپ کے گرد رونق بخش رہنے لگے یہانتک نوبت پہنچی کہ آپ نے اپنے دربار کی جاروب کشی شیر ببر کے سپرد کی کہ وہ ہر روز حاضر ہو کر اپنی دم سے صاف کیا کرتا تھا۔

حلیہ مبارک حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ

حضرت خواجہ شمس الدین صاحب ترک پانی پتی قدس سرہ اور حضرت سید نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی دہلوی بدایونی قدس سرہ نے باہم مشورہ کر کے حلیہ مبارک حضرت مخدوم کا اپنے مکتوب نطاب میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ میانہ قد راست قامت لاغر و نحیف نہ تھے بزرگ سر فرق مبارک پر تمام بال سیاہ جو ایام طفولیت سے اور جو کبھی ترشائے نہ تھے گوشت فراخ بلند پیشانی کشادہ ابرو۔ دراز سیاہ آنکھیں دراز بلند بینی چہرہ عرض و طول میں متوسط عارض نورافشان باریک لب تنگ دہان کشادہ و متوسط دندان باریک زبان نہایت

Marfat.com

خوش الحان زیر نخدان موئے محاسن نہایت باریک وملائم وسیاہ دراز گردن کشادہ نشانہ بزرگ اور چوڑا سینہ دراز دست پنجہ طویل انگشت ناخن نہایت صاف وآبدار باریک کمر درمیان سینہ اور ناف کے سیاہ بال پس پشت نیچے سپید تھے نشانہ کے جگہ کے اوپر مہر ولایت بخط باریک ومدور جس میں لفظ ہذا ولی اللہ بخط جلی تحریر اور پائے مبارک راست نہایت موزوں انگشت باریک وطویل۔

لباس مبارک

صرف تہ بند۔ خرقہ رنگین برنگ گل ارمنی کبھی سفید کپڑا جسم پر ڈالو تو ہمیشہ اسی رنگ کا ہوتا ادتا قیام پاک پٹن شریف کے کبھی کبھی سر مبارک پر کاہی عمامہ اور یوم ولایت سے کبھی نعلین نہیں پہنیں اور جب سے آپ کلیر میں تشریف لائے کبھی کوئی کپڑا سر پر نہیں رکھا اور زیر پائے کف مبارک سے لمعات انوار تاباں رہتے تھے۔

آپکی سیرت وخوارق کا بیان

کتاب سیرۃ الاقطاب میں درج ہے کہ حضرت مخدوم قدس سرہ کمال زہد وتقویٰ رکھتے تھے اور تجرد اور عزلت سے خوش رہتے تھے اور سماع سے بہت ذوق رکھتے تھے اور جو زبان مبارک سے فرماتے تھے وہی فوراً ہوتا تھا جذب الٰہی بے انتہا تھا کہتے ہیں آپ نے ذوق سماع میں رحلت فرمائی دنیا واہل دنیا سے ہرگز متوجہ نہ ہوتے تھے اور صحبت خلق سے کمال نفرت تھی لکھا ہے کہ بعد تباہی شہر کلیر کے اسقدر جلال آپ کا بڑھ گیا تھا کہ کوئی فرد بشر آپکے خوف سے نہ آتا تھا اور جس جگہ نگاہ پڑتی تھی اُس مقام پر فوراً آگ لگ جاتی تھی آپ کے درِ دولت پر شیر پڑے رہتے تھے اور دم سے جاروب کشی کرتے تھے سیرۃ الاقطاب میں لکھا ہے کہ شہر کلیر کے تباہ ہونے کے درخت گولر کو پکڑے ہوئے بارہ برس کامل کھڑے رہے جب یہ خبر آپ کے پیرومرشد بابا فرید شکر گنج قدس سرہ کو پہونچی تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کوئی صابر کو ہٹادے جو مانگے سو پاوے چنانچہ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہ نے حضرت بابا فرید شکر گنج سے عرض کیا کہ یہ خادم جاکر

Marfat.com

ہٹادے گا غرض خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہ نے مخدوم قدس سرہ کے حضور میں حاضر ہو کر عقب میں بیٹھکر گانا شروع کیا آپ نے آنکھیں کھولدیں اور بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اور کہو حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہ نے عرض کیا کہ اگر مجھکو خدمت میں رہنے کا حکم ہو تو عرض کروں آپنے فرمایا کہ اچھا رہا کرو لیکن ہمارے روبرو کبھی نہ آنا عقب سے آیا کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوتا کہ پانی وضو کو یا کھانے کو لایا کرتے تو عقب سے لایا کرتے اور وقت افطار حضرت شیخ شمس الدین قدس سرہ کو لیکر آپکی خدمت میں لیجاتے تو آپ فرماتے کہ خدا کھانے پینے سے پاک ہے پھر فرماتے کہ ہاں خدا خدا ہے آدمی آدمی ہے بستان معرفت میں لکھا ہے کہ اگر حضرت شمس الدین قدس سرہ خدمت میں صابر قدس سرہ کی ہر وقت حاضر رہتے تھے اور فوراً تعمیل ارشاد بجالایا کرتے تھے اگر احیاناً تعمیل ارشاد میں کچھ بھی توقف ہوتا تو حضرت مخدوم صاحب قدس سرہٗ فرماتے کہ کیا شمس اندھا ہو گیا ہے بمجرد فرمانے کے حضرت شیخ شمس الدین قدس سرہ فوراً اندھے ہو جاتے تب مخدوم صاحب قدس سرہ دعا فرماتے کہ یاالہٰی میرا تو یہی امیر ایک شخص ہے آنکو تو اچھا کر بمجرد اس دعا کے آپ فوراً حالت اصلی میں ہو جاتے تھے دن رات میں چند مرتبہ ایسے ظہور ہوا کرتے

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ عالم اور زاہد جنھوں نے دنیا سے رغبت نہیں کی وارث الانبیا ہیں اور وہ علماء جو دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں اور وہ علم کہ جو خدا کے نزدیک عزیز تر ہے اُسکو وسیلہ حصول دنیا و ترقی جاہ و ریاست ٹھہرایا ہے اور زہد اختیار نہیں کیا ایسے لوگ علماء دنیا سے ہیں حالانکہ یہ اپنے مقتدائے دین اور بہتر بن خلائق جانتے ہیں جو لوگ واقعی وارث الانبیا ہیں وہ تعلقات دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں بقول تعلق حجاب ست و بے حاصلی ؛ چو پیوند ہا بگسلی واصلی ؛ انکا دل ہوا و حرص خواہش نفسانی سے پاک ہوتا ہے ان حضرات میں نفس بد خصلت بالکل نہیں رہتا یہ حضرات اپنی ہستی کو بھول جاتے ہیں حوائج بشری ان میں سے خداوند تعالیٰ زائل کر دیتا ہے کسی چیز کی ان کو خواہش نہیں رہتی کپڑا یا ٹاٹ کہنہ بقدر چھپانے ستر عورت کے کافی جانتے ہیں ان کے سونے کو فرش زمین کافی ہی اور واسطے تکیہ کے زیر سر ایک اینٹ یا اپنا ہاتھ

Marfat.com

بس ہے کسی شے کا غم اور نہ کسی چیز کا خوف بمصداق ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون ہ (تحقیق جو اللہ کے دوست ہیں نہیں انپر ڈر اور نہ غم کھائیں گے) اگر یہ حضرات ان پڑھ ہوتے ہیں تو وہ قادر مطلق ان کو عالم کر دیتا ہے۔ روایت ہے کہ حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی منیری قدس سرہ کے حضور میں ایک شخص نے عرض کیا کہ درویش ہر چند بزرگ ہو علم کی حاجت اُسکو باقی ہے آپنے فرمایا جو درویش علما ظاہر کا محتاج ہو درویش نہیں کیونکہ علماء جو کچھ کتاب میں دیکھتے ہیں وہ کہتے ہیں درویش اگر کتاب بنائیں لوح محفوظ سے دیکھکر کہیں اگر وہاں بھی نہ پائیں حضرت عزت حق سے کہیں حدیث شریف میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ تم ان لوگوں کے پاس جایا کرو کہ زاہد و تارک الدنیا و کم سخن ہیں اور بیٹھا کرو پاس ان کے تاکہ تمہارا ایمان تازہ ہو اور ان کی صحبت سے فیض و برکت اُٹھایا کرو سبحان اللہ ایسے اولیا اللہ کا وجود ہر زمانہ میں اور ہر شہر و قصبات و ہر ملک میں ہوا ہے اور تا قیامت ہوتا رہیگا کوئی شہر و قصبہ ان کے وجود سے خالی نہیں ہے لیکن لوگوں کو ان کی دید بوجہ بدگمانی کے نصیب نہیں ہوتی چونکہ اکثر ان حضرات کا ظاہر خراب ہوتا ہے بقول چو بیت المقدس دروں پر زتاب + رہا کردہ دیوار بیروں خراب

انبیا علیہم السلام کے وارث اب علما ہیں

حدیث صحیح العلماء ورثہ الانبیاء ہ (علما وارث ہیں انبیا کے) لیکن علم انبیا علیہم السلام دو قسم کا ہوتا ہے علم احکام علم اسرار عالم وارث وہ ہے جسکو دونوں قسم سے حصہ ملا ہو کیونکہ وارث وہی ہوتا ہے کہ مورث کے جمیع ترکہ سے حصہ پادے جسکو صرف علم ظاہری ہو وہ وارث الانبیا نہیں ہے بلکہ وارث الانبیا وہ علما ہیں جو علم ظاہری و باطنی رکھتے ہیں جیسے کہ اکثر مخدوم العالم قدس سرہ تمام علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہیں کہ انبیا علیہ السلام کے بعد افضل المخلوقات ارباب اہل کرامت بابرکت اولیاء اللہ ہیں ان کی دوستی اور ادب تعظیم اعتقاد کرنا اور اخلاص و محبت سے دیکھنا ان کے پاس جانا اور دینا دلا اور جان و مال سے ان کی خدمت کرنا سب خدا کے ساتھ شمار ہوتی ہے جس نے ان کو راضی رکھا خدا کو راضی رکھا کیونکہ وہ صاحب علم و حلم اور کرم نیک گفتار کردار پابند شریعت و طریقت و حقیقت ہوتے ہیں ان کا ستانا

Marfat.com

سبب غضب الٰہی ہوتا ہے انکا دکھ دینا موجب ویرانی و پریشانی اور حیرانی کا ہوتا ہے اور کوئی انکی
حقیقت کار سے مطلع نہیں ہوتا دیدار مشائخ سے گناہ دور ہوتے ہیں اور سعادت میسر ہوتی ہے
اولیا اللہ امین حق ہیں ان کی برکت سے مینہ برستا ہے اُن کے قدم پاک کے صدقے سے پیدگی
ہوتی ہے جوان کی روش پر چلے انھیں میں شمار ہوتا ہے ان کا ہاتھ پکڑنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑنا ہے اگرچہ ابلیس سب کو جنبش دے سکتا ہے مگر مشائخ اور علمائے باطن قرب
میں نہیں آسکتے اور نہ شیطان ان کے قریب میں جاسکتا ہے اگر چہ چاہیں ایک نگاہ میں کوہ عصیان
کو اکھاڑ کر پھینکدیں کیونکہ یہ مقبول حق ہوتے ہیں اور وہ بزرگ جو شریعت کی کمال اتباع کرتے
ہیں اور زہد بھی اختیار کرتے ہیں اور بندگان خدا کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہیں وہ قطب
ارشاد ہوتے ہیں یہی منصب ولایت کا ہے اور بعض حضرات سے ظاہری ہدایت نہیں ہوتی ہے
اور اتباع شریعت بھی ظاہر مقصود نہیں ہوتی ہے لیکن باطنی ہدایت ضرور ہوتی ہے اور معنوی انتظام
پر مامور ہوتے ہیں بعض ان میں قطب اور بعض ابدال اور بعض اوتاد و غوث ہوتے ہیں حدیث
شریف (یعنی اولیا اللہ جلیس ہیں خدا انھیں کی طرف اشارہ کرتا ہے پس یوچھئے تو یہ حضرات
بادشاہ ہیں بلکہ بادشاہوں کو فکر و حاجت ہوتی ہے انکو فکر و حاجت نہیں ہوتی یہ حضرات بالکل
متوکل الی اللہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور یہ غنا جب حاصل ہوتا ہے
کہ واصل خدائے پاک ہو اور یہ واصل مقرب بارگاہ ہوتے ہیں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج
شکر قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب تک درویش فکر خانہ اور دانہ میں مصروف رہے ہرگز اپنی مراد
کو نہ پہونچے گا ہاں جس وقت خوف قوت لایموت سے فارغ ہو باطمینان خاطر یاد حق کرسکتا ہے
حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دنیا بقدر ضرورت اختیار کیجائے
یعنی اس کی جستجو بقدر ضرورت ہو اور زیادہ از حاجت خالی از خطرات نہیں لہذا درویشی بہت
غنیمت ہے قدر اس کی جو جانتے سو جانتے عالی ہمتی ان کی اس درجہ کی ہوتی ہے کہ دونوں جہان
کے لئے سر نہیں جھکاتے اپنے مقصود سے سروکار رکھتے ہیں جو مرغ زمین سے پرواز کر گیا اگرچہ آفتاب
تک نہ پہونچا لاریب دام صیاد سے امن پائی ایسے ہی درویش اگرچہ مرتبہ کمال حاصل نہ کرسکے مگر
خلائق اور ارباب بازار سے بہتر ہوتا ہے فکر و فریب دنیا سے نجات پاتا اور سبکسار ہوتا الجیب

Marfat.com

ہیں بہ تفسیر آیہ کل یوم ھو فی شان لکھا ہے کہ رات دن کی چوبیس ساعت ہیں ہر ساعت میں اللہ تعالیٰ نوے ہزار آدمی پیدا کرتا ہے اور خواجہ خضر نبیناو علیہم السلام سے روایت ہے کہ نوی ہزار عاشق اللہ ہر سال میں پیدا ہوتے ہیں کہ دنیا انکی ذات سے قائم ہے باقی خلقت میں عام لوگ ہیں

ذکری مولا

کتب منزلہ میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرا بندہ میرا ذکر زیادہ کرتا ہے اُس پر ذکر غلبہ کرے گا میں اسپر عاشق ہونگا کسی نے حضرت معروف کرخی قدس سرہ سے پوچھا کہ دل کے دُکھ دور ہونے کی کیا دوا ہے فرمایا خلقت سے جدا ہونا جیساکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من انس باللہ استوحش عن خلقہ۔ یعنی جو کوئی خدا سے انسیت پکڑے خلقت سے وحشت پکڑے عاشقوں کے مذہب میں سوائے معشوق حقیقی کے غیر کے خیال اور ذکر و فکر کو مانند راہ زن کے شمار کرتے ہیں بقول ہر خیال غیر حق راہ زد خواں۔ ایں ریاضت سالکاں را فرض داں۔ الغرض جب شہر کلیر بالکل ویران و تباہ اوجاڑ ہوگیا تب حضرت مخدوم پاک قدس سرہ باطمینان خاطر ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول ہوئے اور ذکر الٰہی کے غلبہ نے ایسا رنگ جمایا کہ آپ ہروقت عالم محویت میں رہنے لگے اور گلشن احدیت کی سیر فرمانے لگے

شعر

مقام قرب بس اعلیٰ مقام است ۔ منی ماے دراں منزل حرام است

لکھا ہے کہ آپ بارہ برس تک گولر کی ٹہنی پکڑے ہوئے کھڑے رہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان لی مع اللہ وقت الخ اسی وقت کی طرف اشارہ فرماتے ہیں اور یہ وقت اولیا اللہ پر ضرور طاری ہوتا ہے بعض پر خاموشی کا عالم طاری ہوتا ہے اور بعض سے کچھ کلام صادر ہوتا ہے لیکن ایسے وقت کا کلام ان کی ذات سے نہیں ہوتا بلکہ وہ تصرفات صفات الٰہی تا ہے جیساکہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ کی زبان مبارک سے لفظ سبحان ما اعظم شانی (میں پاک ہوں اور میری شان بلند ہے) اور حضرت منصور علیہ الرحمۃ سے انا الحق (میں حق ہوں) ہوا یہ ناچیز حقیر تو وہ خاک کیا جرات رکھتا ہے جو ایسے نازیبا کلام اپنے منہ سے نکالے حقیقتاً کو مطلق خبر نہیں رہتی اُس کے حرکات سکنات مانند سوئے ہوئے کے ہوجاتے ہیں شعر

Marfat.com

تو مباد اصلا کمال این است وبس　　تو دروگم شو وصال این است وبس

چنانچہ عارفوں پر اس وقت کی جب آمد ہوتی ہے تو حیرت بے حد بڑھ جاتی ہے اور جب اسوقت سے جدائی ہوتی ہے تو تحیر کمال درجہ ترقی پر ہوتا ہے اسی وقت کی آرزو میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے اللھم زدنی تحیرا یعنی اے اللہ میرے تحیر کو زیادہ کر حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ راج گیر کے جنگل میں اس صورت سے دیکھے گئے کہ درخت کی ایک شاخ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں اور ایسے بیخود تھے کہ چیونٹیوں نے حلق و بینی میں سے آمدورفت کر رکھی ہے عارفان کامل ذات مطلق میں غرق ہو کر خودی سے جدا ہو جاتے ہیں ان سے ہستی کا وہم وخیال کوسوں دور رہ جاتا ہے جیسے آفتاب عالمتاب کی روشنی سے ستاروں کی ہستی محو ہو جاتی ہے اور ان کا ذاتی نور بالکل زائل ہو جاتا ہے یا جیسے لوہے کی حالت آگ میں متغیر ہو جاتی ہے اور کوئی شناخت نہیں کر سکتا کہ یہ لوہا ہے یا آگ کا انگارا ہے چنانچہ اگر اسوقت کوئی چیز خار وخس وغیرہ سے اُسپر ڈالی جاوے تو فوراً جلادیگا لہذا یہ صفت لوہے کی نہیں اور نہ لوہے میں جلانیکا مادہ ہے بلکہ یہ جو کچھ اثر اور تصرف ہے وہ آگ کا ہی ورنہ پھر تھوڑی دیر کے بعد آگ سے علیحدہ ہو جانے سے وہی لوہے کا لوہا رہ جائیگا اب اس کو نہ کوئی آگ کا انگارہ کہہ سکتا ہے اور نہ یہ کسی چیز کو جلا سکتا ہے یہی کیفیت اولیا عظام کی ہو جاتی ہے روایت ہے کہ حضرت مخدوم پاک کو اس قدر غلبہ استغراق رہتا تھا کہ جس کی انتہا نہیں اکثر خواجہ شمس الدین قدس سرہ کو یہ واقعہ پیش آیا کہ جب وقت افطار کچھ گولریاں خدمت میں حاضر کرتے تو آپ بیباختہ فرماتے کہ خدا کھانے پینے سے پاک ہے پھر بعد تھوڑی دیر کے جب آپ کی طبیعت اپنی طرف مخاطب دیکھتے تو عرض کرتے کہ حضور اقدس سے ایسے کلمات ظہور میں آئے آپ فرماتے کہ نہیں نہیں خدا خدا ہے اور بندہ بندہ ہے۔

خواجہ شمس الدین علیہ الرحمۃ کا کلیر جانا

لکھا ہے کہ جب مخدوم پاک کو عالم استغراق میں ایک مدت گذر گئی اور وہاں سے گذرنیوالوں پر آپ کی حالت کا اظہار ہوا اور چرچہ سب جگہ پھیلا رفتہ رفتہ یہ خبر حضرت قطب الموحدین بابا صاحب شیخ فریدالدین کو پہونچی آپ نے ایکبار دو مجمع عام مریدین میں فرمایا کہ ہے کوئی ایسا جو ہمارے

Marfat.com

صابر کو بٹھائے تمام حاضرین سکوت میں ہو گئے اور کسی نے جواب نہ دیا مگر خواجہ شمس الدین بدست بستہ
کھڑے ہو کر عرض کیا کہ جو میاں صابر کو بٹھائے کیا انعام پائے گا آپ نے فرمایا کہ ہمنے صابر میاں
صاحب کو انعام میں دیا عرض کیا اگر منظور خدا ہے تو یہ ناچیز فقیر اس کار اہم کو انجام دے گا چنانچہ
خواجہ صاحب بجانب کلیر شریف روانہ ہوئے اور اس جنگل میں جہاں شیر الہی کا مسکن تھا
پہونچے اور آپ سے دور کھڑے ہو کر قرآن شریف پڑھنا شروع کیا جب معشوق حقیقی کے کلام
کی خوش لہجہ اور سریلی آواز آپ کے گوش مبارک میں پہونچی بیخودی سے ہوش میں آئے آنکھیں
کھولدیں خواجہ شمس الدین صاحب خاموش ہو گئے فرمایا کہ اور پڑھو عرض کیا خادم ماندگی سفر
سے تھک رہا ہے کھڑا نہیں ہوا جاتا آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور قرآن شریف پڑھو عرض کیا یہ کیسے
ہو سکتا ہے کہ حضور اقدس کھڑے رہیں اور خادم بیٹھ جائے جب تک آپ تشریف نہ رکھیں گے
خادم نہ بیٹھے گا لہذا آپ بیٹھ گئے خواجہ شمس الدین نے بیٹھ کر قرآن شریف بہت خوش الحانی سے
پڑھا حضرت مخدوم پاک بہت محظوظ ہوئے اور اپنے پاس رہنے کو فرمایا اگرچہ خواجہ شمس الدین حضرت
بابا سے بیعت ہو چکے تھے لیکن حضرت صابر صاحب نے پھر اپنا مرید کیا اور تعلیم و تربیت فرمانے
لگے لکھا ہے کہ آپ کی خدمت سراپا رحمت میں رات دن رہنے والا سوائے خواجہ شمس الدین قدس سرہ کے
اور کوئی بنی آدم میں سے نہ تھا جب حضرت مخدوم پاک کو سماع کا شوق ہوتا تو شمس الدین دور
آبادی سے قوالوں کو بلا کر لایا کرتے تھے آپ کی کرامات و خوارق عادات کی شہرت کے سبب سے
حضور میں اسقدر مخلوق الہی نزدیک و دور سے جمع ہوتی تھی کہ وہ اوجاڑ ہو حق کا جنگل شہر و بستی
سے بہتر و برتر نظر آتا حضرت بابا فرید الدین صاحب قدس سرہ بعض اوقات اپنے دونوں کامل مکمل
مریدوں کے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ میرے علم سینہ کا نظام الدین میں اور علم دین کا علاء الدین
میں اثر ہوا اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میرے معرفت کے علوم نے نظام الدین میں اثر کیا اور میرے
پیران کبار کے علوم ظاہری و باطنی نے علاء الدین سرایت کی

مذکور جناب خسرو کا

روایت ہے کہ ایک روز حضرت امیر خسرو قدس سرہ نے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین علیہ الرحمہ

Marfat.com

کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ حکم حضور ہو تو حضرت صابر صاحب کی قدمبوسی میں بھی حاصل کروں آپ نے بخوشی اجازت دی چنانچہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ کلیر شریف میں پہونچے اور حضرت مخدوم پاک سے نیاز حاصل کیا آپ امیر خسرو کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے خسرو تیرے شیخ کے کتنے مرید ہیں عرض کیا حضرت جی جتنے آسمان کے ستارے یعنی بیشمار ہیں آپ نے فرمایا ہمارا تو ایک شمس ہے یہ وہ زمانہ تھا کہ حضرت مخدوم پاک قدس سرہ ہفتہ عشرہ کے بعد سبز پتوں یا گولریوں سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے جب کبھی خواہش ہوتی تو حضور اقدس کے واسطے کچی گولریاں ابال لیا کرتے تھے اور اکثر ایسا ہی طریقہ تھا جس وقت امیر خسرو علیہ الرحمۃ حضرت صابر صاحب کے مہمان ہوئے تو بخیال امیر خسرو کے آپنے خواجہ شمس الدین سے فرمایا کہ آج سے گولریوں میں نمک ڈالدیا کرو ایسا نہ ہو کہ خسرو اپنے شیخ سے جاکر شکایت کرے کہ صابر کے یہاں میری کچھ خاطرداری نہ ہوئی چنانچہ چند یوم خدمت سراپا رحمت میں رہکر فیوض ظاہری و باطنی حاصل کرکے رخصت طلب کی بعد اجازت کے جب امیر خسرو روانہ ہوئے تو حضرت مخدوم پاک نے فرمایا کہ اے خسرو فقیر کے یہاں تحفہ یہی گولریاں ہیں تھوڑی سی لیتے جانا تیرا شیخ اگر دریافت کرے کہ کلیر سے کیا تحفہ لایا تو دیدینا اور ہمارا سلام بھی کہدینا۔ الحاصل جب امیر خسرو دہلی میں حضرت شیخ الاولیا نظام الدین قدس سرہ کی خانقاہ کے قریب پہونچے تو آپ امیر خسرو کی تعظیم کے واسطے خانقاہ سے باہر تشریف لائے اور امیر خسرو کے ہاتھ اور آنکھوں کو چومنے لگے اور جوش محبت میں آکر فرمانے لگے کہ ان ہاتھوں سے تونے بھائی صابر صاحب سے مصافحہ کیا ہے ان آنکھوں سے تونے دیکھا ہے میں کیوں نہ تجھپر قربان ہوجاؤں یہ تعظیم و تکریم خسرو کی نہیں تھی بلکہ حضرت صابر صاحب کی تعظیم و تکریم تھی کیونکہ جس سے جسکو محبت ہوتی ہے اُس کے قاصد کے بھی پاؤں چومنے کو جی چاہتا ہے اللہ اللہ کیسی محبت اور اخلاص تھا غرضکہ حضرت سلطان الاولیا صاحب قدس سرہ نے باتیں دریافت کیں امیر خسرو سے فرمایا کہ بھائی صابر کے ہاں سے کچھ تحفہ بھی لائے عرض کیا مجھ سے بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں اور تھوڑی سی گولریاں عطا فرمائی ہیں اور آپ کو سلام فرمایا ہے آپ گولریوں کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اہل مجلس کو تبرکاً تقسیم کیں اور خود بھی تناول فرمائیں

Marfat.com

خواجہ شمس الدین صاحب کی کرامات کا ظہور

ایک روز حضرت مخدوم پاک قدس سرہ نے خواجہ شمس الدین سے فرمایا کہ سلطان علاؤالدین دہلوی ملک دکن قلع امیر پر عرصہ دراز سے لڑ رہا ہے فتح نہیں ہوتا تمہاری دعا سے فتح ہوگی وہاں جاؤ کیونکہ تمہارے رہنے کی یہاں پر اجازت نہیں ہے خواجہ شمس الدین نے کمال آزردگی سے عرض کیا کہ حضور اقدس کی قدمبوسی پھر کب حاصل ہوگی آپ نے فرمایا کہ تمہارے پیچھے ہمارا وصال ہوگا لیکن بعد انتقال کے بھی ہم تم سے ملیں گے عرض کیا خادم کو کیسے معلوم ہوگا فرمایا جس روز تم سے کرامت ظہور میں آئے گی اسی روز ہمارا وصال ہوگا لہذا اُس دن ماہ صفر چھ سو لوے ہجری کو خواجہ شمس الدین بحکم پیر روشنضمیر ملک دکن کو روانہ ہوئے اسم اعظم شریف کا ورد کرتے ہوئے دوسرے تیسرے دن مقام جنگ پر پہونچکر فوج شاہی میں بھرتی ہوئے کہتے ہیں کہ شاہی خیمے جو میدان جنگ میں کھڑے تھے بارش وغیرہ کی وجہ سے اُن کے رسّے گل گئے تھے سلطان نے نئے رسے تیار کرنیکا حکم دیا تھا کہ فوراً سوت جمع کرایا جاوے چنانچہ حکم شاہی صادر ہوتے ہی ملازمان سوت کی تلاش میں چاروں طرف روانہ ہوئے لکھا ہے کہ شاہی سپاہی ایک گاؤں میں جو پہونچا اور حکم سلطانی جو سنایا کہ اس قدر سوت درکار ہے مہیا کردو وہ گھبرائے اور آپسمیں مشورہ کرنے لگے اُس قوم میں ایک ولی تھا اس نے سب کو تسلی دی اور کہا کہ تم نہ گھبراؤ تمہارے سر سے اس بلا کا دفعیہ میں کئے دیتا ہوں لہذا ان بزرگ صاحب نے ملازم سے فرمایا کہ بھائی ان چاروں کے پاس اسقدر کہاں سے آیا تم میرے ساتھ چلو میں تمہارے لئے سوت کا معقول انتظام کردونگا ملازم ساتھ ہولیا وہ بزرگ صاحب اپنے گھر پہونچے ایک نلی سوت کی سبوچہ میں ڈالکر اس سبوچہ کے منہ پر کپڑا باندھ کر ایک سوراخ کر کے نلی کے سوت کا تاگا یعنی سرا باہر نکالکر ملازم کے آگے لائے اور فرمایا کہ بھائی اس کو لیجاؤ اور جس قدر تمہارا جی چاہے تاگہ کھینچ کھینچ کر رسے بناؤ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کا سوت ہرگز کم نہ ہوگا ملازم اُس سبوچہ کو لے آیا اور لشکر میں آکر تاگہ کو کھینچنا شروع کیا تو سوت کے ڈھیر لگ گئے اس کرامت کی خبر سلطان کو پہونچی فوراً ایا یا ان بزرگ کی خدمت میں پہونچا اور بعد حصول قدم بوسی کے عرض کیا کہ حضور میری محتاجی سے

Marfat.com

لئے دعا کریں فرمایا جو کچھ میرے لائق خدمت تھی ادا کر چکا لہذا فوج شاہی کا خدمتی میں نہیں ہوں یہ خدمت جس کے سپرد ہے وہ شخص فوج میں آگیا ہے اس سے دعا کے خواستگار ہو جئے اگر وہ دعا کرے تو ضرور فتح ہوگی سلطان نے لاعلمی بیان کی فرمایا کہ ایک روز رات کو بارش اور آندھی زور کی آوے گی یہاں تک کہ تمام خیمے اور ڈیرے گر جائیں گے مگر ایک خیمہ جو صاحب خدمت کا ہے سلامت رہے گا اور اسی میں چراغ روشن ہوگا اسوقت تم تکلیف گوارا کرو گے تو ضرور اہل خدمت سے ملو گے سلطان واپس آکر وقت مذکورہ کے منتظر رہے الغرض وہ وقت آگیا اور جسطرح ان بزرگ نے فرمایا تھا ہوا بارش آئی اور ہولے تند چلی تمام خیمے گر گئے سلطان فوراً صاحب خدمت کی تلاش میں ہر چہار طرف پھرنے لگا ایک ڈیرہ میں چراغ جلتا نظر آیا۔ قریب جا کر جو دیکھا تو خواجہ شمس الدین علیہ الرحمۃ کو تلاوت قرآن شریف میں مشغول پایا خاموش کھڑا ہوگیا جب خواجہ صاحب نے اوپر کو دیکھا سلطان نے سلام عرض کیا اور ملتجی دعا کا ہوا آپ نے دربار الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور درجہ قبولیت کو پہونچی کہا جاؤ انشاء اللہ کل صبح کو نہار الشکر فتحیاب ہوگا چنانچہ حسب ارشاد دوسرے روز افواج شاہی نے حملہ کر کے قلعہ امیر کو فتح کر لیا آپ کو پیر روشن ضمیر صابر صاحب کی پیشین گوئی یاد آتے ہی بے کلی پیدا ہوئی فوراً ملازمت ترک کی اور کلیر شریف کو روانہ ہوئے۔

احوال وصال حضرت مخدوم صابر کلیری

بعض کا قول ہے کہ حضرت شمس الدین علیہ الرحمۃ نے اپنا قرآن شریف بدست شیخ اسلم بخشی فوج ہدیہ کیا اُس کی قیمت سے پندرہ گز پارچہ سبز اوتی اور دو گز سفید جو دفن میت کے لئے ضروری تھا اُسی شہر سے خرید کر کمر سے باندھکر روانہ ہوئے تھوڑی دور شہر سے چلے تھے کہ آپ کے ٹھوکر لگی اور منہ کے بل زمین پر گرے پھر گھبرا کر جو اٹھے تو اپنے کو خطہ کلیر شریف میں پایا حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی قیام گاہ کے قریب پہونچے دیکھا کہ ایک بجلی بصورت شمشیر لاش مبارک کے ہر چہار طرف گردش کر رہی ہے جس وقت وہ تلوار حملہ آور ہوتی آپ نے اپنی آستین کو ہاتھ سے باہر بڑھا دیا تلوار نے اپنا وار کیا یعنی آستین کو تراش کر

Marfat.com

غائب ہو گئی کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ شمس الدین صاحب کی اولاد میں یہ نشانی چلی جاتی ہے کہ ایک ہاتھ کی آستین چھوٹی ہو جاتی ہے واللہ اعلم الغرض آپ تلوار کی سلامی کر کے آگے بڑھے تو دیکھا کہ لاش کے آگے شیر بیٹھا ہے وہ آپ کو دیکھتے ہی جنگل کو چلدیا آپ نے حضرت مخدوم پاک کے جسم مطہر کو غسل دیکر کفن پہنایا اور جنازہ تیار کر کے جائے نماز بچھائی اور اس افسوس میں بیٹھے تھے کہ کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے اور گاہ زبان مبارک پر یہ لاتے کہ خداوندا ایسے شیخ المشائخ قطب الاقطاب مخدوم العالم یکتائے زمانہ کے جنازہ کی نماز تنہا پڑھوں ہنوز یہ کلمات ختم نہ ہوئے تھے کہ ایک اسپ سوار صابری لباس زیب تن کئے ہوئے منہ پر نقاب ڈالے مغرب کی طرف سے تشریف لاتا ہوا معلوم ہوا آپ کا فکر کچھ دور ہوا چنانچہ وہ سوار آتے ہی جائے نماز پر کھڑا ہو گیا اور نماز جنازہ پڑھائی خواجہ شمس الدین نے حسب بعد سلام کے پیچھے کو دیکھا تو ہزارہا مقتدی نماز میں شامل پائے رسیئے ملکر جنازہ کو دفن کیا اور روایت آیا لکھا ہے کہ جب امام صاحب اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلنے لگے تو خواجہ شمس الدین نے دریافت کیا کہ حضور کا نام و نشان کیا ہے اور منہ پر نقاب ڈالنے کی وجہ دریافت کی کچھ جواب دیا اور گھوڑا دوڑا دیا بعض کہتے ہیں کہ جب سوار موصوف نے کچھ جواب نہ دیا تو آپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر منہ سے نقاب الٹ دیا دیکھا تو حضرت مخدوم پاک خود ہی ہیں۔ منقول ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدین نے حضرت صابر صاحب علیہ الرحمۃ سے فنا اور بقا کا راز دریافت کیا تھا کہ فنا کیا چیز ہے اور بقا کس کو کہتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ ہاں کسی وقت ظاہر کر دیا جائیگا چنانچہ بعد وصال کے جب آپنے جنازہ کی نماز پڑھائی اور گھوڑے پر سوار ہو کر چلنے لگے اور اور خواجہ صاحب نے باگ پکڑ کر نقاب الٹ دیا اور پہچانا کہ حضور اقدس خود ہی ہیں۔ عرض کیا حضرت جی اُس مسئلہ فنا و بقا کا راز ارشاد نہ فرمایا۔ آپنے اپنی قبر کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ اے شمس الدین وہ فنا ہے اور یہ بقا ہے۔ الحمد للہ کہ آج وہ وعدہ بھی وفا ہوا کہ بعد انتقال کے ہم تم سے ملیں گے یہ کہکر گھوڑا دوڑا کر نظر سے غائب ہو گئے صاحب ازالۃ الاقتباس فرماتے ہیں کہ حضرت مخدوم پاک قدس سرہ ہمیشہ استغراق میں مستغرق و صائم رہتے تھے سوائے درختوں کے پتوں کے اور کسی چیز سے روزہ افطار نہ کرتے تھے آپکو سماع کا بہت

Marfat.com

شوق تھا جب آپ کا جی چاہتا تھا حضرت شمس الدین صاحب ترکؒ سے قوالوں کو بلا لاتے اور آپ سے دور بیٹھکر گانا سنایا کرتے تھے آپ کا وصال بھی سماع ہی کی حالت میں تیرھویں ماہ ربیع الاول ۶۹۰ھ کو واقع ہوا ہے الغرض آپ کے وصال کے بارہ میں مختلف روایات بہت ہیں لیکن یہ ہی روایت صحیح ہے اور اسی پر اکثر راویوں کا اتفاق ہے کہ حضرت مخدوم پاک کا وصال بحالت سماع ہوا۔ تاحیات خواجہ شمس الدین کا یہ ورد رہا کہ ہر سال شروع ماہ ربیع الاول کو پانی پت سے آتے اور پندرھویں ماہ مذکور کو کلیر تشریف لیجاتے خواجہ شمس الدین صاحب فرماتے ہیں کہ میں بیس برس کامل سوائے مدت اولے جلس کبیر کے حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب قدس سرہٗ کی خدمت سراپا رحمت میں حاضر رہا لیکن کبھی مجھکو انقلاب موسم نہ معلوم ہوا نہ کبھی بارش ہوئی نہ لو چلی نہ سردی پڑی نہ گرمی ہوئی ہر وقت مثل ایام بہار کے معلوم ہوتا تھا۔ کیوں نہ ہو یہ حضرت مخدوم پاک کی برکت کا باعث تھا۔

اچھا قطعہ تاریخ وفات بھی پڑھئے

پیدائش جناب ہی مستانہ ازل — باب کمال شاہد عمر حضور ہے
ظاہر ازل سے آپکا ہی کلیری مقام — امی ۹۶ سے پیدا صحبت مرشد فزور ہے
مخدوم کا یہ ایا کہ وہ خلد کو گئے — حاصل خدائے پاک کا ان کو حضور ہے

مخدوم اور خفی و بفرحت خیال موج
سال وفات و طبع یہ اے ذہینو سے ۱۲۲ ہے

کلام حضرت صابر رحمۃ اللہ علیہ

اگر خواہی غم غربت طلب کن از در دلہا — بکوئے دلبرے جاں وہ کہ گردی شمع محفلہا
بمکتب خانۂ رنداں بیا یکدم اگر خواہی — کتاب سر دل برخواں کہ گردد حل مشکلہا

Marfat.com

نہنگ آسا بہ بحر عشق شو غرق از سر سودا | کہ بیخواہش بیابی ہر طرف لب ساحلہا
ازاں روزے کہ آمد از خدا حکم فلا تنہر | نہ رفتہ از درم محروم ہرگز دست سائلہا
میفگن بر رخ زیبا نقاب اے شاہد قدسی | کہ میسوزد ز تاب طلعت تو جانہا دلہا
لشیدائی بزم پاکبازاں خدا جویاں | برقصم از سر مستی بہ آواز جلاجلہا
ز ہجرت شد جہاں دریا ز آب گریہ صابر | ز چشم ناخدا رفتہ ہمہ آثار منزلہا

بنما جمال خود را یکدم بمن نگارا | تا در رخ تو بینم نور خدا نما را
پردہ برافگن از رخ من یا فتم ز رویت | در ذات تو ہویدا انوار کبریا را
من ہیچ غم ندارم در روز حشر از ذوق | دیدم بچشم حق بیں سلطان انبیا را
سوئے خدا روم من از ہر دریکہ خواہم | دارم بدست عرفاں داماں مصطفٰے را
بوئے ز زلف مشکیں یا ہر کسے رساند | یارب بدہ تو راہے در کوئے او صبا را
عالم کشتی و گوئی اینہا ہم از قضا شد | راہے کجاست جاناں در کوئے نقضا را

عالم ز ماہرویاں گر پر شود نہ بینم
جز تو بہ تو ز اول دارم رہ وفا را

بہ یاد روئے ساقی میتواں زیست | بہ بوئے موئے ساقی میتواں زیست
ازیں جانبکہ باشد گر نباشد | بکنج موئے ساقی میتواں زیست
بسودائے محبت تا شوم خاک | بخلق جوئے ساقی میتواں زیست
بصد ذوق و طرب تا روز محشر | بگفت و گوئے ساقی میتواں زیست
بکار من نباید آب حیواں | بآب جوئے ساقی میتواں زیست
اگر جاں رفت از من ہیچ غم نیست | ز چشم ابروئے ساقی میتواں زیست

نہ جاں خواہم نہ دل سے دیں چو صابر
بجست و جوئے ساقی میتواں زیست

Marfat.com

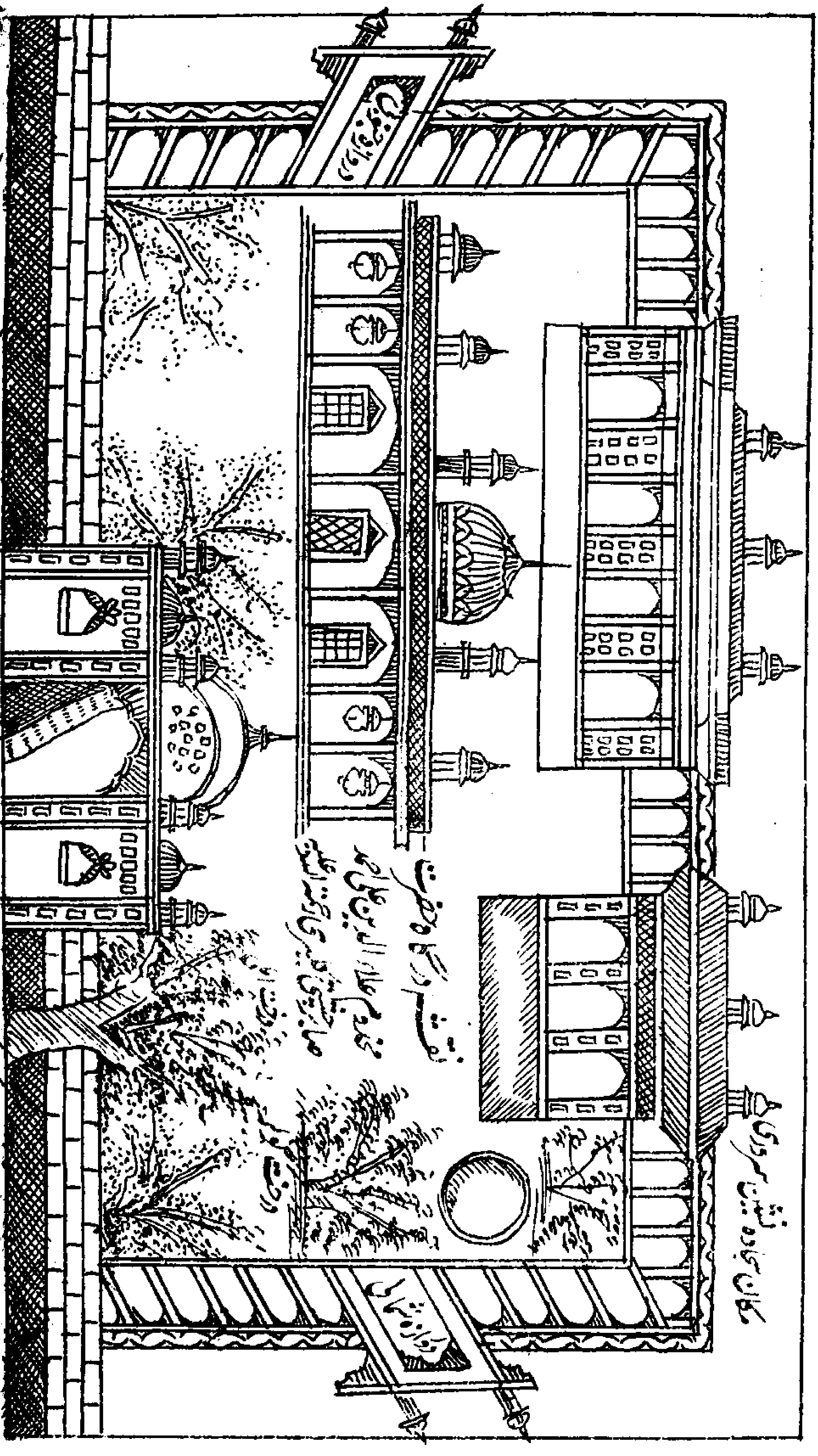

Marfat.com

ذکر حضرت قدوہ عارفان زبدہ کاملان حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس اللہ سرہ العزیز

کہ اصحاب اعظم واحباب اکرم واکبر خلفائے حضرت شیخ سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے تھے عابد عظیم زاہد کریم کہ حالات عالیہ ومکاشفات جلیلہ رکھتے تھے ولایت دہلی میں بعد رحلت حضرت سلطان المشائخ بنام حضرت قرار پائی طریقہ آپ کا صبر وشکر فقر وفاقہ رضا وتسلیم تھا آپ سید حسنی تھے والد کا نام سید یحییٰ تھا اور آپکے دادا کا نام سید عبداللطیف تھا آپ سید حسنی تھے سید عبداللطیف وارد ہندوستان ہوکر لاہور میں قیام پذیر ہوئے اور آپ کے والد سید یحییٰ لاہور میں پیدا ہوئے بعد اُس کے اودھ میں آکر قیام کیا چونکہ صحیح النسب سادات سے تھے تمام شہر باعظمت پیش آتا تھا حضرت کی پیدائش اودھ میں ہوئی جب عمر حضرت کی نو برس کی ہوئی آپکے والد نے قضا کی اور آپ کی والدہ شریفہ کہ وہ بھی سید زادی تھیں آپ کی تربیت اور تحصیل علم میں بہت کوشش فرماتی تھیں چنانچہ پہلے مولانا عبدالکریم شیروانی کے زیر تعلیم رہے اُن کے انتقال کے بعد مولانا افتخار الدین گیلانی سے علوم ظاہری حاصل کئے مگر عالم طفلی سے آثار ترک وتجرید اور نفس کشی کی پیشانی حضرت سے ہویدا تھے ہمیشہ صائم رہتے تھے کبھی نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی اکثر برگ سنبھالو سے روزہ افطار فرماتے تھے سات برس ایک درویش کامل کیساتھ نماز جماعت سے ادا کی بعدہ ریاضت اور مجاہدہ کی طرف متوجہ ہوئے جب چالیس برس کا سن ہوا دہلی میں تشریف لائے اور زیارت وخدمت حضرت سلطان المشائخ سے مشرف ہوئے اور خدمات شایستہ بجالا کر بخطاب محمود گنج شرف مخاطب ہوئے آپ کا یہ دستور تھا کہ شب وروز کمر بستہ خدمت پیر ومرشد میں حاضر رہتے تھے حضرت سلطان المشائخ اسوقت کیلوکھڑی میں تشریف فرما تھے کنارہ دریا کے ایک بالاخانہ تھا اس میں مشغول رہا کرتے تھے اُس جگہ سوائے حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی کے دوسرا نہ جاسکتا تھا یہ بھی اسی بالاخانے میں مشغول رہتے تھے ایک بار چند درویش خاندان شیخ بہاء الدین سے آکر شب باش ہوئے صبح ایک درویش ان میں سے دریا پر غسل کرنے لگا کوئی اچکا آیا اور اُس درویش کے کپڑے

Marfat.com

درویشں کے کپڑے اُچک لیگیا وہ بیچارہ قل پڑھتا آیا حضرت اس جگہ آئے اور اپنے کپڑے اتا
دیکر فرمایا کہ غل نہ مچایہ لیجا اس میں مقصد کیا تھا کہ ایسا نہ ہو پیر کی مشغولی میں اس کے غل سے
فرق آوے حضرت سلطان جی نے یہ معاملہ حضرت کا نور باطن سے معلوم فرماکر بعد نماز چاشت
آپ کو بلاکر نہایت مہربانی سے اپنی پوشاک خاص سے آنکو پوشاک عطا کی اخبار الاخیار سے
نقل ہے کہ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کبھی کبھی حسب اجازت پیرو مرشد واسطے زیارت اپنی ہمشیر
کلاں کے اودھ جایا کرتے تھے بعد ملازمت ان کے پھر شیخ کی خدمت میں آجاتے تھے اور آپ
کے ہمشیرزادے تھے مولانا زین الدین علی اور کمال الدین حامد کہ جن کا ذکر بعد میں ہوگا ایک روز
حضرت مخدوم نصیر الدین نے امیر خسرو قدس سرہ سے کہا کہ تم سفارش کرو کہ جب میں اودھ
میں ہوتا ہوں بسبب مزاحمت خلق مشغول نہیں رہ سکتا اگر شیخ کا فرمان ہو تو جنگل میں رہکر
عبادت حق میں مشغول رہا کروں امیر صاحب یہ سنکر وقت معینہ پر بعد نماز عشا خدمت حضرت
سلطان المشائخ میں واسطے عرض و معروض کے حاضر ہوئے جو انھوں نے کہا تھا عرض کیا
اسپر حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا کہ اسے کہو کہ تجھے درمیان خلق رہنا چاہیئے ان کے جور و
جفا اُٹھانا ہوگا مکافات کے بدلے میں عطا کرتی ہو گی آخر حضرت شیخ نصیر الدین کو حجرہ
شریف میں طلب فرماکر ارشاد کیا کہ تیرے دل میں کیا ہے جنگل میں رہنے سے تیرا مقصود کیا ہے
باپ تیرا کیا کام کرتا تھا آپ نے عرض کیا کہ مقصود میرا دعا و مزید حیات خواجہ ہے اور پشمینہ فروشی
والد میرے روئی کی سوداگری کرتے تھے اس کے بعد حضرت سلطان جی نے فرمایا کہ میں خدمت
بابا صاحب میں حاضر تھا بمقام اجودھن ایک میرا دوست اور ہم سبق آگیا میرے رنگین کپڑے
وہ بھی شکستہ دیکھکر کہنے لگا کہ تمہارا یہ کیا حال ہو گیا اگر اس شہر میں معلمی کرتے تو اسباب معیشت
الفراغ رہتا میں نے یہ سنکر کچھ جواب نہیں دیا جب خدمت بابا صاحب میں گیا مجھکو دیکھکر فرمانے لگے
کہ نظام الدین اگر کوئی تیرا یار آکر کہے کہ یہ کیا تو نے اپنا حال کر رکھا ہے معلمی ہی کرتے جو فراغت
حاصل ہو تو جواب کیا رکھے گا میں نے عرض کیا جو حکم عالی ہو فرمایا کہ کہو نہ ہمرہی تو مرا
خویش گیر و بیرو + ترا سعادت بادا مرا نگونساری - بعدہ فرمایا کہ خوان کھانے کا لا جب میں لیکر والا
ارشاد فرمایا کہ اس کو سر پر رکھکر جہاں تیرا یار ٹھہرا ہوا ہے لیجا میں نے ایسا ہی کیا جب اس دوست کے

Marfat.com

ردو بدل ہوگیا اس نے کہا مبارک باد تجھکو یہ صحبت حضرت شیخ نصیر الدین فرماتے ہیں کہ اس طرح
بندہ کو تلقین فرمایا بعدہٗ ریاضت اور مجاہدہ فرمایا کبھی تحفیف کھانا کھائے دس روز گذر جاتے تھے عجیب
کیا حال ہوتا تر شی کھانا نقل ہے کہ ایک روز ان کے کسی پیر بھائی کے گھر مجلس تھی اور آپ بھی اسی
مجلس میں موجود تھے کہ باجے کے ساتھ سماع شروع ہوا آپ وہاں سے اٹھکر چلے یاروں نے کہا
بیٹھو آپ نے فرمایا میں نہ ٹھہروں گا یہ امر خلاف سنت ہے پھر لوگوں نے کہا سماع سے منکر ہو
مشرب پیروں سے پھر گئے آپ نے فرمایا حجت نہیں ہوتی دلیل کتاب و حدیث سے
چاہیئے آخر بعض نے حضرت سلطان جی سے عرض کیا۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ انکا الفاظ ٹھیک
ہوا ہے سیر الاولیاء سے نقل ہے کہ حضرت سلطان المشائخ کی مجلس سماع میں مزامیر نہیں ہوتا تھا
اگر کوئی ذکر بھی کرتا کہ فلان صاحب کے یہاں سماع مزامیر کے ساتھ ہوا تو آپ منع فرماتے
نقل ہے کہ شیخ برہان الدین غریب کہ حضرت مخدوم صاحب کے ہمجلیس تھے اُن کے پاس
سے وہ کلاہ نمدی کہ جو عطیہ شیخ تھی گم ہوگئی یہ بہت غمگین ہوئے ان کی تشویش دیکھکر حضرت
نے فرمایا کہ مولانا اس سے عمدہ تحفہ عطیہ تمکو آج بخشش ہوگا اور کلاہ گم کردہ بھی ملے گی چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ حضرت پیر روشنضمیر نے مولانا کو مصلےٰ مرحمت کیا اور گٹھری میں سے کلاہ پا گئی
لکھا ہے کہ آپکے یہاں سماع میں مزامیر نہ ہوتا تھا ایک روز اس بیت پر حالت ہوئی بیت
نظر دیدہ ہا ناقص فتادہ است ؛ وگرنہ یار ما از کس نہاں نیست ؛ ایک بار کوئی آپ کی پوشاک
اٹھا لے گیا آپ نے دم نہ مارا بوصیت مرشد پابند رہے یہاں تک کہ ایک روز بعد نماز ظہر حضرت
حجرہ میں مشغول تھے شیخ زین الدین کہ مرید اور بھانجے تھے کہ وہ بھی کہیں گئے تھے آپ تنہا
مراقبہ میں سر جھکائے ہوئے تھے تراب نام ایک قلندر بیباک کہ بہت برسوں سے آپ کا
دشمن تھا خالی موقع پاکر حجرہ میں گھس آیا اور گیارہ زخم چھرے سے جسم مبارک پر لگائے سمجھا کہ
اب کام پورا کرچکا اور وہاں سے بھاگا مریدوں نے دیکھکر اُسے گرفتار کیا اور روبرو حضرت
کے لائے کہ اس کو زدو کوب کریں آپ نے فرمایا کہ کوئی اس سے مزاحمت نہ کرے شیخ
صدر الدین حکیم اور شیخ زین الدین کو قسم دی کہ ہرگز اس کی ایذا کا ارادہ نہ کرنا اور اُس
قلندر کو نزدیک طلب فرماکر بہت کچھ دیکر رخصت فرمایا اور یاروں سے کہا کہ اگر اس کو

Marfat.com

ایذا دیجاتی تو خلاف وصیت شیخ ہوتا کیا عجب ہے اس کا ہاتھ بھی دکھا ہو اس واردات کے تین برس اور بعد حیات رہے سیر الاصفیاء سے نقل ہے کہ سلطان محمد تغلق بہکانے عمر سمرقندی و علی قندہاری کہ دشمن مشائخ تھے ناخوش ہو رہا تھا کہ کسی حیلہ سے شیخ کو ایذا پہونچاوے ایک روز بادشاہ نے دعوت کے حیلہ سے شیخ کو بلایا اور کھانا ظرفہائے نقرئی اور طلائی میں روبرو رکھا ان کا مدعا یہ تھا کہ اگر شیخ نے ان برتنوں میں کھالیا تو بحیلہ شرعی پکڑیں گے اگر نہ کھایا تو توہین سلطان میں ہیچ گے غرض آج نہ چھوڑیں گے حضرت شیخ نے نور باطن سے دریافت فرما کر تھوڑا کھانا ہاتھ پر لیکر پہلے زبان پر رکھا پھر اس کو نوش کیا حاسد مجبور اور شرمندہ ہوکر رہ گئے بعدہ سلطان نے دو توڑے زر سرخ اور دو تھان پارچہ شیخ کو پیش کیے آپ نے ان کی طرف التفات نہ فرمایا اور کھڑے ہوگئے اسی اثنا میں خواجہ نظام الدین وزیر بادشاہ نے دیکھا یہ خواجہ بادشاہ کا عزیز اور حضرت سلطان المشائخ کا مرید صادق تھا اس نے اٹھکر تھان اور دونوں توڑے اٹھاکر خدام شیخ کے حوالہ کیے اور کفش حضرت کی اپنے رومال سے جھاڑ کر روبرو رکھی اور تا دروازہ ہمراہ آیا جب وہ واپس نزدیک سلطان کے آیا سلطان نے دست بقبضہ ہوکر خفگی سے کہا کہ تم نے عطیہ سلطانی کیوں ہاتھ سے اٹھایا کیوں پاپوش جھاڑیں اور کیوں اُن کے آگے رکھیں خواجہ نظام الدین نے جواب دیا کہ میرا فخر کہ ان کی جوتی کو اپنا تاج سر بناؤں کہ میں غلام نظام الدین اولیا کا ہوں اگر میرے قتل کا اراد ہے تو یہ جان ناتوان انکی خاک پا پر فدا ہے یہ سنکر سلطان کو غصہ تو بہت آیا مگر بوجہ توجہ حضرت کے کچھ نہ کرسکا صاحب جوامع الکلم راوی ہیں کہ حضرت شیخ نصیر الدین کو ایک روز خانقاہ میں اس بیت پر وجد ہوا ہے جفا بر عاشقاں گفتی نہ خواہم کرد ہم کردی ؛ قلم بر بیدلاں گفتی نخواہم راند ہم راندی ؛ مولانا مغیث شاعر نے ایک رسالہ لکھا اور اس مجلس کی تمام کیفیت لکھی اور لکھا کہ شیخ کو اس بیت پر حالت ہوئی کہ جسمیں خداوند تعالیٰ کی نسبت جور و جفا سے اشارہ کرتے ہیں اس میں کفر لازم آتا ہے اس میں چند کلمہ ایسے ہیں جمع کرکے مولانا معین الدین عمرانی کے پاس بھیجدئے انھوں نے دیکھکر حضرت کی خدمت میں ارسال کی آپ نے مولانا عمرانی کو طلب فرمایا وہ کتاب ان کو واپس دیکر دستار خلافت عطا کی دوسرے روز پھر سماع تھا حضرت کو اس رباعی پر اضطراب ہوا رباعی

Marfat.com

یا طبل معانہ دوش بیباک زدیم　　عالی علمش بر سر افلاک زدیم
از بہر یکے مغبچہ سے خوارہ　　صدر بار کلاہ تو بہ بر خاک زدیم

بعد اضطراب بسیار کے بالائے بام تشریف لاکر بیٹھے اور مولانا مغیث کو طلب کیا جب وہ روبرو آئے فرمایا کہ مولانا لکھو کہ اس جگہ کیا جہل ہے اور فرمایا کہ باہر کردو دو چار روز کے بعد مولانا مغیث نے انتقال کیا۔ اخبار الاخیار سے نقل ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کس لائق ہوں کہ شیخی کروں آج شیخی بچوں کا کھیل ہو رہا ہے اور یہ بیت ارشاد کی سے مسلمانا مسلمانا مسلمانی مسلمانی ۔ از ین آئیں بے دنیا پشیمانی پشیمانی ۔ فرمایا کہ ایمان کا غم کھانا چاہیئے در پے کرامت نہ ہونا چاہیئے حیراں ہوں کہ خلق بے مشاہدہ کیونکر جیتی ہے حضرت سید محمد گیسو دراز سے نقل ہے کہ خواجہ نے فرمایا کہ میں کودک تھا ایک مسجد میں قرآن پڑھتا تھا اس مسجد میں درخت آزاد تھا ایک کوّا آکر اوپر بیٹھا جو کچھ اسنے باواز بلند کہا میں نے اسکو سمجھا خیر المجالس سے نقل ہے کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر حضرت سی سوال کیا کہ حال فقیروں کا کہاں سے اور کیونکر ہے فرمایا کہ حال نتیجہ صحت اعمال ہی اور عمل دو طرح پر ہے عمل جوارح وہ معلوم ہے عمل قلب کہ اس کو مراقبہ کہتے ہیں بعدہ فرمایا کہ اول انوار عالم علوی سے نازل ہوتے ہیں اوپر ارواحوں کے بعد اسکے اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہے قلب پر بعدہ جوارح متابع قلب ہیں جو قلب متحرک ہوتا ہے جوارح بھی حرکت میں آتے ہیں پھر اُس عزیز نے سوال کیا کہ عوارف صاحب حال کو متوسط کہا ہے اور وہ روایت عوارف سے نقل کی کہ المبتدی صاحب وقت والمتوسط صاحب حال والمنتھی صاحب الانفاس دوسروں کو اس بات میں مشکل ہوئی حضرت نے اس سائل کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم اس بارہ میں سوقت کیا سننا چاہتے ہو تم نے عوارف پڑھی ہے اسنے کچھ جواب نہ دیا خواجہ نے فرمایا کہ المبتدی صاحب وقت اور صاحب وقت کیا ہے یعنی وہ صوفی کہ وقت خویش کو غنیمت رکھے کہ سوائے اسوقت کے دوسرا وقت پاوں گا یا نہ پاوں گا پس جو یہ جانتا ہے اپنے وقت کو غنیمت رکھتا ہے اور اوسکو تلاوت قرآن اور نماز میں بسر کرتا ہے جب سالک حفظ اوقات پر مستقیم ہوا اپنی اوقات کو معمور رکھا استقامت پائی اور امید ہوئی کہ صاحب حال ہوا اور مواہب نتیجہ مکاسب ہے۔ اور وہ حال اثر انوار کا ہے باقی جیسے کہ پہلے بیان ہوا بعدہ

Marfat.com

فرمایا کہ منتہی صاحب انفاس ہے مگر ارباب طریقت نے اور طرح بیان کیا ہے یعنی جو کچھ اس کے منہ سے نکلے خداوند تعالیٰ اسی طرح کرے پھر فرمایا کہ یہ متعلق اصطلاح کے ہے پھر اس نے سوال کیا کہ خلق اللہ آدم علی صورتہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ درست ہے کس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جس قد و قامت صورت و ہیئت کے ساتھ پیدا فرمایا وہ اسی شکل پر رہے کچھ تغیر نہ ہوا بخلاف صورت آدمیوں کے کیونکہ پہلے آدمی بچہ بعدہ جوان پھر بوڑھا ہوتا ہے اور آدم او پر ایک صورت کے رہے کچھ تغیر و تبدل نہ ہوا یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا نعوذ باللہ خداوند تعالیٰ شکل و صورت سے پاک ہے اور وفات حضرت کی ۱۷ - یا ۱۸ رمضان شب جمعہ ۷۵۷ھ میں ہوئی مزار قریب شاہ جہان آباد میں درگاہ چراغ دہلی زیارت گاہ خواص و عوام ہے کاتب الحروف کے والد کا مزار بھی آستانہ فیض نشان حضرت میں مزار حضرت شیخ کمال الدین علامہ سے جانب شرق سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے ان کو حضرت سے بہت عقیدت تھی اس وجہ سے وہاں مدفون ہوئے اور مولانا مظہر کرمانی نے یہ مرثیہ لکھا تھا۔ مرثیہ

زوار محنت ایں نہ سپہر زنگاری
کدام دلکہ نہ خوں گشت از جگر خواری

کجا بجام طریت مجلسے بنا کردند
فلک بخیرہ کشی اختران بغداری

خزینہ الیست سپہر از نفوس انسانی
دفینہ الیست زمیں از بنان فرخاری

تو اے عزیز کہ در ملک مغروری
مباش ایمن اگر عاقلی و ہوشیاری

چہ دانی آنکہ در اوراق کارخانہ غیب
قضا چہ نقش برآرد ز کلک جباری

زمانہ صلح کند بادل تو یا خصمے
فلک بہ دشمنی آید بہ پیش یا یاری

چو وقت آں برسد ہیچکس نگیر دست
نہ ملک نہ ملکی نے سپہ سالاری

بقا بقا خدا الیست و ملک ملک خدائے
کہ نیست قائم و دائم کسے بجز باری

زدست چرخ ندانم کجا کنم فریاد
کہ برگذشت بما جور روز بسیاری

جہاں بہ ماتم خواجہ نصیر الدین محمود
ہزار گونہ فغاں کرد نوبہ و زاری

بقیہ سلف و یادگار اہل کرم
کہ کرد ختم خلافت بہ ملک دینداری

یمینا ملک منعما خدا وندا ۔ بحق نعمت قرآن و دولت وقاری
برحمت تو کہ عام است در جہان باقی ۔ بعزت تو کہ خاص است در جہانداری
کہ روح اعظم آن شیخ پیشوائے کرم ۔ کہ مقتدائے جہاں بودہ است زا اختیاری
ندیم قربت خود کن غریق رحمت خویش ۔ مجاور رسل و انبیاز مختاری
بساط صحن دہ از حلہائے فردوسی ۔ خلافت قبر کن از پردہائے غفاری

اور خلفا حضرت کے یہ ہیں اول شیخ کمال الدین علامہ میر سید محمود گیسو دراز دہلوی میر سید محمد بن جعفر مکی ملک زادہ احمد مولانا معین الدین عمرانی میر سید علاء الدین برادر زادہ مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت شیخ یوسف صاحب تحفۃ النصائح محمد وحید الدین ادیب سید جلال الدین کشوری قاضی محمد ساوی فاضل سلیمان رودہلی شیخ محمد متوکل کشوری شیخ زین الدین ہمشیرہ زادہ حضرت شیخ صدر الدین حکیم شیخ سعد اللہ گیسو دراز۔

نقل ہے کہ جس زمانہ میں جواہر سنگھ جاٹ نے دہلی کو لوٹا اور اوس کے اطراف میں جو قریہ اور موضع تھے سب کو تاراج کیا آبادی چراغ دہلی میں ایک برہمن رہتا تھا اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ملک لٹ رہا ہے ہم بھی تباہ ہوں گے مزار شیخ پر چلکر عرض کیجیے یہ بھی کسی طرح نیچے مراد والے دور دور سے آتے ہیں اور بتصدق اس مزار کے دلی مرادیں پاتے ہیں بیچ اس نے اپنا لوٹا برنجی خوب مانجھا غسل کیا لوٹا پانی سے بھر کر مزار معلی پر آیا لوٹا رکھ عرض کیا کہ میں برہمن ہوں میری نظر قبول ہو اور آپ پر روشن ہے کہ تمام علاقہ برباد ہو رہا ہے ہم لوگ جو اس چاردیواری کے اندر بستے ہیں آپ کی رعایا ہیں سوائے آپ کے دوسرا وسیلہ نہیں رکھتے وقت یہ مدد کا ہے یہ عرض کر کے اپنے مکان پر آیا تمام دن حضرت سے لو لگائے رہا شب کو جب وہ سویا خواب میں دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ تم دروازہ بند کئے دلجمعی سے بیٹھے رہو اگر تمہاری طرف آوینگے اندھے ہو جاویں گے چنانچہ جب چراغ دہلی کے لوٹنے کو آتے تھے احاطہ چراغ دہلی انکو نظر نہ آتا تھا تمام جنگل میں پھر کر چلے جاتے تھے جب کئی بار لٹھوں نے حملہ کئے اور ناکام رہے تو اطراف کے لوگوں سے پوچھا کہ احاطہ چراغ دہلی نہیں ملتا ان لوگوں نے کہا دیکھو سامنے دکھائی دیتا ہے۔ وہ پھر گئے جب قریب پہونچے حصار چراغ دہلی پھر نہ دکھائی

Marfat.com

دیا پھر انھوں نے تجسس کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جب ہم قریب جاتے ہیں حصار چراغ دہلی نہیں نظر آتا لوگوں نے کہا کہ وہاں شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کا مزار ہے وہ بستی ان کے نام پر مشہور ہے وہ اپنی بستی پر بہت مہربان اور بستی والے بہت معتقد ہیں یہ ان حضرت کا تصرف ہے یہ سنکر وہ معتقد ہوئے اور خاص ارادہ سے واسطے زیارت کے آئے شیرینی عطر پھول اور چادر چڑھائی اور اپنی تمام کیفیت تمام اہل بستی سے بیان کی چنانچہ گورنمنٹ انگریزی نے جب دہلی میں بعد غدر تسلط پایا تو مسلمانان اہل شہر معرض عتاب میں جہاں ملتے گرفتار کئے جاتے پھانسی دیئے جاتے ہر ایک قریہ اور قصبہ وہ میں مصیبت زدہ پناہ گزیں تھے چنانچہ چراغ دہلی میں بہت سے آدمی تھے بعضے فوجی زخمی بھی تھے مخبر اور ٹمکاف صاحب سوار لئے ہر طرف گھومتے لوٹتے مارتے گرفتار کرتے اہل شہر کے ساتھ بعض اہل دیہہ بھی برباد ہوئے یہ کیفیت دیکھکر خدام آستانہ شریف اور دیگر اہل بستی نے اسی برہمن کی اولاد سے جو ایک شخص تھا کہا کہ تیرے جد نے پہلے بھی حضرت سے عرض کیا ہے اور وہ عرض قبول ہوئی اور لٹنے سے بستی بچی ہماری رائے یہ ہے کہ جس طرح تیرا دادا گیا تھا تو بھی اسیطرح مزار حضرت پر جاکر عرض کر تاکہ اس آفت سے بستی بچے یا جیسا حکم ہو عمل میں لاویں وہ برہمن زادہ بدستور نہا دھو کر لوٹا پانی کا لیکر مزار پر انوار پر آیا بہت دیر تک گریہ وزاری کرتا رہا اسی شب کو اُس کو خواب ہوا کیوں گھبراتا ہے بستی والوں سے کہدے کہ جو آگئے انکو نہ نکالو نہ اب اور کسی کو اپنی بستی میں آنے دو یہاں سے کوئی گرفتار نہ ہوگا نہ اور کوئی آفت آویگی چنانچہ ایک متنفس بھی چراغ دہلی سے گرفتار نہیں ہوا صاحب معدن للمعانی نے لکھا ہے کہ جب وقت نقل شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کا نزدیک پہونچا شیخ رکن الدین برادر شیخ کمال الدین ہمشیرہ زادہ اپنے کو بلا کر فرمایا کہ نعمتہائے خواجگان چشت سے جتنا جس کے نصیب کا تھا وہ میں نے مریدوں کو دیدیا مگر یہ تبرکات جو میرے پیروں کا ہے یہ کسی کو نہیں دیا تمکو چاہیئے کہ جب مجھکو قبر میں رکھو خرقہ میرے سینہ پر کاسہ چوبیں زیر سر اور یہ تسبیح زیر انگشت اور ایک طرف نعلین اور ایک طرف عصا رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد فاتحہ سوم کے میر سید گیسو دراز کو دہلی میں ہنا مفارقت پیر اور خرقہ کا نہ ملنا شاق گذرا آخر جس چارپائی پر حضرت کو غسل دیا تھا اسکے بان کو نکالکر وہ جھلنگا اپنے گلے میں ڈالا اور کہا کہ میرا یہی خرقہ ہے اور کن کی طرف کوچ کیا کہتے ہیں کہ اس روز سے مجھکو

Marfat.com

کسی پر اس جھگڑنے میں سے نکالکر ذراسا پان ڈالدیا وہی اولیا ہوگیا صاحب مراۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ بار دوم جب دہلی میں روز پنجشنبہ اور شب جمعہ روضہ اقدس حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی پر لگدرہا تمام شب بیدار اور مشغول رہا انواع سعادت حاصل کیں جب حضور بار روحانیت پاک بیدار ہوئے بندہ نے گستاخی سے عرض کیا کہ اکثر خلفائے حضرت کے صاحب مقامات اور کرامات ہوئے مگر خرقہ خلافت کسی کو بھی مرحمت نہیں ہوا۔ فرمایا کہ سچ ہے کہ بعض میرے مرید صاحب مقامات عالی ہوئے ہیں مگر اس وقت اُن میں تھوڑا سا تعصب کا اثر باقی تھا اس واسطے مقتضائے دیانت و امانت نہ تھا کہ خرقہ اپنے پیروں کا اس شخص کو دوں کہ وہ قید تعصب سے باہر نہ ہوا ہو اسوجہ سے خرقہ پیران خود کسی کو نہیں دیا مگر بعضے مریدوں کو میں نے اپنا خرقہ دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ پیران چشت ان سے جاری رہے گا کہ وہ اب قید تعصب سے باہر ہوئے اور حجاب تعصب اٹھ گیا مرتبہ توحید مطلق کے پہونچے کہتے ہیں کہ بعد اس کے اوپر میری تجلی ہوئی کہ اس طرح کیفیت میں نے کبھی نہ دیکھی تھی پس سجدہ میں شکر بجالایا اور تصرفات روحانیت حضور پر متحیر ہوا

اسمائے گرامی خلفائے حضرت شیخ نصیر الدین روشن چراغ دہلی

حضرت[۱] مولانا خواجہ کمال الدین علامہ خلیفہ اعظم و ہمشیر زادہ حضرت مخدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ العزیز حضرت[۲] خواجہ ملک زادہ احمد قدس سرہ حضرت[۳] شیخ دانیال قدس سرہ حضرت[۴] شیخ صدر الدین حکیم قدس سرہ حضرت[۵] خواجہ معین الدین خورد قدس سرہ حضرت[۶] شیخ سراج الدین چشتی قدس سرہ حضرت[۷] سید محمد بن سید مبارک قدس سرہ حضرت[۸] شیخ یوسف چشتی قدس سرہ حضرت[۹] شیخ عبد المقتدر قدس سرہ حضرت[۱۰] قاضی سعدی چشتی قدس سرہ حضرت[۱۱] شیخ سعد اللہ کیسہ دوز ابن شیخ متوکل قدس سرہ حضرت[۱۲] مولانا خواجگی قدس سرہ حضرت[۱۳] شیخ احمد تھانیسری قدس سرہ حضرت[۱۴] سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف چشتی حسینی دہلوی قدس سرہ حضرت[۱۵] شیخ محمد متوکل کنتوری قدس سرہ حضرت[۱۶] شیخ قوام الدین چشتی قدس سرہ حضرت[۱۷] سید جعفر مکی قدس سرہ

Marfat.com

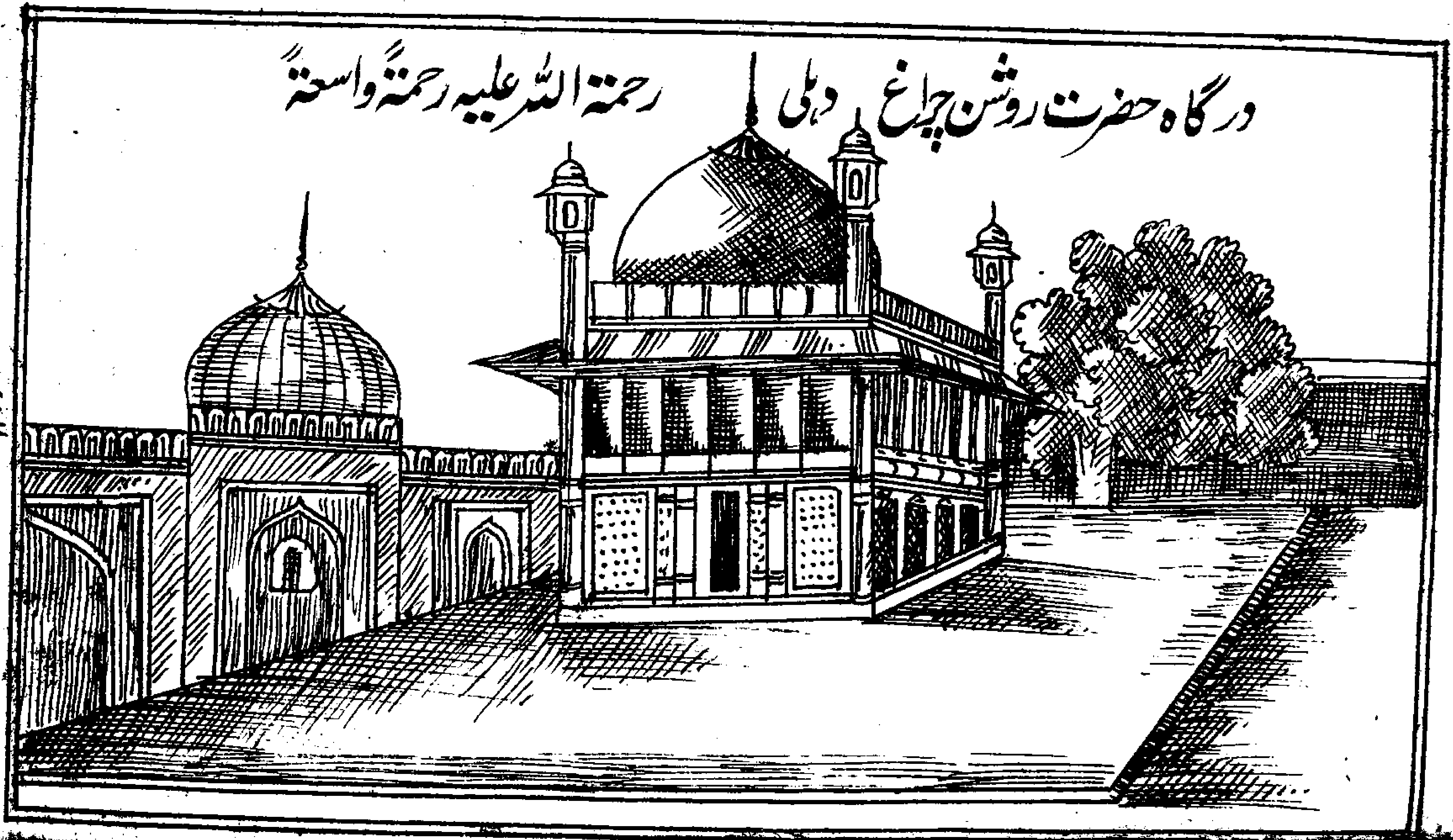

درگاہ حضرت روشن چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً

Marfat.com

ذکر حضرت خواجہ ابوالحسن امیر خسرو طوطی ہند ملک الشعرا عارف باللہ

کہ نام مبارک ابوالحسن اور تخلص خسرو تھا حضرت سلطان المشائخ اور برہان الفضلا اور امیر زادہ اور بادشاہوں کے ہمیشہ ہم صحبت تھے مگر تعلق دل جو تھا وہ خدا کے ساتھ تھا امیر صاحب کے والد کا نام امیر سیف الدین اور نانا کا نام عماد الملک تھا کہ اولیار زمانہ گذرے ہیں اور ایک تیرہ برس کی عمر ہوئی کہ حضرت امیر صاحب کو خود تربیت کیا لکھا ہے کہ حضرت بمقام مؤمن آباد معروف بہ پٹیالی کہ کنارہ دریائے گنگ پر ہے پیدا ہوئے۔ آپ کے مکان کے متصل ایک مجذوب رہتے تھے آپ کے والد آپ کو اسی وقت ان مجذوب کی خدمت میں لے گئے آپکو دیکھتے ہی ان مجذوب نے فرمایا کہ یہ لڑکا طوطی ہند اور ملک الشعرا عارف باللہ یگانہ روزگار ہوگا قیامت تک اُس کا نام یادگار رہے گا اور دعا دی کہ تو ہر دلعزیز ہو۔ آپنے نہایت ناز و نعمت سے پرورش پائی اور خورد سالی میں ہمراہ والد کے دہلی تشریف لائے اور اپنے نانا عماد الملک کے زیر تعلیم رہے نہایت خوبرو خوب طینت حاضر جواب عالی طبع زود فہم خوش گو تھے جب سات برس کے ہوئے اپنے بھائی اور والد کے ہمراہ حضرت سلطان المشائخ سے بیعت کی جب آپ نو برس کے ہوئے آپ کے والد امیر سیف الدین نے اسی برس کی عمر میں شہادت پائی چند عرصہ میں علوم ظاہری کی تحصیل سے فارغ ہوئے اور ہمیشہ اپنے پیر کی خدمت میں زہد اور ریاضت شاقہ فرمائے یہاں تک کہ ایک روز حضرت سلطان المشائخ نے آپ کو ترک اللہ کا خطاب عطا کیا جیسا کہ امیر صاحب خود فرماتے ہیں۔ نظم

برزبانت چوں خطاب بندہ ترک اللہ رفت ✽ دست ترک اللہ بگیر در ہم باللہش سپار
چوں من مسکیں ترا دادم ہمنشیم بس بود ✽ شیخ من بس مہربان خالقم آمرزگار

بارہا حضرت سلطان المشائخ نے آپ کے بارہ میں فرمایا ہے کہ میں اپنے وجود سے رنجیدہ ہوتا ہوں مگر اے ترک من میں تجھسے کبھی رنجیدہ نہیں ہوتا اور آپ کے بڑے بھائی اعز الدین کو دوبارہ خلعت خاص سے مشرف فرمایا اور ان کو بھی بہت عزیز رکھتے تھے حضرت امیر صاحب جو شعر فرماتے پہلے بڑے بھائی کو دکھاتے تھے تاکہ کوئی سقم نہ رہ جاوے معلوم ہوا

Marfat.com

کہ سارا خاندان آفتاب تھا ایک بار ایک شخص نے سلطان المشائخ سے عرض کی کہ جیسی مہربانی
اور عنایت خسرو پر ہے امیدوار ہوں کہ بندہ پر بھی مبذول ہو حضرت نے جواب دیا کہ ویسی
قابلیت پیدا کرو امیر صاحب نے ایک بار حضرت سلطان المشائخ سے عرض کیا کہ امیدوار ہوں
کہ حضور کے قدموں میں مروں کہہ دیجئے کہ تیری زندگی موقوف ہے اوپر بقا میری کے کہ تجھکو
میرے پہلو میں دفن کریں حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا الغرض جب
آپ تکمیل درویشی کر چکے خرقہ خلافت عطا ہوا اور بوجہ خوش کلامی کے ہم مجلس سلاطین ہوئے
آپ کی بہت کچھ تصانیف ہیں ۹۹ کتابیں ہیں ۵ لاکھ کے قریب شعر ہیں اور ہندی زبان میں
بیشمار کلام ہے لکھا ہے جب حضرت سلطان المشائخ سماع سنتے داہنی طرف امیر خسرو اور بائیں
طرف خواجہ بیشتر بیٹھتے اور قوال پہلے امیر صاحب کی غزل شروع کرتے اور لکھا ہے کہ حضرت
امیر صاحب کو حضرت سلطان المشائخ نے بخطاب مفتاح السماع کے یاد فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت
امیر صاحب ہر شب نماز تہجد میں سات سیپارے قرآن مجید پڑھتے اور بعد نماز عشا کے خدمت
پیر میں حاضر ہو کر تمام مریدوں کے حالات عرض کرتے بعض سے خطا معاف کراتے
بعض کی سفارش کرتے ایک روز امیر صاحب نے شیخ سے عرض کیا ایسا چاہتا ہوں کہ قیامت
کے دن مجھکو فرشتے خسرو کہہ کے یاد نہ کریں کہ نام متکبر ہے شیخ نے فرمایا کہ بروز قیامت
تجھکو محمد کاسہ لیس کہیں گے سفینۃ الاولیا تحریر فرماتے ہیں کہ سوز سینہ بے کینہ
اور آتش عشق منزل حضرت خواجہ امیر خسرو کی اسقدر تھی۔ کہ پیراہن مبارک حضرت کا قلب
کی جگہ سے ہمیشہ سوختہ رہا کرتا تھا۔ بلکہ یہ کیفیت تھی کہ جسوقت نیا کپڑا پہنا اوسی وقت دل کی
جگہ جلگیا اور چالیس برس صائم الدہر رہے ہیں۔ امیر صاحب خود فرماتے ہیں کہ ایک روز بعد
الفراغ وظائف صبح حضرت پیر روشن ضمیر نے بندہ کو طلب فرما کر کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے
تو بھی سن اور زبان الہام بیان سے فرمایا کہ شب آدینہ کو میں نے خواب میں دیکھا شیخ صدرالدین
پسر شیخ بہاءالدین علیہ الرحمۃ آئے میں نے اُن کی تعظیم کی اور اُنھوں نے ایسی تواضع کی کہ
بیان سے باہر ہے اسمیں دیکھا کہ اے خسرو نور دور سے پیدا ہوا۔ اور میرے پاس آیا۔ اور بیان
معرفت شروع کیا اسی وقت آذان کی آواز سنی اور بیدار ہوا۔ یہ خواب بیان فرما کر کہا کہ

Marfat.com

کیا مرتبہ ہے بعدہٗ میں نے نیاز مندی سے عرض کیا کہ میں ایک ناچیز اس مرتبہ کو پہونچا آخر آپ ہی کا دیا ہوا ہے۔ یہ سنتے ہی رونا آیا۔ اور پکار کر روئے میں بھی اسوقت بہت رویا بعد اس کے کلاہ خاص طلب کر کے دست مبارک سے میرے سر پر رکھی اور فرمایا کہ کلمات مشائخ کو زیادہ دیکھا کرو اور یہ رباعی زبان مبارک سے فرمائی۔ رباعی

خسرو کہ بنظم و نثر مثلش کم خاست ملکیت ملک سخن آں خسرو راست
ایں خسرو ماست ناصر خسرو نیست زیرا کہ خدائے ناصر خسروئے ماست

امیر صاحب کی صوفیانہ زندگی کا ایک بڑا واقعہ حسن دہلوی کے تعلقات ہیں حسن نہایت صاحب جمال تھے اور نان بائی کا پیشہ کرتے تھے۔ امیر صاحب کا عین شباب تھا کہ ایک دن اتفاق سے ان کی دکان کے سامنے سے گذرے آفتاب حسن کی شعاعیں اُنپر بھی پڑیں وہیں ٹھہر گئے اور پوچھا کہ کس حساب سے روٹی بیچتے ہو حسن نے کہا میں ایک پلڑے میں روٹی رکھتا ہوں اور خریدار سے کہتا ہوں کہ دوسرے میں سونا رکھے۔ سونے کا پلہ جھک جاتا ہے۔ تو روٹی حوالہ کر دیتا ہوں امیر نے کہا اور خریدار مفلس ہو؟ حسن نے کہا کہ تو سونے کے بدلے درد اور نیاز لیتا ہوں اس انداز گفتگو نے امیر صاحب کو اور بھی بے اختیار کر دیا۔ فوراً حضرت نظام الدین اولیاء کی خدمت میں آئے۔ اور واقعہ بیان کیا۔ حسن نے گو ناوک اندازی کی تھی لیکن خود بھی شکار ہو گئے اُسی وقت دکان بند کر کے خواجہ صاحب کی خدمت میں پہنچے اور اپنے دلدادہ (امیر خسرو) سے ملے اسی تعلق سے خواجہ صاحب کی خدمت اقدس میں اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔

امیر صاحب سے اسقدر تعلقات بڑھے کہ دونوں ایک دم کے لئے بھی جدا نہیں ہوتے تھے امیر صاحب نے خان شہید کی ملازمت کی تو حسن بھی ساتھ ملازم ہوئے چنانچہ جب ملتان میں خان شہید کو تاتاریوں نے ہلاک کیا تو امیر صاحب کے ساتھ حسن بھی اس موقع پر موجود تھے دونوں کے تعلقات کا چرچہ زیادہ پھیلا تو لوگوں نے خان شہید سے شکایت کی امیر صاحب نے اس موقع پر یہ غزل لکھی۔

خسروا فرمان دل بردن نمیں بار آورد نیں دل خود کام کار من برسوائی کشید

خان شہید نے بدنامی کے خیال سے حسن کو امیر صاحب کے ملنے سے منع کر دیا لیکن کہاں تک

نہ ہوا۔ خان شہید نے غصہ میں آکر حسن کے ہاتھ پر کوڑے لگوائے۔ حسن سید ھے امیر صاحب کے پاس گئے خان شہید کو اسی وقت پر پتہ لگا نہایت متحیر ہوا اور امیر صاحب کو بلوا بھیجا آئے تو کہا کہ کیا حالت ہے؟ امیر نے آستین سے ہاتھ نکالکر دکھایا اور کہا،

گواہ عاشق صادق در آستین باشد

دیکھا تو جہاں حسن کے کوڑے لگے ہیں امیر صاحب کے ہاتھ پر بھی کوڑے کے نشان تھے لہ موسیقی میں یہ کمال پیدا کیا کہ نایک کا خطاب، ان کے بعد آجتک پھر کوئی شخص حاصل نہ کرسکا چنانچہ اس کی تفصیل مستقل عنوان میں آتی ہے۔

ان مختلف الحیثیات مشغلوں کے ساتھ فقر و تصوف کا یہ رنگ ہے کہ گویا عالم قدس کے سوا دنیا ے فانی کو نظر اٹھاکر نہ دیکھا، چنانچہ اس کا ذکر بھی الگ عنوان میں آئے گا۔

ان سب باتوں کے ساتھ جب اسپر نظر کی جاتی ہے۔ کہ ان کو ان کاموں میں مشغول ہونے کے لئے وقت کسقدر ملتا تھا تو سخت حیرت ہوتی ہے۔ وہ ابتدا سے ملازمت پیشہ تھے اور دربادوں میں تمام تمام دن حاضری دینی پڑتی تھی کام جو سپرد تھا وہ شاعری نہ تھی، بلکہ اور اور اشتغال تھے، لیلیٰ مجنوں کے خاتمہ میں لکھتے ہیں۔

مسکین من مستمند مدہوش	از سوختگی چو دیگ پر جوش
شب تا سحر وز صبح تا شام	در گوشۂ غم نہ گیرم آرام
با شم زبرا ے نفس خود رائے	پیش چو خودی ستادہ بر پائے
تا خوں دہ روز پاے تا سر	دستم نہ شود نہ آب کس تر

جب تک پاوں کا پسینہ سر تک نہیں پہنچتا، کھانے کو نہیں ملتا، ان حالات کے

لہ یہ واقعہ اکثر تاریخوں اور تذکروں میں منقول ہے لیکن صاحب بہارستان سخن نے اس کو معقول بنا پر تکذیب کی ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی یہ عبارت نقل کی ہے۔ یہ قیاس چنال درمی آید کہ حسن را بہ نسبت امیر خسرو گونہ تقدم باشد، چہ امیر حسن را در مدح سلطان غیاث الدین قصائد عزا است و در کلام امیر خسرو در مدح سلطان کمتر چیزے بعنواں یافت ۱۲

Marfat.com

ساتھ اگر صانع قدرت ان کے پیدا کرنے پہ ناز کرے تو چنداں ناموزوں نہ ہوگا۔
لکھا ہے کہ ایک روز فقیر برائے طلب خدمت سلطان المشائخ میں آیا۔ اور اپنا مطلب بیان کیا
آپ نے فرمایا کہ آج جو فتوح ہوگا تجھکو دوں گا۔ اس روز کچھ فتوح نہ ہوا فرمایا کل جو فتوح ہوگا
تجھکو دوں گا کل بھی کچھ فتوح نہ ہوا۔ آپ نے اپنی کفش اس درویش کو دی اور رخصت کیا۔
وہ کفش لیکر چلا اتفاقاً امیر صاحب ہمراہ بادشاہ کہیں گئے تھے وہاں سے آتے یہ درویش
ملگیا پوچھا کہاں سے آتا ہے اس نے کہا دہلی سے پوچھا کہ سلطان المشائخ کی بھی کچھ خبر ہے
درویش نے کہا اچھی طرح ہیں امیر صاحب نے کہا کہ تیرے پاس مجھکو بوئے محبت آتی ہے
شاید کوئی چیز ان کی تیرے پاس ہے۔ اُس درویش نے کہا کہ کفش خواجہ میرے پاس ہے،
کہ مجھکو عطا کی ہے امیر صاحب نے کہا کہ اس کو فروخت کرتا ہے اس نے اقرار کیا امیر صاحب
نے پانچ لاکھ روپیہ کو جو صلہ قصیدہ میں بادشاہ دہلی سے پایا تھا کل اس درویش کو دیکر کفش
اپنے پیر کی اس سے لے لی اور اس کو سر پر رکھے ہوئے خدمت پیر میں حاضر ہوئے حضرت
سلطان المشائخ نے فرمایا کہ خسرو کفش سستی خریدی آپ نے عرض کیا کہ حضور اس درویش
نے اسی پر اکتفا کیا ورنہ اگر تمام جان و مال اس کفش کے بدلے میں طلب کرتا میں سب
دیکر لیتا سبحان اللہ جس کے ایسے اعتقاد ہوں۔ پیران سے راضی نہ ہوں تو اور کس سے
ہوں علاوہ یہ بس ہزاروں حکایات اور کلمات آپ کے مشہور ہیں لکھا ہے کہ جب حضور خواجہ
نظام الدین اولیا قدس سرہ نے رحلت فرمائی حضرت امیر صاحب دہلی میں موجود نہ تھے۔ ہمراہ
سلطان تغلق بنگالہ میں تھے خبر انتقال پیر روشن ضمیر سنی اُسی وقت سیاہ پوش ہوئے
اور بسرعت تمام دہلی میں آئے آتے ہی مزار کے روبرو کھڑے ہو کر کہا کہ سبحان اللہ
آفتاب زیر زمین اور خسرو زندہ اور اپنے چہرہ کو مرقد منورہ سے گھس گھس کر بیہوش ہوئے
بعد تھوڑی دیر کے ہوشیار ہوئے مگر چھ ماہ تک مفارقت پیر و مرشد سے روتے اور آہ بھرتے
رہے آخر بروز چہارشنبہ ۱۸ شوال ۷۲۵ھ میں دنیائے ناپائیدار سے کوچ فرما کر قرب
الٰہی حاصل کیا مقبرہ عالی یاراں چبوترہ ہمزیارت گاہ خاص و عام ہے۔
منقول ہے کہ جب حضرت سلطان المشائخ بعد نماز عشا پلنگ پر تشریف لیجاتے

Marfat.com

اسوقت آپ کے دست مبارک میں تسبیح دیجاتی تھی اور اس کے بعد کوئی شخص سوائے امیر خسرو کے آپ کی خدمت میں نہیں جاسکتا تھا امیر خسرو روزانہ تشریف لیجاتے تھے اور حضرت کے روبرو بیٹھ جاتے تھے جب آپ ارشاد فرماتے کہ ترک آج کیا خبر ہے اس وقت یہ ہر قسم کی حکایتیں دن بھر کے واقعات اور دیگر راز و نیاز کی باتیں بیان کرنا شروع کرتے جب کسی مرید کو حضرت کی خدمت میں کچھ التجا کرنی منظور ہوتی تو وہ اول ان سے کہتا اور یہ اس موقع پر حضرت کے گوش گذار کر کے اُس کی سفارش کرتے تھے۔ حضرت سلطان المشائخ ان کی خاطر سے برابر سر ہلاتے رہتے تھے اور گفتگو ختم ہونے کے بعد مناسب جواب ارشاد فرماتے تھے اکثر و بیشتر ان کی سفارش منظور ہوتی تھی۔ اسی سعادت کی نسبت امیر خسرو فرماتے ہیں۔

زہے سعادت و اقبال چشم آن کس را　　　که در جمال تو دستور سے نظر باید

بیت دیگر

تخفت خسروئے مسکین ازیں ہوس شبہا　　　که دیده برکف پایت نهد به خواب شود

شیخ برہان الدین غریبؒ جو خلیفہ اور مرید حضرت سلطان المشائخ کے تھے ایک دن انکی شکایت شیخ علی زنبیلی اور ملک نصرت نے حضرت سلطان المشائخ سے کی کہ مولانا برہان الدین مسند اور خرقہ پہنکر کمل بچھاکر بیٹھے ہیں اور خلق کثیر ان کے پاس جمع ہوتی ہے انھوں نے دکان شیخی کی خوب گرم کر رکھی ہے حضرت سلطان المشائخ یہ حال سنکر بہت رنجیدہ ہوگئے اور جب مولانا برہان الدین خانقاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے اسی وقت خدام نے مولانا سے کہا کہ تم کو مناسب ہے کہ ابھی یہاں سے چلے جاؤ یہ جگہ تمہارے بیٹھنے کے قابل نہیں ہے مولانا حیران و پریشان وہاں سے اٹھکر مکان پر آئے جب پیر کی مفارقت سے نہایت بے تاب ہوئے۔ اکثر یاروں سے سفارش کرانا چاہی مگر کسی کی ہمت سفارش کرنے کی نہ پڑی آخر امیر خسرو کی خدمت میں التجا سفارش کی لے گئے۔ آپ کو رحم آیا اور دستار اپنے سر سے اتار کر ان کی گردن میں ڈالی اور اسی ہیئت سے سلطان المشائخ کی خدمت میں لے گئے۔ اس وقت آپ کلاہ مبارک سر پر کج رکھے ہوئے وضو کر رہے تھے امیر خسرو نے دیکھتے ہی یہ بیت موزوں کر کے پڑھی

Marfat.com

ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے   من قبلہ راست کردم برسمت کج کلاہے

حضرت نے نظر اٹھا کر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا کہ ترک اللہ کیا حال ہے انھوں نے کہا کہ یہ بندہ معافی جرائم مولانا برہان الدین کا خواہشمند ہے۔ حضرت نے اُسی وقت مولانا کا قصور معاف فرمایا اور اٹھکر دونوں سے بغلگیر ہوئے۔

ایک مرتبہ سلطان علاء الدین خلجی نے چاہا کہ حضرت شیخ شرف الدین بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو اولیا نامدار اور مشائخ صاحب اسرار چشتیہ اہل بہشت سے حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور ایسے مست الست تھے کہ بڑے بڑے صاحب کمال درویشوں کی ہمت بھی ان کے سامنے جانے کی نہ پڑتی تھی کچھہ نذر ارسال کرے امراسے مشورہ کیا کہ کون لے کر جاوے کسی کی ہمت نہ پڑی کہ قلندر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر کلام کرے بعد بحث و مباحثہ سب کی یہ رائے قائم ہوئی کہ امیر خسرو کو روانہ کیا جاوے بادشاہ نے ایک امیر کو حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں روانہ کیا اور اجازت چاہی پہلے تو آپ نے تامل فرمایا لیکن پھر کچھہ سوچ کر اجازت دیدی اور چلتے وقت امیر خسرو کو نصیحت کردی کہ جو کچھہ قلندر عاشق اللہ فرماویں اسکو تسلیم کرنا اور کسی بات پر معترض نہ ہونا امیر خسرو نذر سلطانی لے کر دہلی سے پانی پت روانہ ہوئے اور تیسرے دن وہاں پہونچکر اپنے آنے کی اطلاع قلندر صاحب کو کرائی انھوں نے فرمایا کہ آنے دو۔

امیر خسرو نے نزدیک پہونچکر سلام علیک کی۔ قلندر صاحب نے اس کے جواب میں کوئی لفظ ہندی کا فرمایا جس کے معنے گانے والے کے ہیں۔ یہ سنکر امیر خسرو نے پھر سلام کیا اور کہا کہ یہ آپ کی عنایت ہے جو میری طرف خطاب ہوا ورنہ میں ایک ناچیز بندہ ہوں اس کے بعد قلندر صاحب نے فرمایا کہ از بہری بہائے خود چیزے بگو یعنی اپنی تصنیف سے کچھہ کہو امیر خسرو نے نہایت خوش الحانی سے اپنی وہ غزل سنائی جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے

سلہ سیر الاولیا میں اس روایت کو نہایت خفیف تغیر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

اے کہ گوئی ہیچ مشکل چوں فراق یار نیست　　گر امید وصل باشد ہمچناں دشوار نیست

چند گوئیدم برو زنار بندائے بت پرست　　بر تن خسرو کدامی رگ کہ آں زنار نیست

یہ غزل سنکر قلندر صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ خسرو خوب کہتا ہے۔ خوش رہے گا۔ خوش جاوے گا۔ پھر یہ شعر خود پڑھے۔

دہیم خسرواں برہ لعل اشتر است　　خسرو کسے کہ حلقہ تجر بد بر سر است

عقل کل است علم لدنی عارفاں　　ایں عقل و علم و جسے ورسے مختصر است

یہ اشعار سنکر امیر خسرو کو رقت پیدا ہوئی قلندر صاحب نے فرمایا کہ کچھ سمجھا بھی یا یوںہی روتا ہے[1]۔ انھوں نے کہا کہ مجھے رونا اسقدر آیا کہ میں کچھ نہیں سمجھا۔ یہ جواب سنکر قلندر صاحب بہت خوش ہوئے اور بادشاہ کی نذر قبول فرمائی اور کہا کہ اگر مولانا نظام الدین (سلطان المشائخ) کا قدم درمیان میں نہ ہوتا تو میں ہرگز قبول نہ کرتا اس کے بعد خدام کو حکم دیا کہ امیر خسرو کو خانقاہ میں اعزاز و اکرام سے رکھو۔ تین دن امیر خسرو نے قیام کیا اور پھر اجازت چاہی قلندر صاحب نے اجازت دی اور چلتے وقت دو خط ایک بنام حضرت سلطان المشائخ اور دوسرا بنام سلطان علاء الدین تحریر کر کے ان کے حوالے کئے علاء الدین خلجی کے نام جو خط تھا اس کی عبارت یہ تھی۔ علاء الدین فوطہ دہلی مقرر داند کہ با بندگان خدائے تعالیٰ نیکو کند۔ جب دربار میں یہ خط پڑھا گیا تو بعض خوشامدی امراء نے کہا کہ بادشاہ خلیفۃ اللہ کو ایسا لکھنا ترک ادب میں داخل ہے۔ سلطان نے کہا کہ غنیمت ہے کہ اس ذرہ بے قدر کو اس مرتبہ فوطہ دہلی تو لکھا ہے ایک مرتبہ تو شحنہ دہلی لکھا تھا۔

منقول ہے کہ سلطان جلال الدین نے اپنے عہد سلطنت میں کئی مرتبہ حضرت سلطان المشائخ سے خانقاہ معلے میں حاضر ہو کر قدم بوسی حاصل کرنے کی اجازت چاہی مگر آپ نے ہر مرتبہ بادشاہ کو اس ارادے سے باز رکھا اور اجازت نہ دی ایک دن بادشاہ نے امیر خسرو سے بیان کیا کہ حضرت تو اجازت حاضری کی نہیں دیتے

[1] قلندر صاحب نے ہندی کا یہ فقرہ ارشاد فرمایا تھا "ایمں روندا ہیہ کچھ بجھ دا بیہ"

Marfat.com

اور مجھے حصول قدمبوسی کا از حد اشتیاق ہے میرا ارادہ ہے کہ بلا اجازت خدمت میں حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کروں اس کے بعد ان کو منع کر دیا کہ اس راز کو حضرت سے نہ بیان کرنا اب امیر خسرو سخت پریشان ہوئے کیونکہ اگر بادشاہ کا راز حضرت سے بیان کرتے ہیں تو جان کا خوف ہے اور اگر نہیں بیان کرتے تو حضرت کی ناراضگی کا خیال ہے۔ آخر کار انھوں نے جان پر کھیل کر یہ راز حضرت سلطان المشائخ سے بیان کر دیا آپ اسی وقت اجودھن (پاک پٹن) اپنے پیر حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت میں روانہ ہو گئے۔ صبح کو بادشاہ کو یہ حال معلوم ہوا۔ قیافہ سے معلوم کیا کہ امیر خسرو نے یہ راز افشا کر دیا اور اسی وجہ سے حضرت کنارہ کر گئے۔ انھیں بلا کر دریافت کیا انھوں نے سچ سچ حال بیان کر دیا اور کہا کہ اے بادشاہ تیری ناراضگی میں صرف جان کا خوف ہے اور حضرت کی ناراضگی میں سلب ایمان کا خوف تھا اس وجہ سے میں نے جان پر ایمان کو ترجیح دے کر حضرت پر یہ حال ظاہر کر دیا۔ دانا بادشاہ نے یہ برجستہ جواب سنکر خاموشی اختیار کی۔

وفات۔ مذہب۔ اخلاق و عادات اور اولاد

(وفات)

امیر خسرو ۷۲۴ھ ہجری میں سلطان غیاث الدین تغلق کے ہمراہ لکھنوتی تشریف لیگئے تھے ہنوز وہاں سے واپس آنے پائے تھے کہ ۱۷ یا ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ھ ہجری کو حضرت سلطان المشائخ نے وصال فرمایا جب لکھنوتی میں ان کو اس حادثہ جانکاہ کا حال معلوم ہوا نہایت بیتاب ہو کر وہاں سے روانہ ہوئے اور بتعجیل تمام روتے پیٹتے دہلی پہنچے اور تمام سر کے بال کٹوا کر اور منہ سیاہ کر کے مزار مقدس حضرت سلطان المشائخ پر حاضر ہوئے اور دروازہ خانقاہ پر پہونچکر اول یہ شعر پڑھا۔

این مکانیست کہ منزلگہ جانانا بودہ است   راہ آمدشد این سرو خراماں بودہ است

اس کے بعد اندر جاکر نہایت رقت سے فرمایا کہ سبحان اللہ آفتاب زیر زمین نہاں

Marfat.com

ہوا اور خسرو زندہ رہے اس کے بعد کشش عشق اور جذبہ محبت کے جوش و خروش میں اپنا سر مزار مبارک پر دے مارا اور ہندی میں یہ شعر پڑھکر بیہوش ہوگئے ؎

گوری سووے سیج پر مکھ پر ڈالے کیس　　چل خسرو گھر آپنے سانجھ بھئی چوندیس

جب ہوش آیا کہا کہ اے مسلمانان من کدام کس باشم کہ برائے ایں چنیں بادشاہے بگریم فاما برائے خود گریم کہ بعد از سلطان المشائخ مرا چنداں بقائے نخواہد بود۔

اس کے بعد اپنا کل مال و اسباب نقد و جنس فقرا اور مساکین پر تقسیم کیا۔ اور اس کا ثواب حضرت سلطان المشائخ کی روح کو پہنچایا اور کل امورات دنیوی سے دستکش ہو کر سیاہ کپڑے پہنے اور مزار شریف پر آ بیٹھے اور غم مفارقت پیر بزرگوار میں شب و روز مثل ماہی بے آب تڑپتے تھے ؎

چشمہائے عاشقاں را خواب نیست　　یک زماں آں چشمہا بے آب نیست

خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار　　چشم او چوں شمع باید اشکبار

اسی رنج والم میں چھ مہینے کے بعد بدھ کے دن ۱۸ شوال ۷۲۵ھ کو انھوں نے بھی اس دار ناپائدار سے بجانب روضہ قدس انتقال فرمایا اور پائیں اپنے مرشد کامل کے یاران چبوترہ پر مدفون ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون

دریں سرائے فنا فکر سروری ہیچ است　　غم گدائی و فکر تونگری ہیچ است

بچشم عقل اگر بنگری جہاں خوابیست　　بخواب شادی و غم ہرچہ بنگری ہیچ است

(نکتہ) امیر خسرو نے مثنوی خضر خان میں جس مقام پر حضرت سلطان المشائخ کا ذکر کیا ہے وہاں اپنی یہ تمنا بھی ظاہر کی تھی ؎

کلاہش را بنیارم نام گیرم

زہے بخت ار تہ پایش بمیرم

چونکہ ان کی یہ تمنا صمیم قلب سے تھی لہذا یہ بیت بارگاہ ایزدی میں مقبول ہوئی اور وہ اس سعادت سے مشرف ہوئے۔

امیر خسرو خود فرماتے ہیں کہ حضرت سلطان المشائخ رح اکثر فرمایا کرتے تھے کہ نیز

Marfat.com

زندگی میری بقا پر موقوف ہے۔ میں نے عرض کیا کہ امیدوار ہوں کہ حضور کے قدموں پر مروں۔

منقول ہے کہ حضرت سلطان المشائخ نے اکثر ارشاد فرمایا ہے کہ امیر خسرو میرے بعد زندہ نہ رہے گا۔ جب رحلت کرے میرے پہلو میں دفن کرنا کیونکہ وہ میرا صاحب اسرار ہے اور میں بغیر اس کے بہشت میں قدم نہ رکھوں گا اور اگر دو شخصوں کا ایک قبر میں دفن کرنا شریعت میں جائز ہوتا تو میں وصیت کرتا کہ اُسے میری قبر میں دفن کریں تاکہ ہم دونوں قبر میں بھی یکجا رہتے۔ سبحان اللہ کیا رتبہ ہے۔

منقول ہے کہ امیر خسرو جسوقت لکھنوتی سے دہلی واپس آکر مزار مبارک پر حاضر ہوئے جوش و خروش اور حالت بیتابی میں چاہا کہ مزار سے جا لپٹیں ایک بزرگ اسوقت وہاں تشریف رکھتے تھے انھوں نے اُن کو پکڑ لیا۔ کسی شخص نے اُن بزرگ سے بعد میں دریافت کیا کہ آپ نے ایسے عاشق کو مزار پر جانے سے کیوں روکا۔ انھوں نے جواب دیا کہ اسوقت امیر خسرو سے زیادہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ کو بیتابی تھی۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں مزار سے باہر نہ نکل آویں۔

جب امیر خسرو نے انتقال فرمایا اور لوگوں نے چاہا کہ وصیت کے موافق ان کو حضرت سلطان المشائخ کے پہلو میں دفن کریں اسوقت ایک خواجہ سرا کہ منصب وزارت رکھتا تھا مانع ہوا اور کہا کہ حضرت کے مریدوں کو حضرت اور امیر خسرو کے مزار میں شبہ واقع ہوگا۔ مجبور ہو کر ان کو شیخ کے پائیں یاروں کے چبوترے پر دفن کیا گیا۔

مقبرہ

امیر خسرو کی وفات کے ایک سو بہتر برس بعد یعنی ۸۹۷ھ میں مہدی خواجہ نے جو شہنشاہ بابر کے امرائے عظیم الشان سے تھا مزار کے گرد سنگ سرخ جالیدار بجز تعمیر کرا کر لوح مزار نصب کرائی جس پر یہ کتبہ کندہ ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

زمیں را ازیں لوح شد سر فرازی — بہ دوران بابر شہنشاہ غازی

تاریخ وفات

میر خسرو خسروِ ملک سخن — آں محیط فضل دریائے کمال
نثر او دلکش تراز ماءِ معیں — نظم او صافی تراز آب زلال
بلبل بستانسرائے بے قریں — طوطی شکر مقالِ بے مثال
از پئے تاریخ سال فوت او — چوں نہادم سر بزانوئے خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او — دیگرے شد طوطی شکر مقال

بیت

زحروف وصل جاناں سادہ باید لوح خاکِ من
بس طریق سادہ لوحی شان عشق پاک من ؁

تاریخ بنا

مہدی خواجہ سید باجاہ وجلال — شد بانی ایں اساس بحشمہ ومنال
گفتم سی جمیل مہدی خواجہ — تاریخ بنائے ایں چو کردند سوال

حررہ شہاب الدین المعمائے الہروی

اس کے بعد شہنشاہ جہانگیر کے عہد میں امیر خسرو کے انتقال کے ۲۹۰ برس بعد محمد عماد حسن ابن سلطان علی سبزواری الملقب بہ طاہر بیگ نے جو امرائے عہد جہانگیری سے تھا ۱۰۱۲ھ ۱۶۰۵ء میں سنگ مرمر سے مقبرہ تعمیر کرا کر گنبد کے اندر اشعار اور عبارت ذیل منقوش کرائی۔

تاریخ

اے خسرو بے نظیر عالم — با روضہ تو مرا نیاز است

تعمیر نمود طاہر آں را — فیض ازلی ہمیشہ بازاست
تاریخ بنایش عقل گفتا — باروضہ بگو کہ جائے آزاست

قائل ایں کلام و بانی ایں مقام طاہر محمد عماد الدین حسن ابن سلطان علی سبزواری فی سنہ ۱۰۱۴ھ غفر ذنوبہ وستر عیوبہ۔ الکاتب عبدالنبی ابن ایوب

ابیات

اے شربت عاشقی بجامت — وزدوست زماں زماں پیامت
شد سلک فرید از تو منظوم — زانست کہ شد لقب نظامت
جاوید لقاست بندۂ خسرو — چوں شد بہزار جاں غلامت

دیگر

مرا نام نیک است خواجہ عظیم — دو شین و دو لام و دو قاف و دو میم
اگر نام یابی دریں حرفہا — بدانم کہ ہستی تو مرد فہیم

کاتب مذکور نبیرہ شیخ فرید الدین گنج شکر خیر الواصلین میں یہ تاریخ وفات کی تحریر ہے۔

تاریخ تعمیہ

خسرو دہلوی بحکم خدا — بہ شب جمعہ زدار فنا
عمر ہفتاد و پنج سالش بود — کا زماں شد بدر کہ معبود
ہجدہم بود از مہ شوال — کہ گذشتہ ازیں جہاں ملال
سال ترحیل او ز من بشنو — لفظ فانی بر آر از خسرو ۷۲۵

تمام شد

Marfat.com

درگاہ حضرت خواجہ ابوالحسن امیر خسرو طوطی ہند ملک الشعرا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

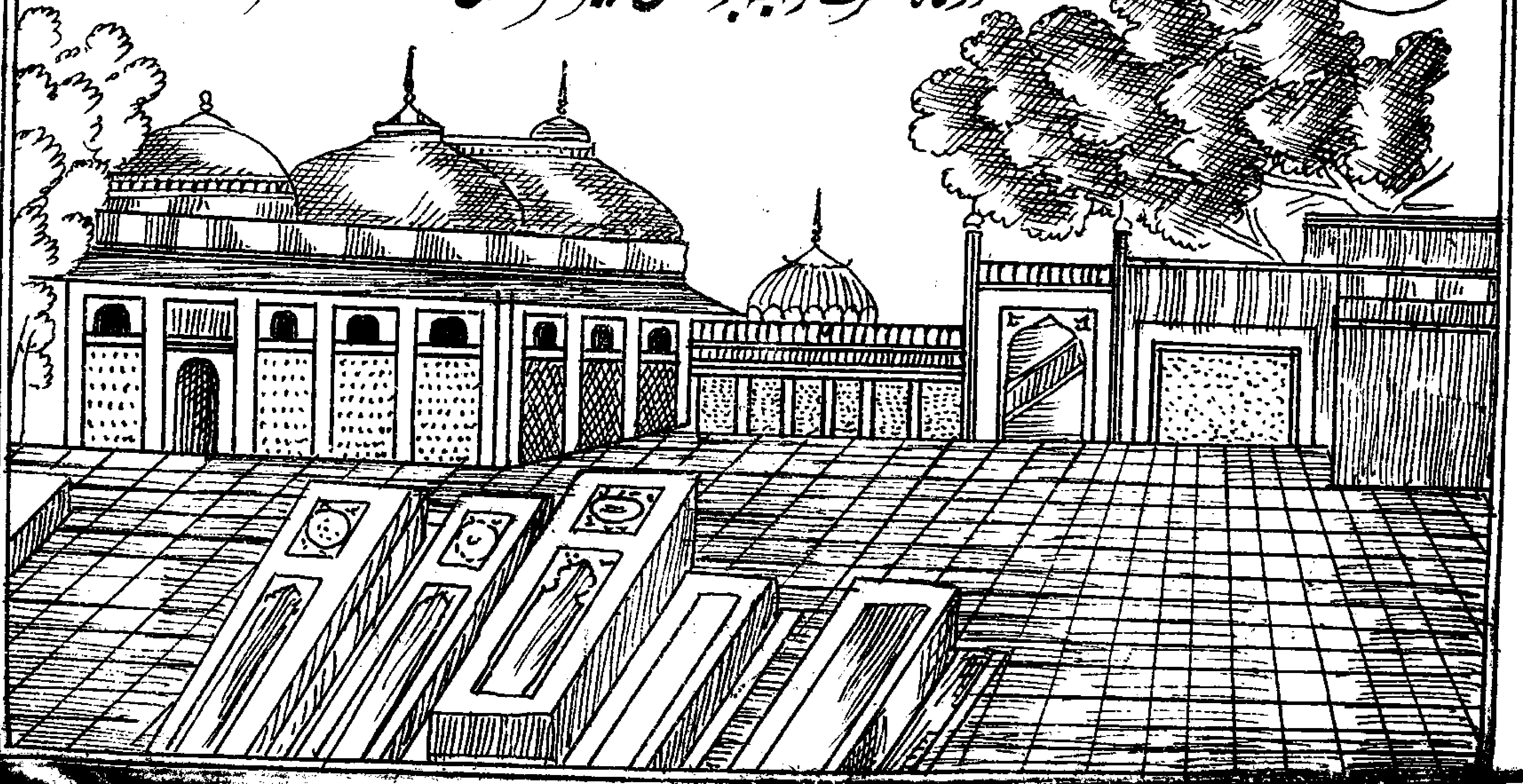

Marfat.com

محبوبیت عام سے کون واقف نہیں اگر بیمار بیٹا

رحمت کو حرکت میں لانا چاہتے ہیں تو اس قصیدہ

پڑھا کیجئے اس کے ہر شعر عربی کا فارسی ترجمہ

ترجمہ کیا گیا ہے۔ عجیب و غریب ہے قیمت

دیوان خسروی کلاں حیات مع دیوان خسروی حضرت

مثنوی

الحجہ شریف

Marfat.com

ترجمہ میں بھی سرمد کا مستانہ رنگ جھلک رہا ہے
قیمت ۱۲؍

حقیقت کی سیر ترجمہ منظوم رباعیات حضرت سلطان ابو سعید ابوالخیر قیمت عام عہ

الہارون خلیفہ ہارون رشید کی مکمل سوانح عمری خاندان برامکہ کے عزل و نصب کا فوٹو الف لیلیٰ کے تصویر حقیقی مصنفہ مولوی مصباح الدین احمد صاحب قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ؎عہ

رباعیات عمر خیام معہ سوانح با تصویر عمر خیام کی رباعیاں تو یورپ و ایشیا نے مختلف طریقوں و رنگ برنگ کی ایجادوں کے ساتھ شائع کی ہیں لیکن اس نامور حکیم کے مبسوط اور مفصل سوانح حیات ابھی تک گوشہ گمنامی میں پڑے تھے اب جناب مولوی اکرام اللہ صاحب عباد صدیقی باذنپی نے عمر خیام کے تفصیلی حالات بڑی تلاش و تجسس سے فراہم کئے ہیں اس کے بعد ۴۷۶ عمر خیام کی فارسی رباعیاں اور ہر فارسی رباعی کے تحت میں اردو نظم ترجمہ بطور رباعی درج ہے گویا ۴۷۶ فارسی خیام کی رباعیاں ہیں اور اسی قدر اردو رباعیاں ان کا ترجمہ موسومہ تاج الکلام شروع میں عمر خیام کا عکسی فوٹو و سیدی و مولائی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کی تمہید ہے الغرض پونے تین سو صفحات کا بہترین مجلد مجموعہ ہے قیمت مجلد ہاتھ پونے دو روپے

مجلد پارچہ عہ؎ علاوہ محصول۔

تصنیفات شبلی نعمانی رح

الفاروق لکھائی چھپائی اول نمبر کاولایتی سفید بنگال نہایت عمدہ قیمت اصلی ؎عہ
سیرۃ النعمان سوانح امام اعظم ۱۲؍
سفرنامہ روم و شام ۱۲؍
المامون ۱۲؍
سوانح امام غزالی ۸؍
سوانح فیضی ۶؍
نظام گنجوی ۶؍
فردوسی ۶؍
مقالات شبلی ۱۲؍
اورنگ زیب ۸؍
آغاز اسلام ۶؍
حیات سعدی ۴؍
حیات حافظ ۴؍
حیات خسرو ۶؍
مجموعہ نظم شبلی ۶؍
سوانح مولانا روم ۱۲؍
رسائل شبلی عہ

مشت بہشت

یعنی سوانح عمری خواجگان چشت آسمان ولایت کے آٹھ ستارے یعنی حضرات قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین خواجہ عثمان ہارونی رح (۲) حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رح (۳) قطب العالمین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح (۴) حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رح (۵) محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رح (۶) حضرت علاء الدین علی احمد صابر کلیری رح (۷) شیخ نصیر الدین چراغ دہلی (۸) حضرت خواجہ ابوالحسن امیر خسرو رح ان بزرگان دین کی صحیح حالات اور انکے مزارات کے صحیح و خوشنما نقشہ جات آخر میں علیحدہ علیحدہ شامل کئے گئے ہیں لکھائی چھپائی اعلیٰ ٹائیٹل رنگین دو کلر باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت فقط عہ

جملہ فرمائشیں بنام منشی نذیر حسین و حافظ شریف حسین مالکان رحمانی پریس محلہ گڑھ صبا دہلی آنی چاہئیں

Marfat.com